11-70.

محبت و اطاعتِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ڈاکٹر خلیل ابراہیم ملا خاطر (مدینہ منورہ)

محقق العصر حضرت مولانا

مفتی محمد خان قادری مدظلہ

کاروان اسلام پبلیکیشنز

دونوں جہاں میں سرخروئی
اور کامیابی کی ضمانت

یہ ہے تعلیم پاکستان کی تحریک

محبت و اطاعتِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تصنیف

ڈاکٹر خلیل ابراہیم ملاخاطر (مدینہ منورہ)

ترجمہ

مُفتی محمد خان قادری

کاروانِ اسلام پبلیکیشنز

1, گلشن رحمٰن میلاد سٹریٹ جامعہ اسلامیہ لاہور (نزد لاہورا ایکسپو سنٹر

0300,4407048,0321,9422054,042,5300353

Marfat.com

﴿جملہ حقوق محفوظ ہیں﴾

نام ـــــــ

ہدیہ

رب محمد جل و علا شانہ

کی بارگاہِ مقدسہ میں

جس کی توفیق کے بغیر کوئی کچھ نہیں

امیدوار عافیت و مغفرت

محمد خان قادری

حرم کعبہ مکۃ المکرمہ

29 مارچ 1997 بروز ہفتہ بعد نماز عشاء

Marfat.com

والذین امنوا اشد حبًا للّٰه

(اہل ایمان' اللہ سے سب سے زیادہ محبت کرتے ہیں)

Marfat.com

اظہار نعمت

واما بنعمة ربک فحدث

(اپنے رب کی نعمت کا خوب چرچا کرو)

اسی ارشاد باری تعالیٰ کے پیش نظر اس بات کا اظہار کیا جا رہا ہے کہ اس کتاب کی چند خصوصیات ہیں۔

1- یہ کتاب مدینہ طیبہ میں لکھی گئی۔

2- اس کا ترجمہ' حرم نبوی' حرم کعبہ اور مولد النبی ﷺ میں کیا گیا۔

3- آیات قرآنی کو چھوڑ کر' ترجمہ فقط بیس دنوں میں مکمل ہوا' جو خود مترجم کے لئے بھی باعث تعجب ہے لیکن اللہ تعالیٰ ہر شی پر قادر ہے۔ وہ جو چاہتا ہے اسی طرح ہو جاتا ہے۔

Marfat.com

وما ارسلنا من رسول الا ليطاع باذن اللّٰه

(اور ہم نے کسی رسول کو نہیں بھیجا مگر اس لئے کہ اس کی اللہ کے حکم پر اطاعت کی جائے)

Marfat.com

حسن ترتیب

الاھدا	۳
حالات مصنف	۲۳
کچھ ترجمہ کے بارے میں	۱۹
الحاج لطیف احمد چشتی رحمۃ اللہ علیہ سے ملاقات	۲۰
مقدمہ - از مصنف	۳۲
حمد و صلوۃ کے بعد	۳۴
چند بنیادی حقائق	
باب اول	
جملوات کی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت و عقیدت	۵۱
فصل اول	۵۳
جبل احد کی محبت	۵۳
کھجور کا فراق میں رونا	۵۵
پتھر کا سلام عرض کرنا	۵۸
درختوں کا سلام	۶۰
پتھر اور درخت کا سجدہ	۶۱
سجود شجر پر ایک اور شاہد	۶۲
سجدہ کی اقسام	۶۳
آپ کی تشریف آوری پر تمام شہر مدینہ کا روشن ہو جانا	۶۴
زہر آلود گوشت کی گزارش	۶۵
بغیر اجازت ذبح شدہ بکری کی گزارش	۶۷
کھانے کی تسبیح پڑھنا	۶۹
سنگریزوں کا تسبیح پڑھنا	۷۰

Marfat.com

لیلتہ جن میں درخت کا اطلاع دینا	۷۱
درخت کا آپ ﷺ کی نبوت پر گواہی	۷۱
حیوانات کا ادب و احترام	۷۳
اونٹ کا سجدہ	۷۵
فصل دوئم: جمادات اور اطاعت نبوی	۷۹
جبل احد کی طاعت	۸۱
جبل حرا کی طاعت	۸۲
جبل ثبیر کی طاعت	۸۳
مذکورہ احادیث اور اہم امور	۸۳
سوال و جواب	۸۵
آپ ﷺ اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے لئے پہاڑ کا حرکت کرنا	۸۵
جواب	
بادل کا منتشر ہونا	۸۹
چاند کا پھٹ جانا	۹۱
منبر شریف کا جھوم اٹھنا	۹۳
آپ ﷺ کے اشارہ سے بتوں کا گرنا	۹۵
یوم بدر و حنین میں سنگریزے پھینکنا	۹۷
مبارک انگلیوں سے پانی کے چشمے	۹۹
چشموں کی کیفیت میں اقوال	۱۰۲
پانی کا بڑھ جانا	۱۰۴
کھانے میں اضافہ	۱۰۹
پتھر کی غلامی	۱۱۵
درختوں کی غلامی	۱۱۷
تھن کی فرمانبرداری	۱۲۰

Marfat.com

حیوانات کی فرمانبرداری ۱۲۴
دونوں فصلوں کا خاتمہ ۱۲۶

دوسرا باب

نبی اکرم ﷺ سے انسانوں کی محبت ۱۳۳
فصل اول: حضور ﷺ کے ساتھ انسانوں کی محبت ۱۳۵
محبت کے عوامل و اسباب ۱۳۵
1- محبت فردیہ (انسان کی اپنی ذات سے محبت) ۱۳۵
2- محبت جبلیہ ۱۳۵
3- محبت شہوانیہ ۱۳۶
4- محبت فطریہ ۱۳۶
- محبت شاکلہ ۱۳۶
6- محبت مصلحت و منفعت ۱۳۷
7- محبت روحیہ ۱۳۸
1- انسان کی ذاتی منفعت ۱۳۷
2- غیر کی منفعت ۱۳۷
صفات کاملہ (محبت کا اہم سبب کسی کا کامل الصفات ہونا بھی ہے) ۱۳۹
مذکورہ محبتوں اور محبت نبی میں تطبیق ۱۳۹
نبی اکرم ﷺ سے محبت کے اسباب ۱۴۳
اللہ تعالیٰ نے آپ کو ہدایت خلق کا سبب بنایا ۱۴۵
آپ ﷺ کے سبب اللہ تعالیٰ نے اس امت کو فضیلت عطا فرمائی ۱۴۶
امت سے آپ ﷺ کا تعلق ان کی ذاتوں سے بڑھ کر ہے ۱۴۸

Marfat.com

امت پر آپ ﷺ کا حریص ہونا	۱۵۰
آپ ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے سراپا رحمت بنایا	۱۵۲
امت کی خاطر آپ ﷺ کے دل انور کا اضطراب	۱۵۶
آخرت میں آپ ﷺ کی شفاعت	۱۵۸
آپ ﷺ کا احباب سے ملاقات کا اشتیاق	۱۶۰
آپ ﷺ کی صفات جمال و کمال	۱۶۲
اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو خصائص اور معجزات سے نوازا	۱۶۴
آپ ﷺ کی چاہت کو اللہ تعالیٰ کا جلدی پورا فرمانا	۱۶۹
ہمارے ساتھ نیکی کرنے کا بدلہ	
آپ ﷺ اللہ کے رسول ہیں	۱۷۳
اللہ و رسول ﷺ نے اس کا حکم دے رکھا ہے	۱۷۴
محبت نبی کی فرضیت پر دلائل	۱۷۵
والد' ولد' مال اور تمام لوگوں سے بڑھ کر	۱۷۸
اپنی جان سے بڑھ کر محبت	۱۸۰
محبت الٰہیہ کی وجہ سے آپ ﷺ سے محبت	۱۸۴
آپ ﷺ کی توقیر کا حکم	۱۸۴
آپ ﷺ کی خاطر جان قربان کرنا	۱۸۵
آپ ﷺ کی اتباع محبوب الٰہی بننے کا سبب ہے	۱۸۶
آپ ﷺ کی طاعت کا حکم ہے	۱۸۸
اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو اسوہ حسنہ بنایا	۱۸۹
آپ ﷺ کی محبت پر غیر کی محبت کو مقدم کرنے پر عذاب کی دھمکی	۱۹۰
ﷺ سے محبت آپ ﷺ پر ایمان کی فرع ہے	۱۹۴
حلاوت ایمان	۱۹۵
محبت الٰہی کی دو اقسام فرض اور مستحب	۱۹۸
فرض محبت	۱۹۸

Marfat.com

مستحب محبت	۱۹۸
محبت رسول ﷺ کی دو اقسام	۱۹۸
آپ ﷺ کی خدمت میں درود و سلام کا اجر	۱۹۹
دین سراپا خیر خواہی ہے	۲۰۰
صحابہ کا عمل و حال	۲۰۲
محبت کے آثار و ثمرات	۲۱۲
آپ ﷺ کے وصال کے بعد استمرار محبت	۲۱۲
طاعت	۲۱۳
اہم معاملہ پر تنبیہہ	۲۱۴
آپ ﷺ کی اقتداء اور اخلاق سے اتصاف	۲۱۵
آپ ﷺ کے ذکر کی تعظیم	۲۱۶
آپ ﷺ کی سنت کی تعظیم	۲۲۱
سنت کا ادب' بغیر طہارت کے بیان نہ کرتے	۲۲۳
حدیث بیان کرتے وقت آواز بلند نہ کرتے	۲۲۵
کثرت کے ساتھ آپ ﷺ کی خدمت میں درود و سلام	۲۲۶
اہل بیت اور صحابہ سے محبت و تعظیم	۲۳۰
آپ ﷺ کے حرم' مسجد اور شہر کی تعظیم	۲۳۵
آپ ﷺ کی پسند و ناپسند کا خیال	۲۳۵
گریبان کھلا رکھنا	۲۳۹
آپ ﷺ کے دیدار کا شوق	۲۴۱
آپ ﷺ کی ظاہری حیات میں جنم کی خواہش' عدم ملاقات اور عدم صحبت پر افسوس و حسرت کا اظہار	۲۴۳
محبوب ﷺ کی تعلیمات کو قبول کرنا	۲۴۴
اللہ عزوجل کی محبت	۲۴۶

Marfat.com

ثمرات محبت	۲۴۹
حلاوت ایمان کا پانا	۲۵۱
اہم نوٹ	۲۵۴
محب کے لئے اللہ تعالیٰ کی محبت	۲۵۵
آخرت میں آپ ﷺ کی سنگت	۲۵۷
حضور ﷺ کا محبین سے ملاقات کا شوق	۲۵۹
سعادت دارین کا حصول	۲۶۱
صفت ایمان کا عطا ہونا	۲۶۴
آپ ﷺ کا محب' ارتکاب معصیت سے ایمان سے خارج نہیں ہوتا	۲۶۵
عرش کے سایہ میں	۲۶۹
دخول جنت	۲۷۰
جنت میں آپ ﷺ کی معیت	
فصل کا خاتمہ	۲۷۴
حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ تمام مسلمانوں کے سربراہ	۲۷۶
دوسری فصل	
طاعت نبوی اور انسان	۲۸۳
طاعت کا مفہوم	۲۸۵
آپ ﷺ کی صورت میں اللہ تعالیٰ نے اہل ایمان پر خصوصی احسان فرمایا	۲۸۷
یہ ایمان کہ آپ ﷺ اللہ کے رسول ہیں	۲۹۰
اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کی اطاعت کو اپنی طاعت قرار دیا ہے	۲۹۷
اللہ کے حکم پر آپ ﷺ کی طاعت	۲۹۹
توبہ کو معلق کر دیا	۳۰۰
ثواب و عقاب نبوت انبیاء پر موقوف ہے	۳۰۰
طاعت اللہ تعالیٰ کی نعمت ہے	۳۰۴

Marfat.com

اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کی طاعت کا حکم دیا ہے	۳۰۵
طاعت رسول ﷺ کا عطف' طاعت اللہ پر	۳۱۰
اسم رسول ﷺ کا اسم جلالت پر عطف	۳۰۶
طاعت رسول ﷺ کا طاعت اللہ پر عطف	۳۰۶
جنات کو آپ ﷺ کی طاعت کا حکم	۳۱۴
آپ ﷺ کی سمع و طاعت	۳۱۶
آپ ﷺ کی اتباع کا حکم دیا گیا ہے	
صحابہ کرام نے ہر دشواری کو جھیل لیا	۳۲۸
اتباع کا مفہوم	۳۳۱
اتباع اور طاعت میں فرق	۳۳۲
آپ ﷺ کی تعلیمات کو اپنانا	۳۳۳
اختلاف کے وقت معاملہ کو آپ ﷺ کی طرف لوٹانا فرض ہے	۳۳۶
آپ ﷺ کے فیصلہ کے بعد اختیار نہیں	۳۳۸
حکم اللہ کا،فیصلہ مصطفیٰ ﷺ کا	۳۴۰
آیت کا شان نزول	۳۴۵
آپ ﷺ کی آواز پر فی الفور لبیک کہنا فرض ہے	۳۴۶
اپ ﷺ کی طاعت کو خالصتاً" عبادت قرار دیا	۳۴۹
اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو شارع بنایا ہے	۳۵۳
اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو اپنے صراط مستقیم کا ھادی بنایا ہے	۳۵۷
اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو بشیرو نذیر بنایا	۳۶۳
آپ ﷺ کے وعدہ و آئندہ خبر کو کامل طور پر تسلیم کرنا	۳۶۸
اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو اسوہ حسنہ بنایا	۳۷۵
حجتہ الوداع کے موقع پر احرام کھولنے کا حکم	۳۷۷
اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کی اطاعت کو اپنی اطاعت قرار دیا ہے	۳۷۹
آپ ﷺ کی بیعت کو اللہ تعالیٰ نے اپنی بیعت قرار دیا	۳۸۳

Marfat.com

آپ ﷺ سے آگے بڑھنا حرام ہے	۳۸۴
آپ ﷺ کی آواز پر آواز بلند کرنا حرام ہے	۳۸۵
آپ ﷺ کی مخالفت کو حرام قرار دیا	۳۸۹
آپ ﷺ سے تنازع حرام ہے	۳۹۰
آپ ﷺ کی مخالفت حرام ہے	۳۹۳
آپ ﷺ کو ایذاء دینا حرام	۳۹۶
آپ ﷺ کی آواز پر بیٹھے رہنے والوں پر وعید	۳۹۸
آپ ﷺ کی معصیت حرام ہے	۴۰۵
اللہ تعالیٰ نے تمام سابقہ انبیاء علیہم السلام سے آپ ﷺ کے بارے میں عہد لیا	۴۲۱
معصیت کے اسباب	۴۲۶
۱- شہوات 2- اتباع ھوا و خواہش	۴۲۶
خواہشات	۴۳۳
ابوا (خواہش)	۳۳۵
معصیت کی سزا	۴۴۱
۱- وہ اللہ تعالیٰ کا نافرمان بن جاتا ہے	۴۴۱
۲- وہ شیطان کا سپاہی ہے	۴۴۲
3- عاصی سے توفیق چھن جاتی ہے	۴۴۳
- اللہ تعالیٰ عاصی سے محبت نہیں فرماتا	۴۴۳
5- اس کا معاملہ اللہ کے سپرد ہوتا ہے	۴۴۶
6- عاصی گمراہ ہے	۴۴۷
7- معصیت نفاق ہے	۴۴۹
8- آپ ﷺ کا مخالف کافر ہے	۴۵۱
9- عاصی سے جہاد	۴۵۳
10- عاصی کے اعمال ضائع	۴۵۳
11- عاصی لعنت کا مستحق بن جاتا ہے	۴۵۵

Marfat.com

12 - روز قیامت افسوس	۴۵۵
13 - عاصی جنت میں پہلے داخل ہونے والوں میں نہ ہو گا	۵۹
شفاعت نبوی	۴۶۴
14 - دائمی دوزخ میں	۴۷۰
اطاعت کرنے والا کا ثواب و اجر	۴۷۵
1 - اللہ تعالیٰ کا مطیع ہونا	۴۷۵
2 - طاعت' سراپا اللہ تعالیٰ کی توفیق ہے	۴۷۶
3 - طاعت' مومن کا وصف ہے	۴۷۷
4 - مطیع' اللہ تعالیٰ کا محبوب ہوتا ہے	۴۷۹
5 - مطیع' لشکر خدا کا سپاہی ہے	۴۸۱
6 - ان کے عمل میں کوئی کمی نہ ہو گی	۴۸۳
7 - اسے اجر حسن ملتا ہے	۴۸۴
8 - ہدایت کا حصول	۴۸۶
9 - فلاح کا حصول	۴۸۷
10 - مطیع' اللہ کا مخلص ہوتا ہے	۴۹۰
11 - آپ ﷺ کا مطیع نجات پائے گا	۴۹۳
12 - قبر میں مطیع کا امان پانا	۴۹۴
13 - طاعت و اتباع کرنے والی کی اللہ تعالیٰ توبہ قبول فرماتا ہے	۴۹۴
14 - مطیع کا صاحب فوز ہونا	۴۹۵
15 - مطیع کے گناہوں کی مغفرت	۴۹۶
16 - مطیع پر خصوصی رحمت	۵۰۱
17 - اطاعت کرنے والوں سے اللہ تعالیٰ کا راضی ہونا	۵۰۴
18 - دخول جنت	۵۰۶
19 - دائمی جنت	۵۱۱

Marfat.com

12 - جنت میں اعلیٰ رفاقت	۵۱۴
فصل کا خاتمہ	۵۱۷
اگر اطاعت شوق و رضا سے ہو	۵۱۸
جب طاعت خوف کی وجہ سے ہو	۵۲۱
کتاب کا خاتمہ	۵۲۵
1 - محبت و طاعت جماد' انسان سے بڑھ جائے۔	۵۲۵
2 - یا دونوں برابر ہیں	۵۲۵
انسان کی تکریم و تفضیل کے مظاہر	۵۳۲
1 - اللہ تعالیٰ نے اسے اپنے ہاتھ سے بنایا اور اس میں اپنی روح پھونکی	۵۳۲
2 اسے مسجود ملا ئکہ بنایا	۵۳۳
3 - انسان کو احسن تقویم بنایا	۵۳۴
4 - جمادات اور کائنات کو اس کے تابع بنایا	۵۳۴
5 - انسان نے امانت کا بوجھ اٹھایا ہے	۵۳۵
6 - جنت میں مقیم رکھنا	۵۳۶
7 ان میں انبیاء و مرسلین بنائے	۵۳۷
8 - قیام قیامت پر جمادات ختم	۵۳۸
9 - بہت سے جمادات دوزخ میں ہوں گے	۵۴۰
10 معرفت بشر کامل ہے	۵۴۲
11 مطیع کو ثواب اور عاصی کے گناہوں کی مغفرت	۵۴۳
12 - اللہ کا لطف	۵۴۴
13 - زمین میں خلیفہ بنایا	۵۴۶
14 - اللہ پر ایمان انسان کی فطرت بنایا	۵۴۷
15 - فطرتاً" عبادت الٰہی پر بنایا	۵۴۹
محبت اور طاعت کے درمیان تلازم	۵۵۳

Marfat.com

دعویٰ محبت اور محبت صادقہ	۵۶۰
عمل طاعت	۵۷۲
ایک اور مرتبہ	۵۷۸
دو اہم امور	۵۸۰
رسول اللہ ﷺ کے بغیر تمام دروازے بند ہیں	۵۸۳

Marfat.com

قل ان کنتم تحبون اللّٰہ فاتبعونی یحببکم اللّٰہ

(اے نبی اعلان فرما دیجئے اگر تم اللہ سے محبت کا دعویٰ رکھتے ہو تو میری اتباع کر لو اللہ تمہیں اپنا محبوب بنا لے گا)

Marfat.com

کچھ ترجمہ کے بارے میں

ڈاکٹر خلیل ابراہیم ملا خاطر دامت برکاتہم العالیہ نے ۱۴۱۳ ہجری صفر میں "محبة النبی و طاعته" مکمل کی ۱۴۱۷ ہجری کو حلب سے طبع ہوئی' اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم اور حضور ﷺ کی نظر عنایت سے بندہ کو ۱۴۱۷ ھ میں پھر حرمین شریفین کی حاضری کا شرف نصیب ہو گیا' مذکورہ کتاب کے بارے میں علم تک نہ تھا' مصنف کی ایک اور کتاب "الشوق الی رسول الله من الجزع الی ثوبان" علم میں تھی۔ اس کی تلاش میں رہا۔ مکتبہ الایمان مدینہ منورہ میں شیخ عبداللہ امین سے ملاقات ہوئی۔ مطلوبہ کتاب کا تذکرہ ہوا تو انہوں نے بتایا جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ میں کتب کی نمائش لگی ہوئی ہے آپ وہاں چلے جائیں کتاب مل جائے گی۔ بندہ،الحاج محمد رفیق صاحب کے ساتھ وہاں گیا مگر کامیابی نہ ہوئی' دوسرے دن مکتبہ الایمان میں جانا ہوا تو وہاں موصوف کی اس کتاب "محبة النبی و طاعته" پر نظر پڑی تو دل خوشی سے جھوم اٹھا کتاب خرید لی ساتھ ہی وہاں سے امام ابن ابی عاصم کی کتاب "الصلوة علی النبی" بھی ملی جو نہایت ہی مختصر تھی۔ مسجد نبوی میں حاضر ہوا اور اس مختصر کتاب کا ترجمہ ایک ہی نشست میں ہو گیا اس کے بعد میں نے فیصلہ کیا کہ اپنی قوم کے لئے "محبة النبی و طاعته" کا ترجمہ کیوں نہ کر لیا جائے بحمد اللہ ۲۳ مارچ ۱۹۹۷ء دس بجے دن ترجمہ شروع کر دیا۔ تین دن حرم نبوی میں مسجد نبوی کے صحن میں ترجمہ کا شرف ملا۔ اس کے بعد مکہ المکرمہ واپسی ہوئی۔ ۲۶ مارچ کو سفر کی وجہ سے ترجمہ نہ ہو سکا۔ ۲۷ مارچ کو حرم کعبہ میں ۹ بجے دن دوبارہ ترجمہ شروع کیا' ہر روز ناشتہ سے فارغ ہو کر تقریباً" ساڑھے آٹھ بجے ترجمہ شروع کرتا جو رات نو بجے تک جاری رہتا' درمیان میں ظہر کی نماز کے بعد ڈیڑھ دو گھنٹے دوپہر کے کھانے اور وضو کے لئے وقفہ کیا جاتا' اللہ تعالیٰ کے خصوصی فضل سے ۱۳ اپریل ۱۹۹۷ء کو بوقت چھ بجے شام بمقام مولد النبی ترجمہ مکمل ہو گیا یعنی یہ ترجمہ کل بیس دنوں میں مکمل ہو گیا جو خود میری سمجھ سے بھی بالاتر ہے کیونکہ خیال یہ تھا کہ ترجمہ پاکستان واپسی سے پہلے ہو جائے گا مگر جب اللہ تعالیٰ نے برکت عطا فرما دی تو

Marfat.com

یہ ترجمہ مکۃ المکرمہ سے عرفات جانے (حج) سے پہلے ہی مکمل ہو گیا۔ مجھے کچھ آنکھوں کی تکلیف ہوئی لیکن وہ بھی اس ترجمہ کے بعد ہوئی۔

مولد النبی کی چوکھٹ

اس ترجمہ کی ابتداء مسجد نبوی علی صاحبہا السلام میں ہوئی اور اختتام مولد النبی ﷺ کی چوکھٹ پر ہوا' جب ترجمہ کا آخری دن تھا تو عصر کے بعد دوران وضو یہ خیال آیا کہ اس ترجمہ کو مسجد نبوی اور حرم کعبہ میں ہونے کا شرف تو ملا کیوں نہ اسے اس مقدس مقام سے بھی نسبت ہو جائے جو حضور ﷺ کی جائے ولادت ہے۔ بندہ وضو کے بعد "مولد النبی" کی طرف روانہ ہوا مگر بار بار یہ خیال آ رہا تھا کہ گرمی ہے دھوپ کی وجہ سے کہاں بیٹھ کر یہ کام کیا جائے گا؟ ممکن ہے وہاں بیٹھنے ہی نہ دیا جائے' اچھا چلتے ہیں جو ہوا دیکھا جائے گا۔ جب وہاں پہنچا تو دیکھا "مولد النبی" کی چوکھٹ کے پاس پولیس کی گاڑی کھڑی ہے اس کے سایہ میں بیٹھ کر کام شروع کر دیا۔ جس جگہ سے کتاب کا ترجمہ وہاں شروع کیا اس کا عنوان یہ تھا "اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کے دروازے کے علاوہ ہر دروازے کو بند فرما دیا ہے" ترجمہ مکمل ہونے کے بعد تک وہ گاڑی وہاں کھڑی رہی' یہ بھی اللہ تعالیٰ کا کرم ہوا کہ سپاہی دوسرے لوگوں کو وہاں سے جانے کا کہتے بندہ کی طرف ان کی توجہ ہی نہ ہوتی۔ مغرب سے تھوڑی دیر پہلے ترجمہ مکمل ہوا' حضور ﷺ کے محلّہ سے برکت کے لئے چائے پی اور مغرب کی نماز بھی وہاں ادا کی اور پھر واپس حرم کعبہ آ گیا۔

الحاج لطیف احمد چشتی رحمۃ اللہ علیہ سے ملاقات

ترجمہ مکمل ہونے کے بعد دوسرے دن ہمدرد اہلسنّت مولانا الحاج لطیف احمد رحمۃ اللہ علیہ سے ملاقات ہوئی' ترجمہ کا مسودہ دکھایا تو نہایت خوش ہوئے اور کہنے لگے آپ نے بھی اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قادری کی پیروی کی ہے انہوں نے حرم کعبہ میں "الدولۃ المکیہ" لکھی اور آپ نے اس عظیم کتاب کا ترجمہ کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔ اس کی طباعت کی ذمہ داری میری ہے پاکستان جاتے ہی اس کی طباعت کا انتظام کر دیا

Marfat.com

جائے گا' میں نے عرض کیا آپ سارا مسودہ پاس رکھ لیں' پاکستان جا کر وقت نہیں ملے گا لہٰذا اس کا یہاں ہی مطالعہ کر لیں لیکن جب منیٰ سے واپسی پر ملاقات ہوئی تو ان کا جسم حادثہ منیٰ کی وجہ سے سخت زخمی ہو چکا تھا مگر اس کے باوجود ان کا حوصلہ جوان تھا اپنے نواسے عزیزم الحاج محمد طیب حفظہ اللّٰہ کو فرمایا اب مسودہ کا مطالعہ دشوار ہے اسے مفتی صاحب کے سپرد کر دو پاکستان جا کر ہی اس کا مطالعہ کریں گے' ہم تو واپس آ گئے مگر الحاج لطیف احمد چشتی کو اللہ تعالیٰ نے اپنے حرم میں ہی رکھ لیا' اللہ تعالیٰ ان کے مزید درجات بلند فرمائے اس کتاب کی طباعت عملاً کروانے کا انہیں اگرچہ موقع تو نہ مل سکا مگر اس کے اجر میں وہ شریک ہیں کیونکہ ان کی نیت و ارادہ تھا کہ اس منصوبہ کو پایہ تکمیل تک پہنچائیں گے۔

چونکہ یہ ترجمہ اور کتاب مجھے نہایت پسند ہے اس لئے میں نے اس کو بطور ہدیہ "رب محمد" کی بارگاہ اقدس میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کی ہے۔ عزیزم حافظ محمد ریاض قصوری حفظہ اللّٰہ متعلم جامعہ اسلامیہ لاہور نے آیات اور ان کا ترجمہ کنز الایمان سے بڑی محنت کے ساتھ تحریر کیا ہے۔ دعا ہے اللہ تعالیٰ ان کے علم و عمل میں برکت عطا فرمائے۔

التجا ہے اللہ تعالیٰ ہم سب کے لئے اسے نافع بنائے اور آخرت میں ذریعہ نجات بنائے۔ امین بجاہ سید المرسلین

اسلام کا ادنیٰ خادم

محمد خاں قادری

جامعہ اسلامیہ لاہور

Marfat.com

لا یؤمن احدکم حتی اکون احب الیه من والده
وولده والناس اجمعین

(جب تک تم اپنے والدین' اولاد اور تمام لوگوں سے بڑھ کر مجھ سے
محبت نہیں کرو گے تم مومن نہیں ہو سکتے)

55173

Marfat.com

تعارف مصنف

نام ڈاکٹر خلیل ابراہیم ملا خاطر عزامی

کنیت ابو ابراہیم

نسب آپ کا سلسلہ نسب سیدنا امام حسین بن علی رضی اللہ عنہما سے ملتا ہے۔

مقام ولادت

شام کے شمال مشرق میں نہر فرات پر واقع' "دیر زور" نامی شہر میں ایک علمی و مذہبی خاندان میں آپ کی ولادت ہوئی۔

تعلیم

قرآن حکیم کی تعلیم کے ساتھ ساتھ گورنمنٹ ہائی سکول میں میٹرک کیا۔ اپنے علاقہ کے نامور اہل علم سے حدیث' فقہ' بلاغت' عروض وغیرہ میں استفادہ کیا۔

جامعہ دمشق میں داخلہ

اس کے بعد جامعہ دمشق کے کلیتہ الشریعہ میں داخلہ لے کر شریعت اسلامیہ میں ڈپلومہ کیا۔

جامعہ ازہر

اس کے بعد بھی آپ نے تعلیم کا سلسلہ جاری رکھتے ہوئے جامعہ ازہر مصر میں کلیۃ اصول الدین میں داخلہ لیا۔ یہاں آپ نے ایم اے کے ساتھ ساتھ حدیث اور علوم حدیث میں ڈاکٹریٹ کی ڈگری حاصل کی۔

حجاز میں آمد

۱۴۰۶ھ میں آپ نے مدینہ منورہ آکر جامعہ اسلامیہ محمد بن سعود میں تدریس کے فرائض انجام دینا شروع کئے۔ اس جامعہ کے آپ وائس چیئرمین پھر چیئرمین بھی رہے۔

Marfat.com

بہ معہ ملک عبدالعزیز مدینہ منورہ میں حدیث اور علوم حدیث کے استاذ بھی رہے۔ آج کل کلیتہ التربیہ مدینہ منورہ میں خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ الغرض بتیس سال سے شہر مدینہ کی مقدس فضاؤں سے معطر ہو رہے ہیں۔ آپ کے بہت سے تلامذہ ترکی' انڈونیشیا' یوگو سلاویہ' ہندوستان اور پاکستان میں اسلام کی خدمت کر رہے ہیں۔ آپ کی دعوت و تبلیغ سے ایسے بے شمار غیر مسلموں نے اسلام قبول کیا جن میں اکثریت تعلیم یافتہ لوگوں کی ہے۔

سیرت و شمائل پر کام

آپ نے دیگر موضوعات پر کام کے علاوہ سیرت و شمائل نبوی ﷺ پر بہت کام کیا ہے۔ درج ذیل کتب حضور ﷺ کے ساتھ ان کی عقیدت و محبت کا منہ بولتا ثبوت ہے۔

۱۔ الخصائص التی انفرد بها النبی ﷺ عن جمیع الانبیا علیهم السلام

۲۔ عظیم قدره ﷺ و رفعة مکانته عند ربه عزوجل

ڈاکٹر محمد عبدہ یمانی کی رائے

اس کتاب کی عظمت کو سراہتے ہوئے عالم اسلام کے عظیم مفکر ڈاکٹر محمد عبدہ یمانی تحریر کرتے ہیں۔

عظیم فاضل ڈاکٹر خلیل ابراہیم ملا خاطر نے اس کتاب میں رسول اللہ ﷺ کے ایک سو ایسے خصائص جمع فرمائے ہیں جو دیگر انبیاء علیہم السلام کی نسبت آپ ﷺ ہی کا خاصہ ہیں۔

وهو اول کتاب تجمع فیه هذه الخصال علی هذا النحو وقد وفق المولف الفاضل توفیقا کبیراً فی هذا الکتاب الذی لقی قبولا حسنا فی مختلف الاوساط	یہ پہلی کتاب ہے جس میں اس قدر نہایت ہی احسن انداز میں خصائص کو جمع کیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی خصوصی رحمت سے فاضل مصنف کو ایسی عظیم کتاب لکھنے کی توفیق بخشی ہے جسے نہایت ہی قبولیت عامہ حاصل ہوئی۔

اس کتاب کا ترجمہ بنام "امتیازات مصطفیٰ ﷺ" بندہ نے کیا تھا جو پاکستان کے علاوہ ہندوستان میں بھی شائع ہو چکا ہے۔ ہندوستان میں اس کا ترجمہ نامور عالم دین مولانا

Marfat.com

یاسین اختر مصباحی نے "خصائص رسول" کے نام سے کیا جو پاکستان میں بھی شائع ہوا ہے۔

۳ - شمائل الرسول

۴ - سیرة الرسول

۵ - فضائل النبی الکریم وردت فی القران الکریم

۶ - الشوق الی رسول اللّٰہ من الجزع الی ثوبان

۷ - شوق الجمادات واستجابتها له

۸ - فضائل المدینه المنوره (۳ جلدیں)

(اس کا ترجمہ جامعہ محمدیہ غوثیہ بھیرہ کے علماء اور اساتذہ کر رہے ہیں)

۹ - فضائل مکه المکرمه

۱۰ - مکانة الحرمین

۱۱ - محبة النبی و طاعته بین الانسان والجماد

زیر نظر ترجمہ اسی کتاب کا ہے۔

یہ تمام کتب اس لائق ہیں کہ ان کے تراجم کرکے اشاعت کی جائے۔

مصنف کی تمام کتب کے نام

أ- المدرسة المدنية :

١- الخصائص التي انفرد بها النبي صلى الله عليه وآله وسلم عن جميع الأنبياء عليهم السلام .

٢- عظيم قدره صلى الله عليه وآله وسلم ورفعة مكانته عند ربه عز وجل ، ط تاسعة ، وترجم لعدد من اللغات .

٣- شمائل الرسول صلى الله عليه وآله وسلم - القسم الأول - سيطبع قريباً إن شاء الله تعالى .

٤- سيرة الرسول صلى الله عليه وآله وسلم - العهد المكي - كما وردت في

Marfat.com

كتب السنة .

٥- الإشارة للحافظ مغلطاي ، تحقيق .

٦- فضائل النبي الكريم كما وردت في القرآن العظيم .

٧- الشوق إلى رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم من الجذع إلى ثوبان.

٨- الأمانة العظمى ونبيها صلى الله عليه وآله وسلم ، ستعاد طباعته إن شاء الله تعالى .

٩- مع الرسول صلى الله عليه وآله وسلم في رمضان .

١٠- الحسن بن علي الخليفة الراشد الخامس .

١١- فضائل الصحابة الكرام رضي الله عنهم .

١٢- فضائل المدينة المنورة - ٣ مجلدات - ط الثالثة - نشر دار القبلة ، ومؤسسة علوم القرآن .

١٣- مختصر فضائل المدينة المنورة ، ط ثانية .

١٤- فضائل مكة المكرمة .

١٥- مكانة الحرمين الشريفين - نشر دار القبلة ، ومؤسسة علوم القرآن .

ب- مدرسة الإمام الشافعي رحمه الله تعالى

١٦- الإمام الشافعي وأثره في الحديث وعلومه .

١٧- مسألة الاحتجاج بالشافعي فيما أسند إليه ، والرد على الطاعنين بعظم جهلهم عليه ، للخطيب البغدادي - تحقيق - ط ثانية .

١٨- بيان خطأ من أخطأ على الشافعي ، للإمام البيهقي ، نشرتهما رئاسة الإفتاء بالرياض .

١٩- حجية الحديث المرسل عند الإمام الشافعي،ستعاد طباعته إن شاء الله تعالى .

٢٠- مناقب الإمام الشافعي ،لابن الأثير الجزري - تحقيق - وهو من كتابه الشافي - نشر دار القبلة ومؤسسة علوم القرآن .

Marfat.com

٢١- الشافي في شرح مسند الشافعي ، لابن الأثير الجزري ، تحقيق .

٢٢- ثلاثيات الإمام الشافعي ، نشر دار القبلة ، ومؤسسة علوم القرآن .

٢٣- السنن للإمام الشافعي - رواية المزني - تحقيق - نشر دار القبلة ومؤسسة علوم القرآن.

٢٤-٢٥ المسند للإمام الشافعي ، ومعه شافي العي على مسند الشافعي ، للحافظ السيوطي - تحقيق .

٢٦- الشافعي وعلم مختلف الحديث - ستعاد طباعته إن شاء الله تعالى .

٢٧- مناقب الإمام الشافعي ، لابن كثير الدمشقي ، نشر مكتبة الإمام الشافعي بالرياض .

٢٨- مناقب الإمام الشافعي ، للآبري ، تحقيق .

٢٩- تخريج أحاديث الأم ، للإمام البيهقي ، تحقيق .

جـ- علوم الحديث رواية :

٣٠- مجموع الحديث ، للشيخ محمد بن عبد الوهاب - تحقيق - بالاشتراك مع الأخ الأستاذ الدكتور محمود طحان ، نشر جامعة الإمام .

٣١- سبل السلام ، تعليق وتصحيح - بالاشتراك - ط ثالثة - نشر جامعة الإمام الرياض .

٣٢- شرح أربعين حديثاً - مكتوب على الآلة الكاتبة .

د- علوم الحديث درايةً :

٣٣- بدعة دعوى الاعتماد على الكتاب دون السنة .

٣٤- مكانة الصحيحين - ط ثانية - نشر دار القبلة .

٣٥- السنة النبوية وحي .

Marfat.com

٣٦- شبهات حول السنة ودحضها - نشر دار التراث بالمدينة المنورة .

٣٧- الإصابة في صحة حديث الذبابة - نشر دار القبلة .

٣٨- نشأة علوم الحديث ، سيطبع قريبا إن شاء الله تعالى .

- المبسوط في علوم الحديث ، وطبع منه :

٣٩- الحديث المتواتر .

٤٠- الحديث الآحاد - الحلقة الأولى .

٤١- الحديث المعلل - ط ثانية - نشرتها كلها دار الوفاء بجدة .

هـ- بين الإنسان والجماد :

٤٢- الإدراك عند الجمادات .

٤٣- معرفة الله عز وجل بين الإنسان والجماد .

٤٤- شوق الجمادات واستجابتها له صلى الله عليه وآله وسلم .

٤٥- محبة النبي صلى الله عليه وآله وسلم بين الإنسان والجماد ، نشر دار القلم العربي بحلب .

و- بحوث مهمة في الكتاب والسنة

٤٦- حقوق الوالدين - سيطبع قريبا إن شاء الله تعالى .

٤٧- المرأة في القرآن .

٤٨- الإحسان في القرآن .

٤٩- زواج السيدة عائشة ومشروعية الزواج المبكر ، نشر دار القبلة .

٥٠- النظافة بين العلم والإيمان .

Marfat.com

ز- الفتن وأشراط الساعة :

٥١- العداوة بين الإنسان والشيطان وأثر ذلك على الجريمة .

٥٢- كيف أرسى الإسلام قواعد الأمن في الأرض .

٥٣- أشراط الساعة .

٥٤- أخبار الدجال .

٥٤- الردة قديمها وحديثها .

٥٥- المسيح عليه السلام ، قطعية رفعه ، وتواتر نزوله .

Marfat.com

Marfat.com

محبة النبي صلى الله عليه وسلم وطاعته

بين الإنسان والجماد

تأليف

أ.د. خليل إبراهيم مُلّا خاطر العزّامي

نزيل المدينة المنورة

١٤١٧ هـ

دار القلم العربي بحلب

Marfat.com

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مقدمہ

از مصنف

تمام حمد و ثنا رب العالمین کے لئے جو جلال و جمال اور کمال میں یکتا اور منفرد ہے' عالم الغیب اور کبیر و متعال ہے۔ جس نے منصب بلند کرنے کے لئے اپنے بندوں کو مخصوص فرمایا' اپنے محبوب بندوں کے دلوں میں اپنا نور عطا فرما کر انہیں اکمل و اجمل بنایا' انہیں اس طرح ہادی اور ہدایت یافتہ بنایا کہ وہ مخلوق کی خالق کی طرف رہنمائی کریں اور بندوں کے لئے اسے ہر شے سے بڑھ کر محبوب بنا دیں۔

صلاۃ و سلام ہو اس ذات اقدس پر جو تمام موجودات کے سردار اور فخر کائنات ہیں یعنی سیدنا و مولانا حضرت محمد ﷺ جن کی محبت و طاعت' جمادات' نباتات' حیوانات اور جن و انس کی کثیر تعداد میں ایسے ودیعت کر دی گئی ہے کہ آپ ﷺ کی ذات گرامی ان کے ہاں ہر شے سے محبوب ہے' اگر آپ ﷺ ان کی نگاہوں سے غائب ہو جاتے ہیں تو وہ غمگین اور اگر انہیں آپ ﷺ کی محبت و قرب میسر آ جاتا ہے تو وہ فرحت و سرور سے پھولے نہیں سماتے' اگر آپ ﷺ ان سے جدا ہو جاتے ہیں تو انہیں زیارت کا شوق تڑپا دیتا ہے۔

اس حالت و کیفیت کے ساتھ وہ تمام اہل ایمان و اسلام' فاسقین و منافقین' کفار اور اہل عقل و ادراک کے لئے حجت کا درجہ رکھتے ہیں' آپ ﷺ پر تا قیامت اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور سلام ہوں' آپ ﷺ کی آل' اصحاب اور ان کی اتباع کرنے والوں پر بھی' جب تک اللہ کا ذکر کرنے والے ذکر کر رہے ہیں اور اس کی یاد سے غفلت کرنے والے غافل ہیں۔

اے اللہ ہمیں اس قدر علم ہے جو تو نے ہمیں عطا فرمایا بلاشبہ تو علیم و حکیم ہے۔

اے اللہ اے کریم ہمیں علم نافع عطا فرما اور جو تو نے ہمیں علم عطا فرمایا اس کو ہمارے لئے نافع بنا اور ہمارے علم میں اضافہ و ترقی عطا فرما۔

Marfat.com

اے اللہ وہی آسان ہے جسے تو آسان فرما دے' اگر تو چاہے تو غم' خوشی سے بدل جائے' ہمارے تمام امور میں آسانی فرما' سعادت پر خاتمہ فرما' انک علیٰ کل شئ قدیر

حمد و صلوۃ کے بعد

بندہ نے مدینہ منورہ میں زیر نظر موضوع پر کچھ لیکچر دیئے جنہیں خوب پسند کیا گیا بعد میں متعدد اساتذہ' احباب و تلامذہ نے انہیں کتابی شکل میں لانے کا کہا تاکہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے قارئین کو نفع ہو جیسے کہ ان لیکچرز کو سننے اور دیکھنے والوں کو ہوا۔ ان کے بار بار مطالبہ پر میں اللہ تعالیٰ کی توفیق' عنایت اور اس کی عطا کردہ قوت سے اس طرف متوجہ ہوا میرے پاس ان اسباق کا تحریری ریکارڈ تو تھا نہیں اس لئے میں نے اپنے بچوں (اللہ تعالیٰ انہیں سلامت رکھے اور ہمیشہ خیر کی توفیق دے) سے کہا کہ وہ ریکارڈ شدہ کیسٹ سے مواد نقل کریں اور میں ان پر نئے سرے سے نظرثانی کر لوں گا اور اس پر اضافات بھی کر دوں گا' تو مذکورہ نصوص کے تحت میں نے بعض فوائد کا اضافہ کر دیا ہے' آسانی کے لئے مختلف عنوانات قائم کر دیئے ہیں حواشی میں تمام حوالہ جات دے دیئے ہیں خواہ وہ قرآنی آیت ہے یا حدیث یا کسی اور کا قول ہے تاکہ اصل کی طرف رجوع آسان ہو جائے۔ البتہ اسباق کی ترتیب قائم نہیں رکھی' اللہ تعالیٰ (جو خلق و حکم میں یکتا اور وحدہ لا شریک ہے) سے دعا ہے وہ انہیں قارئین کے لئے مفید بنا دے جیسے کہ سننے والوں کے لئے مفید ثابت ہوئے' مجھے قول میں صدق اور عمل میں اخلاص عطا فرمائے اور خالصتاً اپنی رضا کے لئے قبول فرمائے۔

"محبۃ النبی و طاعته بین الانسان والجماد" کے موضوع پر ماہ رمضان ۱۴۱۲ھ کی آمد پر کلیتہ تربیہ میں لیکچر دیا تاکہ اس خوبصورت موسم میں آپ ﷺ کے ذکر سے برکت حاصل کی جائے۔ تاکہ اللہ تعالیٰ اپنے حبیب' صفی ﷺ کی سچی اور خالص محبت سے ہم سب کے دلوں کو منور فرما دے' اس کے توسل سے اللہ تعالیٰ ہم سے راضی ہو جائے' یہ روز قیامت آپ ﷺ کے قرب کا ذریعہ بن جائے' ہمیں دنیا میں

Marfat.com

آپ ﷺ کی اتباع و طاعت نصیب ہو جائے اور آخرت میں آپ ﷺ کی شفاعت و سنگت حاصل ہو جائے۔ چونکہ محبت و طاعت نبوی ﷺ پر کوئی جامع کتاب بھی نہیں اس لئے میں نے اس کی آخری دو فصول میں بہت اضافہ کر دیا ہاں پہلی دو فصول کو اپنے حال پر رہنے دیا اگر اضافہ ہوا بھی ہے تو بہت تھوڑا۔

اس کتاب کے دو ابواب ہیں اور ہر باب کی دو فصلیں ہیں۔

پہلی فصل جمادات اور محبت حضور ﷺ

دوسری فصل جمادات اور طاعت حضور ﷺ

ان فصول میں طویل گفتگو نہیں کی کیونکہ میں نے ایک کتاب لکھی ہے جس کا نام "شوق الجمادات و استجابتها له ﷺ" (جمادات کا حضور ﷺ کے ساتھ شوق و محبت اور آپ ﷺ کے بلانے پر حاضر ہونا) ہے لہٰذا مزید مطالعہ کے لئے اس کی طرف رجوع کیا جائے۔

تیسری فصل انسان اور محبت حضور ﷺ

چوتھی فصل انسان اور طاعت حضور ﷺ

ان فصول میں تفصیلی گفتگو ہے' فصل ثالث میں تو لیکچر کی بنسبت بہت اضافہ ہے۔

کتاب کی ابتدا میں کچھ بنیادی حقائق کا تذکرہ کر دیا ہے جیسا کہ خاتمہ (اللہ تعالیٰ ہم سب کا خاتمہ اچھا کرے) میں انسان اور جماد کے درمیان تقابل پر گفتگو ہے۔

اللہ تعالیٰ سے نہایت عاجزی کے ساتھ دعا ہے وہ ہم سب کو اپنے مقبولین میں شامل فرما دے' ہمیں اپنی سچی محبت اور اپنے رسول و صفی ﷺ کی محبت و طاعت نصیب فرمائے' ہمیں ہر ظاہری و باطنی فتنہ سے محفوظ رکھے' باقی عمر میں بھی ہماری حفاظت فرمائے' ہماری' اہل' اولاد' بیوی' ذریت' احباب اور مشائخ میں حفاظت فرمائے' ہم سب کو اپنے محبوب مصطفیٰ کریم ﷺ کے جھنڈے کے نیچے جگہ عطا فرمائے' وہ نہایت ہی جود والا اور کریم ہے۔

اس کی بارگاہ اقدس میں یہ بھی دعا ہے کہ ہمارے سلسلہ کتب کو خالصتاً اپنی رضا کے لئے بنا دے' اسے قبول فرمائے' یہ نافع اور ذخیرہ ہوں اس دن کے لئے جہاں

Marfat.com

مال و اولاد کام نہیں آئیں گے وہ رووٴف' رحیم اور قادر و کریم ہے۔
وصلی اللہ تعالٰی علی سیدنا و حبیبنا محمد و علی الہ و صحبہ والحمد للہ رب العالمین

الراقم
ابو ابراہیم خلیل ابراہیم ملا خاطر العزامی
مقیم مدینہ منورہ
بروز جمعہ ۹ صفر الخیر ۱۴۱۳ھ

Marfat.com

چند بنیادی حقائق

Marfat.com

لا یؤمن احد کم حتٰی یکون هواه تبعا لما جت به

(جب تک تمہارے ارادے اور خواہشات میری تعلیمات کے مطابق نہیں ہو جاتے تم مومن نہیں ہو سکتے)

Marfat.com

۱۔ خالق جل شانہ نے اس کائنات کو نہایت ہی منظم اور پُر حکمت بنایا ہے۔ اسے نہ تو عبث بنایا ہے اور نہ ہی کسی عبث کے لئے بنایا ہے۔ اس پر قرآنی نصوص کثرت کے ساتھ موجود ہیں۔

۱۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

وَتَرَى الْجِبَالَ تَحْسَبُهَا جَامِدَةً وَّهِيَ تَمُرُّ مَرَّ السَّحَابِ صُنْعَ اللّٰهِ الَّذِيْٓ اَتْقَنَ كُلَّ شَيْءٍ اِنَّهٗ خَبِيْرٌ بِمَا تَفْعَلُوْنَ

(النمل ۔ ۸۸)

اور تو دیکھے گا پہاڑوں کو خیال کرے گا کہ وہ جمے ہوئے ہیں اور وہ چلتے ہوں گے بادل کی چال یہ کام ہے اللہ کا جس نے حکمت سے بنائی ہر چیز بے شک اسے خبر ہے تمہارے کاموں کی۔

۲۔ دوسرے مقام پر فرمایا۔

اَلَّذِيْٓ اَحْسَنَ كُلَّ شَيْءٍ خَلَقَهٗ وَبَدَاَ خَلْقَ الْاِنْسَانِ مِنْ طِيْنٍ

(السجدہ ' ۷)

وہ جس نے جو چیز بنائی خوب بنائی اور پیدائش انسان کی ابتداء" مٹی سے فرمائی

۳۔ بَدِيْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ط

(البقرہ ' ۱۱۷۔ الانعام ' ۱۰۱)

نیا پیدا کرنے والا آسمانوں اور زمین کا

۴۔ تَبٰرَكَ الَّذِيْ بِيَدِهِ الْمُلْكُ ۡ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرُ ۙ الَّذِيْ خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَيٰوةَ لِيَبْلُوَكُمْ اَيُّكُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا ط وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْغَفُوْرُ الَّذِيْ خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ طِبَاقًا ط مَا تَرٰى فِيْ خَلْقِ الرَّحْمٰنِ مِنْ تَفٰوُتٍ ط فَارْجِعِ الْبَصَرَ لا هَلْ تَرٰى مِنْ فُطُوْرٍ ثُمَّ ارْجِعِ الْبَصَرَ كَرَّتَيْنِ يَنْقَلِبْ اِلَيْكَ الْبَصَرُ خَاسِئًا وَّهُوَ حَسِيْرٌ

(الملک ۱+۳)

بڑی برکت والا ہے وہ جس کے قبضہ میں سارا ملک اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ وہ جس نے موت اور زندگی پیدا کی کہ تمہاری جانچ ہو تم میں کس کا کام زیادہ اچھا ہے اور وہی عزت والا بخشش والا ہے۔ جس نے سات آسمان بنائے ایک کے اوپر دوسرا تو رحمٰن کے بنانے

Marfat.com

میں کیا فرق دیکھتا ہے؟ تو نگاہ اٹھا کر
دیکھ تجھے کوئی رخنہ نظر آتا ہے۔
پھر دوبارہ نگاہ اٹھا' نظر تیری طرف
ناکام پلٹ آئے گی تھکی ماندی۔

۲۔ اس کائنات کے خالق' مدبر' مصور کی عظمت مسلمہ ہے۔ جس نے اسے پُر حکمت بنایا اور اس کے لئے ایک پختہ اور عمدہ نظام قائم فرمایا۔

۳۔ اس کائنات میں جو کچھ ہے وہ اللہ عزوجل کی ملکیت ہے۔ وہ اس کی وحدانیت و ربوبیت کا اقرار کرنے والا' اس کے حکم کا پابند اور اس کی منشا کو بجا لانے والا ہے' اگر ہم اللہ تعالیٰ کے ارشاد گرامی "رب العالمین" کو ہی دیکھیں تو یہ قرآن میں بتالیس دفعہ آیا ہے۔ اس طرح رب السموات والارض' رب المشرق والمغرب متعدد دفعہ آیا ہے۔

لغت میں رب کا معنی' مالک' مستحق' صاحب' سربراہ' مخدوم' مدبر' مربی' قیم' منعم' مولیٰ اور مصلح کے ہیں۔ ان میں کوئی تضاد نہیں' اللہ تعالیٰ مالک بھی ہے اور مستحق عبادت بھی' وہ صاحب بھی ہے اور مخدوم و مطاع بھی' وہ مدبر بھی ہے اور مربی بھی' وہ زمین و آسمان کو قائم رکھنے والا بھی ہے اور اپنی مخلوق کو نعمتوں سے نوازنے والا بھی' مخلوق کا مولیٰ بھی ہے اور ان کی اصلاح بھی فرماتا ہے۔

رہا معاملہ اس کی طاعت اور اس کے حکم کی بجا آوری کا تو اس سلسلہ میں جمادات کی طاعت پر ایک قرآنی نص کافی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے۔

ثُمَّ اسْتَوٰٓى اِلَى السَّمَآءِ وَهِىَ دُخَانٌ فَقَالَ لَهَا وَلِلْاَرْضِ ائْتِيَا طَوْعًا اَوْ كَرْهًا قَالَتَآ اَتَيْنَا طَآئِعِيْنَ (حم السجدہ ۔ ۱۱)

پھر آسمان کی طرف قصد فرمایا اور وہ دھواں تھا تو اس سے اور زمین سے فرمایا کہ دونوں حاضر ہو خوشی سے چاہے ناخوشی سے دونوں نے عرض کی کہ ہم رغبت کے ساتھ حاضر ہوئے

Marfat.com

ہم نے اس پر تفصیلی گفتگو اپنی کتاب "الادراک عند الجمادات" میں کی ہے۔

۴ ۔ نافرمان انسانوں اور جنات کے علاوہ تمام مخلوق اللہ عزوجل کی عبادت میں مصروف ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

۱ ۔ وَلَهٗ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ عِنْدَهٗ لَا یَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِهٖ وَلَا یَسْتَحْسِرُوْنَ یُسَبِّحُوْنَ الَّیْلَ وَالنَّهَارَ (الانبیاء ۱۹۔ ۲۰)

اور اسی کے ہیں جتنے آسمانوں اور زمین میں ہیں اور اس کے پاس والے اس کی عبادت سے تکبر نہیں کرتے اور نہ تھکیں رات دن اس کی پاکی بولتے ہیں۔

۲ ۔ وَاِنْ مِّنْ شَیْءٍ اِلَّا یُسَبِّحُ بِحَمْدِهٖ وَلٰكِنْ لَّا تَفْقَهُوْنَ تَسْبِیْحَهُمْ (الاسراء ۔ ۴۴)

اور کوئی چیز نہیں جو اسے سراہتی ہوئی اس کی تنزیہ نہ بولے ہاں تم ان کی تسبیح نہیں سمجھتے۔

۳ ۔ یُسَبِّحُ لِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ (الجمعہ، التغابن ۔ ۱)

اللہ کی پاکی بولتا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے۔

۴ ۔ سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ وَهُوَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ (الحشر ۔ ۱ ۔ الصف ۔ ۱)

اللہ کی پاکی بولتا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں او وہی عزت و حکمت والا ہے۔

۵ ۔ اس کائنات میں جو کچھ ہو رہا ہے۔ وہ سب کا سب اللہ عزوجل کے امر اور قدرت کے تحت ہو رہا ہے۔ وہ اپنی ملکیت میں جس طرح چاہے تصرف فرمائے اس میں اس کا کوئی شریک نہیں۔ فرمان باری تعالیٰ ہے۔

۱ ۔ قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِی الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَآءُ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ بِیَدِكَ الْخَیْرُ اِنَّكَ عَلٰی

یوں عرض کر اے اللہ ملک کے مالک تو جسے چاہے سلطنت دے اور جس سے چاہے سلطنت چھین لے

Marfat.com

كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ تُوْلِجُ الَّيْلَ فِى النَّهَارِ وَتُوْلِجُ النَّهَارَ فِى الَّيْلِ وَ تُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَتُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَتَرْزُقُ مَنْ تَشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ

(آل عمران - ۲۶ - ۲۷)

اور جسے چاہے عزت دے اور جسے چاہے ذلت دے ساری بھلائی تیرے ہاتھ ہے بے شک تو ہی سب کچھ کر سکتا ہے۔ تو دن کا حصہ رات میں ڈالے اور رات کا حصہ دن میں ڈالے اور مردہ سے زندہ نکالے اور زندہ سے مردہ نکالے اور جسے چاہے بے گنتی دے۔

۲ - وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا

(المائدة - ۱۸)

اور اللہ ہی کے لئے ہے سلطنت آسمانوں اور زمین اور ان کے درمیان کی۔

۳ - رَفِيْعُ الدَّرَجَاتِ ذُوالْعَرْشِ يُلْقِى الرُّوْحَ مِنْ اَمْرِهٖ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ لِيُنْذِرَ يَوْمَ التَّلَاقِ يَوْمَ هُمْ بَارِزُوْنَ لَا يَخْفٰى عَلَى اللّٰهِ مِنْهُمْ شَيْءٌ لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ

(المؤمن - ۱۵، ۱۶)

بلندیوں کا مالک، صاحب عرش اپنی وحی نازل فرماتا ہے جسے چاہتا ہے تاکہ ملاقات کے دن سے آگاہ فرمائے اس دن وہ تمام سامنے آ جائیں گے اللہ تعالیٰ سے کوئی شی مخفی نہ ہو گی آج کس کی حکومت ہے اللہ واحد قہار کی۔

یہ آیات واضح کر رہی ہیں کہ وہ کسی خاص وقت تک نہیں بلکہ ہر حال میں مالک ہے۔ کیونکہ ان میں روز قیامت تک مالک ہونے کا بھی ذکر ہے۔ تو وہ دنیا و آخرت دونوں کے معاملات میں متصرف ہے۔ اس کے سوا کوئی معبود نہیں نہ اس کا کوئی مثیل ہے اور نہ شریک۔

۶ - تمام کائنات کی ہر کلی اور جزئی قدرت و امر الٰہی کے تابع اور اس کے پر حکمت

Marfat.com

مقرر کردہ نظام کے تحت چل رہی ہے۔ اس پہ درج ذیل آیات قرآنیہ شاھد ہیں۔

۱ - وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُوْمَ مُسَخَّرٰتٍ ۢ بِاَمْرِهٖ اَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْاَمْرُ تَبٰرَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ

(الاعراف - ۵۴)

اور سورج اور چاند اور تاروں کو بنایا سب اس کے حکم کے دبے ہوئے سن لو اسی کے ہاتھ پیدا کرنا اور حکم دینا بڑی برکت والا ہے اللہ رب سارے جہان کا۔

۲ - وَهُوَ الَّذِیْ سَخَّرَ الْبَحْرَ لِتَاْكُلُوْا مِنْهُ لَحْمًا طَرِیًّا وَّ تَسْتَخْرِجُوْا مِنْهُ حِلْیَةً تَلْبَسُوْنَهَا

(النحل - ۱۴)

اور وہی ہے جس نے تمہارے لئے دریا مسخر کیا کہ اس میں سے تازہ گوشت کھاتے ہو اور اس میں سے (زیور) نکالتے ہو جسے پہنتے ہو۔

۳ - اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّیْلِ وَالنَّهَارِ وَالْفُلْكِ الَّتِیْ تَجْرِیْ فِی الْبَحْرِ بِمَا یَنْفَعُ النَّاسَ وَمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ السَّمَآءِ مِنْ مَّآءٍ فَاَحْیَا بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَبَثَّ فِیْهَا مِنْ كُلِّ دَآبَّةٍ ۪ وَّ تَصْرِیْفِ الرِّیٰحِ وَالسَّحَابِ الْمُسَخَّرِ بَیْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّعْقِلُوْنَ

(البقرہ - ۱۶۴)

بے شک آسمانوں اور زمین کی پیدائش اور رات و دن کا بدلتے آنا اور کشتی کہ دریا میں لوگوں کے فائدے لے کر چلتی ہے اور وہ جو اللہ نے آسمان سے پانی اتار کر مردہ زمین کو اس سے جلا دیا اور زمین میں ہر قسم کے جانور پھیلائے اور ہواؤں کی گردش میں اور وہ بادل کہ آسمان و زمین میں حکم کا باندھا ہے ان سب میں عقلمندوں کے لئے ضرور نشانیاں ہیں۔

(فقیر نے "الادراک عند الجمادات" میں دیگر آیات کا بھی احاطہ کیا ہے)

۷ - انسان کا زمین و آسمان کے درمیان کسی شے کو مسخر کرنا' یہ بھی قدرت الٰہی کے تابع ہے۔

Marfat.com

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

۱ ۔ اَلَمْ تَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ سَخَّرَ لَكُمْ مَّا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ وَاَسْبَغَ عَلَيْكُمْ نِعَمَهٗ ظَاهِرَةً وَّبَاطِنَةً وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُّجَادِلُ فِی اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّلَا هُدًى وَّلَا كِتٰبٍ مُّنِيْرٍ

(لقمان ۔ ۲۰)

کیا تم نے نہ دیکھا کہ اللہ نے تمہارے لئے کام میں لگائے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہیں اور تمہیں بھرپور دیں اپنی نعمتیں ظاہر اور چھپی اور بعضے آدمی اللہ کے بارے میں جھگڑتے یوں کہ نہ علم نہ عقل نہ کوئی روشن کتاب۔

۲ ۔ اَللّٰهُ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَاَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَخْرَجَ بِهٖ مِنَ الثَّمَرٰتِ رِزْقًا لَّكُمْ وَسَخَّرَ لَكُمُ الْفُلْكَ لِتَجْرِیَ فِی الْبَحْرِ بِاَمْرِهٖ وَسَخَّرَ لَكُمُ الْاَنْهٰرَ وَسَخَّرَ لَكُمُ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ دَآئِبَيْنِ وَسَخَّرَ لَكُمُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ

(ابراہیم ۔ ۳۲ ۔ ۳۳)

اللہ ہے جس نے آسمان اور زمین بنائے اور آسمان سے پانی اتارا تو اس سے کچھ پھل تمہارے کھانے کو پیدا کئے اور تمہارے لئے کشتی کو مسخر کیا کہ اس کے حکم سے دریا میں چلے اور تمہارے لئے ندیاں مسخر کیں اور تمہارے لئے سورج اور چاند مسخر کئے جو برابر چل رہے ہیں اور تمہارے لئے رات اور دن مسخر کئے۔

۳ ۔ اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ سَخَّرَ لَكُمْ مَّا فِی الْاَرْضِ وَالْفُلْكَ تَجْرِیْ فِی الْبَحْرِ بِاَمْرِهٖ وَيُمْسِكُ السَّمَآءَ

(الحج ۔ ۶۵)

کیا تو نے نہ دیکھا کہ اللہ نے تمہارے بس میں کر دیا جو کچھ زمین میں ہے اور کشتی کہ دریا میں اس کے حکم سے چلتی ہے اور وہ روکے ہوئے ہے آسمان۔

۸ ۔ اس کائنات کے تمام جمادات صاحب ادراک اور طاعت کرنے والے ہیں۔ یہ

Marfat.com

تمام کے تمام اپنے رب اور خالق کے معترف ہیں۔ اس کے عذاب سے اور اس کی نافرمانی سے ڈرنے والے ہیں۔

۱۔ اللہ تعالیٰ کا مبارک فرمان ہے۔

اِنَّا عَرَضْنَا الْاَمَانَةَ عَلَى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالْجِبَالِ فَاَبَيْنَ اَنْ يَّحْمِلْنَهَا وَاَشْفَقْنَ مِنْهَا وَحَمَلَهَا الْاِنْسَانُ اِنَّهٗ كَانَ ظَلُوْمًا جَهُوْلًا

(الاحزاب - ۷۲)

بے شک ہم نے امانت پیش فرمائی۔ آسمانوں اور زمین اور پہاڑوں پر تو انہوں نے اس کے اٹھانے سے انکار کیا اور اس سے ڈر گئے اور آدمی نے اٹھا لی بے شک وہ اپنی جان کو مشقت میں ڈالنے والا بڑا نادان ہے۔

یعنی ان جمادات نے اس امانت کے بوجھ اور عظمت کو جان لیا اور محسوس کیا ہم اس کا حق ادا نہ کر سکیں گے انہوں نے یہ فیصلہ کیا ہم مکلف نہ ہونے کے باوجود اپنے مالک کی عبادت بجا لائیں گے مگر انسان نے اسے اٹھا لیا۔

۲۔ دوسرے مقام پر فرمایا۔

ثُمَّ اسْتَوٰٓى اِلَى السَّمَآءِ وَهِىَ دُخَانٌ فَقَالَ لَهَا وَلِلْاَرْضِ ائْتِيَا طَوْعًا اَوْ كَرْهًا ؕ قَالَتَآ اَتَيْنَا طَآئِعِيْنَ

(حم السجدہ - ۱۱)

پھر آسمان کی طرف قصد فرمایا اور وہ دھواں تھا تو اس سے اور زمین سے فرمایا کہ دونوں حاضر ہو خوشی سے چاہے ناخوشی سے دونوں نے عرض کی کہ ہم رغبت کے ساتھ حاضر ہوئے۔

۹۔ اللہ تعالیٰ نے اس کائنات کے کچھ اوقات' مقامات اور اشخاص کو خصائص عطا فرمائے ہیں۔ مثلاً رمضان المبارک کو دیگر مہینوں پہ فضیلت دی ہے۔ لیلۃ القدر کو باقی راتوں پر' جمعہ کو دیگر دنوں پر اور جمعہ کی گھڑی کو دیگر گھڑیوں پر' حرمین شریفین کو باقی شہروں پر اور مساجد کو دیگر گھروں پر فضیلت عطا کی ہے۔

Marfat.com

رہا انسان تو اس کی فضیلت کے بارے میں فرمایا۔

وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِيٓ اٰدَمَ وَحَمَلْنٰهُمْ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَرَزَقْنٰهُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ وَفَضَّلْنٰهُمْ عَلٰى كَثِيْرٍ مِّمَّنْ خَلَقْنَا تَفْضِيْلًا ۲

(بنی اسرائیل ۔ ۷۰)

اور بیشک ہم نے اولاد آدم کو عزت دی اور ان کو خشکی اور تری میں سوار کیا اور ان کو ستھری چیزیں روزی دیں اور ان کو اپنی بہت مخلوق سے افضل کیا۔

۲ ۔ دوسرے مقام پر فرمایا۔

وَلَقَدْ فَضَّلْنَا بَعْضَ النَّبِيّٖنَ عَلٰى بَعْضٍ وَّاٰتَيْنَا دَاوٗدَ زَبُوْرًا

(بنی اسرائیل ۔ ۵۵)

اور بیشک ہم نے نبیوں میں ایک کو ایک پر بڑائی دی اور داؤد کو زبور عطا فرمائی۔

۳ ۔ تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ مِنْهُمْ مَّنْ كَلَّمَ اللّٰهُ وَرَفَعَ بَعْضَهُمْ دَرَجٰتٍ

(البقرہ ۔ ۲۵۳)

یہ رسول ہیں کہ ہم نے ان میں ایک کو دوسرے پر افضل کیا ان میں کسی سے اللہ نے کلام فرمایا اور کوئی وہ ہے جسے سب پر درجوں بلند کیا۔

۱۰ ۔ ہمارے آقا و مولیٰ حضرت محمد ﷺ کو تمام مخلوق پر حتیٰ کہ انبیاء و رسولان کرام پر فضیلت بخشی' یہ دلائل اس پر شاھد ہیں۔

۱ ۔ تمام انبیاء اور رسل علیہم السلام سے یہ عہد لیا گیا کہ جب آپ ﷺ کی بعثت ہو اور ان میں کوئی بھی زندہ ہو تو اس پر آپ ﷺ کی اتباع' آپ پر ایمان لانا اور آپ ﷺ کے مشن کی مدد کرنا لازم ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد مبارک ہے۔

وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ النَّبِيّٖنَ لَمَآ اٰتَيْتُكُمْ مِّنْ كِتٰبٍ وَّحِكْمَةٍ ثُمَّ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَلَتَنْصُرُنَّهٗ ؕ قَالَ ءَاَقْرَرْتُمْ وَاَخَذْتُمْ عَلٰى ذٰلِكُمْ اِصْرِيْ

اور یاد کرو جب اللہ نے پیغمبروں سے ان کا عہد لیا جو میں تم کو کتاب اور حکمت دوں پھر تشریف لائے تمہارے پاس وہ رسول کہ

Marfat.com

قَالُوْآ اَقْرَرْنَا قَالَ فَاشْهَدُوْا وَاَنَا مَعَكُمْ مِّنَ الشّٰهِدِيْنَ

(آل عمران ۔ ۸۱)

تمہاری کتابوں کی تصدیق فرمائے۔ تو تم ضرور ضرور اس پر ایمان لانا اور ضرور ضرور اس کی مدد کرنا۔ فرمایا کیوں تم نے اقرار کیا اور اس پر میرا بھاری ذمہ لیا؟ سب نے عرض کی ہم نے اقرار کیا فرمایا تو ایک دوسرے پر گواہ ہو جاؤ اور میں آپ تمہارے ساتھ گواہوں میں ہوں۔

۲ ۔ حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا۔

ان اللہ اصطفٰی کنانۃ من ولد اسماعیل واصطفی قریشا من کنانۃ واصطفی قریش بنی ھاشم واصطفانی من بنی ہاشم

اللہ تعالیٰ نے اولاد اسماعیل میں کنانہ کو، کنانہ میں سے قریش کو، قریش سے بنی ہاشم کو اور بنی ہاشم میں سے مجھے منتخب فرمایا۔

(المسلم ۔ باب فضل نسب النبی صلی اللہ علیہ وسلم)

اسے ترمذی نے روایت کر کے صحیح قرار دیا۔ (الترمذی، حدیث ۳۶۰۵)

۳ ۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

انا سید ولد آدم یوم القیامۃ

میں روز قیامت تمام اولاد آدم کا سربراہ ہوں گا۔

(المسلم ۔ کتاب الفضائل)

۴ ۔ ترمذی نے حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

Marfat.com

انا سید ولد آدم ولا فخر — میں تمام اولاد آدم کا سربراہ ہوں
(الترمذی' حدیث ۳۱۴۸) — مگر فخر نہیں کرتا۔

۵ ۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

انا سید الناس یوم القیامة — میں روز قیامت تمام لوگوں کا
(المسلم ۔ کتاب الایمان) — سردار ہوں گا۔

مزید تفصیل کے لئے ہماری کتاب "عظیم قدرہ عند ربہ تعالٰی" کا مطالعہ کریں۔ [1]

۱۱ ۔ نافرمان جن و انس کے علاوہ تمام کائنات کے جمادات' نباتات' حیوانات آپ ﷺ کی رسالت کے معترف ہیں۔ کیونکہ اللہ تعالٰی نے انہیں آپ ﷺ کی معرفت' محبت' احترام' طاعت پر انعام اور بے ادبی پر عذاب سے آگاہ فرما رکھا ہے۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے ہم رسول ﷺ کے ساتھ سفر سے واپس آئے' ہم بنو نجار کی ایک حویلی تک پہنچے تو دیکھا وہاں اونٹ ہے۔ جو اس کے پاس جاتا ہے وہ اسے کاٹنے دوڑتا ہے۔ آپ ﷺ کی خدمت میں عرض کیا گیا آپ ﷺ تشریف لائے اور اونٹ کو بلایا۔

فجاء واضعا مشفره الی الارض حتی برک بین یدیه — تو وہ اپنے ہونٹ زمین پر رگڑتا ہوا آپ کے سامنے حاضر ہو گیا۔

فرمایا اس کی نکیل لاؤ' اسے نکیل ڈال کر مالک کے سپرد فرمایا اور پھر لوگوں سے مخاطب ہو کر فرمایا۔

انه لیس بین السماء والارض الا یعلم انی رسول الله الا عاصی الجن والانس — نافرمان جن و انس کے علاوہ زمین و آسمان کی ہر شے میرے بارے میں جانتی ہے کہ میں اللہ کا رسول ہوں۔

(مسند احمد' ۳' ۳۱۰' الدارمی' ۱ = ۱۹' مصنف ابن ابی شیبہ' ۱۱' ۴۷۳ مسند عبد بن حمید' ۱۳۳۷' کشف الاستار' ۳' ۱۵۰' دلائل النبوة ۔ لابی نعیم' ۲ = ۴۹۱' دلائل النبوة للبیهقی ۶ = ۲۲)

---

[1] اس کتاب کا ترجمہ بنام "امتیازات مصطفٰے" بندہ نے کیا جو پاکستان و بھارت میں طبع ہو چکا ہے، قادری۔

Marfat.com

امام احمد کے رجال' صحیح کے رجال ہیں' امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ رقمطراز ہیں

هذه طرق جيدة متعددة تفيد غلبة الظن والقطع

یہ متعدد اسناد جید ہیں اور غلبہ ظن یا علم قطعی کی مفید ہیں۔

ان بنیادی حقائق کے بعد اب ہم جمادات کی حضور ﷺ کے ساتھ محبت و طاعت پر گفتگو شروع کر رہے ہیں۔ اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ انسانوں کی محبت و طاعت کا تذکرہ آئے گا تو زیر بحث موضوع دو ابواب پر مشتمل ہو گا' ہر باب کی دو فصلیں ہوں گی۔

باب اول ۔ رسول ﷺ کے ساتھ جمادات کی محبت و طاعت

اس کی یہ دو فصلیں ہوں گی۔

فصل اول ۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ جمادات کی محبت

فصل ثانی ۔ جمادات اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت

باب ثانی ۔ رسول ﷺ سے انسانوں کی محبت اور طاعت

اس کی بھی دو فصلیں ہیں۔

فصل اول ۔ آپ ﷺ سے انسانوں کی محبت

فصل ثانی ۔ آپ ﷺ اور انسانوں کی اطاعت

خاتمہ ۔ آخر خاتمہ میں انسان اور جمادات کی محبت وطاعت میں تقابل بیان کیا جائے گا۔

ہم نے الگ الگ فقرات کے ذریعے سے اس موضوع کو آسان بنانے کی بھی کوشش کی ہے۔ کیونکہ موضوع طویل ہے لیکن وقت طویل نہ لیا جائے۔

اللہ تعالیٰ سے ہی مدد و توفیق کا سوال ہے۔ کیونکہ وہ ہی جواد و کریم ہے۔

Marfat.com

Marfat.com

باب اول

جمادات کی حضور ﷺ سے محبت و عقیدت

فصل اول ۔ محبت جمادات

فصل ثانی ۔ طاعت جمادات

Marfat.com

Marfat.com

فصل اول

اس فصل میں حضور ﷺ سے جمادات کی محبت' ان کی محبت کے مظاہر بصورت خوشی و سرور' سجود و رقت' محبوب کی بے ادبی کا ڈر اور ان کے ساتھ والہانہ لگاؤ کا تذکرہ ہو گا۔ جیسا کہ اختصارا" نباتات اور حیوانات کی محبت کا بھی کچھ تذکرہ کیا جائے گا۔ تاکہ موضوع کی تکمیل کے ساتھ ساتھ یہ بھی واضح ہو جائے کہ اس محبت میں جمادات تنہا نہیں۔

ا۔ جبل احد کی محبت

یہ تو مسلم ہے کہ انسان کسی حسین منظر کی وجہ سے جماد سے محبت کرتا ہے۔ کیونکہ اس کی وجہ سے نفس کو راحت' سکون' اطمینان اور حسب موقع انسانی حواس اس سے تاثیر حاصل کرتے ہیں۔

لیکن جماد' انسان سے محبت کرے یہ عجیب بات ہے اور بظاہر معروف بھی نہیں کیونکہ جماد نطق و زباں نہیں رکھتا۔ اللہ تعالیٰ نے جمادات میں بھی ادراک پیدا فرما رکھا ہے۔ (جیسا کہ میں نے "الادراک عند الجمادات" میں اسے واضح کیا ہے) اور ادراک کے مظاہر میں سے محبت کرنا' ناراض ہونا' رونا' خوشی و سرور' غضب' طاعت' خشوع' ڈرنا' شوق' یاد اور خشیت وغیرہ ہیں۔ جبل احد کے ادراک کا حصہ یہ بھی ہے کہ اس میں اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کی محبت رکھ دی ہے۔ جیسا کہ اس کی محبت حضور ﷺ کے قلب انور میں تھی' حضور ﷺ نے اس بات کا اظہار فرمایا اور یہ آپ ﷺ سے تواتر سے منقول ہے۔ (اس کے لئے النظم المتناثر' ۱۲۸ اور الازھار المتناثرہ' ۱۳۶ کا مطالعہ کیا جائے)

ہم یہاں صرف دو احادیث کا تذکرہ کر رہے ہیں۔

ا۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے میں نے حضور علیہ السلام کے ساتھ خیبر کی طرف سفر کیا۔ جب آپ ﷺ واپس لوٹے اور احد دکھائی دیا تو فرمایا۔

هذا جبل يحبنا ونحبه **(البخاری' کتاب الجهاد)** **یہ پہاڑ ہم سے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں۔**

Marfat.com

بخاری و مسلم میں روایت کے یہ الفاظ بھی ہیں۔

نظر رسول اللہ ﷺ الی احد فقال ان احدا جبل یحبنا و نحبہ

(المسلم ۔ کتاب الحج)

آپ ﷺ نے احد کو دیکھ کر فرمایا احد پہاڑ ہم سے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں۔

۲ ۔ حضرت ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ سے ہے' ہم رسول ﷺ کے ساتھ غزوہ تبوک کے لئے گئے۔ ۔۔۔۔ آپ ﷺ نے فرمایا۔ میں تیز چلنا چا رہا ہوں تم میں سے جو چاہتا ہے چلے ورنہ آہستہ رہے۔ ہم جب مدینہ طیبہ کے قریب پہنچے تو آپ ﷺ نے فرمایا۔

ھذہ طابۃ وھذا احد وھو جبل یحبنا ونحبہ

(البخاری' کتاب الزکوۃ)

یہ شہر طابہ ہے اور یہ احد پہاڑ ہے جو ہم سے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں۔

انسان طبعی طور پر خوبصورت مقامات مثلاً سرسبز پہاڑوں اور پھلوں و پھولوں سے لدے باغات کو پسند کرتا ہے۔ ان میں بیٹھنا اور انہیں بار بار دیکھنا چاہتا ہے کیونکہ اسے راحت' طمانیت' سکون' آرام اور لذت و خوشی حاصل ہوتی ہے۔ جیسا کہ انسان ہر خوبصورت شے حتیٰ کہ جماد کو بھی پسند کرتا ہے۔ لیکن کسی سخت پتھر کا انسان سے محبت کرنا نہ عادت ہے اور نہ معمول بلکہ نادر و غیر معروف ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہر مقام پر آپ ﷺ نے پہاڑ کی محبت کا ذکر پہلے اور اپنی محبت کا بعد میں ذکر فرمایا۔ جس نے بھی جبل احد کی زیارت کی ہے۔ وہ جانتا ہے بظاہر اس پہاڑ میں دوسرے پہاڑوں سے کوئی امتیاز نہیں بلکہ کئی دوسروں کے اعتبار سے کم درجہ کا مالک ہے۔ اس پر نہ کوئی درخت ہے نہ چشمہ اور نہ سبزہ۔

جب اللہ سبحانہ نے اس میں حضور ﷺ کی محبت کا پودا لگا دیا تو حضور ﷺ نے بھی اس سے محبت فرمائی۔

اس حدیث میں مقام نبی ﷺ کا بھی بیان ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جمادات میں آپ ﷺ کا شوق و محبت پیدا فرما دیا حالانکہ پہاڑ میں سوائے خشکی' سختی' قوت اور کثافت کے کچھ

Marfat.com

نہیں ہوتا۔

جب اللہ تعالیٰ نے ان جمادات مثلاً مذکورہ پہاڑ میں اپنے منتخب اور محبوب نبی ﷺ کی محبت پیدا فرما دی جو بظاہر نہ شعور و عقل رکھتے ہیں اور نہ ادراک' اب اس سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کے ہاں آپ ﷺ کی محبوبیت اور بلندی شان و مقام پر اور کیا دلیل ہو سکتی ہے؟

جب جمادات جو بظاہر عدم عقل و ادراک کی وجہ سے مکلف نہیں۔ آپ ﷺ سے محبت کرتے ہیں تو خود غور کریں اس انسان کو آپ ﷺ سے کس قدر محبت کرنی چاہئے جو عاقل' صاحب ادراک' مکلف اور مامور ہے؟

۲۔ کھجور کا فراق میں رونا

مسجد نبوی میں منبر شریف تیار ہونے سے پہلے آپ ﷺ ایک کھجور کے تنے کے ساتھ کھڑے ہو کر خطبہ ارشاد فرمایا کرتے' جب قیام طویل ہو جاتا یا کچھ تھکاوٹ محسوس فرماتے تو اس تنے پر دست اقدس بھی رکھتے' نمازیوں کی تعداد میں اضافہ ہوتا چلا گیا۔ جمعہ میں دور بیٹھنے والے آپ ﷺ کی زیارت نہ کر پاتے۔ آپ ﷺ کی عمر شریف بھی زیادہ ہو گئی تھی' صحابہ کے لئے آپ ﷺ کا اتنا طویل قیام دشوار گزرنے لگا' انہوں نے منبر تیار کرنے کا سوچا' عرض کرنے پر آپ ﷺ نے بھی اس رائے کو پسند فرمایا۔ لہٰذا منبر تیار کر لیا گیا' جب منبر اپنی جگہ پر رکھ دیا گیا' آپ ﷺ جمعہ کے خطبہ کے لئے حجرہ انور سے نکل کر منبر کی طرف بڑھے' آپ ﷺ کا گزر جب اس تنے کے پاس سے ہوا' آپ ﷺ وہاں نہ رکے اور منبر پر جلوہ افروز ہوئے۔

اذا بالجزع یصرخ صراخا شدیدا و یحن حنینا مولما حتی ارتج المسجد و تساقط البناء و تشقق الجذع ولم یھدا

تو تنا نے چیخ و پکار شروع کر دی وہ اس قدر دردناک انداز میں رویا کہ پوری مسجد آواز سے گونج اٹھی۔ تنا پھٹ گیا۔

اس کا صحابہ پر یہ اثر ہوا

Marfat.com

ویکوابکاء شدیدا لحنین ھذا الجزع — کہ انہوں نے بھی اس تنے کے ساتھ خوب رونا شروع کر دیا۔

یہ بے جان تنا رویا اور چیخا ہاں ہاں

حضور ﷺ منبر سے نیچے تشریف لائے' اس پہ دست اقدس رکھتے ہوئے دلاسہ دیا اسے گلے لگایا یہاں تک کہ وہ خاموش ہو گیا۔ پھر آپ ﷺ نے بے جان تنے سے گفتگو کی اور اسے اختیار دیا' چاہے تو تجھے جنتی درخت بنا دیا جائے تیری جڑیں جنت کی نہروں اور چشموں سے فیض یاب ہوں اور اہل ایمان تیرا پھل کھائیں یا تجھے دنیا کا پھل دار درخت بنا دیا جائے۔ بایں طور کہ تجھے باغ میں لوٹا دیا جائے تو پھل دے اور مؤمن تیرا پھل کھائیں؟ شوق میں رونے والے تنے نے جنتی ہونا پسند کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا۔

افعل ان شاء اللہ افعل ان شاء اللہ — اللہ تعالیٰ کی توفیق سے میں ایسا کرتا ہوں

اس پر وہ تنا خاموش ہو گیا' اس کے بعد رسول ﷺ نے فرمایا۔

والذی نفسی بیدہ لولم التزمہ لبقی یحن الی قیام الساعۃ شوقا الی رسول اللہ ﷺ — مجھے قسم ہے اس ذات اقدس کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے۔ اگر میں اسے گلے نہ لگاتا تو یہ اللہ کے رسول ﷺ کے شوق میں قیامت تک روتا رہتا۔

اس بے جان تنے سے چار پانچ ہاتھ رسول اللہ ﷺ دور ہوتے ہیں۔ لیکن وہ یہ دوری برداشت نہ کر سکا' وہ سسکیاں لے لے کر رونے لگا' آپ ﷺ کے فراق میں نہایت غمزدہ ہو گیا اور اس وقت تک خاموش نہ ہوا جب تک آپ ﷺ نے وصل کی صورت میں اسے گلے نہ لگا لیا اور اختیار عطا نہ فرمایا۔ حالانکہ اس کے پاس عقل کہاں؟ ہم یہ کہنے میں حق بجانب ہیں کہ اس نے دوبارہ باغ میں پھلدار ہونا قبول اس لئے نہیں کیا کہ اگر وہ یہ قبول کر لیتا تو سینکڑوں میٹر حضور ﷺ سے دور ہو جاتا جب وہ چند ہاتھ دوری کو برداشت نہیں کر سکا تو اتنی طویل مسافت کی دوری کیسے برداشت کر سکتا تھا؟ تو

Marfat.com

اس نے دوبارہ پھلدار درخت ہونا قبول نہ کیا کیونکہ اگر وہ یہ قبول کر لیتا تو اسے دوبارہ فراق مل جاتا یا تو اس کی اپنی موت کی صورت میں یا اس کائنات سے حضور ﷺ کے وصال کی صورت میں اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اس کی موت آپ ﷺ کے وصال سے پہلے ہو جاتی تو وہ آپ ﷺ کے چند میٹر دور ہونے پر رویا اور چلایا

اب تو ہر حال میں دوری تھی' طویل فراق تھا تو جب اس نے چند ہاتھ پر فراق برداشت نہ کیا تو وہ باغ میں درخت بن کر اتنی دوری کیسے برداشت کر سکتا تھا؟ اس لئے اس نے جنتی ہونے کو اختیار کر لیا وہاں موت نہیں بلکہ بقا اور زندگی ہے۔ اگر موت یا دفن کی وجہ سے کچھ جدائی بھی ہو گی تو یہ عارضی و وقتی ہو گی اور پھر وصال دائمی ہو گا۔ کیونکہ جنت دار حیات ہے وہاں موت نہیں۔

اس تنے کے رونے اور شوق سے اللہ تعالیٰ نے تمام مسلمانوں پر حجت قائم فرما دی ہے۔ اگر وہ اس میں کوتاہی اور سستی برتیں۔ کیونکہ مسلمان اس جماد اور بے جان تنے سے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ زیادہ شوق رکھنے کے حقدار ہیں۔ امام حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے۔

یا معشر المسلمین الخشبۃ تحن الی رسول اللہ ﷺ شوقًا الی لقائہ فانتم احق ان تشتاقوا الیہ ﷺ	اے مسلمانوں! ایک لکڑی اللہ کے رسول ﷺ کی ملاقات کے شوق میں روتی ہے تو تم آپ ﷺ کے شوق کے زیادہ حقدار ہو۔

(صحیح ابن حبان' ۸ = ۱۵۱)

حضرت امام شافعی نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے جو کچھ حضور ﷺ کو عطا فرمایا وہ کسی دوسرے نبی کو عطا نہیں فرمایا۔ اس پر حضرت عمرو بن سواد نے عرض کیا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو مردے زندہ کرنے کی طاقت عطا فرمائی۔ امام شافعی نے فرمایا۔

اعطی محمدا ﷺ حنین الجزع حتی سمع صوتہ ھذا اکبر من ذلک	حضور ﷺ کے لئے تنا رویا اور اس کی آواز سنی گئی تو یہ اس سے کہیں بلند معجزہ ہے۔

(آداب الشافعی و مناقبہ' ۸۳)

میت کو زندہ کرنا اسے اس کے سابقہ حال کی طرف لوٹانا ہے۔ تنے کا رونا اس سے

Marfat.com

نہایت ہی عظیم ہے کیونکہ کھجور کا تنا پودا تھا اگر اصل حالت کی طرف لوٹایا جاتا تو پودا ہی رہتا نہ بولتا نہ کلام کرتا نہ صاحب عقل کی طرح احساس رکھتا۔ لیکن یہاں تو جماد کو ادراک و احساس' محبت اور غم والا بنا دیا گیا۔ جیسا کہ اشرف المخلوق صاحب عقل و ادراک میں ہوتا ہے تو واقعتہ" یہ مردہ کو زندہ کرنے سے عظیم ہے۔ جزع' جماد ہونے کے باوجود' نباتات سے اٹھ کر اشرف المخلوقات میں شامل ہو گیا۔ میت جماد' عاقل' مدرک اور کامل الصفات بن گیا اور قدرت الہیہ کے لئے یہ ہرگز دشوار نہیں' آپ ﷺ کے فراق میں تنے کا رونا تواتر سے ثابت ہے۔ بخاری و مسلم وغیرہ میں متعدد صحابہ سے یہ مروی ہے۔ کثیر ائمہ نے اسے بیان کیا ہے' جس کا تذکرہ ہم نے اپنی کتاب "فضائل المدینة المنورہ" اور "الادراک عند الجمادات" میں کیا ہے۔

۳۔ پتھر کا سلام عرض کرنا

مظاہر محبت میں سے ایک سلام بھی ہے'انسان اکثر طور پر اسے ہی سلام کہتا ہے جو اسے محبوب ہو اور وہ اسے پہچانتا ہو اگرچہ شریعت نے یہ تلقین کی ہے کہ تم ہر ایک کو سلام کہو خواہ اسے تم جانتے ہوں یا نہ جانتے ہوں۔

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

انی لاعرف حجراً بمکة کان یسلم علی قبل ان ابعث انی لاعرفه الان (المسلم ۔ کتاب الفضائل)

میں اس پتھر کو پہچانتا ہوں جو مجھے اعلان نبوت سے پہلے سلام عرض کرتا تھا۔ میں اسے اب بھی پہچانتا ہوں۔

امام احمد' ترمذی اور بیہقی نے یہ الفاظ نقل کے ہیں۔

کان یسلم علی لیالی بعثت (مسند احمد' ۵ = ۱۰۵)

اعلان نبوت کی راتوں میں وہ مجھے سلام عرض کرتا تھا۔

پتھر کا یہ سلام سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے اس مبارک قول کو بھی واضح کر رہا ہے۔ اگرچہ آپ ﷺ کو سلام عرض کرنے میں پتھر ہی مخصوص نہیں بلکہ اس میں پہاڑ' درخت اور

Marfat.com

ریت کے ذرات بھی شامل ہیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہم حضور ﷺ کے ساتھ مکہ کے بعض علاقوں سے گزرے۔

فمررنا بین الجبال والشجر فلم نمر بشجرة ولا جبل الا قال السلام علیک یا رسول الله

تو جن پہاڑوں اور درختوں کے پاس سے گزرتے وہ آپ ﷺ کی خدمت میں عرض کرتے۔ السلام علیک یا رسول اللہ ﷺ

یہ الفاظ بھی آتے ہیں۔

فجعل لایمر علی شجر ولا حجر الا سلم علیه

ہر درخت اور پتھر آپ ﷺ کی خدمت میں سلام عرض کرتا۔

بیہقی کے الفاظ ہیں۔

فما استقبله شجر و لامدر الا قال له السلام علیک یا رسول الله

ہر درخت اور سنگریزہ آپ ﷺ کا استقبال کرتے ہوئے عرض کرتا السلام علیک یا رسول اللہ ﷺ

دوسرے مقام پر انہی نے یہ الفاظ نقل کئے ہیں۔

ولا یمر بحجر ولا شجر الاقال السلام علیک یا رسول الله وانا اسمعه

آپ ﷺ جس پتھر اور درخت کے پاس سے گزرتے وہ عرض کرتا السلام علیک یا رسول اللہ اور میں اسے سنتا۔

اسے ترمذی نے حسن' حاکم نے صحیح قرار دیا' ذہبی نے حاکم کے حکم کو ثابت رکھا۔ دارمی' ابونعیم اور بیہقی نے بھی اسے روایت کیا۔ (المستدرک' ۲' ۶۲۰)

ان تمام روایات میں یہ تصریح ہے کہ آپ ﷺ کی خدمت اقدس میں حجر' شجر' جبل اور ذرات نے سلام عرض کیا۔

حدیث جابر میں یہ تھا کہ پتھر کا سلام آپ ﷺ نے سنا کیونکہ اس وقت آپ ﷺ تنہا تھے حدیث علی رضی اللہ عنہ میں ہے کہ سلام حضرت علی رضی اللہ عنہ اور دیگر ساتھیوں نے بھی سنا تو یہ

Marfat.com

حضور ﷺ کی خدمت عالیہ میں جبال' اشجار اور احجار کا بصورت سلام نطق صریح تھا۔
جیسا کہ اہل سیر نے بیان کیا کہ جب اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو اعلان نبوت فرمانے کا حکم فرمایا۔

جعل لا یمر فی شعاب مکۃ وبطون اودیتھا فیمر لحجر او شجر الا قال السلام علیک یا رسول اللہ

تو آپ ﷺ مکہ کے جس علاقے اور وادی سے گزرتے ہر پتھر اور درخت عرض کرتا السلام علیک یا رسول اللہ ﷺ

(دلائل النبوۃ للبیہقی' ۲' ۱۴۳)

یہاں یہ بات ذہن نشین کرنے کی ہے کہ الفاظ سلام (السلام علیک یا رسول اللہ) عہد جاہلیت میں معروف نہ تھے۔ جب انہیں آپ ﷺ کے رسول ہونے کا علم ہوا تو ان الفاظ سے سلام عرض کیا۔ تو اب فاسق جنات اور انسانوں کا حال کیا ہو گا؟ اس کا فیصلہ خود کر لیجئے۔

۴۔ درختوں کا سلام

ہم یہاں صرف ایک روایت ذکر کر رہے ہیں۔

حضرت یعلی بن مرۃ ثقفی رضی اللہ عنہ سے ہے۔ ہم حضور ﷺ کے ساتھ سفر میں تھے۔ ایک جگہ ہم نے پڑاؤ ڈالا' حضور ﷺ آرام فرما ہوئے۔

فجاء ت شجرۃ تشق الارض حتی غشیتہ ثم رجعت الی مکانھا

تو ایک درخت نے زمین پھاڑتے ہوئے حاضر ہو کر سایہ کیا پھر اپنی جگہ کی طرف لوٹ گیا۔

جب آپ ﷺ بیدار ہوئے تو ہم نے عرض کیا تو فرمایا۔

ھی شجرۃ استأذنت ربھا عزوجل فی ان تسلم علی فاذن لھا

اس درخت نے رب العزت سے مجھے سلام عرض کرنے کی اجازت مانگی جو اسے مل گئی۔

(مسند احمد' ۴ = ۱۷۳)

اسے امام احمد' طبرانی' ابو نعیم اور بیہقی نے روایت کیا' احمد' ابو نعیم اور بیہقی کے رجال'

Marfat.com

صحیح کے ہیں اور حدیث کے دیگر شواھد بھی موجود ہیں۔

۵۔ پتھر اور درخت کا سجدہ

آپ ﷺ کی خدمت اقدس میں پتھر اور درختوں کے سجدہ کے واقعات نہایت کثرت سے موجود ہیں۔ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ حضرت ابو طالب' قریش کے شیوخ کے ساتھ شام کی طرف نکلے' حضور ﷺ بھی ان کے ساتھ تھے۔ جب راھب کے پاس پہنچے تو راھب ان کو ملنے کے لئے خود آ گیا۔ حالانکہ اس سے پہلے ملنے نہیں آتا تھا بلکہ توجہ ہی نہ دیتا تھا۔ قافلہ میں سے ہر ایک کو دیکھتا ہوا آپ ﷺ کے پاس آ گیا آپ ﷺ کا دست مبارک پکڑ کر کہنے لگا۔

هذا سيد العالمين' هذا رسول رب العالمين' هذا يبعثه الله رحمة للعالمين

یہ تمام کائنات کے سردار' یہ رب العالمین کے رسول اور انہیں اللہ تعالیٰ نے رحمتہ للعالمین بنا کر مبعوث فرمایا ہے۔

قریشی شیوخ نے کہا تجھے اس کا کیسے علم ہو گیا ہے؟ کہنے لگا۔ میں دیکھ رہا تھا جب تم سامنے کی گھاٹی چڑھے ہو۔

لم يبق شجر ولا حجر الاخر ساجدا ولا يسجد الالنبی

کوئی درخت اور پتھر ایسا نہ تھا جو سجدہ نہ کر رہا ہو اور یہ نبی کے لئے ہی سجدہ کرتے ہیں۔

یہ ابن شیبہ کے الفاظ ہیں' ترمذی نے اسے حسن کہا' ابونعیم اور حاکم نے صحیح کہا تیمی اور بیہقی نے بھی نقل کیا تمام نے قراد (عبدالرحمن بن غزوان الضبی) سے جو ثقہ ہے اور یونس بن ابی اسحاق جو صدوق اور رجال مسلم میں سے ہے۔ ابو بکر بن ابی موسیٰ سے جو ثقہ ہے روایت کیا اور انہوں نے اپنے والد گرامی سے کیا ہے۔ حافظ ابن حجر نے فتح الباری میں حدیث سیدہ عائشہ فی بدء الوحی کے تحت کہا۔ سب سے پہلے آپ ﷺ نے جو بات اس سلسلہ میں سنی تھی وہ بحیرا راھب سے ہی تھی اور ترمذی کے نزدیک یہ

Marfat.com

روایت حضرت ابو موسیٰؓ سے سند قوی کے ساتھ ثابت ہے اور الاصابہ میں بحیرا کے حالات میں فرمایا "یہ واقعہ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اس کے راوی ثقہ ہیں' ترمذی وغیرہ نے اسے روایت کیا لیکن راھب کا نام نہ لیا' اس میں ان الفاظ منکرہ کا بھی اضافہ ہے۔

"واتبعه ابوبكر بلالا" ان کے منکر ہونے کی وجہ یہ ہے کہ اس وقت حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نہ تھے اور نہ انہوں نے ان دنوں بلال رضی اللہ عنہ کو خریدا تھا ہاں یہ ہو سکتا ہے کہ یہ جملہ کسی اور روایت کا ہو لیکن مذکورہ روایت میں شامل کر دیا گیا ہو۔ الغرض یہ کسی راوی کا وہم ہے۔

ہم کہتے ہیں جو روایت ہم نے ذکر کی ہے وہ ابن ابی شیبہ کی ہے اور اس میں یہ الفاظ نہیں' یہ سنن ترمذی اور بعد کے لوگوں کی روایت میں ہیں' حافظ ابن حجر نے جو کچھ فرمایا یہ حافظ ذھبی کے "اسے تلخیص المستدرک میں منکر سمجھنے کا" جواب بن سکتا ہے۔

سجودِ شجر پر ایک اور شاھد

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے ہے بنو عامر کا ایک آدمی آپ ﷺ کی خدمت میں آیا وہ طبیب تھا۔ کہنے لگا' اے محمد ﷺ آپ عجیب قسم کی باتیں کرتے ہیں کیا میں تمہارا علاج نہ کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا میں تجھے کوئی نشانی نہ دکھاؤں؟ آپ ﷺ نے سامنے موجود کھجور کے درخت کو بلایا۔

فاقبل اليه وهو يسجد و يرفع و يسجد و يرفع رأسه حتى انتهى اليه فقام بين يديه	وہ اس طرح حاضر ہوا کبھی سجدہ ریز ہوتا کبھی سر اٹھاتا حتیٰ کہ آ کر آپ ﷺ کی خدمت میں کھڑا ہو گیا۔

پھر آپ ﷺ نے اسے واپس جانے کا حکم دیا تو وہ اپنے مقام پر لوٹ گیا' اس پر وہ معالج کہنے لگا۔

Marfat.com

واللہ لا اکذبک شئی تقولہ بعدھا ابدا	اللہ کی۔قسم اس کے بعد آپ ﷺ کی کسی بات کو کبھی بھی نہیں جھٹلاؤں گا۔

اسے ابویعلی نے رجال صحیح سے روایت کیا ہے۔ ماسوائے ابراہیم بن حجاج کے اور وہ بھی ثقہ ہیں۔ ابن حبان نے اس کو صحیح کہا ہے' طبرانی نے کبیر میں' ابن سعد' ابو نعیم اور بیہقی نے دلائل میں اسی طرح نقل کیا ہے۔ امام احمد' ترمذی اور حاکم نے صحیح قرار دیا ہے۔ امام بخاری نے تاریخ میں' طبرانی نے کبیر میں اور دارمی و بیہقی نے بھی لفظ سجود کے علاوہ یہ روایت ذکر کی ہے۔ (مسند ابو یعلی = ۴ = ۲۳۶)

سجدہ کی اقسام

سجدہ کی دو قسمیں ہیں۔ ۱۔ سجدہ عبادت ۲۔ سجدہ تعظیمی

۱۔ **سجدہ عبادت۔** یہ صرف اللہ تعالیٰ کے لئے ہی جائز ہے کسی اور کے لئے ہر جائز نہیں نہ ہماری شریعت میں اور نہ سابقہ شریعتوں میں۔

۲۔ **سجدہ تعظیمی۔** انسانی تخلیق سے لے کر حضور ﷺ کی تشریف آوری تک یہ سجدہ سماوی ادیان میں جائز تھا حضرت آدم علیہ السلام کو ملائکہ نے جو سجدہ کیا تھا اکثر مفسرین کی رائے کے مطابق وہ سجدہ تعظیمی ہی تھا اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

۱۔ وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ اَبٰى وَاسْتَكْبَرَ وَكَانَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ (البقرہ ۔ ۳۴)

اور یاد کرو جب ہم نے فرشتوں کو حکم دیا کہ آدم کو سجدہ کرو تو سب نے سجدہ کیا سوائے ابلیس کے کہ منکر ہوا اور غرور کیا اور کافر ہو گیا۔

۲۔ حضرت یوسف اور ان کے والدین علیہم السلام کے واقعہ میں ارشاد ہوتا ہے۔

وَرَفَعَ اَبَوَيْهِ عَلَى الْعَرْشِ وَخَرُّوْا لَهٗ سُجَّدًا وَقَالَ يٰٓاَبَتِ هٰذَا تَاْوِيْلُ رُءْيَايَ (یوسف ۔ ۱۰۰)

اور اپنے ماں باپ کو تخت پر بٹھایا اور سب اس کے لئے سجدے میں

Marfat.com

گرے اور یوسف نے کہا اے
میرے باپ یہ میرے پہلے خواب
کی تعبیر ہے۔

یہ بھی سجدہ تعظیمی ہی تھا اور یہ آپ ﷺ کی تشریف آوری تک جائز رہا۔ حضرت عبداللہ بن اوفی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے جب حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ شام سے آئے تو انہوں نے آپ ﷺ کی خدمت میں سجدہ کیا آپ ﷺ نے پوچھا یہ کیا؟ عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ' میں شام گیا وہاں لوگ اپنے سربراہوں کو سجدہ کرتے ہیں' میں نے چاہا کیوں نہ آپ ﷺ کو میں سجدہ کروں' فرمایا آئندہ ہرگز ایسا نہ کرو' اگر کسی کے لئے سجدہ جائز ہوتا تو میں بیوی کو حکم دیتا وہ اپنے خاوند کو سجدہ کیا کرے۔ اسے امام احمد' ابن ماجہ' ابن حبان نے روایت کیا' اس کے راوی' رجال صحیح ہیں۔ امام ابن ماجہ اور بزار نے رجال صحیح کے ساتھ روایت کیا' حاکم نے صحیح کہا' ذھبی نے ان کے حکم کو ثابت رکھا اور اس حدیث کے کثیر شواھد ہیں۔ (مسند احمد' ۴ = ۳۸۱)

یہ سجدہ فقط تعظیمی اور بطور احترام و اکرام تھا نہ کہ سجدہ عبادت۔ لیکن حضور ﷺ نے اسے بھی حرام فرما دیا اور اعلان فرما دیا کہ یہ کبھی کسی کے لئے جائز نہیں۔ پتھروں' درختوں اور جانوروں کا یہ سجدہ بطور تعظیم تھا بطور عبادت نہ تھا۔

۶۔ آپ ﷺ کی تشریف آوری پر تمام شہر مدینہ کا روشن ہو جانا

محبت کے مظاہر میں سے آمد محبوب پر اظہار خوشی و سرور بھی ہے۔ جو محب سے بصورت نور اور روشنی منعکس ہوتا ہے جیسا کہ مظاہر محبت میں سے یہ بھی ہے کہ فراق محبوب پر غم اور حزن طاری ہو جاتا ہے۔ شہر مدینہ کا معاملہ بھی اسی طرح ہے ہجرت کے موقعہ پر جب آپ ﷺ کی تشریف آوری ہوئی اور جب رفیق اعلیٰ کی طرف آپ ﷺ کا وصال ہوا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے ہے۔ جس روز آپ ﷺ مدینہ طیبہ تشریف فرما ہوئے تو۔

Marfat.com

اضاء من المدینۃ کل شئ مدینہ کی ہر شے روشن ہو گئی۔

اور جس دن آپ کا وصال ہوا تو

اظلم من المدینۃ کل شئ مدینہ کی ہر شے تاریک ہو گئی۔

جب ہم تدفین سے فارغ ہوئے تو ہمارے دل نہایت ہی پریشان و مضطرب تھے۔

امام احمد' ترمذی' ابن حبان اور حاکم تمام نے اسے صحیح قرار دیا ہے' اسے ابن ماجہ' دارمی بغوی اور ابو یعلٰی نے بھی روایت کیا ہے۔ (مسند احمد' ۳ = ۲۲۱)

یعنی جس طرح محب' محبوب کی آمد پر خوش اور فراق پر غمزدہ ہو جاتا ہے۔ شہر مدینہ بھی آپ ﷺ کی تشریف آوری پر خوش ہو کر روشن ہو گیا اور جب وصال ہوا تو تاریک ہو کر غم کا اظہار کرنے لگا۔

۷۔ زہر آلود گوشت کی گزارش

محبت کا ایک تقاضا یہ بھی ہے کہ محب ہر اس شے سے ڈرتا ہے جس سے اس کے محبوب کو خطرہ ہو چہ جائیکہ اسے تکلیف پہنچے' اور جب معاملہ محبوب کی ھلاکت تک پہنچ جائے تو محب کے لئے خاموش رہنا ہرگز ممکن نہیں رہتا۔ اس لئے وہ حتی الوسع ہر وہ طریقہ اختیار کرے گا جس کی وجہ سے محبوب ہلاکت سے محفوظ ہو جائے۔

جب غزوہ خیبر اپنے اختتام کو پہنچا تو ایک یہودی عورت نے صحابہ سے پوچھا حضور ﷺ بکری کے گوشت کا کون سا حصہ پسند کرتے ہیں؟ اسے بتا دیا گیا' اس نے بکری ذبح کر کے پکائی اور اس کی دستی کو زہر آلود کر کے آپ ﷺ کی خدمت میں پیش کیا۔ آپ ﷺ اور آپ ﷺ کے صحابہ کھانا تناول کرنے کے لئے جلوہ افروز ہوئے' ابھی لقمہ کو اٹھا کر منہ میں رکھا ہی تھا تو۔

اخبرتہ الزراع بانھا مسمومۃ وان الشاۃ کلھا مسمومۃ	اس دستی نے اطلاع دی میں بلکہ تمام بکری زہر آلود ہے۔

آپ ﷺ نے صحابہ کو کھانے سے منع فرما دیا' آپ ﷺ نے یہود سے پوچھا تو انہوں نے اس بات کا اعتراف کر لیا' یہ واقعہ بخاری و مسلم میں متعدد صحابہ سے مروی ہے جیسا کہ

Marfat.com

دیگر اہل مغازی و سیر نے اسے غزوہ خیبر کی تفصیل میں ذکر کیا ہے لیکن ہم ان میں سے بعض کے تذکرہ پر اکتفا کر رہے ہیں۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے ہے ایک یہودی عورت نے زہر آلود گوشت آپ ﷺ کو پیش کیا آپ ﷺ نے تناول فرمایا پھر اس خاتون کو آپ کی خدمت میں لایا گیا تو اس نے اعتراف کرتے ہوئے کہا میں آپ ﷺ کو قتل کرنا چاہتی تھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا۔

لا ما کان اللہ لیسلطک علی ذلک — اللہ تعالیٰ نے تجھے ناکام فرما دیا ہے۔

(البخاری' کتاب الھبہ)

روایت بزار میں ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا جب میں نے تناول فرمانے کے لئے ہاتھ بڑھایا

ان عضوا" من اعضائھا یخبرنی انھا مسمومۃ — تو اس کے حصہ نے مجھے اطلاع دی کہ گوشت زہر آلود ہے۔

(کشف الاستار' ۳ = ۱۴۰)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے۔ جب خیبر فتح ہوا تو آپ ﷺ کی خدمت میں زہر آلود بکری کا گوشت لایا گیا۔ ابوداؤد اور بیہقی میں ہے آپ ﷺ نے صحابہ کو یہ کہتے ہوئے کھانے سے منع فرما دیا کہ

اخبرتنی انھا مسمومۃ — اس دستی نے مجھے زہر آلود ہونے کی اطلاع دی ہے۔

تو آپ ﷺ نے فرمایا جو جو یہودی یہاں ہیں ان کو میرے پاس لاؤ جب ان کو اکٹھا کر دیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا میں تم سے ایک بات پوچھنا چاہتا ہوں تم سچ کہو گے انہوں نے کہا ہاں ضرور فرمایا تمہارا والد کون ہے؟ کہنے لگے فلاں ہے. فرمایا تم نے جھوٹ بولا تمہارا والد تو فلاں ہے کہنے لگے آپ ﷺ نے سچ کہا۔ فرمایا ایک اور بات پوچھتا ہوں تم سچ کہو گے؟ کہنے لگے ہاں فرمایا کیا تم نے اس بکری میں زہر ملایا تھا؟ کہنے لگے ہاں فرمایا کیوں ایسا کیا؟ کہنے لگے۔

اردنا ان کنت کاذبا نستریح منک وان کنت نبیا لم یضرک (البخاری' کتاب الطب) — ہم نے چاہا تھا اگر آپ ﷺ کاذب

Marfat.com

ہیں تو ہماری جان چھوٹ جائے گی
اور اگر آپ ﷺ نبی ہیں تو نقصان
ہی نہ دے گا۔

ابوداؤد میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے ہے آپ ﷺ نے صحابہ کو کھانے سے منع فرما کر اس یہودی عورت کو طلب فرمایا اور پوچھا کیا تو نے اس میں زہر ڈالا ہے؟ کہنے لگی آپ ﷺ کو کس نے بتایا؟ فرمایا۔

اخبرتنی هذه فی یدی للذراع — مجھے اس دستی نے اطلاع دی ہے۔

(ابوداؤد' کتاب الدیات)

مسند بزار میں ثقہ رجال سے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا صحابہ رک جاؤ۔

فان عضوا من اعضائها یخبرنی انها مسمومة — اس کے ایک عضو نے مجھے زہر آلود ہونے کی اطلاع دی ہے۔

(کشف الاستار' ۳ = ۱۴۱)

حافظ ابن حجر رقمطراز ہیں

فی الحدیث اخباره عن الغیب و تکلیم الجماد له — اس حدیث سے آپ ﷺ کا غیبی خبر دینا اور جماد کا آپ ﷺ سے گفتگو کرنا ثابت ہو رہا ہے۔

(فتح الباری' ۱۰ = ۲۴۶)

واقعتہ" محب اپنے محبوب کی اسی طرح حفاظت کرتا ہے۔ وہ اپنے محبوب کی ہر تکلیف سے دفاع کرتا ہے۔ کیا عالم ہو گا جب محبوب کو بڑا خطرہ لاحق ہو؟

۸۔ بغیر اجازت ذبح شدہ بکری کی گزارش

محب جس طرح یہ چاہتا ہے کہ میرا محبوب صاحب تقویٰ' ورع اور زھد رہے اس طرح وہ یہ بھی چاہتا ہے کہ محبوب کوئی ایسی شے استعمال نہ کرے جس سے اسے تکلیف ہو وہ یہ ہی نہیں چاہتا کہ اسے تکلیف نہ ہو بلکہ اپنی ذات سے بڑھ کر محبوب کا

Marfat.com

خیال رکھتا ہے۔ اس طرح کا معاملہ ایک بکری کا ہے۔ جسے بغیر اجازت مالک کے ذبح کر کے آپ ﷺ اور صحابہ کرام کی خدمت میں لایا گیا تھا تو اس ذبح شدہ بکری نے آپ ﷺ کو اس پر مطلع کر دیا۔

ایک انصاری صحابی سے مروی ہے۔ ہم ایک جنازہ کے لئے رسول ﷺ کے ساتھ نکلے میں نے دیکھا آپ ﷺ قبر کھودنے والے کو ہدایات دے رہے ہیں۔ اسے پاؤں اور سر کی طرف سے کشادہ کرو جب واپس ہوئے تو ایک خاتون نے کھانے کے لئے عرض کیا آپ ﷺ تشریف لائے پہلے آپ ﷺ نے شروع فرمایا پھر صحابہ نے آپ ﷺ نے منہ میں لقمہ رکھا ہی تھا تو فرمایا۔

اجد لحم شاة اخذت بغیر اذن اهلها — میں نے محسوس کر لیا اس بکری کو مالک کی اجازت کے بغیر ذبح کیا گیا ہے۔

آپ ﷺ نے خاتون سے پوچھا تو اس نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں نے بکری خریدنے کے لئے آدمی بھیجا تھا مگر نہ ملی پھر پڑوسی کی طرف پیغام بھیجا کہ اپنی بکری ہمیں بیچ دو مگر وہ بھی وہاں موجود نہ تھے پھر میں نے اس کی بیوی کو پیغام بھیجا تو اس نے بکری بھیج دی آپ ﷺ نے فرمایا اس کا گوشت قیدیوں کو کھلا دیا جائے۔

اسے امام داؤد' امام احمد' بیہقی اور دار قطنی نے اسناد صحیحہ سے بیان کیا ہے۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے ہے آپ ﷺ صحابہ کے ساتھ ایک خاتون کے ہاں تشریف لے گئے اس نے بکری ذبح کر کے کھانا پیش کیا۔

وکانوا لا یبدؤن حتی یبتدیء النبی ﷺ — صحابہ کی عادت تھی آپ ﷺ سے پہلے وہ ابتدا نہ کرتے تھے۔

آپ ﷺ نے لقمہ لیا مگر تناول نہ فرمایا اور فرمایا

هذه شاة ذبحت بغیر اذن اهلها — اس بکری کو اس کے مالک کی اجازت کے بغیر ذبح کیا گیا ہے۔

خاتون سے پوچھا تو عرض کرنے لگیں یا نبی اللہ ﷺ ہمارے اور سعد بن معاذ کے خاندان

Marfat.com

کے درمیان اس قدر باہمی اعتماد ہے کہ اشیاء کی قیمتیں پوچھے بغیر

نأخذ منهم ويأخذون منا	ہم ان کی اور وہ ہماری اشیاء استعمال کرتے ہیں۔

اسے امام احمد نے رجال صحیح سے بیان کیا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی اور حبیب ﷺ کو مال حرام سے محفوظ رکھا اور اس لقمہ سے آگاہ کرایا جسے آپ ﷺ نے منہ میں ڈالا تھا' یہ اللہ تعالیٰ کی آپ ﷺ پر خصوصی عنایت ہے۔

۹۔ کھانے کا تسبیح پڑھنا

محبت کا ایک منظر یہ بھی ہوتا ہے کہ محب' محبوب کے سامنے اظہار سرور کرتا ہے۔ یہی وجہ ہے کھانے نے آپ ﷺ کے سامنے اللہ تعالیٰ کی تسبیح پڑھی' اگرچہ یہ خلاف عادت ہے مگر ہے محبت کا ہی ایک منظر' یاد رہے جو پہلے ذکر ہوا یا آگے ذکر ہو گا یہ تمام کے تمام معاملات خارق عادت ہی ہیں۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے ہے۔ ہم آیات کو برکت تصور کرتے تھے اور تم انہیں خوف کا ذریعہ سمجھتے ہو۔ ایک مرتبہ ہم سفر میں حضور ﷺ کے ساتھ تھے پانی میں کمی واقع ہو گئی' فرمایا' بچا ہوا پانی لے آؤ' ہم نے ایک برتن میں تھوڑا سا پانی پیش کیا آپ ﷺ نے اس میں اپنی مبارک انگلیاں داخل فرما دیں اور فرمایا۔

حی علی الطهور المبارک والبرکة من اللّٰه	مبارک پانی کی طرف آؤ اور برکت اللہ کی طرف سے ہے۔

میں نے دیکھا آپ ﷺ کی مبارک انگلیوں سے پانی کے چشمے پھوٹ پڑے۔

لقد کنا نسمع تسبیح الطعام وهو یؤکل	ہم کھانا کھاتے ہوئے کھانے کی تسبیح سنا کرتے۔

(البخاری' کتاب المناقب)

امام اسماعیلی' ترمذی اور بیہقی کے الفاظ ہیں۔

Marfat.com

كنا ناكل مع النبى الطعام ونحن نسمع تسبيح الطعام

ہم آپ ﷺ کے ساتھ کھانا کھایا کرتے اور کھانے کی تسبیح سنا کرتے تھے۔

(فتح الباری' ۶ = ۵۹۲)

"کنا نسمع" ہم سنا کرتے تھے" کے الفاظ بتا رہے ہں ایسا متعدد مرتبہ ہوا۔

ابن حبان نے سند قوی کے ساتھ انہی سے یہ الفاظ نقل کئے ہیں۔

كنا مع رسول الله فى سفر فدعا بالطعام وكان الطعام يسبح

ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سفر میں تھے آپ ﷺ نے کھانا طلب فرمایا تو وہ کھانا تسبیح پڑھ رہا تھا۔

(ابن حبان = ۸ = ۱۴۴)

۱۰۔ سنگریزوں کا تسبیح پڑھنا

حدیث مذکورہ میں طعام کی تسبیح کا ذکر تھا ہم تو آپ ﷺ کے سامنے سنگریزوں کا تسبیح کرنا بھی پاتے ہیں' انہوں نے صرف آپ ﷺ کے مقدس ہاتھوں میں ہی تسبیح نہیں پڑھی بلکہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ' حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ہاتھوں میں بھی پڑھی۔ ہاں یہ آپ ﷺ کی عطا سے ہی ہوا' نبی اکرم ﷺ نے ان کو بظاہر تسبیح کا حکم نہیں دیا لیکن عمل' قول سے زیادہ موثر ہوتا ہے۔

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے ہے۔ میں حضور ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر تھا

وفى يده حصيات فسبحن فى يده

آپ ﷺ کے دست اقدس میں سنگریزے تھے جو تسبیح پڑھ رہے تھے۔

ان کی تسبیح کو حضرت ابوبکر' حضرت عمر' حضرت عثمان اور حضرت علی رضی اللہ عنہم نے بھی سنا۔ پھر وہ سنگریزے آپ ﷺ نے یکے بعد دیگرے حضرت ابوبکر' حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہم کو عطا فرمائے وہاں بھی ان کی تسبیح لوگوں نے سنی' اس کے بعد ہمیں عطا فرمائے مگر کسی کے ہاتھ میں انہوں نے تسبیح نہ پڑھی۔

اسے امام ابونعیم نے دلائل النبوۃ میں دو اسناد کے ساتھ ذکر کیا ہے۔ ایک سند کے

Marfat.com

تمام راوی ثقہ ہیں۔ محدث بزار نے دو اسناد سے اسے ذکر کیا ان میں سے ایک کے راوی ثقہ ہیں' اسے امام ابن ابی عاصم نے سند جید کے ساتھ نقل کیا' بیہقی اور طبرانی نے اوسط میں ایک اور سند سے ذکر کیا ہے' ھیثمی نے امام بزار کی پہلی سند کے بارے میں فرمایا اس کی سند صحیح ہے۔ دوسرے مقام پر فرمایا' بزار نے اسے دو سندوں سے ذکر کیا ہے ایک کے راوی ثقہ ہیں اور ان میں سے بعض میں ضعف ہے' شیخ تیمی نے اسے دلائل میں مختصر اور طویل طریقہ سے بیان کیا۔ (دلائل النبوۃ' ۲ = ۵۵۵)

ہم کہتے ہیں ابو نعیم کی پہلی سند اور بزار کی دوسری سند صحت حدیث کے لئے کافی ہیں۔

۱۱۔ لیلتہ الجن میں درخت کا اطلاع دینا

آپ نے پڑھا محب' محبوب کی تکلیف پر پریشان ہوتا ہے' اور اسے یہ خوف لاحق رہتا ہے کہ کہیں محبوب کو کوئی تکلیف نہ پہنچ جائے۔ جنات کا جہان انسانوں سے الگ ہے' جنات میں سے کچھ ایک رات درخت کے پیچھے سے حضور ﷺ کا قرآن سن رہے تھے اور یہ طائف کے واقعہ کے بعد کی رات تھی' تو اس درخت نے آپ ﷺ کو ان کی موجودگی کی اطلاع دی۔

حضرت عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن مسعود کہتے ہیں۔ میں نے مسروق سے پوچھا اس رات آپ ﷺ کو کس نے اطلاع دی تھی کہ آپ کا قرآن جنات بھی سن رہے ہیں۔ فرمایا تیرے والد (عبداللہ بن مسعود) نے مجھے بتایا تھا۔

اذ نتہ بھم شجرۃ	درخت نے ان کے بارے میں
(البخاری' مناقب الانصار)	اطلاع دی تھی۔

۱۲۔ درخت کا آپ ﷺ کی نبوت پر گواہی دینا

محب اپنے محبوب کی بہتری ہی چاہتا ہے۔ اس لئے اس کے خیر میں تعاون و مدد کرنا اپنا فریضہ تصور کرتا ہے اور اپنے محبوب کے بارے میں اپنی معلومات دوسروں کو فراہم کرتا رہتا ہے۔ جماد اور درخت چونکہ آپ ﷺ کی رسالت سے آگاہ تھے۔ جب بھی رسالت پر گواہی کی ضرورت پیش آتی تو اس کا اعلان کرتے ہوئے کلام کرتے تاکہ

Marfat.com

امانت کا ابلاغ' رسالت کی تصدیق اور شہادت کی ادائیگی ہو جائے' ایسا ہی واقعہ ایک ببول کے درخت کا ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ہے ہم حضور ﷺ کے ساتھ سفر میں تھے ایک بدو سامنے آیا آپ ﷺ نے اس سے پوچھا کہاں کا ارادہ ہے؟ کہنے لگا گھر جا رہا ہوں' فرمایا کیا تیرے پاس خیر ہے؟ پوچھنے لگا اس سے کیا مراد ہے؟ فرمایا یہ کہ تو اس بات کی گواہی دے اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اس کا ذات و صفات میں کوئی شریک نہیں اور محمد اس کے بندے اور رسول ہیں' کہنے لگا اس پر کوئی دلیل ہے؟ فرمایا یہ ببول کا درخت' پھر آپ ﷺ نے اس درخت کو بلایا اور وہ وادی کے کنارے پر تھا۔

فاقبلت تخد الارض خداً حتی کانت بین یدیه — تو وہ زمین پھاڑتے ہوئے آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو گیا

آپ ﷺ نے تین دفعہ گواہی دینے کا فرمایا تو حسب حکم گواہی دی پھر اپنی جگہ لوٹ گیا' وہ بدو اپنے دیہات کی طرف یہ کہتے ہوئے لوٹا' اگر میری قوم نے میری بات مان لی تو میں انہیں لے کر آؤں گا۔ اور اگر وہ نہ مانے تو میں آپ ﷺ کی غلامی میں آ جاؤں گا۔

اسے ابن حبان' دارمی' ابو یعلی' طبرانی نے کبیر میں' بزار' بیہقی نے دلائل میں ذکر کیا ہے۔ حافظ ابن کثیر نے طریق حاکم سے نقل کر کے کہا یہ سند جید ہے لیکن انہوں نے اس کی تخریج نہیں کی اور نہ اسے امام احمد نے روایت کیا' بیہقی کہتے ہیں اسے طبرانی نے روایت کیا اور اس کے رجال' صحیح کے رجال ہیں' اسے ابویعلی اور بزار نے روایت کیا۔ بوصیری نے کہا شیخ حبیب الرحمٰن نے حاشیہ مطالب میں لکھا اسے ابو یعلی نے سند صحیح اور بزار' طبرانی اور ابن حبان نے صحیح میں ذکر کیا ہے۔

ہم کہتے ہیں' اس حدیث کے شواھد ہیں مسلم میں حضرت جابر سے ہے' حضرت انس' حضرت عمر' حضرت ابن عباس' حضرت یعلی اور حضرت بریدہ رضی اللہ عنہم سے بھی ہے۔ ہم نے ان کی تمام اسناد اور روایات "شوق الجمادات" میں ذکر کیں ہیں۔

Marfat.com

دو امور

اس روایت میں دو اہم امور کی نشاندہی ہے۔

۱۔ حضور ﷺ کے بلانے پر درخت کا آنا اور واپسی کے حکم پر لوٹ جانا آپ ﷺ کی طاعت ہے اور یہ خارق عادت ہے۔

۲۔ درخت نے اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور اس کے نبی کی نبوت و رسالت پر بول کر گواہی دی یہاں تک کہ اعرابی نے کانوں سے سنا اور یہ بھی خلاف عادت ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ کی ذات پاک جس نے اپنے رسول اللہ ﷺ کی مدد و تائید اس سے بڑے دلائل سے فرمائی ہے وہ اس پر بھی قادر ہے۔

۱۳۔ حیوانات کا ادب و احترام

محب' محبوب کا احترام چاہتا ہے اور ایسا عمل کرتا ہے۔ جس سے اس کا محبوب خوش ہو۔ جب انسان عاقل اور مکلف ہو کر اپنے محبوب سے ایسا کرتا ہے تو حیوانات سے بھی اس کا صدور ممکن ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے جمادات' حیوانات اور نباتات کو آپ ﷺ کے بارے میں آگاہ فرما رکھا ہے اور وہ آپ ﷺ کے مقام سے آگاہ ہیں' آپ ﷺ کا احترام و وقار اور آپ ﷺ کی خوشی اور آرام کا خیال کرنا انہوں نے اپنے اوپر لازم کر لیا ہے۔ اس عمل میں حیوانات انسان کے ساتھ شریک ہیں۔ جب اللہ تعالیٰ نے صحابہ اور ان کے متبعین کے دلوں میں آپ ﷺ کی محبت' اطاعت' اعزاز' احترام اور آپ ﷺ کی راحت کا خیال رکھنا جما دیا ہے جس کے مظاہر سے محبت کی تاریخ رقم ہے۔ تو اسی کا مظاہرہ حیوانات سے بھی ان کے حسب حال وقوع پذیر ہوا۔

۱۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے گھر ایک وحشی حمار تھا۔

اذاخرج رسول الله لعب و اشتد واقبل وادبر فاذا احس برسول الله قد دخل ربض فلم يترمرم مادام رسول الله فی البيت كراهية ان يؤذيه	جب آپ ﷺ باہر تشریف لے جاتے تو وہ کھیلتا کودتا آگے پیچھے ہوتا جب وہ محسوس کرتا آپ ﷺ تشریف لے آئے ہیں تو وہ بے

Marfat.com

حرکت ہو جاتا۔ جب تک تشریف
فرما رہتے وہ بدکتا تک نہ تھا تاکہ
کہیں آپ ﷺ کو تکلیف نہ ہو۔

اسے امام احمد نے دو طریق سے روایت کیا۔ ابو یعلی' بزار' طبرانی نے اوسط میں ابو نعیم اور بیہقی نے دلائل میں اور دار قطنی نے رجال صحیح سے نقل کیا ہے۔ حافظ ابن کثیر سند امام احمد کے بارے میں لکھتے ہیں۔ یہ سند صحیح کی شرائط پر ہے مگر انہوں نے اس کی تخریج نہیں کی اور یہ حدیث مشہور ہے۔ (شمائل الرسول لابن کثیر' ۲۸۳)

دیکھئے حیوان حضور ﷺ کی کس قدر عزت' احترام اور تعظیم بجا لا رہا ہے۔ حرکت اور بدکنے کے ذریعہ سے آپ ﷺ کو تکلیف نہیں دیتا جب آپ ﷺ کی تشریف آوری جان لیتا تو حرکت تک نہ کرتا حالانکہ حیوان ہے۔

کیا کہا جائے ان مسلمانوں کے بارے میں جن سے حجرہ شریف کے پاس اور سحری کے وقت حرم نبوی کھلنے کے وقت' ریاض الجنت اور تقریبات و محافل میں آوازیں' دوڑنا' شور اور کوتاہیاں سرزد ہوتی ہیں؟ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے وہ ہمیں اپنا اور اپنے نبی ﷺ کا ادب و احترام عطا فرمائے کیونکہ وہ قادر مطلق ہے۔

۲۔ اب ہم ایک نہایت ہی پرلطف واقعہ کا تذکرہ کرنا چاہ رہے ہیں جو آپ ﷺ کے وصال کے بعد کا ہے۔ مگر اس میں حیوان کا ادب و احترام نبوی اپنے کمال پر ہے۔

خادم رسول حضرت سفینہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے' میں سمندری سفر میں تھا کشتی ٹوٹ گئی میں اس کے ایک تختے پر تھا اس نے مجھے شیروں کے جنگل میں جا پھینکا ایک شیر میری طرف حملہ کے لئے بڑھا تو میں نے کہا اے ابوالحارث

انا مولی رسول اللّٰہ (النساء ۔ ۶۴) میں رسول اللہ ﷺ کا خادم و غلام ہوں

اور اس طرح یہاں پہنچا ہوں۔

فطأطأ راسه واقبل الی فدفعنی' بمنکبه حتی اخرجنی من الاجمه ووقفنی علی اس نے سر جھکا دیا اور میرے پاس آ کر مجھے سوار کر لیا اور جنگل سے

Marfat.com

الطریق ثم ھجھم فظننت انه یودعنی — نکل کر راستہ پر لے آیا یوں آہستہ آہستہ بولنے لگا کہ مجھے الوداع کہہ رہا ہے۔

اسے حاکم نے شرط مسلم پر صحیح قرار دیا' ذھبی نے اس حکم کو ثابت رکھا' طبرانی نے کبیر میں' بزار' عبدالرزاق نے مصنف میں' ابونعیم نے حلیہ اور دلائل میں' بیہقی اور تیمی نے دلائل میں' ابو یعلی نے' سیوطی نے اس کی نسبت خصائص میں ابن سعد اور ابن مندہ کی طرف کی ہے۔

ہم کہتے ہیں اس کے رجال ثقہ ہیں' اکثر نے اسے محمد بن منکدر سے نقل کیا ہے۔ لیکن ان سے ابوریحانہ کے طریق پر بھی مروی ہے۔ ابن سید الناس کہتے ہیں۔

واللیث اذوی فی سفینة مفردا بالروم فی فیفاء قفر بلقع
مازال یکلوه الی ان دله عندالامان علی سواء المشرع

یہ شیر ہے شیر' اور حملہ آور ہونا واضح کر رہا ہے۔ کہ وہ بھوکا تھا۔ لیکن جب اس نے سنا کہ میں خادم رسول اللہ ﷺ ہوں تو اب اس نے سر جھکا دیا' ادب کرنے لگا پھر اسی پر اکتفا نہ کیا بلکہ انہیں اٹھا کر لے چلا اور اس لشکر تک پہنچایا جو کافی دور جا چکا تھا۔ یہ اس حیوان کا فعل ہے جو وحشی اور پھاڑنے والا ہے۔ کوتاہی برتنے والے مسلمانو سوچو تو سہی' تمہارا کیا حال ہے؟

شیر کا یہ عمل اللہ تعالیٰ کی طرف سے تھا اس نے اس کے دل میں ادب و احترام نبوی ودیعت کیا تھا۔

وَمَا اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا لِیُطَاعَ بِاِذْنِ اللّٰهِ — اور ہم نے کوئی رسول نہ بھیجا مگر اس لئے کہ اللہ کے حکم سے اس کی اطاعت کی جائے۔

۱۴۔ اونٹ کا سجدہ

حضور ﷺ کی خدمت میں اونٹ کا جھکنا' مطیع ہونا اور آپ ﷺ کے حکم کو بجا لانا

Marfat.com

تواتر سے ثابت ہے بہت سے صحابہ سے مروی ہے۔ ان میں حضرت انس بن مالک' حضرت جابر بن عبداللہ' حضرت عبداللہ بن عباس' حضرت ابو ہریرہ' حضرت عائشہ' حضرت یعلی بن مرہ' حضرت عبداللہ بن مسعود' حضرت عبداللہ بن جعفر' حضرت عبداللہ بن ابی اوفی اور حضرت غیلان بن سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنھم بھی ہیں۔ لیکن ہم بعض پر اکتفا کر رہے ہیں۔

۱۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے ہے' انصار کے پاس اونٹ تھا جو سرکش ہو گیا اپنے اوپر کسی کو سواری نہ کرنے دیتا' انہوں نے حضور ﷺ کی خدمت میں اس کی شکایت کی آپ ﷺ نے صحابہ کو حکم دیا وہاں چلو' جب وہاں پہنچے تو لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ

قد صار مثل الكلب الكلب نخاف عليك صولته

یہ ہلکائے کتے کی طرح حملہ آور ہوتا ہے۔ ہمیں خوف ہے کہیں آپ ﷺ پر حملہ نہ کر دے۔

فرمایا فکر مت کرو کچھ نہیں ہو گا۔

فلما نظر الجمل الى رسول الله اقبل نحوه حتى خر ساجدا بين يديه

جب اونٹ نے آپ ﷺ کو دیکھا تو آپ ﷺ کی طرف سجدہ ریزی کی حالت میں آ گیا۔

آپ ﷺ نے اسے پیشانی سے پکڑ لیا اس کے بعد اس میں کبھی سرکشی نہ آئی۔ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ یہ چوپایہ ہے عقلمند نہیں یہ آپ ﷺ کو سجدہ کرتا ہے۔

ونحن نعقل فنحن احق ان نسجدلک

ہم صاحب عقل ہونے کی وجہ سے آپ ﷺ کو سجدہ کرنے کے زیادہ حقدار ہیں

فرمایا کسی بشر کے لئے جائز نہیں وہ کسی بشر کو سجدہ کرے اگر ایسا کرنا جائز ہوتا تو میں خاوند کے حق کی وجہ سے بیوی کو اسے سجدہ کرنے کا حکم دیتا۔ اسے امام احمد اور بزار نے رجال صحیح سے روایت کیا ہے۔ ماسوائے حفص بن اخی انس کے وہ ثقہ ہیں۔ بزار

Marfat.com

نے اس طرح روایت کیا۔ نسائی نے دوسرے طریق سے' حافظ منذری کہتے ہیں اس کی سند جید ہے۔ اور اس کے راوی ثقہ اور مشہور ہیں۔ ابن کثیر کہتے ہیں سند جید ہے' سیوطی نے تخریج حدیث شفا میں اس کو صحیح کہا ہے۔ (مسند احمد' ۳ = ۱۵۸)

۲ ۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ ﷺ انصار کی حویلی میں داخل ہوئے وہاں دو اونٹ آپس میں لڑ رہے تھے۔

فاقترب رسول الله منهما فوضعا جرانهما على الارض	جب رسول ﷺ کو انہوں نے دیکھا تو دونوں نے اپنے چہرے زمین پر رکھ دیئے۔

صحابہ نے عرض کیا' ہم بھی آپ ﷺ کو سجدہ کرنا چاہتے ہیں۔ فرمایا کسی انسان کا دوسرے انسان کو سجدہ کرنا جائز نہیں' اگر جائز ہوتا تو میں خاوند کے عظیم حق کی بنا پر بیوی کو سجدہ کا حکم دیتا' اسے ابن حبان نے روایت کیا۔ اسی کی مثل بزار نے اور ترمذی نے آخری کو نقل کیا اور حسن کہا' ان تمام کی سند حسن ہے۔ (صحیح ابن حبان' ۳ = ۱۵۸)

۳ ۔ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے' حضور ﷺ کے ساتھ میں سفر میں تھا اچانک بلبلاتا ہوا اونٹ آ گیا۔

فلما كان بين السما طين خر ساجدا	جب وہ سامنے راستہ کے درمیان پہنچا تو سجدہ ریز ہو گیا۔

آپ ﷺ نے پوچھا اس کا مالک کون ہے؟ انصاری لوگوں نے کہا حضور ﷺ یہ اونٹ ہمارا ہے۔ فرمایا کیا معاملہ ہے؟ عرض کیا یہ بیس سال سے ہمارے پاس ہے اب اس کی عمر زیادہ ہو گئی ہے ہم اسے ذبح کر کے تقسیم کرنا چاہتے ہیں۔ فرمایا کیا مجھے بیچتے ہو؟ عرض کیا۔

يارسول الله هولک	حضور ﷺ یہ آپ کا ہی ہے۔

فرمایا

فاحسنوا اليه حتى يأتيه اجله	موت تک اس سے حسن سلوک کرو۔

Marfat.com

صحابہ نے عرض کیا۔

نحن احق ان نسجدلک من البھائم

چوپائے سجدہ کرتے ہیں۔ حالانکہ ہم آپ ﷺ کو سجدہ کرنے کا زیادہ حق رکھتے ہیں۔

فرمایا کسی انسان کا کسی انسان کو سجدہ جائز نہیں۔ اگر جائز ہوتا تو خواتین' خاوندوں کو سجدہ کرتیں۔ اسے ابن ابی شیبہ' بیہقی اور ابونعیم نے دلائل میں اور دارمی نے روایت کیا ہے۔ حافظ ابن کثیر کہتے ہیں اس کی سند جید اور اس کے راوی ثقہ ہیں۔

(الدارمی ۔۱ = ۱۸۳)

جیسا کہ پیچھے گزرا یہاں سجود سے مراد سجدہ تعظیمی ہے نہ کہ سجدہ عبادت' کیونکہ سجدہ عبادت سوائے اللہ تعالیٰ کے کسی کے لئے جائز نہیں' جب صحابہ نے بطور تعظیم و توقیر اجازت سجدہ چاہی تو منع فرماتے ہوئے واضح کر دیا کہ اب کسی انسان کو سجدہ تعظیمی بھی جائز نہیں۔ الغرض آپ ﷺ نے انسانوں کے لئے سجدہ کا دروازہ ہی بند فرما دیا۔

یہ آپ ﷺ کے ساتھ جمادات کی محبت کے چند مظاہر تھے۔ ان میں سے بعض نباتات اور حیوانات کی محبت کا تذکرہ بھی تھا لیکن تمام غیر عاقل اور غیر مکلف ہیں۔ باوجود اس کے ان سے اپنے محبوب مصطفیٰ ﷺ کے ساتھ شوق' محبت' رقت' تعظیم' توقیر' اظہار فرحت و سرور بلکہ سجود کا اظہار ہوا' جب یہ جماد غیر عاقل کا حال ہے تو سوچئے انسان عاقل' مدرک' مکلف اور مامور کا کیا حال ہونا چاہئے؟ کیا اسے جمادات' نباتات اور حیوانات سے آگے بڑھ کر محبوب کی معیت اور حلاوت ایمان کو حاصل کر لینا چاہئے یا ان سے پیچھے رہ جانا چاہئے؟

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے وہ ہمیں اپنی محبت' اپنے نبی ﷺ کی محبت اور ایسے صالح بندوں کی محبت اپنے پسندیدہ طریقہ کے مطابق عطا فرمائے' وہی جواد کریم بہتر مولیٰ اور بہتر مددگار ہے۔

Marfat.com

فصل دوئم

جمادات اور اطاعت نبوی

Marfat.com

Marfat.com

فصل اول میں جمادات کی محبت کا تذکرہ اختصار کے ساتھ کیا۔ اب اسی طریقہ پر اللہ کی توفیق سے جمادات کی طاعت کا ذکر کیا جا رہا ہے۔ یہاں بھی جمادات کے ساتھ کچھ نباتات کی طاعت بھی بیان کی جائے گی تاکہ موضوع مکمل ہو جائے۔

۱۔ جبل احد کی طاعت

محب سے اگر محبوب کی ملاقات ہو جائے تو وہ خوشی سے پھولا نہیں سماتا' وہ خوب فرحت و سرور کا اظہار کرتا ہے۔ لیکن اس میں یہ خیال رکھتا ہے کہیں اس کے محبوب کو ایذا نہ ہو' کچھ اسی طرح کا معاملہ جبل احد' جبل حرا اور جبل ثبیر سے وقوع پذیر ہوا' جب آپ ﷺ اپنے بعض کبار صحابہ کے ساتھ ان پر جلوہ افروز ہوئے تو یہ جھوم اٹھے جو خوشی و سرور کا اظہار تھا' آپ ﷺ نے انہیں ساکن ہو جانے کا حکم دیا تو یہ فی الفور بے حرکت ہو گے۔

۱۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے ہے نبی اکرم ﷺ' حضرت ابوبکر' حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہم احد پر چڑھے وہ کانپ اٹھا آپ ﷺ نے ایڑی ماری اور فرمایا۔

اثبت احد فما علیک الانبی او صدیق او شہیدان	احد ٹھہر جا تجھ پر نبی' صدیق اور دو شہید ہیں۔

(البخاری' کتاب فضائل الصحابہ)

بخاری کے دوسری روایت کے الفاظ ہیں۔

فانما علیک نبی و صدیق و شہیدان	بلا شبہ تجھ پر نبی' صدیق اور دو شہید ہیں۔

۲۔ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے ہے آپ ﷺ' حضرت ابوبکر' حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہم احد پر تشریف فرما ہوئے تو احد نے حرکت کی آپ ﷺ نے

Marfat.com

فرمایا۔

اثبت احد فما علیک الانبی و صدیق و شهیدان — احد ساکن ہو جا تجھ پر نبی' صدیق اور دو شہید ہیں۔

اسے امام احمد' ابو یعلی' ابن حبان نے رجال صحیح سے روایت کیا ہے۔

(مسند احمد، ۵ ۔ ۳۱۰)

۲۔ جبل حرا کی طاعت

طاعت جبل حرا کے بارے میں متعدد روایات ہیں' بعض یہ ہیں

۱۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ ﷺ' حضرت ابوبکر' حضرت عمر' حضرت عثمان' حضرت علی' حضرت طلحہ اور حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہم حرا پر تھے' پتھر نے حرکت کی تو آپ ﷺ نے فرمایا۔

اهدأ فما علیک الانبی او صدیق او شهید — ٹھہر جا تجھ پر نبی' صدیق اور شہید ہیں۔

(المسلم' فضائل الصحابہ)

اس کی دوسری روایت میں حضرت سعد بن ابی وقاص کا ذکر بھی ہے۔

۲۔ حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے میں نو افراد کے جنتی ہونے کی گواہی دیتا ہوں اور دسویں کی دوں تو گنہ گار نہیں۔ پوچھا گیا یہ کیسے؟ فرمایا ہم حرا پر حضور ﷺ کے ساتھ تھے (تو حرا نے حرکت کی) تو آپ ﷺ نے فرمایا۔

اثبت حراء فانه لیس علیک الانبی او صدیق او شهید — حرا ٹھہر جا تجھ پر نبی' صدیق اور شہید ہیں۔

عرض کیا گیا وہ کون لوگ تھے؟ فرمایا۔

رسول اللہ ﷺ' حضرت ابوبکر' حضرت عمر' حضرت عثمان' حضرت علی' حضرت طلحہ' حضرت زبیر' حضرت سعد اور حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔ پوچھا گیا دسویں کون؟ فرمایا' بندہ

Marfat.com

اسے امام احمد' ابن ابی شیبہ' طیالسی' ابوداؤد' ترمذی' حاکم اور ابن حبان نے صحیح قرار دیا' ابن ماجہ اور ابو یعلی نے روایت کیا (مسند احمد ' ۱= ۱۸۸)

حدیث عثمان' حدیث عبداللہ بن سعد بن ابی جرح' حدیث بریدہ' حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہم میں بھی جبل حرا کی حرکت کا تذکرہ ہے اور یہ تمام روایات ہم نے "فضائل المدینہ" میں ذکر کی ہیں۔

۳۔ جبل ثبیر کی طاعت

مکہ میں جبل ثبیر کا واقعہ بھی اس طرح ہے۔ جب آپ ﷺ کے وہاں مبارک قدم لگے تو اس نے حرکت کی آپ ﷺ نے ٹھہر جانے کا حکم دیا تو وہ ٹھہر گیا۔

حضرت ثمامہ بن حزن القشیری کہتے ہیں۔ جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ پر حملہ ہوا تو میں وہیں تھا' آپ نے فرمایا میں تمہیں اللہ اور اسلام کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کیا تم نہیں جانتے رسول اللہ ﷺ ثبیر پر تھے' ان کے ساتھ ابوبکر' عمر اور میں تھا' پہاڑ نے حرکت کی۔

فرکز رسول اللہ ﷺ برجلہ وقال اسکن ثبیر فانما علیک نبی و صدیق و شہیدان

آپ ﷺ نے پاؤں سے ٹھوکر لگائی اور فرمایا۔ رک جا تجھ پر نبی' صدیق اور دو شہید ہیں۔

کہنے لگے ہاں ہم جانتے ہیں۔ فرمایا اللہ اکبر رب کعبہ کی قسم تم میری شہادت کے گواہ ہو۔ اسے ترمذی نے روایت کر کے حسن کہا۔ نسائی اور دار قطنی نے بھی اسے روایت کیا۔

(ترمذی ۔ کتاب المناقب)

مذکورہ احادیث اور اہم امور

۱۔ حضور ﷺ اور صحابہ کبار کی جلوہ افروزی کی بنا پر گونگے' بہرے اور سخت پہاڑوں کا حرکت کرنا خوشی اور ان کے قرب کی بنا پر تھا' یہ حرکت بطور زلزلہ نہ تھی۔ یہی وجہ ہے کہ آپ ﷺ کے حکم پر انہوں نے سکون اختیار کر لیا' حجاز میں یہ پہاڑ ست

Marfat.com

سے بڑے ہیں' احد' مدینہ میں اور حرا' ثبیر مکہ میں باوجود اس کے وہ جھوم اٹھے۔
قاضی ابوبکر بن العربی لکھتے ہیں۔

انما اضطربت الصخرة ورجف الجبل استعظا بما لما كان عليه من الشرف وبمن كان عليه من الاشراف

پتھر اور پہاڑوں نے بطور فخر وجد کیا کہ اسے شرف ملا اور اتنی عظیم ہستیاں تشریف فرما ہوئیں۔

(عارضة الاحوذی' ۱۳ = ۱۵۱)

۲ - یہ فائدہ عظیم بھی حاصل ہوا کہ حضرت عمر' حضرت عثمان' حضرت علی' حضرت طلحہ اور حضرت زبیر تمام شہدا ہیں۔ حضرت ابوبکر' صدیق اور محمد رسول اللہ ﷺ' عظیم نبی ہیں' بحمد اللہ ان سبھی کو شہادت نصیب ہوئی اگرچہ اسباب مختلف تھے۔

۳ - حضور ﷺ کا انہیں ساکن رہنے کا حکم دینا' ان پر تشریف فرما ہونے والوں کے شرف کی وجہ سے تھا۔

۴ - یہ پہاڑوں کی حرکت مکہ میں بھی ہوئی اور مدینہ میں بھی گویا اللہ تعالیٰ ان اشخاص کے فضل و شرف کو بار بار واضح فرمانا چاہتا تھا۔

۵ - یہ حرکت کسی زلزلہ یا غضب کی وجہ سے نہ تھی العیاذ باللہ' یہ تو ان اشراف کی خوشی میں تھی جن کے سربراہ رسول اللہ ﷺ تھے۔

امام قسطلانی نے ابن منیر سے نقل کیا کہ اس میں یہ حکمت تھی کہ جب پہاڑ نے حرکت کی تو آپ ﷺ نے یہ واضح کرنے کا ارادہ فرمایا کہ یہ حرکت اس طرح کی نہیں جو قوم موسیٰ علیہ السلام پر پہاڑ نے اس وقت کی تھی جب انہوں نے کلام الٰہی میں تحریف سے کام لیا۔

فتلک رجفة الغضب وهذه هزة الطرب وهنا نص على مقام النبوة والصديقية والشهادة التى توجب سرور ما اتصلت به فاقر الجبل بذلک فاستقر

وہ غضب کی کڑک تھی اور یہ خوشی کا وجد تھا یہی وجہ ہے کہ یہاں مقام نبوت و صدیقیت اور شہادت کا ذکر ہوا جس کی وجہ سے سرور میں اضافہ ہوا' اسے ٹھنڈک

(ارشاد الساری' ٦ = ٩٧)

Marfat.com

ملی اور وہ سکون پا گیا۔

یہی وجہ ہے ان کے ساتھ آپ ﷺ نے معاملہ بھی عاقل والا فرمایا قول کے ساتھ آپ ﷺ نے مخاطب ہو کر فرمایا اثبت احد' اسکن ثبیر' اثبت حرا' اس طرح فعل کے ساتھ بھی کہ ان پر پاؤں سے ٹھوکر لگائی تو وہ ساکن ہو گئے۔

سوال و جواب

جب ان اشراف و ابرار کی مذکورہ صفات ان کے خوشی کے ساتھ جھومنے کا سبب تھیں تو پھر انہیں سکون کا حکم کیوں دیا گیا؟

جواب یہ ہے کہ وقعتہ" خوشی کا ہی سبب تھا اور انہوں نے اس کا اظہار کیا اب ان کے لئے بہتر یہ تھا کہ جب ان پر یہ مبارک ہستیاں جلوہ افروز ہو چکیں تو ساکن ہو جاتے۔ تاکہ کہیں محبوب کو تکلیف نہ ہو اور انہیں علم ہو ان کا مقام کیا ہے؟ اسی طرح آپ ﷺ نے انہیں اس پر تنبیہہ فرمائی کہ خوشی کا اظہار ضرور کرو مگر محب کی طرح ادب بجا لاؤ لہٰذا پہاڑ اسی وقت ساکن ہو گئے۔ (مرقاۃ المفاتیح' ۱۱ = ۳۷۲)

آپ ﷺ اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے لئے پہاڑ کا حرکت کرنا

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ہمیں خبر دی ہے کہ جب حضرت موسیٰ علیہ السلام اپنے اسرائیلی سرداروں کے ساتھ پہاڑ پر چڑھے تو وہ لرز اٹھا' کیا اس پہاڑ کی حرکت اور جبل احد' ثبیر اور حرا کی حضور ﷺ کے مبارک قدموں کے نیچے ایک جیسی تھی؟

جواب :۔ ہرگز ایک جیسی نہیں بلکہ ان دونوں کے درمیان بہت بڑا فرق ہے۔ جبل احد' حرا اور ثبیر کی حرکت تو اس خوشی و فرحت میں تھی کہ ہم پر اللہ کے حبیب ﷺ اور ان کے برگزیدہ صحابہ کرام (صدیق و شہید) تشریف فرما ہوئے ہیں' جب حضور ﷺ نے ان کے ان اوصاف سے آگاہ فرمایا تو وہ فی الفور ساکن ہو گئے تاکہ کہیں انہیں گزند نہ پہنچ جائے یہی وجہ ہے انہیں ادنیٰ سے ادنیٰ تکلیف بھی نہ ہوئی۔ الحمد للہ تعالیٰ

رہا معاملہ قوم موسیٰ علیہ السلام کا تو وہ اس کے بالکل برعکس ہے' انہوں نے تو

Marfat.com

بچھڑے کو معبود بنایا' حضرت موسیٰ علیہ السلام ان سے ناراض ہوئے توبہ کا مطالبہ کیا تو وہ تیار ہو گئے۔ ان کی شریعت میں توبہ بصورت قتل تھی تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ان میں سے ستر افراد ساتھ لئے تاکہ اللہ تعالیٰ سے قوم کے بارے میں معافی مانگیں اور وہ اپنے نبی کے مقام سے بھی آگاہ ہو جائیں۔ لیکن جب مقام مقررہ پر پہنچے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام نے رب کریم کی بارگاہ میں عرض کیا تو یہ معافی کے بجائے بگڑ کر کہنے لگے ہمیں بھی باری تعالیٰ کا دیدار کرواؤ' یہ ظلم اور سرکشی میں جب آگے بڑھ گے تو اللہ تعالیٰ نے ناراض ہو کر پہاڑ کو حکم دیا۔ اس پر زلزلہ طاری ہو گیا' کڑک نے انہیں پکڑ لیا اور تمام کے تمام وہیں ڈھیر ہو گئے حتیٰ کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے یہ کہتے ہوئے زندہ کرنے کی درخواست کی کہ میں بنی اسرائیل کو ان کے سرداروں کے بارے میں کیا جواب دوں گا؟ تو اللہ تعالیٰ نے دوبارہ زندہ فرمایا دیا' جب ان کے کبار کا یہ حال ہے تو نیچے والوں کا کیا ہو گا؟

۱۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

وَاخْتَارَ مُوْسٰى قَوْمَهٗ سَبْعِيْنَ رَجُلًا لِّمِيْقَاتِنَا فَلَمَّآ اَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ قَالَ رَبِّ لَوْ شِئْتَ اَهْلَكْتَهُمْ مِّنْ قَبْلُ وَاِيَّاىَ اَتُهْلِكُنَا بِمَا فَعَلَ السُّفَهَآءُ مِنَّا اِنْ هِىَ اِلَّا فِتْنَتُكَ تُضِلُّ بِهَا مَنْ تَشَآءُ وَتَهْدِىْ مَنْ تَشَآءُ اَنْتَ وَلِيُّنَا فَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَاَنْتَ خَيْرُ الْغٰفِرِيْنَ

(الاعراف ـ ۱۵۵)

اور موسیٰ نے اپنی قوم سے سترہ مرد ہمارے وعدے کے لئے چنے پھر جب انہیں زلزلہ نے لیا موسیٰ نے عرض کی اے رب میرے تو چاہتا تو پہلے ہی انہیں اور مجھے ہلاک کر دیتا کیا تو ہمیں اس کام پر ہلاک فرمائے گا۔ جو ہمارے بے عقلوں نے کیا وہ نہیں مگر تیرا آزمانا تو اس سے بہکائے جسے چاہے اور راہ دکھائے جسے چاہے تو ہمارا مولیٰ ہے تو ہمیں بخش دے اور ہم پر رحم کر اور تو سب سے بہتر بخشنے

Marfat.com

والا ہے۔

۲ ۔ وَاِذْ قَالَ مُوْسٰی لِقَوْمِهٖ یٰقَوْمِ اِنَّكُمْ ظَلَمْتُمْ اَنْفُسَكُمْ بِاتِّخَاذِكُمُ الْعِجْلَ فَتُوْبُوْٓا اِلٰی بَارِئِكُمْ فَاقْتُلُوْٓا اَنْفُسَكُمْ ذٰلِكُمْ خَیْرٌ لَّكُمْ عِنْدَ بَارِئِكُمْ فَتَابَ عَلَیْكُمْ اِنَّهٗ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ ○ وَاِذْ قُلْتُمْ یٰمُوْسٰی لَنْ نُّؤْمِنَ لَكَ حَتّٰی نَرَی اللّٰهَ جَهْرَةً فَاَخَذَتْكُمُ الصّٰعِقَةُ وَاَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ ۝ ثُمَّ بَعَثْنٰكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَوْتِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ

(البقرہ ۵۴ ۔ ۵۶)

اور جب موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا اے میری قوم تم نے بچھڑا بنا کر اپنی جانوں پر ظلم کیا تو اپنے پیدا کرنے والے کی طرف رجوع لاؤ تو آپس میں ایک دوسرے کو قتل کرو یہ تمہارے پیدا کرنے والے کے نزدیک تمہارے لئے بہتر ہے تو اس نے تمہاری توبہ قبول کی۔ بیشک وہی ہے بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان۔ اور جب تم نے کہا اے موسیٰ ہم ہرگز تمہارا یقین نہ لائیں گے جب تک علانیہ خدا کو نہ دیکھ لیں تو تمہیں کڑک نے آ لیا اور تم دیکھ رہے تھے پھر موت پیچھے ہم نے تمہیں زندہ کیا کہ کہیں تم احسان مانو۔

لہٰذا ان دونوں احوال کے درمیان نمایاں اور واضح فرق ہے' پہلی حالت میں حرکت' خوشی' سرور اور محبت کا اظہار ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ان کبار و اخیار میں سے کسی کو ادنیٰ سے ادنیٰ اذیت بھی نہ ہوئی۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ یہ تو بہتر سے بہتر تھے۔ جبکہ دوسری حرکت غضب اور انتقام کی تھی یہی وجہ ہے کہ وہ تمام مر گئے پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام کی دعا پر ان کو زندہ فرما دیا۔ یاد رہے ان دونوں جماعتوں کے ساتھ اولوالعزم نبی اور رسول تھے۔ بنی اسرائیل کے ساتھ حضرت موسیٰ علیہ السلام اور مسلمانوں کے ساتھ اللہ کے حبیب اور صفی سیدنا رسول اللہ ﷺ' لیکن دونوں رسولان کرام میں فرق

Marfat.com

معروف ہے۔ رہا دونوں جماعتوں میں فرق وہ بہت ہی زیادہ ہے۔ جو مصطفیٰ مختار ﷺ کے ساتھ تھے وہ صدیق اور شہدا تھے جو انبیاء علیہم السلام کے بعد سب سے زیادہ بلند درجات پر فائز ہیں۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

مِنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصّٰلِحِيْنَ وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا

انبیاء اور صدیق اور شہید اور نیک لوگ یہ کیا ہی اچھے ساتھی ہیں۔

(النساء ۔ ٦٩)

یہ فرمانبردار' تابع' محسن' صالح اور اللہ و رسول کے حقوق ادا کرنے والے تھے' یہ طاعت حکم کی بجا آوری' تصدیق و یقین کے آخری درجہ پر فائز تھے' حضور ﷺ نے انہی کے بارے میں فرمایا۔ انہوں نے نہ تجاوز کیا' نہ آگے بڑھے اور نہ ناجائز کا مطالبہ کیا۔ حتیٰ کہ آپ ﷺ نے انہیں ان کی زندگی میں جنت کی بشارت عطا فرما دی' وہ حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر تا قیامت انسانوں پر انبیاء کے بعد فضیلت رکھنے والے ہیں۔ تو کیوں نہ پہاڑ ایسی ہستیوں کی تشریف آوری پہ خوشی سے جھومیں' کیوں نہ ایسی سعادت مندی پر فخر کریں۔

لیکن جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ تھے۔ ان کا حال یہ نہ تھا' وہ موسیٰ علیہ السلام کے قریب نہ تھے۔ ان کا ان سے کوئی تھوڑا سا تعلق بھی نہ تھا۔ کیونکہ انہوں نے بچھڑے کو معبود بنا لیا تھا اور جب ان کو جہاد کا کہا تو کہنے لگے۔

فَاذْهَبْ اَنْتَ وَ رَبُّكَ فَقَاتِلَآ اِنَّا هٰهُنَا قٰعِدُوْنَ

تو آپ جایئے اور آپ کا رب تم دونوں لڑو ہم یہاں بیٹھے ہیں۔

(المائدہ ۔ ٢٤)

جب ناراض ہوتے تو ندامت کا اظہار کرنے لگے اور رب کے حضور معافی طلب کرنے کے لئے کہا وہ سراسر بے ادب اور عدم تصدیق و یقین کا شکار تھے' جب معافی کے لئے حاضر ہوئے تو دیدار کا مطالبہ کر دیا تو وہ بغاوت و سرکشی اور اپنے نبی کی عدم تصدیق میں بہت آگے جا چکے تھے۔ اس وجہ سے وہ اللہ کے عذاب کے مستحق بن گئے۔ پہاڑ پر

Marfat.com

زلزلہ طاری ہو گیا' کڑک نے پکڑ لیا اور تمام مارے گئے پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کی عزت اور تکریم کی وجہ سے انہیں دوبارہ زندہ کر دیا تاکہ ان پر اتمام حجت اور ان کو انکار و تکذیب کا سبب نہ بنائیں۔ تو جیسا دو قوموں اور جماعتوں میں فرق تھا اسی طرح کی دونوں حالتوں میں بھی فرق ہے۔ جب وہ اپنے اوپر مبارک ہستیوں کی وجہ سے خوشی کا اظہار کرتے ہوئے جھومے تو آپ ﷺ نے ٹھہرنے کا حکم دیا تو وہ فی الفور خاموش اور پر سکون ہو گئے۔

۴۔ بادل کا منتشر ہونا

آپ نے پڑھا احد' حرا اور ثبیر کو آپ ﷺ نے قول اور فعل (پاؤں کی ٹھوکر) کے ذریعے حکم دیا تھا' اشارہ بھی حکم پر دال ہوتا ہے اور مامور سے طاعت مطلوب ہوتی ہے خواہ کسی لفظ کے ذریعے حکم ہو یا اشارہ کے ذریعے' مدینہ طیبہ میں آپ ﷺ منبر پر تشریف فرما تھے۔ آپ ﷺ نے بادل کو منتشر ہونے کا حکم دیا تو وہ حکم بجا لاتے ہوئے فی الفور منتشر ہو گیا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ آپ ﷺ کی ظاہری حیات میں قحط پڑ گیا' جمعہ کے دن آپ ﷺ منبر پر خطبہ ارشاد فرما رہے تھے ایک دیہاتی نے کھڑے ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ

هلک المال وجاع العیال فادع الله مالنا ان یسقینا

مال ہلاک ہو گیا' لوگ بھوکے مر گئے اللہ تعالیٰ سے ہمارے لئے بارش کی دعا فرمایئے۔

رسول اللہ ﷺ نے مبارک ہاتھ دعا کے لئے اٹھا دیئے حالانکہ اس وقت آسمان پر بادل کا ایک ٹکڑا بھی نہ تھا۔

فثار سحاب امثال الجبال ثم لم ینزل عن منبره حتی رأیت المطر یتحا در علی لحیته

تو پہاڑوں کی طرح بادل آ گئے اور برسے۔ ابھی آپ ﷺ منبر سے نیچے تشریف نہیں لائے تھے۔ میں

Marfat.com

نے دیکھا آپ ﷺ کی مقدس
داڑھی تر ہو گئی۔

پھر بارش جاری رہی حتیٰ کہ دوسرا جمعہ آ گیا پھر وہی اعرابی کھڑا ہوا اور عرض کرنے لگا۔

تهدم البناء و غرق المال فادع الله لنا

مکانات تباہ ہو گئے' اموال ڈوب گئے' ہمارے لئے دعا فرمایئے

آپ ﷺ نے مبارک ہاتھ اٹھا دیئے اور دعا کی۔

اللهم حوالينا ولا علينا

اے ہمارے اللہ ارد گرد بارش ہو مگر ہم سے اٹھا لے۔

آپ ﷺ کے ہاتھ اٹھانے کی دیر تھی کہ آسمان صاف ہو گیا اور مدینہ دائرہ کی طرح صاف ہو گیا۔ اور وادی قناہ (نالہ) ایک مہینہ تک بہتا رہا' جو شخص بھی کسی علاقہ سے آتا وہ بارش کی اطلاع دیتا۔ (البخاری' کتاب الاستسقاء)

اس واقعہ پر مختلف طریق سے متعدد روایات ہیں' روایت مسلم میں یہ اضافہ ہے۔

فرایت اسحاب يتمزق كانه الملاء حين تطوى حيث شبه تقطع الغيم و طيه على بعضه بالملحفه التى تلتف بها المراة اذا كانت منشورة ثم تطوى

میں نے بادلوں کو اس طرح پھٹتے ہوئے دیکھا گویا بھری ہوئی فضا لپیٹ دی گئی ہو اور بادل آپس میں اس طرح ایک دوسرے کے اوپر ہو گئے جیسے کوئی خاتون پھیلی ہوئی روئی کو دھاگے کی صورت میں جمع کر دے۔

(المسلم' کتاب استسقاء)

حافظ ابن حجر فرماتے ہیں۔

وفيه علم من اعلام النبوة فى اجابة الله تعالى دعا نبيه عليه واله الصلاة والسلام

اس حدیث میں شان نبوت کا بیان ہے اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ کی

Marfat.com

عقبه اومعه ابتداء فی الاستسقاء وانتهاء فی الاستصحاء و امتثال السحاب امره بمجرد الاشارة

(فتح الباری' ۲ = ۵.۷)

دعا قبول فرمائی پہلے نزول بارش میں اور پھر بارش ختم فرمانے میں اور اس میں محض آپ ﷺ کے اشارہ سے بادلوں کا حکم بجا لانا بھی ہے۔

حدیث کے یہ الفاظ "فماجعل یشیر بیده الی ناحیة من السماء الا تفرجت" اس بات پر شاھد ہیں کہ آپ ﷺ کے اشارہ پر بادل متفرق ہو گئے۔ بلکہ مسلم کے الفاظ میں بادل پھٹ گئے اور وہ ایک دوسرے میں گھستے ہوئے مدینہ سے چلے گئے۔ اہل مدینہ پر دائرہ کی طرح ہو گئے' سورج نکل آیا اور لوگ دھوپ میں چلنے پھرنے لگے حالانکہ مدینہ طیبہ کے اردگرد پہاڑوں' نالوں' وادیوں اور کھیتوں پر بارش ہوتی رہی۔ جب بادل حکم مان رہے ہیں' بادل اشارہ سے پھٹ رہے ہیں تو سوچئے عاقل مکلف انسان کو اس کی فرمانبرداری کس درجہ کرنی چاہئے۔ جسے اس بات کا حکم دیا گیا ہے؟

۵۔ چاند کا پھٹ جانا

جب ضدی کفار نے مطالبہ کیا اگر تم چاند کے دو ٹکڑے کر دو تو ہم ایمان لے آئیں گے۔ آپ ﷺ نے یہ بھی کر دکھایا اس پر بھی کہنے لگے اس نے ہم پر جادو کر دیا ہے' مسافروں سے پوچھتے تو وہ کہتے ہم نے چاند دو ٹکڑے ہوتے دیکھا ہے۔ حتیٰ کہ اس وقت موجود صحابہ نے اس کا مشاہدہ کیا اور اس پر گواہی دی' چاند کا دو ٹکڑے ہونا احادیث متواتر سے ثابت ہے۔ (نظم المتناثر' ۱۳۵)

قرآن کریم میں بھی اس پر نص ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ وَاِنْ يَّرَوْا اٰيَةً يُّعْرِضُوْا وَيَقُوْلُوْا سِحْرٌ مُّسْتَمِرٌّ وَكَذَّبُوْا وَاتَّبَعُوْٓا اَهْوَآءَهُمْ وَكُلُّ اَمْرٍ مُّسْتَقِرٌّ وَلَقَدْ جَآءَهُمْ مِّنَ الْاَنْۢبَآءِ مَافِيْهِ مُزْدَجَرٌ حِكْمَةٌ

پاس آئی قیامت اور شق ہو گیا چاند اور اگر دیکھیں کوئی نشان تو منہ پھیرتے اور کہتے ہیں یہ تو جادو ہے چلا آتا اور انہوں نے جھٹلایا

Marfat.com

بَالِغَةٌ فَمَا تُغْنِ النُّذُرُ (القمر۔ ۱۔۵)

اور اپنی خواہشوں کے پیچھے ہوئے
اور ہر کام قرار پا چکا ہے اور بیشک
ان کے پاس وہ خبریں آئیں جن
میں کافی روک تھی انتہا کو پہنچی
ہوئی حکمت پھر کیا کام دیں ڈر
سنانے والے۔

ہم تمام روایات کا تذکرہ کرنے کی طاقت تو نہیں رکھتے صرف ایک کا تذکرہ اور بعض کی طرف اشارہ بھی کریں گے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے ہے۔ اہل مکہ نے آپ ﷺ سے چاند دو ٹکڑے کرنے کا مطالبہ کیا تو آپ ﷺ نے ایسا کر کے دکھا دیا۔ (البخاری' کتاب المناقب)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا تم اس پر گواہ ہو جاؤ۔ بخاری کی روایت میں دو دفعہ ہے۔ اشھدو' اشھدوا مسلم میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے اس طرح الفاظ منقول ہیں' مسلم میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی الفاظ میں آپ ﷺ نے فرمایا۔

اللھم اشھد — اے اللہ تو بھی گواہ ہو جا

جب ہم اللہ کے اس ارشاد مبارک کو پڑھتے ہیں۔

وَمَا اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا لِيُطَاعَ بِاِذْنِ اللّٰهِ (سورۃ النساء۔ ۶۴)

اور ہم نے کوئی رسول نہ بھیجا مگر اس لئے کہ اللہ کے حکم سے اس کی اطاعت کی جائے۔

تو ہم جمادات' نباتات اور حیوانات کی حضور ﷺ کی طاعت کا راز پا لیتے ہیں کہ یہ فقط حکم خداوندی سے ہی ہے اور اللہ تعالیٰ ہی اذن دینے والا اور وہی حکم دینے والا ہے۔

بعض روایات میں ہے آپ ﷺ نے چاند شق فرما کر انہیں دکھا دیا اور اپنے رب کو اس پر گواہ بناتے ہوئے کہا اے اللہ آپ بھی اس پر گواہ ہیں' حاضر صحابہ کو گواہ بنایا لیکن مشرکین' اسلام نہ لائے بلکہ ان کی سرکشی میں اضافہ ہو گیا اور انہوں نے کہا ہماری

Marfat.com

طرح اس نے چاند پر بھی جادو کر دیا ہے حتیٰ کہ مسافروں سے پوچھتے تو وہ انہیں شق ہونے کا بتاتے' انشقاق کے وقت چاند آسمان سے زائل ہو گیا تھا۔ بلکہ اس کے دو ٹکڑے ہوئے ایک حرا کی ایک طرف دوسرا دوسری طرف اور پہاڑ درمیان میں آ گیا اور رہے دونوں ٹکڑے آسمان پر' مطالبہ کرنے والے اہل مکہ نے یہ عجیب منظر آنکھوں سے دیکھا۔

بعض اہل قصہ نے جو کہا چاند آپ ﷺ کے گریبان سے داخل ہو کر آستین سے نکلا یا ہر ٹکڑا آپ ﷺ کی آستین میں آ گیا اس کی کوئی اصلی بنیاد نہیں۔

۶۔ منبر شریف کا جھوم اٹھنا

ہم نے اپنی کتاب "الادراک عند الجمادات" میں وہاں جن آیات قرآنی اور احادیث کا ذکر کیا ہے۔ ان میں سے منبر شریف کا جھوم اٹھنا بھی ہے۔ جب اس پر آپ ﷺ نے کتاب اللہ کی آیت تلاوت کی اور بار بار خالق جبار اور متکبر کی عظمت کا تذکرہ کیا۔

حضرت عبید اللہ بن مقسم سے ہے میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھا رسول اللہ ﷺ کے خطبہ کے بارے میں ارشاد فرمایئے تو انہوں نے فرمایا۔

آپ ﷺ نے خطبہ دیا اور فرمایا اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں آسمان و زمین ہے اور فرما رہا ہے میں اللہ ہوں وہ قبضہ کھولتا اور بند فرماتا ہے میں مالک ہوں۔

حتی نظرت الی المنبر یتحرک من اسفل شئی منه حتی انی لاقول اساقط هو برسول الله (المسلم' کتاب صفته المنافقین)	میں نے منبر کو دیکھا وہ اس طرح حرکت میں تھا کہ مجھے خطرہ محسوس ہوا کہیں رسول اللہ ﷺ گر نہ جائیں۔

احمد اور ابن حبان وغیرہ نے انہی سے یوں روایت کیا ہے۔ آپ ﷺ نے منبر پر یہ آیت مبارکہ تلاوت فرمائی۔

وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ وَالْاَرْضُ جَمِيْعًا	اور انہوں نے اللہ کی قدر نہ کی

Marfat.com

قَبْضَتُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَالسَّمٰوٰتُ مَطْوِيّٰتٌۢ بِيَمِيْنِهٖ ؕ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ
(الزمر۔ ٦٧)

جیسا کہ اس کا حق تھا اور وہ قیامت کے دن سب زمینوں کو سمیٹ دے گا اور اس کی قدرت سے سب آسمان لپیٹ دیئے جائیں گے اور ان کے شرک سے پاک اور برتر ہے۔

پھر کہا اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں' میں جبار ہوں' میں متکبر ہوں' میں مالک ہوں' میں بلند ہوں اور اس نے اپنی ذات اقدس کی بزرگی بیان کی ہے۔ آپ ﷺ نے ان کلمات کو بار بار دہرایا۔

حتی رجف بها المنبر حتی ظننا انه سیخر به

حتی کہ منبر کانپ اٹھا ہمیں یہ گمان ہونے لگا کہیں آپ ﷺ گر نہ جائیں۔

(مسند احمد' ۲ = ۷۲)

مشرکین نے آپ ﷺ کو عبادت اصنام کی دعوت دی تھی تو آپ ﷺ نے اس آیت کے ذریعہ ان کا حال واضح کیا کہ یہ اللہ تعالیٰ کی تعظیم نہیں کرتے اور بار بار اس جملہ کو دہرایا جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے اپنی صفت بیان کی ہے۔ اس سے ایک ہیبت کا سماں طاری ہو گیا۔ جس سے چہروں پر خشوع کے آثار ظاہر ہوئے' کیسے نہ ہوں' یہ تو ایک حقیقت ہے جس کا وقوع روز قیامت ہو گا' تمام زمین اللہ تعالیٰ کے قبضہ میں ہو گی' آسمانوں کو اپنے دست اقدس سے لپیٹ دے گا۔ اور منبر زمین کا ایک جز ہے۔ اس وجہ سے اس پہ خشیت اور ہیبت طاری ہو گئی' اس پر شدید اضطراب اور خوف و نزع کا حال طاری ہو گیا۔ حتی کہ صحابہ کو اس بات کا خوف ہوا کہ کہیں رسول اللہ ﷺ کو کوئی تکلیف عارض نہ ہو جائے۔

باقی آیت میں قیامت کا ذکر اس لئے ہے کہ اس دن تمام دعوے ختم ہو جائیں گے۔ اس لئے حدیث میں ہے میں مالک ہوں' کہاں ہیں جابر' کہاں ہیں متکبر' کوئی جواب نہیں

Marfat.com

دے گا اور نہ کوئی بول سکے گا' اس کی نظیر اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے۔

يَوْمَ هُمْ بٰرِزُوْنَ لَا يَخْفٰى عَلَى اللّٰهِ مِنْهُمْ شَىْءٌ لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ (المومن - ۱۶)

جس دن وہ بالکل ظاہر ہو جائیں گے اللہ پر ان کا حال چھپا نہ ہو گا آج کس کی بادشاہی ہے ایک اللہ سب پر غالب کی۔

جب حضور ﷺ نے یہ آیت پڑھی اور تکرار فرمایا تو منبر سن کر جھوم اٹھا اور اس پر خوف و خشیت کی کیفیت طاری ہو گئی' جب آپ ﷺ نے خاموشی اختیار فرمائی تو وہ بھی خاموش و ساکن ہو گیا تو آپ ﷺ کی قرات ہی تھی جس پر منبر جھوم اٹھا اگر کوئی دوسرا قرات کرتا تو ایسا نہ ہوتا' جب آپ ﷺ نے خاموشی اختیار فرمائی تو وہ بھی ساکن اور خاموش ہو گیا۔

۷۔ آپ ﷺ کے اشارہ سے بتوں کا گرنا

فتح مکہ کے وقت جب حضور ﷺ مکہ میں داخل ہوئے تو کعبہ کے اردگرد تین سو ساٹھ بت تھے آپ ﷺ نے ہاتھ میں قوس لے کر ہر ایک کی طرف اشارہ کیا اور ساتھ آیات کی تلاوت فرمائی تو تمام بت اوندھے منہ جھک کر گر پڑے حالانکہ شیطان ان کو نیچے سے رصاص کے ساتھ سنبھال رہا تھا۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے ہے فتح مکہ کے وقت رسول اللہ ﷺ مکہ میں داخل ہوئے تو کعبہ کے اردگرد تین سو ساٹھ بت نصب تھے۔

فجعل يطعنها بعود فى يده ويقول وقل جاء الحق

آپ ﷺ نے ہاتھ کی چھڑی انہیں لگائی اور پڑھا قل جاء الحق

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے۔ رسول اللہ ﷺ حجر اسود کے پاس تشریف لائے استلام فرمایا پھر بیت اللہ کا طواف کیا۔

فاتى على صنم الى جنب البيت' كانوا يعبدونه قال وفى يد رسول ﷺ قوس وهو

پھر اس کے پاس تشریف لائے جن کی کفار پوجا کرتے تھے' آپ ﷺ

Marfat.com

اخذ بسية القوس فما اتى على الصنم جعل بطنه فى عينه ويقول وقل جاء الحق وزهق الباطل

(المسلم، کتاب الجهاد)

کے دست اقدس میں کمان تھی آپ ﷺ نے ہر بت کی آنکھوں پر کمان مارتے ہوئے پڑھا۔ قل جاء الحق و زهق الباطل

رہا بتوں کا آپ ﷺ کے اشارہ سے گرنا تو اس پہ یہ روایات شاھد ہیں۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے ہے کہ فتح مکہ کے دن آپ ﷺ تشریف لائے تو کعبہ میں تین سو ساٹھ بت تھے جن کے قدم ابلیس نے رصاص سے مضبوط باندھ رکھے تھے۔

فجاء ومعه قضيبه فجعل يهوى به الى كل صنم منها فيخر لوجهه و يقول جاء الحق و زهق الباطل ان الباطل كان زهوقا حتى مربه عليها كلها

آپ ﷺ تشریف لائے ہاتھ میں چھڑی تھی آپ ﷺ نے ہر بت پر ماری تو وہ منہ کے بل گر پڑا اور ساتھ آپ ﷺ اس آیت کریمہ کی تلاوت فرما رہے تھے جاء الحق و زهق الباطل ان الباطل كان زهوقا حتیٰ کہ تمام بت گر پڑے۔

اسے طبرانی نے کبیر میں، تمیمی نے دلائل میں، بزار اور بیہقی نے دلائل میں رجال ثقہ سے روایت کیا اور فاکھی نے بھی اسے نقل کیا۔ (المعجم الکبیر، ۱۰ = ۳۳۹)

فلم يبق وثن استقبله الاسقط على قفاه مع انها كانت ثابتة بالارض

جس بت کے سامنے سے آپ ﷺ کا گزر ہوتا وہ پشت کے بل گر پڑتا حالانکہ وہ زمین میں گھڑے ہوئے تھے۔

اسے فاکھی، طبرانی نے کبیر اور اوسط میں ذکر کیا، ابن حبان نے اسے صحیح کہا، بیہقی نے بھی دلائل میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ اس کی مثل نقل کیا لیکن اس کی سند میں ضعف ہے لیکن سابقہ روایت اس کی موید ہے۔ (دلائل النبوہ للبیہقی، ۵ - ۷۲)

Marfat.com

۸ ۔ یوم بدر و حنین میں سنگریزے پھینکنا

ان دونوں غزوات میں قابل توجہ بات یہ ہے کہ آپ ﷺ نے مٹی یا سنگریزے کی مٹھی بھر کر دشمنوں کی طرف پھینکی تو ان میں سے ہر ایک کی آنکھوں اور منہ میں داخل ہو گئی اور سب بھاگ گئے۔

بدر کے دن مشرکین کی فوج' مسلمانوں سے تعداد اور اسلحہ کے اعتبار سے تین گنا تھی' یوم حنین کو میدان ان کے پاس تھا' مسلمانوں کے پاؤں اکھڑ چکے تھے اور صرف رسول اللہ ﷺ اور قلیل تعداد میں مجاھدین رہ گئے تھے' آپ ﷺ دشمنوں کی طرف بڑھے اور مٹھ بھر کر مٹی ان کی طرف پھینکی جس سے وہ بھاگ نکلے' آپ ﷺ نے کس قدر مٹی پھینکی تھی؟ صرف مٹھی بھر' لیکن جب معاملہ کی حقیقت ہم دیکھتے ہیں تو وہ بہت ہی خوب ہے اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے۔

فَلَمْ تَقْتُلُوْهُمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ قَتَلَهُمْ ۪ وَمَا رَمَيْتَ اِذْ رَمَيْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰى ۚ (سورۃ الانفال' ۱۷)

تو تم نے انہیں قتل نہ کیا بلکہ اللہ نے انہیں قتل کیا اور وہ خاک جو تم نے پھینکی تم نے نہ پھینکی تھی بلکہ اللہ نے پھینکی

جب اس حقیقت سے آگاہ ہو گے تو اب ہر قسم کا تعجب اور حیرت ختم ہو جاتی ہے۔

ہم کچھ روایات کا تذکرہ بھی کئے دیتے ہیں۔

۱ ۔ حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے ہے' ہم غزوہ حنین میں حضور ﷺ کے ساتھ شریک تھے' میں گھاٹی پر چڑھا' تو وہاں ایک دشمن سے ٹکر ہو گئی' میں نے اسے تیر مارا جو غائب ہو گیا معلوم نہیں کیا بنا؟ میں نے قوم کو دیکھا تو وہ دوسری گھاٹی پر تھی ان کی اور صحابہ کی مڈ بھیڑ ہو گئی' صحابہ میرے سمیت پیچھے ہٹے' اس وقت مجھ پر دو چادریں تھیں ایک تہہ بند اور دوسری اوپر اوڑھی ہوئی تھی' تہہ بند نیچے گر رہا تھا' میں بھاگتے ہوئے رسول ﷺ کے پاس سے گزرا تو آپ ﷺ شہباء سواری پر تھے' فرمایا ابن اکوع دشمن کو دیکھ کر خوف زدہ ہو گیا ہے' جب کفار نے آپ ﷺ کو گھیر لیا تو آپ ﷺ

Marfat.com

سواری سے نیچے تشریف لائے

ثم قبض قبضة من تراب الارض ثم استقبل به وجوههم فقال شاهت الوجوه فما خلق الله منهم انسانا الا ملأعينيه ترابا بتلک القبضة فولوا مدبرين فهزمهم الله عزوجل	مٹھی میں مٹی لی اور کفار کی طرف پھینکتے ہوئے شاهت الوجوه فرمایا تو ان میں سے ہر انسان کی آنکھیں اس مٹی سے بھر گئیں اور وہ لوگ بھاگ اٹھے اللہ تعالیٰ نے انہیں شکست دیدی۔

پھر ان کے غنائم مجاھدین میں تقسیم فرمائے (المسلم ۔ کتاب الجھاد)

"مررت علی رسول الله فزعا" میں حضرت ابن اکوع کا حال بیان ہوا ہے۔ جیسے کہ حدیث کے سابقہ الفاظ بھی اس پر دلیل ہیں' آپ ﷺ نے بھی اسی کو واضح فرمایا یہ نہیں کہ رسول اللہ ﷺ بھی بھاگ نکلے ہوں کیونکہ اس پر اجماع ہے کہ آپ ﷺ کی یہ خصوصیت ہے کہ آپ ﷺ سے ایسا ممکن نہیں۔

۲ ۔ حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے میں غزوہ حنین میں آپ ﷺ کے ساتھ تھا' میں اور ابوسفیان بن حارث بن عبدالمطلب' حضور ﷺ کے ساتھ ساتھ تھے ہم جدا نہ ہوتے تھے' آپ ﷺ اس سفید خچر پر سوار تھے جو فروہ بن نفاثہ الجزامی نے بطور ھدیہ پیش کی تھی' جب جنگ شروع ہوئی تو مسلمان کچھ پیچھے ہٹے لیکن رسول اللہ ﷺ نے سواری کو کفار کی طرف حملہ آور ہونے کی لئے ایڑی لگائی' میں نے لگام پکڑی ہوئی تھی اور اسے تیز رفتاری سے روک رہا تھا۔ ابوسفیان نے سواری کی رکاب پکڑی ہوئی تھی آپ ﷺ نے مجھے فرمایا عباس، اصحاب سمرہ کو آواز دو (ان کی آواز خوب بلند تھی) جب میں نے بلند آواز سے پکارا تو میرا حال یہ تھا۔

فوالله لكان عطفتهم حين سمعوا صوتي عطفة البقر على اولادها	اللہ کی قسم میں ان پر ترس کھا رہا تھا۔ انہوں نے میری آواز کو یوں محسوس کیا جیسے گائے کی اپنے بچوں کے لئے ہوتی ہے۔

Marfat.com

آگے سے آوازیں یا لبیک یا لبیک (ہم حاضر ہیں) آخر حدیث میں ہے کہ آپ ﷺ نے کچھ سنگریزے لئے اور دشمن کی طرف پھینکے اور فرمایا۔

انھز مواورب محمد	اے دشمنو تمہیں شکست ہو گی رب محمد ﷺ کی قسم
میں نے دیکھا جنگ تو جاری تھی لیکن خدا کی قسم	
فما هوالا ان رما هم بحصياته فمازلت	سنگریزے پھینکنے کی دیر تھی میں نے
اری حدهم كليلا وامرهم مدبرا	دیکھا ان پر رات کی طرح تاریکی
(المسلم ۔ کتاب الجهاد)	چھا گئی اور وہ بھاگ نکلے۔

یہ واقعہ جن صحابہ سے مروی ہے ان میں حضرت ابو عبدالرحمٰن القمری ہیں جن سے امام احمد' داری' طیالسی' ابوداؤد' ترمذی' ابن ابی شیبہ' طبرانی' بیہقی نے نقل کیا ہے۔ ان میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بھی ہیں ان سے امام احمد اور حاکم وغیرہ نے روایت کیا۔ باقی بدر میں ایسا ہی ہوا اس بارے میں بھی متعدد روایات ہیں جیسا کہ حضرت ابن عباس' حضرت حکیم بن حزام اور نوفل بن معاویہ رضی اللہ عنہم سے ہے۔

ائمہ اہل مغازی مثلاً امام زہری' محمد بن یحی بن حبان' عاصم بن عمر بن قتادہ اور عبداللہ بن ابی بکر وغیرہ نے نقل کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک مٹھ مٹی کفار کی طرف پھینکی اور فرمایا ان کے چہرے بھر جائیں۔

فما من المشركين احد الا اصاب	اس مٹھ مٹی سے ہر مشرک کا منہ'
عينيه و منخريه و فيه تراب من تلك	ناک اور آنکھیں بھر گئیں اور پشت
القبضة فولوا مدبرين	دے کر بھاگ اٹھے۔
(دلائل النبوة ۔ ۳ ۔ ۷۸)	

گویا آپ ﷺ کی پھینکی ہوئی مٹی کا ایک ذرہ' کثیر مٹی کی صورت اختیار کر گیا اور ہر کافر کی آنکھیں' ناک اور منہ اس سے بھر گیا۔

۹ ۔ مبارک انگلیوں سے پانی کے چشمے

اس موضوع سے مناسب آپ ﷺ کی مقدس انگلیوں سے پانی کے چشموں کا جاری

Marfat.com

ہونا بھی ہے' تھوڑا سا پانی آپ ﷺ کی خدمت اقدس میں لایا جاتا آپ ﷺ اس میں دست اقدس رکھ دیتے' اس کی برکت سے پانی اتنا بڑھ جاتا کہ کثیر لوگ اسے استعمال کرتے' واقعات تو بہت ہیں مگر ہم چار کا ذکر کرتے ہیں۔

۱۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے ہے' رسول اللہ ﷺ اور آپ ﷺ کے صحابہ مقام زورا پر تھے (یہ جگہ مدینہ کے بازار میں ہے اور وہاں اب مسجد ہے) آپ ﷺ نے ایک پیالہ منگوایا جس میں پانی تھا آپ ﷺ نے اس میں دست اقدس رکھا۔

فجعل الماء ینبع من بین اصابعه فتوضأ جمیع اصحابه

آپ ﷺ کی انگلیوں کے درمیان سے پانی کے چشمے جاری ہو گئے اور تمام صحابہ نے وضو کیا۔

حضرت قتادہ کہتے ہیں۔ میں نے پوچھا اس وقت صحابہ کی تعداد کیا تھی؟ فرمایا

کانوا زهاء الثلا ثمامة

اس وقت تین سو صحابہ تھے۔

(المسلم' کتاب الفضائل)

اس روایت کی متعدد اسناد ہیں اور مختلف الفاظ سے مروی ہے۔

۲۔ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے ہے۔ حدیبیہ کے ان صحابہ کو سخت پیاس لگی آپ ﷺ کے پاس کٹورا تھا جس سے آپ ﷺ وضو فرماتے۔ لوگ اس کی طرف متوجہ ہونے لگے فرمایا تمہیں کیا ہوا؟ عرض کیا پیاس لگی ہے پانی نہیں اس لئے اس کی طرف رجوع کیا ہے آپ ﷺ نے دست مبارک کٹورا میں رکھ دیا۔

فجعل الماء یثور بین اصابعه کامثال العیون فشربنا وتوضأنا

آپ ﷺ کی مقدس انگلیوں کے درمیان سے چشموں کی طرح پانی پھوٹنے لگا' ہم نے اس سے پیا بھی اور وضو بھی کیا۔

کسی نے پوچھا اس وقت صحابہ کی تعداد کیا تھی؟ فرمایا اس وقت ہم پندرہ سو تھے۔

لوکنا مائة الف لکفانا

اگر ہم لاکھ بھی ہوتے تو پھر بھی کافی ہو جاتا۔

(البخاری' کتاب المناقب)

Marfat.com

۳ ۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے ہے کہ ہم آیات الٰہیہ کو برکت تصور کرتے تم ان سے ڈرتے ہو' ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ہوتے پانی میں کمی آ جاتی آپ ﷺ فرماتے پانی تلاش کرو صحابہ تھوڑا سا پانی لے آتے آپ ﷺ دست مبارک اس میں رکھتے اور فرماتے۔

حی علی الطھور المبارک والبرکۃ من اللہ فلقد رأیت الماء ینبع من بین اصابع رسول اللہ ﷺ

مبارک پانی کی طرف آؤ' برکت اللہ کی طرف سے ہے۔ میں نے دیکھا آپ ﷺ کی مبارک انگلیوں سے پانی کے چشمے جاری ہو گئے۔

(البخاری ۔ کتاب المناقب)

حضرت جابر سے مروی طویل حدیث میں ہے۔ ہم ایک غزوہ میں تھے آپ ﷺ نے فرمایا جابر وضو کے لئے آواز لگاؤ میں نے اونچی اونچی کہا وضو' وضو' میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ پانی کا قطرہ تک نہیں ہے' ایک انصاری صحابی حضور ﷺ کے لئے مشکیزہ میں ٹھنڈا پانی رکھا کرتے تھے فرمایا فلاں انصاری کے مشکیزہ میں پانی دیکھو میں نے مشکیزہ جا کر دیکھا تو وہاں صرف اس کے منہ پر چند قطرے پانی تھا عرض کیا یا رسول اللہ اگر میں اسے کسی خشک برتن میں ڈالتا ہوں تو پانی کے قطرے جذب ہو جائیں گے۔ فرمایا جاؤ اسے میرے پاس لے آؤ' میں لایا آپ ﷺ نے اسے ہاتھ میں پکڑا کچھ پڑھا جو مجھے معلوم نہ ہو سکا۔ پھر اس پر ہاتھ پھیرا۔ مجھے عطا فرمایا اور فرمایا ٹب لے آؤ' ٹب لا کر آپ ﷺ کے سامنے رکھ دیا گیا' مشکیزہ کی طرح ہی اس میں بھی کیا۔ اپنا دست مبارک پھیلا کر اس کے اندر رکھ دیا اور مجھے فرمایا بسم اللہ پڑھ کر اس پانی کو میرے ہاتھ پر ڈالو میں نے حکم کے مطابق کیا۔

فرأیت الماء یفور من بین اصابع رسول اللہ ﷺ ثم فارت الجفنۃ ودارت حتی امتلأت

میں نے دیکھا آپ ﷺ کی مبارک انگلیوں کے درمیان سے پانی پھوٹ پڑا ٹب نے جوش مارا اور پانی سے بھر گیا۔

فرمایا جابر اعلان کر دو جسے بھی پانی کی ضرورت ہے وہ حاصل کر لے' تمام لوگوں نے اپنی

Marfat.com

اپنی حاجت اور ضرورت کے مطابق پانی حاصل کر لیا حتیٰ کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ اب ہر ایک کی ضرورت پوری ہو گئی ہے۔

فرفع رسول اللہ ﷺ یدہ من الجفنة وھی ملائی (المسلم کتاب الزہد)

آپ ﷺ نے ٹب سے ہاتھ اٹھایا تو وہ ابھی بھرا ہوا تھا۔

آپ ﷺ کی مبارک انگلیوں سے چشموں کے جاری ہونے کے بارے میں تواتر معنوی ہے۔ قاضی عیاض فرماتے ہیں اس واقعہ کو کثیر ثقہ راویوں نے جم غفیر اور متصل سند سے روایت کیا ہے اور یہ واقعہ متعدد مقامات پر پیش آیا' کبھی مجالس میں کبھی غزوات میں کبھی شہر مدینہ کے اندر اور کبھی باہر اور کسی نے بھی اس کے راویوں پر انکار نہیں کیا لہٰذا یہ واقعہ آپ ﷺ کے قطعی معجزات میں سے ہے۔ امام قرطبی رقم طراز ہیں۔ آپ ﷺ کی مقدس انگلیوں سے چشموں کا جاری ہونا متعدد بار متعدد مقامات پر ظہور پذیر ہوا۔

وودرت من طرق کثیرة یفید مجموعھا العلم اقطعی المستفاد من المتواتر المعنوی

یہ واقعہ اتنے کثیر طرق سے مروی ہے جن کا مجموعہ اس علم قطعی کا فائدہ دیتا ہے۔ جو تواتر معنوی سے حاصل ہوتا ہے۔

آگے کہتے ہیں ایسے معجزہ کا ظہور ہمارے نبی ﷺ کے علاوہ کسی اور نبی سے نہیں ہوا' صرف آپ ﷺ کی ھڈی' پٹھے' گوشت اور خون سے پانی کے چشمے جاری ہوئے۔

(فتح الباری۔ ٦ = ٥٨٥)

چشموں کی کیفیت میں اقوال

١۔ اکثر علماء کی رائے یہ ہے کہ آپ ﷺ کی مبارک انگلیوں سے پانی جاری ہوا اور یہ پتھر سے چشمہ جاری ہونے سے کہیں بڑھ کر معجزہ ہے۔ اس کی تائید حضرت جابر کے یہ الفاظ بھی کرتے ہیں۔

فرأیت الماء ینبع من بین اصابعه

میں نے دیکھا آپ ﷺ کی مقدس

Marfat.com

انگلیوں کے درمیان سے پانی پھوٹ پڑا۔

امام مزنی کہتے ہیں حضور ﷺ کی مقدس انگلیوں سے چشموں کا جاری ہونا پتھر سے جاری ہونے والے چشمے سے کہیں بڑھ کر معجزہ ہے۔ جب حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اس پر عصا سے ضرب لگائی تو پانی جاری ہو گیا کیونکہ پتھروں سے پانی کا جاری ہونا معروف ہے لیکن گوشت اور خون سے پانی کا جاری ہونا معروف نہیں۔

حافظ ابن حجر فرماتے ہیں حدیث ابن عباس تو اس معاملہ کو خوب واضح کر دیتی ہے۔ کیونکہ اس میں یہ ہے کہ صحابہ مشکیزہ لے آئے' آپ ﷺ نے اس پر ہاتھ رکھا پھرانگلیاں الگ الگ کیں تو آپ ﷺ کی انگلیوں سے پانی پھوٹ پڑا۔

ہم کہتے ہیں اگر اس روایت کے وہ الفاظ سامنے رہیں جنہیں امام احمد اور بیہقی نے نقل کیا تو بات اور کھل جاتی ہے کہ آپ ﷺ کی خدمت میں تھوڑا سا پانی لایا گیا۔

فجعل رسول اللہ ﷺ علی فم الاناء وفتح اصابعه قال فانفجرت من بین اصابعه عیون

آپ ﷺ نے برتن کے منہ پر دست مبارک رکھا اور اپنی انگلیاں کشادہ فرمائیں تو ان کے درمیان سے پانی کے چشمے جاری ہو گئے۔

۲ - ممکن ہے اللہ تعالیٰ نے پانی میں ہی کثرت پیدا فرما دی ہو اور آپ ﷺ کی انگلیوں سے نہیں بلکہ ان کے درمیان سے پھوٹ رہا ہو' اگر یوں بھی ہو تو پھر بھی یہ عظیم اور اعلیٰ معجزہ ہے۔

حافظ ابن حجر کہتے ہیں پہلی صورت میں معجزہ نہایت ہی بلیغ ہے اور احادیث سے اس کی تردید نہیں ہوتی لہٰذا پہلا قول ہی بہتر ہے۔ (فتح الباری' ٦ = ٥٨٥)

ہم کہتے ہیں پہلا قول نہایت ہی واضح ہے رہا دوسرا قول تو خواہ موجود پانی کے اجزاء کو اللہ تعالیٰ نے بڑھا دیا ہو یا اور پانی کا اضافہ کر دیا ہو دونوں اعجاز کی صورت ہیں حضور ﷺ نے تھوڑا سا پانی لے کر امت پر رحمت و شفقت فرمائی کہیں یہ گماں پیدا نہ ہو جائے آپ ﷺ خدا ہیں ورنہ اللہ تعالیٰ کے لئے عدم سے موجود فرمانا بھی ہرگز دشوار نہ

Marfat.com

تھا۔

۱۰۔ پانی کا بڑھ جانا

اس طرح متعدد جگہ پر پانی کا بڑھ جانا بھی آپ ﷺ کی شان اقدس کا اظہار ہے' کسی جگہ آپ ﷺ نے وضو کا پانی کنویں میں ڈالا' کسی جگہ ہاتھ رکھ دیئے' کسی جگہ کلی کا پانی ڈالا' کسی کنویں میں کلی فرمائی' کسی جگہ مشکیزہ کو مبارک ہاتھوں سے پکڑا' کسی جگہ کنویں میں کنکریاں ڈالنے کے لئے رکھوائیں' بعض اوقات یہ واقعات سفر میں پیش آئے اور بعض اوقات گھر میں' کچھ کا تذکرہ آپ بھی ملاحظہ کریں۔

۱۔ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے ہے۔ ہم حدیبیہ کے دن چودہ صد تھے۔ وہاں کنواں تھا جس سے ہم نے پانی استعمال کیا اب اس میں قطرہ پانی نہ رہا۔ آپ ﷺ کنویں کے کنارے پر تشریف فرما ہوئے

فدعا بماء فمضمض و مج فی البئر فمکثنا غیر بعید ثم استقینا حتی رویننا

آپ ﷺ نے پانی منگوا کر منہ میں رکھا اور پھر کنویں میں کلی فرمائی تھوڑی دیر کے بعد ہم نے خوب سیراب ہو کر پانی پیا۔

(البخاری' کتاب المناقب)

۲۔ اور انہی سے مروی ہے' ہم آپ ﷺ کے ساتھ سفر میں تھے' ہم ایک جگہ ٹھہرے یہاں پانی بہت کم تھا' ہم میں سے چھ (چھٹا میں تھا) آدمی پانی پینے کے لئے گئے میرے برتن میں اتنا پانی بھی نہ آیا کہ حلق تر ہو جائے۔ میں ڈول اٹھا کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں لے گیا۔

فغمس یدہ فیھا فقال ماشاء اللہ ان یقول

آپ ﷺ نے اس میں دست مبارک داخل فرما دیا اور اللہ تعالیٰ کی مشیت کے مطابق کچھ پڑھا۔

پھر آپ ﷺ نے ڈول میں لوٹا دیا۔

لقد رأیت احدنا اخرج بثوب خشیۃ

میں نے دیکھا ہم میں سے ہر کوئی

Marfat.com

الْغَرَقَ تم سَاحتَ نهرًا — خطرہ غرق کے پیش نظر کپڑے سنبھالنے لگا اور پانی نہر کی صورت اختیار کر گیا۔

اسے امام احمد نے سند جید کے ساتھ روایت کیا ہے' حافظ ابن کثیر کہتے ہیں یہ واقعہ یوم حدیبیہ کے علاوہ کا ہے۔ (مسند احمد' ۴ = ۲۹۷)

۳ ۔ مسلم میں حضرت سلمہ رضی اللہ عنہ سے ہے کہ آپ ﷺ قلیل پانی کے کنارے پر تشریف فرما ہوئے دعا فرمائی اور

بصق فیها فجاشت فسقینا واستقینا — اس میں لعاب دہن ڈالا جس کی برکت سے وہ ابل پڑھا ہم خوب سیراب ہوئے اور دوسروں کو بھی سیراب کیا۔

۴ ۔ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے غزوہ تبوک کے حوالے سے ہے۔ آپ ﷺ نے ہمیں فرمایا۔ ان شاء اللہ کل تم تبوک کے چشمے پر پہنچو گے۔ اس وقت دن روشن ہو چکا ہو گا۔ تم میں سے جو کوئی بھی پہلے پہنچ جائے۔ میرے آنے تک اسے ہاتھ نہ لگائے ہم نے چلو کے ذریعے وہاں سے پانی جمع کیا۔

غسل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فیه یدیه وجهه ثم اعاده فیها فجرت العین بماء منهم — آپ ﷺ نے اس میں اپنے مبارک ہاتھ اور چہرہ اقدس دھو کر پانی ڈالا جس کی برکت سے پانی بصورت نہر جاری ہو گیا۔

تمام لوگوں نے پانی استعمال کیا پھر آپ ﷺ نے فرمایا۔

یوشک یا معاذ اذ طالت بک حیاة ان تری ماههنا قد ملئ جنانا — معاذ تیری زندگی طویل ہو گی تو اس مقام پر ہرے بھرے باغ پائے گا

(المسلم' کتاب الفضائل)

Marfat.com

۵ ۔ حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے ہے۔ ہم حضور ﷺ کے ساتھ سفر میں تھے تو آپ ﷺ نے فرمایا

انکم ان لا تدرکوا الماء غدا تعطشوا — کل تمہیں پانی نہیں ملے گا اور تمہیں پیاس لگے گی۔ (المسلم ۔ کتاب الفضائل)

اسی روایت میں ہے کہ ہم سو گئے اور گرمی آفتاب کی وجہ سے اٹھے' ہم حضور ﷺ کے ساتھ وہاں سے آگے چلے پھر اترے تو فرمایا تمہارے پاس پانی ہے ۔ عرض کیا ہاں یا رسول اللہ ﷺ میرے پاس مشکیزہ تھا جس میں تھوڑا سا پانی تھا فرمایا لاؤ میں نے حاضر کیا فرمایا اس سے تھوڑا تھوڑا لے لو لوگوں نے وضو کیا اس میں سے تھوڑا سا پانی بچ گیا فرمایا۔

اذ دھر بھایا ابا قتادۃ فانه سیکون لھانبا — اے ابو قتادہ اسے محفوظ کر لو عنقریب اس کی عظیم شان ہو گی۔

جب دوپہر کا وقت ہوا تو صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ

ھلکنا عطشا تقطعت الاعناق — ہم پیاس سے ہلاک ہو گئے' برباد ہو گئے

فرمایا تم ہلاک نہیں ہوئے اے ابو قتادہ مشکیزہ لاؤ میں نے حاضر کیا فرمایا۔

احلل لی غمری — اس کا منہ کھول دو'

میں نے کھول دیا۔

فجعل یصب فیه ویسقی الناس فازدحم الناس علیه — آپ ﷺ نے اس سے انڈیلنا شروع فرمایا اور لوگوں نے پینا شروع کیا حتیٰ کہ بھیڑ ہو گئی۔

فرمایا لوگو

احفوا الملاء فکلکم سیصدر عن ری — برتن بھر لو جو تمہیں بعد کی پیاس میں سیراب کریں۔

Marfat.com

تمام لوگوں نے پانی پیا حتی کہ میرے اور رسول اللہ ﷺ کے علاوہ کوئی باقی نہ رہ گیا تو فرمایا اے ابو قتادہ تم بھی پیو۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ پہلے آپ پئیں' فرمایا' قوم کا ساقی آخر میں پیتا ہے۔ میں نے پیا اس کے بعد آپ ﷺ نے پیا۔

وبقی فی المیضاۃ نحو مما کان فیھا وھم یومئذ ثلاثمائۃ — اس مشکیزہ میں پانی اسی طرح باقی رہا حالانکہ اس دن تین سو افراد تھے۔

اسے امام احمد اور امام مسلم نے روایت کیا۔ (مسند احمد' ۵ = ۲۹۸)

تھوڑے سے پانی سے تین سو آدمیوں کا سیر ہو کر پینا اور پھر مشکیزہ کا اسی طرح بھرا رہنا بلاشبہ تعجب والی بات ہے۔ مگر جب ہم اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد مبارک پڑھتے ہیں۔

وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا لِيُطَاعَ بِاِذْنِ اللّٰهِ (النساء ۔ ۶۴) — اور ہم نے کوئی رسول نہ بھیجا مگر اس لئے کہ اللہ کے حکم سے اس کی اطاعت کی جائے۔

اور

وَمَا رَمَيْتَ اِذْ رَمَيْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰى (انفال ۔ ۱۷) — اور اے محبوب وہ خاک جو تم نے پھینکی تم نے نہ پھینکی تھی بلکہ اللہ نے پھینکی۔

تو ہم آگاہ ہو جاتے ہیں کہ اصلاً تصرف تو اللہ تعالیٰ کا ہی ہے۔

۶ ۔ حضرت مسور بن مخرمہ اور حضرت مروان بن حکم سے صلح حدیبیہ کے واقعہ میں منقول ہے۔ آپ ﷺ حدیبیہ میں تھوڑے سے پانی کے چشمہ پر تشریف فرما ہوئے تھوڑی دیر میں اس کا پانی ختم ہو گیا۔ آپ ﷺ کی خدمت میں پیاس لگنے کی شکایت کی گئی آپ ﷺ نے ترکش سے تیر نکال کر دیا اور فرمایا اسے اس میں رکھ دو

فواللہ مازال یجیش لھم بالری حتی صدروا عنہ — اللہ کی قسم واپسی تک تمام لشکر اس سے سیراب ہوتا رہا ہے۔

(البخاری' کتاب الشروط)

Marfat.com

اس میں اختلاف ہے کہ کنویں میں نیزہ گاڑنے والے کون تھے۔ حضرت سلمہ یا حضرت براء یا حضرت ناجیہ بن جندب یا حضرت خالد بن عبادہ الغفاری کے نام منقول ہیں۔

۷۔ بخاری و مسلم میں حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے طویل حدیث میں منقول ہے۔ ہمیں حضور ﷺ کے ساتھ سفر میں بہت پیاس لگی۔ ہم نے ایک خاتون دیکھی جو پانی کا مشکیزہ لئے جا رہی تھی۔ ہم نے اس سے پانی کے بارے میں پوچھا تو کہنے لگی یہاں پانی نہیں ہے۔ ہم نے پوچھا تیرے خاندان اور پانی کے درمیان کتنا فاصلہ ہے؟ کہنے لگی ایک دن اور ایک رات کی مسافت ہے۔ ہم نے اسے رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں جانے کے لئے کہا۔ کہنے لگی رسول اللہ (ﷺ) کون ہیں؟ ہم اسے آپ ﷺ کے پاس لے گئے اور اس نے وہ ساری بات بتائی جو میں نے بتائی تھی۔

آپ ﷺ نے ان دونوں مشکیزوں کو مس فرمایا یا ان میں کلی فرمائی۔

فشربنا عطاشا اربعون رجلا حتر — ہم چالیس افراد نے خوب سیر ہو کر
روینا فملانا کل قربة معناوادواة غیر انه — پانی پیا تمام برتن بھی بھر لئے۔
لم نسق بعیراً

اس کے علاوہ بھی بہت سے واقعات ہیں۔

یہاں آپ ﷺ نے دیکھا ہر جگہ پانی کے اضافہ کے لئے آپ ﷺ نے مختلف تصرف فرمایا مثلاً قصہ حدیبیہ میں حضرت جابر نے بتایا آپ ﷺ نے کلی کر کے اس میں پانی ڈالا۔ دوسری روایت میں تھا آپ ﷺ نے مبارک ہاتھ ڈول میں رکھ کر کچھ پڑھا' حدیث مسلم میں آیا آپ ﷺ نے دعا کی اور اس میں لعاب دہن ڈالا' حدیث حضرت معاذ میں غزوہ تبوک کے چشمہ کے بارے میں آیا آپ ﷺ نے ہاتھ اور چہرہ اقدس دھو کر پانی اس میں لوٹایا۔ حضرت مسود سے منقول ہوا کہ آپ ﷺ نے کنویں میں نیزہ گاڑنے کا حکم دیا' حضرت ابو قتادہ نے بتایا آپ ﷺ نے قدح صغیر اٹھائے رکھا اور میں مشکیزہ سے ڈالتا رہا اور آپ ﷺ پلاتے رہے' حضرت عمران بن حصین سے آیا کہ آپ ﷺ نے دونوں مشکیزوں پر ہاتھ پھیرا یا ان میں کلی فرمائی' ان تمام روایات کے مطابق پانی زیادہ ہو گیا اور کثیر تعداد نے پانی استعمال کیا۔ اور یہ امر عادی نہ تھا۔ کیونکہ اسے

Marfat.com

عقل قبول نہیں کرتا حالانکہ زندگی بھر جنہوں نے اس کا بار بار' مختلف اوقات اور مختلف مقامات پر مشاھدہ کیا انہوں نے اس کا ایک لمحہ بھی انکار نہیں کیا۔

بل کانو' ایلجوؤن الیه عند العطش الشدید لعلمهم بان الله تعالٰی یجری علی یدیه الکثیر وما رمیت اذ رمیت ولکن الله رمی وما ارسلنا من رسول الا لیطاع باذن الله	بلکہ وہ شدید پیاس میں آپ ﷺ کی طرف یہ جانتے ہوئے رجوع کرتے کہ اللہ تعالٰی آپ ﷺ کے دست اقدس سے پانی زیادہ فرما دیتا ہے وَمَا رَمَیتَ اِذ رَمَیتَ اور وَمَا اَرسَلنَا اس پر شاہد ہیں۔

اگر ہم اس کے ساتھ وہ روایات بھی سامنے لے آئیں جن میں آیا ہے۔ آپ ﷺ نے کچھ سنگریزے کنویں میں ڈالنے کے لئے بھجوائے' وہ اس میں جب ڈالے گئے تو اس کے بعد اس کنویں کی تہ کا پتہ ہی نہ چلتا تھا جیسا کہ حضرت زیاد بن حارث الصدائی رضی اللہ عنہ اور دیگر صحابہ سے مروی ہے تو کس قدر واضح ہو جاتا ہے کہ اللہ کے اذن سے جمادات کس طرح رسول اللہ ﷺ کے حکم بجا لاتے ہیں۔

۱۱۔ کھانے میں اضافہ

آپ ﷺ کی برکت سے کھانے میں اضافہ ہونا تواتر معنوی سے ثابت ہے۔ کیونکہ یہ مختلف اوقات' مختلف مقامات اور مختلف احوال میں وقوع پذیر ہوا۔ کبھی شہر مدینہ کے اندر اور کبھی اس سے باہر۔ خواہ اس میں آپ ﷺ نے لعاب دہن ڈالا یا دست اقدس اس پر رکھا یا اس پر ہاتھ پھیرا' تمام کا تذکرہ کرنا تو ہمارے بس میں نہیں البتہ بعض کا ذکر کرتے ہیں اور بعض کی طرف اشارہ کریں گے۔

۱۔ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے ہے۔ جب خندق کھودی جا رہی تھی۔ میں نے آپ ﷺ کو نہایت ہی پست آواز دیکھا' اہلیہ کے پاس گیا پوچھا گھر میں کوئی شے ہے۔ کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو نہایت ہی پست آواز میں دیکھا' وہ میرے پاس چمڑے کا تھیلا لائی جس میں ایک صاع جو تھے' ہمارے پاس ایک مینڈھا تھا اسے میں نے ذبح

Marfat.com

کیا' اہلیہ نے جو پیسے' میرے فارغ ہونے تک اس نے کام مکمل کر لیا پھر اس نے ہانڈی چڑھا دی پھر میں آپ ﷺ کی خدمت میں چلا تو اہلیہ نے کہا اپنا معاملہ حضور ﷺ پر اور صحابہ پر آشکار نہ کرنا۔ میں نے حاضر ہو کر سرگوشی کے انداز میں گفتگو کرتے ہوئے عرض کیا' یا رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس ایک دنبہ اور ایک صاع جو تھے ہم نے وہ پکائے ہیں آپ ﷺ اور چند صحابہ ہمارے ہاں تشریف لائیں۔ آپ ﷺ نے اعلان فرما دیا۔

یا اھل الخندق ان جابرا قد صنع سورا	اے اہل خندق جابر نے کھانا تیار
نحی ھلابکم	کیا ہے اسے کھانے کے لئے آؤ۔

اور ساتھ مجھے فرمایا میرے آنے تک نہ ہانڈی چولہے سے اتارو اور نہ آٹے سے روٹی پکاؤ تو رسول اللہ ﷺ اپنے تمام لشکر صحابہ کے ساتھ تشریف لے آئے۔ بیوی نے مجھے سخت سست کہنا شروع کیا میں نے اسے کہا میں نے تیرے کہنے کے مطابق ہی آپ ﷺ سے عرض کیا تھا۔

فاخرجت له عجینا فبصق فیه وبارک	آٹا لایا گیا اس میں لعاب دہن عطا
ثم عمد الی برمتنا فبصق وبارک	فرمایا اور برکت پھر ہانڈی میں
	لعاب دہن سے برکت عطا فرمائی۔

اس کے بعد فرمایا اب روٹی پکاؤ اور سالن دیئے جاؤ مگر ہانڈی کو نیچے نہ اتارو۔

ھم الف فاقسم بالله لقد اکلوا حتی	اس وقت صحابہ کی تعداد ہزار تھی
ترکوه وانحرفوا وان برمتنا لتغط کما	اللہ کی قسم سب نے سیر ہو کر کھایا
ھی وان عجیننا لیخبز کما ھو'	جب واپس آئے تو ہماری ہانڈی
(البخاری 'کتاب المغازی)	اسی طرح جوش مار رہی تھی اور
	ہمارا آٹا اسی طرح محفوظ تھا۔

۲۔ بخاری کی دوسری روایت میں ہے آپ ﷺ نے فرمایا داخل ہو جاؤ اور بھیڑ نہ کرو۔ آپ ﷺ نے روٹیوں کے ٹکڑے فرما کر ان پر سالن ڈالا' ہانڈی اور تنور کو روٹی و سالن لے کر ڈھانپ دیا جاتا اسی طرح کئی مرتبہ کیا گیا حتیٰ کہ صحابہ سیر ہو گئے۔ اس حدیث کی کئی سندیں ہیں اور ان میں اضافہ بھی ہے۔

Marfat.com

۳۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے ہے۔ حضرت ابو طلحہ نے حضرت ام سلیم سے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ کی نہایت ہی پست آواز سے بھوک محسوس کی ہے۔ کیا تیرے پاس کچھ ہے؟ کہنے لگیں ہاں پھر وہ کچھ جو کی روٹی کے ٹکڑے لائیں اس نے انہیں کپڑے میں ڈھانپ کر مجھے آپ ﷺ کی خدمت میں بھیجا' آپ ﷺ مسجد میں تشریف فرما تھے۔ ساتھ صحابہ بھی تھے' میں وہاں جا کر کھڑا ہو گیا آپ ﷺ نے فرمایا کیا تجھے ابو طلحہ نے بھیجا ہے؟ عرض کیا ہاں فرمایا کھانے کے لئے' عرض کیا ہاں آپ ﷺ نے تمام پاس بیٹھنے والوں کو ساتھ چلنے کا حکم دیا۔ میں نے پہلے جا کر بتا دیا تو ابو طلحہ نے ام سلیم سے کہا۔

قد جاء رسول الله بالناس وليس عند ناما نطعمهم	حضور ﷺ صحابہ کو ساتھ لے آئے ہیں۔ حالانکہ ہمارے پاس اتنا کھانا نہیں۔

انہوں نے آگے سے کہا فکر کیا؟

الله و رسوله اعلم	اللہ اور اس کے رسول ﷺ ہر معاملہ کو ہم سے بہتر جانتے ہیں۔

ابو طلحہ نے آپ ﷺ اور دیگر مسلمانوں کا استقبال کیا' آپ ﷺ نے فرمایا۔

هلمی ما عندک یا ام سلیم	ام سلیم جو کچھ ہے لے آؤ۔

انہوں نے موجود روٹی پیش کر دی' آپ ﷺ کے حکم کے مطابق ان پر گھی ڈال کر ڈھانپ دیا۔

ثم قال فیه رسول الله ماشاء الله ان یقول	پھر آپ ﷺ نے مشیت الٰہی کے مطابق کچھ پڑھا۔

اور فرمایا دس دس آدمی کا گروپ آتا جائے اور کھانا تناول کرتے جائیں۔ اس طرح تمام لوگ آئے اور انہوں نے سیر ہو کر کھانا کھایا' ان کی تعداد ستر یا اسی تھی۔ اس روایت کو مسلم نے نو طریق سے بیان کیا ہے۔ (البخاری' کتاب المناقب)

بعض روایات میں مثلاً" مسند احمد میں ہے کہ جو نصف مد تھے۔

Marfat.com

۴ ۔ حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے ہے۔ ہم ایک سو تیس آدمی حضور ﷺ کے ساتھ تھے آپ ﷺ نے پوچھا تم میں سے کسی کے پاس کچھ کھانے کے لئے ہے؟ تو ایک آدمی کے پاس صاع جَو نکلے۔ انہیں گوندھ لیا گیا پھر ایک مشرک بکریاں چراتا ہوا آ گیا۔ اس سے فرمایا بکری بطور بیع یا عطیہ دے دو اس نے کہا عطیہ نہیں ہاں خرید لو' آپ ﷺ نے بکری خرید لی اور اسے بھی ذبح کر کے تیار کر لیا گیا' آپ ﷺ نے اس کے جگر کو الگ بھوننے کا حکم دیا۔

وایم الله ما من الثلاثین ومائة الا حزله رسول الله حزة حزة من سواد بطنها ان کان شاهدا اعطا وان کان غائبا خبأ له و جعل قصعتین فاکلنا منهما اجمعون وشبعنا وفضل فی القصعتین فحملته علی البعیر

(البخاری' کتاب المناقب)

اللہ کی قسم ہم ایک سو تیس آدمی تھے آپ نے اسے ٹکڑے ٹکڑے فرما کر تقسیم فرمایا جو حاضر تھے انہیں عطا فرمایا اور جو غیر حاضر تھے ان کے لئے رکھ لیا اور اسے دو پیالوں میں ڈال دیا ہم تمام نے جی بھر کر کھایا' ان میں سے جو بچا وہ میں نے اپنی سواری پر رکھ لیا۔

۵ ۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے۔ قسم اس ذات اقدس کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ میں بھوک کی وجہ سے اپنے سینے کو زمین پر رکھ دیتا' کبھی پیٹ پر پتھر باندھ لیتا ایک دن اس راستہ پر بیٹھ گیا جدھر سے صحابہ کا گزر ہوتا تھا۔ حتیٰ کہ حضور ﷺ تشریف لائے۔ مجھے دیکھ کر مسکرائے اور میرے حال کو محسوس بھی فرما لیا۔ فرمایا اے ابو ہریرہ عرض کیا "حاضر" فرمایا میرے ساتھ چلو' میں پیچھے ہو لیا آپ ﷺ گھر داخل ہوئے مجھے بھی داخل فرما لیا' گھر میں ایک پیالہ دودھ تھا فرمایا اصحاب صفہ کو بلا کر لاؤ میں نے دل میں سوچا یہ صرف میرے لئے کافی تھا۔ اصحاب صفہ کے لئے کہاں پورا آئے گا۔ انہیں بلا کر لایا تو فرمایا تم ہی انہیں پلاؤ' ذہن میں آیا اب تیرے لئے کچھ نہیں بچے گا۔

ولم یکن من طاعة الله وطاعة رسوله بد

اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی

Marfat.com

طاعت کے سوا کوئی چارہ نہ تھا۔

میں نے دودھ پلانا شروع کیا' ہر صحابی نے پیا مگر دودھ کا پیالہ اسی طرح بھرا رہا جب ہر صحابی نے سیر ہو کر پی لیا تو حضور ﷺ کی خدمت میں پیش کیا۔

فاخذ القدح فوضعه علی یده فنظر الی فتبسم

آپ ﷺ نے پیالہ لیا ہاتھ میں رکھ کر میری طرف دیکھا اور تبسم فرمایا

اور فرمایا اے ابو ہریرہ اب میں اور تم ہی رہ گئے ہیں۔ میں نے عرض کیا ہاں یا رسول اللہ ﷺ' فرمایا بیٹھ جاؤ اور پیو میں نے پیا' فرمایا دوبارہ پیو۔ آپ ﷺ مجھے پینے کا حکم دیتے رہے یہاں تک کہ میں نے عرض کیا۔

لا والذی بعثک بالحق ما اجدله مسلکا

قسم اس ذات اقدس کی جس نے آپ ﷺ کو بھیجا اب کوئی گنجائش نہیں

فرمایا پیالہ مجھے دو میں نے پیش کیا آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی حمد کی' بسم اللہ پڑھی اور دودھ پیا تو وہ ختم ہوا۔ (البخاری ۔ الرقاق)

بکری کا جگر ایک سو تیس آدمیوں نے کھایا' ایک صاع جو اور بکری کو اتنے ہی آدمیوں نے کھایا پھر بقیہ حضرت عبدالرحمن نے اونٹ پر لادا' مذکورہ حدیث میں آیا کہ ایک پیالہ دودھ سے تمام اہل صفہ سیر ہو گئے۔ حالانکہ معمول کے مطابق تو ایک شخص کے لئے کافی نہیں ہوتا۔ جب یہ معلوم ہوا کہ اصحاب صفہ کی تعداد اس وقت سو سے زائد یا اس کے قریب تھی تو اس معجزہ کا عظیم ہونا اور برکت نبوی ﷺ کا نہایت ہی آشکار ہونا سامنے آتا ہے۔

۱ - حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ سے ہے کہ آپ ﷺ کے لئے بکری کا گوشت تیار کیا گیا فرمایا ابو رافع اس کی دستی لاؤ۔ میں نے پیش کیا دوبارہ فرمانے پر دستی پیش کی تیسری دفعہ فرمایا ابو رافع دستی لاؤ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ

وھل للشاة الا ذراعان

ہر بکری کی دو ہی دستیاں ہوتی ہیں۔

Marfat.com

آپ ﷺ نے فرمایا

لو سکت لناولتنی منها ما دعوت به — تم اگر خاموش رہتے۔ میرے کہنے پر دیتے رہتے یہ ختم نہ ہوتیں۔

اسے امام احمد اور طبرانی نے کبیر اور اوسط میں نقل کیا' امام احمد کی ایک سند حسن ہے۔ اسے امام احمد' ابن حبان اور ابو نعیم نے بھی سند حسن کے ساتھ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے' اسے امام احمد' دارمی' ابن سعد' ترمذی نے شمائل میں' طبرانی نے کبیر میں حضرت ابوعبیدہ خادم رسول اللہ ﷺ سے روایت کی اور اس کے راوی صحیح کے ہیں ماسوائے شہر بن حوشب کے انہیں بھی متعدد لوگوں نے ثقہ کہا ہے۔ لہٰذا یہ حدیث حسن ہے۔ اسے طبرانی نے کبیر میں ثقہ راویوں سے روایت کیا' ابن کثیر نے ابویعلی سے حضرت ابو رافع کی اہلیہ حضرت سلمٰی سے اسے بیان کیا' اسے ابویعلی' ابو نعیم اور بیہقی نے دلائل میں ذکر کیا' حافظ ابن حجر نے مطالب میں حضرت اسامہ بن زید سے نقل کر کے حسن کہا' اس میں کچھ ضعف ہے مگر اس کا شاہد ہے' محشی اور محقق نے بوصیری سے اس کا حسن ہونا نقل کیا ہے' اسے امام احمد نے ایسی سند سے روایت کیا ہے۔ جس میں مجہول راوی ہے یعنی ایک صحابی سے ہے۔ تو یہ حدیث مختلف طرق سے صحیح ہے۔ اس کے علاوہ متعدد نصوص ہیں جن میں خوارق اور معجزات عظیم کا تذکرہ ہے۔ مثلاً مسلم میں حضرت سلمہ سے مروی ہے کہ خیبر کے دن لشکر کا کھانا صرف اس قدر کھجور تھی جو بکری کے کھُر کے برابر ہو۔

اس طرح مسلم میں حضرت ابو ہریرہ سے ہے کہ قلیل زاد راہ سے پورے لشکر کو کھانا کھلایا گیا' مسلم میں حضرت جابر سے جو کا واقعہ اور ام مالک کی کپی کا واقعہ بھی منقول ہے۔ بخاری میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے جو کا واقعہ اسی طرح حضرت جابر کے والد کے تمام قرض خواہوں کے قرض کی کھجوروں سے ادائیگی کا واقعہ بھی ہے۔ حضرت ابو ہریرہ کی تھیلی' حضرت سمرہ سے منقول پیالہ کا واقعہ' حضرت نعمان بن مقرن سے مروی واقعہ کہ کھجوروں کا ڈھیر چار سو آدمیوں کو دیا گیا' حضرت دکین بن سعید سے مروی ہے کہ تھوڑی سی کھجوروں کو چار سو چالیس افراد میں تقسیم کیا گیا اور ان کے

Marfat.com

لئے کافی ہو گئیں' یہ تمام کی تمام روایات صحیح ہیں اور ان کے علاوہ بھی کثیر روایات ہیں' جن کا تذکرہ ہم نے کیا ہے معاملہ کو سمجھنے کے لئے کافی ہیں۔

۱۲۔ پتھر کی غلامی

آپ کی عظمت میں سے پتھر اور چٹانوں کی غلامی بھی ہے' اس سلسلہ میں واقعات تو بہت ہیں کچھ ذکر کر رہے ہیں۔

۱۔ حضرت ایمن مخزومی کہتے ہیں۔ میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں گیا تو انہوں نے بتایا' یوم خندق میں ہم خندق کھود رہے تھے' ایک سخت چٹان سامنے آ گئی ہم نے حضور ﷺ کی خدمت میں عرض کیا' فرمایا میں آ رہا ہوں' آپ ﷺ تشریف لائے بطن مبارک پر پتھر بندھے ہوئے تھے کیونکہ ہم نے وہاں تین دن سے کچھ نہ کھایا تھا۔

فاخذ رسول الله المعول فضرب فی الکدیة فعاد کثیبا اهیل

آپ ﷺ نے کدال پکڑ کر ماری تو وہ چٹان ٹکرے ٹکرے ہو گئی۔

(البخاری' کتاب المغازی)

دیکھئے جس چٹان سے صحابہ کے کدال عاجز آ گئے حتیٰ کہ انہوں نے آپ ﷺ سے پریشانی کا اظہار کیا لیکن آپ ﷺ نے اسے ایک ہی ضرب لگائی تو وہ ذرہ ذرہ ہو گئی۔

۲۔ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے ہے۔ ہمیں آپ ﷺ نے خندق کھودنے کا حکم دیا۔ ایک چٹان ایسی آ گئی جس میں ہماری کدالیں عاجز آ گئیں۔ ہم نے آپ ﷺ کی خدمت میں عرض کیا' آپ ﷺ تشریف لائے۔

فاخذ المعول فقال باسم الله فضرب ضربة فکسر ثلث الحجر اور فرمایا الله اکبر اعطیت مفاتیح الشام والله انی لابصر قصورها الحمرمن مکانی هذا

کدال لے کر اللہ کا نام لے کر اسے ماری اس کا تہائی حصہ ٹوٹ گیا۔

مجھے ملک شام کی چابیاں عنایت کر دی گئیں ہیں۔ اللہ کی قسم میں یہاں کھڑے اس کے سرخ محلات دیکھ رہا ہوں۔

Marfat.com

پھر آپ ﷺ نے بسم اللہ پڑھ کر دوسری ضرب لگائی تو اس کا ایک اور تہائی حصہ ٹوٹ گیا' تو فرمایا اللہ اکبر

عطیت مفاتیح فارس والله انی لا بصر المدائن وابصر قصرها الابیض من مکانی هذا

مجھے ملک فارس کی چابیاں دے دی گئیں ہیں۔ اللہ کی قسم میں مدائن شہر اور اس کے سفید محل یہاں سے دیکھ رہا ہوں۔

پھر آپ ﷺ نے بسم اللہ پڑھ کر تیسری ضرب لگائی تو باقی چٹان بھی اکھڑ گئی تو فرمایا۔ اللہ اکبر

اعطیت مفاتیح الیمن والله انی لا بصر ابواب صنعاء من مکانی هذا

مجھے یمن کی چابیاں عطا کر دی گئیں ہیں۔ اللہ کی قسم میں یہاں سے صنعاء کے ابواب ملاحظہ کر رہا ہوں۔

اسے امام احمد' نسائی نے کبری میں اور بیہقی نے روایت کیا' حافظ نے فتح میں اسے حسن کہا۔ طبرانی نے حضرت عبداللہ بن عمرو سے بھی اس کی مثل نقل کیا' بیہقی نے حضرت عمرو بن عوف اور نسائی نے طویل حدیث سند حسن سے ایک صحابی سے نقل کی' اس کا کچھ حصہ ابو داؤد نے بھی نقل کیا ہے' طبرانی نے کبیر میں حضرت عبداللہ بن عباس سے رجال صحیح سے روایت کیا ماسوائے عبداللہ ابن احمد بن حنبل اور نعیم العبدی کے یہ دونوں ثقہ ہیں۔ (مسند احمد' ۴ = ۳۰۳)

۴۔ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے ہے کہ ہم حضور ﷺ کے ساتھ سفر حج میں نکلے' طویل حدیث ہے اس میں بچے والی خاتون کا اور زراع کا واقعہ ہے۔ اس کا آخری حصہ یہ ہے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں نے کھجوروں کے باغات اور پتھروں کی چٹان دیکھی ہے۔ فرمایا' ان باغات کے پاس جاؤ اور ان سے کہو۔

ن رسول الله یامر کن ان تدانین لمخرج رسول وقل للحجارة مثل ذلک

تمہیں اللہ کے رسول ﷺ نے حکم دیا ہے تم رفع حاجت کے لئے پردہ

Marfat.com

میں ان کے پاس گیا اور آپ ﷺ کا حکم سنایا۔

فوالذی بعثه بالحق نبیا لقد جعلت انظر الی النخلات یخددن الارض خدا حتی اجتمعن وانظر الی الحجارة یتقافزن حتی صرن رجما خلف النخلات

بنو اور اسی طرح پتھروں سے کہو۔

اس اللہ کی قسم جس نے آپ ﷺ کو نبی برحق بنا کر بھیجا۔ میں نے دیکھا درخت اپنی اپنی جڑوں سے اکھڑ کر اکٹھے ہو گئے اور پتھروں نے جمع ہو کر درختوں کے ساتھ مل کر دیوار بنا لی۔

میں نے واپس آ کر عرض کیا' فرمایا پانی کا برتن لے کر چلو جب آپ ﷺ نے رفع حاجت فرما لیا فرمایا اے اسامہ باغات اور پتھروں سے کہو اپنی جگہ واپس ہو جاؤ' لہٰذا میں نے انہیں آپ ﷺ کا پیغام دیا تو وہ اپنی جگہ لوٹ گئے' اسے ابو یعلی' ابو نعیم اور بیہقی نے دلائل میں ذکر کیا' ان تمام کی سند میں معاویہ بن یحی الصدفی ہے جو ضعیف ہے۔ اس کے باوجود حافظ نے مطالب میں فرمایا اس کی سند حسن ہے۔ اور اس میں ضعیف راوی ہے۔ لیکن امام احمد کے ہاں طریق یعلی سے اس کا شاھد ہے۔ اس کے محقق نے بوصیری سے نقل کیا' اسے ابویعلی نے سند حسن سے روایت کیا ہے اور باب میں اس کے شواھد کا تذکرہ آ چکا ہے' بیہقی کہتے ہیں باب میں اس حدیث کے شواھد آ چکے ہیں۔ اس کی مثل حضرت جابر اور حضرت یعلی بن مرہ رضی اللہ عنھم سے بچے اور درختوں کے بارے میں روایت ہے جس میں زراع کا اضافہ ہے ۔ ہم کہتے ہیں اس حدیث کے متعدد شواھد ہیں آئندہ گفتگو میں اس کی طرف اشارہ کر رہے ہیں۔

۱۳ ۔ درختوں کی غلامی

جب پہاڑ غلامی کر رہے ہیں' پتھر حکم مان رہے ہیں' بادل طاعت کر رہے ہیں' مٹی حکم بجا لا رہی ہے۔ بت سجدہ ریز ہو رہے ہیں' پانی قربان ہو رہا ہے۔ کھانا طاعت گزاری کا مظاہرہ کر رہا ہے۔ تو اب درختوں کی غلامی بھی ملاحظہ کر لیجئے۔ ان کے بارے میں اتنے صحابہ سے مروی ہے کہ یہ معاملہ حد تواتر کو پہنچا ہوا ہے۔ ہم کچھ روایات کا

Marfat.com

تذکرہ کر دیتے ہیں۔

۱ - مسلم میں حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے مروی حدیث میں ہے کہ دوران سفر ایک وسیع وادی میں اترے تو رسول اللہ ﷺ رفع حاجت کے لئے تشریف لے گئے میں پانی کا برتن لے کر ساتھ ہو لیا' آپ ﷺ نے دیکھا کوئی مقام ستر نہ تھا تو وادی کے کنارے پر درخت نظر آئے آپ ﷺ نے ایک کے پاس جا کر اس کی ٹہنی پکڑ کر فرمایا

انقادی علی باذن اللہ — اللہ تعالیٰ کے حکم سے میری طاعت کر

وہ درخت غلام بن کر آپ ﷺ کے ساتھ اس طرح چل پڑا جیسے نکیل شدہ اونٹ اپنے مالک کے ساتھ چلتا ہے۔ حتیٰ کہ دوسرے درخت کے پاس آپ ﷺ پہنچ گئے اس سے بھی آپ ﷺ نے یہی فرمایا تو وہ بھی غلامی کرنے لگا' ان دونوں کو آپ ﷺ نے فرمایا۔

التئما علی باذن اللہ — اللہ کے حکم سے تم دونوں میرے لئے پردہ بنا دو

میں پریشان ہوا شاید میرے قریب آنے کی وجہ سے آپ ﷺ دور تشریف لے گئے ہیں۔ میں بیٹھا سوچ ہی رہا تھا کہ آپ ﷺ تشریف لے آئے اور دونوں درخت اپنی اپنی جگہ واپس لوٹ گئے (المسلم' کتاب الزھد)

۲ - حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے ہے۔ ایک اعرابی حضور ﷺ کی خدمت میں آیا اور کہنے لگا۔

بم اعرف انک رسول اللہ — میں کیسے جان لوں آپ ﷺ اللہ کے رسول ہیں؟

فرمایا اگر میں اس کھجور کے گچھے کو بلاؤں اور وہ گواہی دے میں اللہ کا رسول ہوں تو پھر کیا خیال ہے؟ کہنے لگا پھر مان لوں گا آپ ﷺ نے گچھے کو بلایا۔

فجعل العذق ینزل من النخلۃ حتی سقط فی الارض فجعل ینقز حتی اتی النبی — گچھا کھجور سے نیچے آ گرا اور آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو گیا۔

Marfat.com

اس کے بعد فرمایا اب واپس لوٹ جا تو وہ اپنے مقام پر واپس لوٹ گیا۔ وہ اعرابی آپ ﷺ پر ایمان لے آیا' اسے امام احمد' بخاری نے تاریخ میں' ترمذی' حاکم' ابن حبان نے صحیح کہا' ذھبی نے حکم برقرار رکھا' دارمی' ابویعلی' طبرانی نے کبیر میں' بیھقی' ابونعیم نے دلائل میں ذکر کیا ان میں سے اکثر کی سند صحیح ہے۔ ایک اور روایت کا تذکرہ قسم اول میں سجود درخت کے تحت گزر چکا ہے۔

۳۔ حضرت یعلی بن مرہ رضی اللہ عنہ سے ہے میں نے رسول اللہ ﷺ سے تین چیزیں ایسی دیکھیں جو مجھ سے پہلے کسی نے نہیں دیکھیں اور نہ میرے بعد کوئی دیکھے گا' طویل حدیث میں ہے کہ میں حضور ﷺ کے ساتھ سفر میں تھا' ایک جگہ آپ ﷺ نے فرمایا کوئی ایسی شے ہے جو ستر کا کام دے؟ عرض کیا ایک درخت ہے لیکن وہ ستر کے لئے کافی نہیں فرمایا اس کے قریب کچھ ہے؟ عرض کیا اس کے قریب ایک اور درخت ہے فرمایا ان دونوں کے پاس جاؤ اور کہو۔

ان رسول الله يأمر كما ان تجتمعا باذن الله — رسول اللہ ﷺ فرما رہے ہیں اللہ کے حکم سے دونوں جمع ہو جاؤ۔

وہ دونوں جمع ہو گئے۔ رفع حاجت کے بعد مجھے فرمایا انہیں واپسی کا کہہ دو میں نے کہا تو وہ اپنی جگہ واپس لوٹ گئے' بعض محدثین نے اسے یعلی کے والد حضرت مرۃ سے نقل کیا ہے' اسے امام احمد' ابن ابی شیبہ نے رجال صحیح سے نقل کیا ہے' ابن ماجہ' حاکم نے صحیح کہا' ذہبی نے اس حکم کو برقرار رکھا' ابونعیم' بیھقی نے دلائل میں ذکر کیا' ابن کثیر کہتے ہیں' یہ متعدد طرق جیدہ ماہرین حدیث کے ہاں غلبہ ظن و قطیعت تک پہنچاتے ہیں کہ حضرت یعلی بن مرۃ سے یہ واقعہ منقول ہے۔ (مسند احمد' ۴ = ۱۷۰)

اس سلسلے میں اور بھی روایات ہیں' بعض میں خود حکم دینے کا ذکر ہے اور بعض میں صحابہ کے ذریعے' ایسے واقعات دس صحابہ سے مروی ہیں ان میں حضرت عمر' حضرت انس' حضرت جابر' ابن عمر' حضرت بریدہ' ابن مسعود' حضرت غیلان بن سلمہ' حضرت یعلی بن امیہ اور حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنھم ہیں۔

Marfat.com

۱۴۔ تھن کی فرمانبرداری

جیسے جمادات اور نباتات نے رحمتہ للعالمین ﷺ کی طاعت کی اسی طرح حیوانات نے بھی غلامی کا حق ادا کیا۔ لیکن یہاں حیوان کے ایک جز (تھن) کی غلامی کا تذکرہ ہو رہا ہے۔ خود حیوانات کی طاعت کا ذکر نمبر ۱۵ میں آ رہا ہے۔ اس بارے میں بہت سی روایات ہیں۔ ہم یہاں صرف دو کا تذکرہ کرتے ہیں۔

۱۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے ہے۔ میں نوجوانی میں عقبہ بن ابی معیط کی بکریاں چرایا کرتا' ہجرت کے دنوں میں رسول اللہ ﷺ اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور فرمایا اے نوجوان کیا تو ہمیں کچھ دودھ پلائے گا؟ میں نے عرض کیا میں تو امین ہوں اس لئے دودھ نہیں پلا سکتا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کیا تیرے پاس ایسی کوئی بکری ہے جو ابھی حاملہ نہ ہوئی ہو؟ عرض کیا ہاں ہے۔ میں نے پیش کی' آپ ﷺ نے

مسح الضرع و دعا فحفل الضرع — تھن کو مس فرما کر دعا کی تو وہ دودھ سے بھر گیا۔

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کونوں والا پتھر لائے اور اس میں دودھ دوہا' حضور ﷺ نے' ابوبکر رضی اللہ عنہ نے پھر میں نے دودھ پیا۔ آپ ﷺ نے پھر تھن کو حکم دیا خالی ہو جا تو وہ فی الفور دودھ سے خالی ہو گیا' میں نے عرض کیا مجھے تعلیم دیجئے۔ فرمایا۔

انک غلام معلم — تو معلم نوجوان ہے۔

میں نے آپ ﷺ کے مقدس منہ سے ستر سورتیں سیکھی ہیں۔

اسے امام احمد' طیالسی' ابن ابی شیبہ' ابویعلی' ابونعیم' بیہقی' تیمی نے دلائل میں' طبرانی نے کبیر و صغیر میں' ابن سعد' فسوی' ابن حبان اور حسن بن عرفہ نے ذکر کی ہے۔ ذھبی اور احمد شاکر نے اسے صحیح کہا ہے اور یہ حسن حدیث ہے۔

(مسند احمد، ۱ = ۳۸۹)

اس حدیث میں دو اہم امور کا ذکر ہے۔

۱۔ دودھ کا اترنا حالانکہ وہ حاملہ نہ تھی خلاف عادت ہے۔

۲۔ آپ ﷺ کا تھن کو فرمانا دودھ سے خالی ہو جا اور پہلی حالت پر ہو جا۔

۲۔ حضرت ام معبد رضی اللہ عنہا کے قصہ میں ہے۔ کہ جب ہجرت کے موقعہ پر

Marfat.com

رسول اللہ ﷺ حضرت ابوبکر اور عامر بن فہیرۃ اپنے راستے کی نشاندہی کرنے والے ابن ر یقط کے ساتھ ام معبد کے خیمہ کے پاس سے گزرے تو ان سے گوشت یا کھجور کے بارے میں پوچھا تاکہ خرید کر استعمال کریں لیکن وہاں کوئی ایسی شے نہ تھی کیونکہ علاقہ قحط زدہ تھا' آپ ﷺ نے وہاں بکری دیکھی تو فرمایا ام معبد اس بکری کا کیا حال ہے؟ عرض کیا کمزوری کی وجہ سے دوسری بکریوں سے پیچھے رہ گئی ہے۔ فرمایا یہ دودھ دیتی ہے عرض کیا یہ اس عمر سے گزر چکی ہے۔ فرمایا' کیا تم مجھے دھونے کی اجازت دیتی ہو۔ عرض کیا۔

بابی انت وامی ان رأیت بها حلبا فاحلبها — میرے ماں باپ قربان اگر آپ ﷺ دودھ محسوس فرماتے ہیں تو دھو لیں۔

آپ نے اس کے تھنوں پر ہاتھ پھیرا' اللہ تعالیٰ کا مبارک نام لیا اور بکری کے لئے دعا فرمائی۔

فتفاحت علیه ودرت واجترت و دعا بانا یربض الرهط فحلب فیه ثجا حتی علاه البهاء ثم سقاها حتی رویت و سقی اصحابه حتی رووا — تو بکری کے تھنوں میں دودھ بھر آیا۔ آپ ﷺ نے برتن منگوا کر اسے دوہا حتیٰ کہ برتن بھر گیا وہ دودھ اس خاتون کو پلایا پھر اپنے ساتھیوں کو دیا۔ انہوں نے بھی سیر ہو کر پیا۔

پھر دوبارہ دوہا حتیٰ کہ برتن بھر گیا۔

اسے طبرانی' ابن سعد' ابونعیم' بیہقی نے دلائل میں' حاکم نے کئی طرق سے' بعض کو صحیح کہا' ذہبی نے اس حکم کو برقرار رکھا' ہیثمی نے اسے صحیح کہا' ابن حجر نے حضرت قیس بن لقمان سے بیان کیا ہے۔ (المعجم الکبیر ۴ = ۵۵)

ابن اثیر کہتے ہیں حدیث ام معبد علماء کے درمیان مشہور ہے اور کتب میں مروی ہے اور دلائل نبوت میں سے ہے۔ اسے حفاظ حدیث کی پوری جماعت نے روایت کیا

Marfat.com

ہے' حافظ ابن کثیر کا قول ہے' یہ واقعہ مشہور ہے اور ایسے طرق سے مروی جو ایک دوسرے کو تقویت دیتے ہیں۔

ہم کہتے ہیں اس حدیث میں بھی دو امور قابل توجہ ہیں۔

۱۔ یہ واقعہ ہجرت کے موقع کا ہے اور واقعہ ابن مسعود کی بعثت کے ابتدائی دنوں کا ہے۔ جیسا کہ حدیث جابر' حدیث بریدہ اور دیگر احادیث کثیر سے معلوم ہوتا ہے

۲۔ حدیث ابن مسعود میں تھا کہ آپ ﷺ نے تھن کو دودھ سے خالی ہونے کا حکم دیا اور وہ حکم بجا لاتے ہوئے خالی ہو گیا لیکن قصہ ام معبد میں ہے وہ بکری پھر ہمیشہ دودھ دیتی رہی اور یہ برکت تاحیات (حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور تک) حاصل رہی۔ حتیٰ کہ بہت سی روایات ہیں کہ قحط کے دنوں میں بھی وہ بکری دودھ دیا کرتی تھی۔

شاید واقعہ ابن مسعود میں دودھ واپس کر دینے کی وجہ مالک کا کافر ہونا ہو اور وہ ابن ابی معیط تھا۔ رہا معاملہ حضرت ام معبد کی بکری کا تو اہل اسلام کے لئے تھی۔

۱۵۔ حیوانات کی فرمانبرداری

جمادات ونباتات کی طرح حیوانات نے بھی آپ ﷺ کی طاعت و غلامی کی۔ اس بارے میں بعض روایات متواتر ہیں۔ جیسا کہ ذکر کریں گے یہاں محض موضوع کی تکمیل کے لئے بعض روایات کا ذکر کر رہے ہیں۔ کیونکہ موضوع جمادات کی غلامی و محبت ہے۔

۱۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ ﷺ سب سے خوبصورت' سب سے زیادہ سخی تھے اور سب سے زیادہ بہادر تھے' ایک رات اہل مدینہ خوف زدہ ہو گئے اور کچھ لوگ بانب آواز (جس کی وجہ سے خوف لاحق ہوا تھا) نکلے تو دیکھا آپ ﷺ ادھر سے واپس تشریف لا رہے ہیں۔

وھو علی فرس لابی طلحة عری فی عنقه السیف وھو یقول لم تراعوا لم تراعوا

آپ ﷺ ابو طلحہ کے گھوڑے پر تھے' تلوار بھی ساتھ تھی اور فرمایا فکر نہ کرو

Marfat.com

اور گھوڑے کے بارے میں فرمایا

وجدناہ بحرا اسے ہم نے سمندر سا تیز رفتار پایا ہے۔

حالانکہ وہ گھوڑا پہلے تیز رفتار نہ تھا (المسلم' کتاب الفضائل)

بخاری کی روایت میں ہے۔ ایک دفعہ اہل مدینہ خوف زدہ ہو گئے' حضور ﷺ ابو طلحہ کے گھوڑے پر سوار ہو کر باہر نکلے اور وہ گھوڑا ست رفتار تھا۔ جب آپ ﷺ واپس لوٹے تو فرمایا۔

وجدنا فرسکم هذا بحرا ہم نے اسے سمندر (تیز رفتار) پایا ہے۔

اس کے بعد اس کا مقابلہ نہ کیا جا سکتا۔ (البخاری' کتاب الجھاد)

بخاری کی ہی دوسری روایت میں ہے۔ جب لوگ خوفزدہ ہوئے تو آپ ﷺ ابو طلحہ کے کمزور و ست رفتار گھوڑے پر سوار ہو کر نکلے' لوگ بھی بعد میں نکلے واپسی پر فرمایا نہ گھبراؤ اور

انه لبحر فما سبق بعد ذلک الیوم (البخاری' کتاب الجھاد) یہ گھوڑا سمندر کی طرح تیز رفتار ہے۔ اس دن کے بعد اس کا کوئی گھوڑا مقابلہ نہ کر پاتا۔

یہ گھوڑا نہایت ہی ست رفتار تھا مگر جب آپ ﷺ نے اس پر سواری فرمائی تو وہ اس قدر تیز رفتار ہو گیا کہ اس دن کے بعد اس سے آگے کوئی گھوڑا نہ گزر سکتا تھا۔ اللہ تعالیٰ کی خصوصی رحمتیں ہوں اللہ کے نبی اور اس کے منتخب بندے پر۔ اس گھوڑے کو آپ ﷺ کے سوار ہونے سے برکت حاصل ہو گئی کہ اس سے آگے نہیں گزرا جا سکتا تھا اور نہ ہی مقابلہ کیا جا سکتا جیسا کہ حضرت جعیل انجعی کے گھوڑے کو آپ ﷺ کے ٹھوکر لگانے اور دعا دینے سے حاصل ہو گئی تھی۔

۲۔ حضرت جعیل انجعی رضی اللہ عنہ سے ہے۔ میں آپ ﷺ کے ساتھ غزوہ میں شریک تھا میرے پاس جو گھوڑا تھا وہ نہایت ہی کمزور اور لاغر تھا رسول اللہ ﷺ پیچھے سے تشریف لے آئے فرمایا اے صاحب فرس جلدی چلو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ یہ ست

Marfat.com

اور کمزور ہے۔

فرفع رسول الله مخفقة كانت معه فضر بها وقال اللهم بارک له فيها

آپ ﷺ نے اپنے کوڑے سے اسے ضرب لگائی اور دعا کی۔ اے اللہ اس میں برکت عطا فرما۔

اس کے بعد اس کی کیفیت یہ تھی

ما املک رأسها ان تقدم الناس ولقد بعت من بطنها باثنی عشر الفا

میں اب اسے لوگوں سے آگے بڑھنے سے روک نہیں سکتا تھا۔ میں نے اس کی اولاد کو بارہ ہزار میں بیچا۔

اسے نسائی نے کبریٰ میں اور بیہقی نے دلائل میں ذکر کیا۔ حافظ نے اصابہ میں اسے صحیح کہا (الاصابہ' ۱ = ۳۹)

۳ ۔ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے ہے کہ میرے پاس اونٹ تھا اس نے مجھے نہایت ہی پریشان کیا میں نے چاہا اسے یہیں چھوڑ دوں اتنے میں رسول اللہ ﷺ تشریف لے آئے۔

فدعا لی وضربه فسار سيرا لم يسر مثله (البخاری' کتاب الشروط)

آپ ﷺ نے دعا فرمائی اور اسے ضرب لگائی پھر اس کی مثل کوئی چل نہ سکتا تھا۔

مسلم میں ہے۔ میں حضور ﷺ کے ساتھ غزوہ میں شریک تھا آپ ﷺ سے اس حال میں ملاقات ہوئی کہ مجھے سواری نے پریشان کر دیا تھا اتنی عاجز آ چکی تھی کہ اس کے چلنے کی امید نہ تھی آپ ﷺ نے فرمایا تیرے اونٹ کو کیا ہے؟ عرض کیا بیمار ہے' آپ ﷺ نے اسے پچھلی طرف سے ٹھوکر لگائی اور دعا کی۔

فمازال بين ايدی الابل قدامها يسير

اس کے بعد تمام اونٹوں سے آگے چلا کرتا۔

اور پوچھا اب اونٹ کا کیا حال ہے؟ میں نے عرض کیا اب تو بہتر ہے۔ (المسلم کتاب المساقاۃ)

Marfat.com

مسلم کی ایک اور روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے اسے چھڑی لگائی تو وہ دوڑ پڑا۔

فکنت بعد ذلک احبس خطامه لاسمع حدیثه فما اقدر علیه

پھر میں بات سننے کے لئے اس کی نکیل کھینچتا ہی رہ گیا مگر میں اسے کنٹرول نہ کر سکا۔

(المسلم، کتاب المساقاۃ)

آپ ﷺ نے اس اونٹ کو جھڑکا اور اس کے لئے دعا کی تو اب اس کو نکیل سے روکنا دشوار ہو گیا کیونکہ اس کے بعد وہ دیگر اونٹوں سے آگے چلتا تھا' یہ واقعہ حاطب کی اونٹنی کی مانند ہے۔

۴ - حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے ایک شخص حضور ﷺ کی خدمت میں آیا اور عرض کی میں نے نکاح کیا ہے۔ اسی حدیث میں ہے کہ بنو عمیس کی طرف ایک وفد بھیجا ان میں سے ایک آدمی نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میری اونٹنی چلنے سے عاجز آ چکی ہے۔ آپ ﷺ نے اس اونٹنی کے پاس تشریف لا کر اسے پاؤں سے ٹھوکر لگائی تو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں اس کے بعد

والذی نفسی بیده لقد رأیتها تسبق القائد

قسم اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے۔ میں نے اسے ہمیشہ ہر قافلہ سے آگے چلنے والی سواری کے بھی آگے ہی دیکھا۔

(المسلم، کتاب النکاح)

۵ - حضرت حکم بن حارث السلمی رضی اللہ عنہ سے ہے مجھے رسول اللہ ﷺ نے بھیجا۔ آپ ﷺ میرے پاس سے گزرے میری اونٹنی چل نہیں رہی تھی اور میں اسے مار رہا تھا۔ فرمایا اسے نہ مارو آپ ﷺ نے اسے فرمایا

حل فقامت فسارت مع الناس

چل وہ لوگوں کے ساتھ چلنا شروع ہو گئی۔

اسے طبرانی نے روایت کیا اور اس کے راوی ثقہ ہیں۔

حیوانات کی طاعت و حکم بجا آوری پر کثیر واقعات ہیں۔ جو ذکر ہوئے ہیں رہنمائی کے لئے

Marfat.com

کافی ہیں۔

دونوں فصلوں کا خاتمہ

ہم نے دو فصلوں میں محبت جمادات اور طاعت جمادات کے ساتھ ساتھ نباتات' حیوانات کی محبت کا تذکرہ بھی کیا ہے۔ ان میں سے چار اہم فوائد حاصل ہوتے ہیں۔

۱۔ جمادات ادراک رکھتے ہیں اسی طرح نباتات اور حیوانات بھی۔ ہم نے اس موضوع پر ضخیم کتاب لکھی ہے جو اللہ کی توفیق سے عنقریب شائع ہو گی۔

۲۔ حضور ﷺ سے محبت و عقیدت جمادات کے ادراک کا ایک مظاہرہ ہے۔

۳۔ اسی طرح آپ ﷺ کی طاعت بھی ادراک کا ہی مظہر ہے۔

۴۔ حضور نبی کریم اور رسول امین ﷺ کی عظمت' بلندی مقام' رفعت شان اور آپ ﷺ سے اللہ تعالیٰ کی محبت کا اظہار ہے۔ کیونکہ اس نے جمادات' نباتات اور حیوانات میں آپ ﷺ کی محبت و طاعت پیدا فرمائی' اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ہمیں اس بات سے آگاہ فرما دیا ہے کہ زمین۔ آسمان کے درمیان جو کچھ ہے وہ اسی کے حکم سے مسخر ہوتا ہے جیسا کہ فرمان ہے۔

۱۔ اَلَمْ تَرَوْا اَنَّ اللّٰہَ سَخَّرَ لَکُمْ مَّا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ وَاَسْبَغَ عَلَیْکُمْ نِعَمَہٗ ظَاھِرَۃً وَّبَاطِنَۃً (لقمان ۔ ۲۰)

کیا تم نے نہ دیکھا کہ اللہ نے تمہارے لئے کام میں لگائے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہیں اور تمہیں بھرپور دیں اپنی نعمتیں ظاہر اور چھپی۔

دوسرے مقام پر فرمایا۔

۲۔ اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰہَ سَخَّرَلَکُمْ مَّا فِی الْاَرْضِ وَالْفُلْکَ تَجْرِیْ فِی الْبَحْرِ بِاَمْرِہٖ وَیُمْسِکُ السَّمَآءَ اَنْ تَقَعَ عَلَی الْاَرْضِ اِلَّا بِاِذْنِہٖ (الحج ۔ ۶۵)

کیا تو نے نہ دیکھا کہ اللہ نے تمہارے بس میں کر دیا جو کچھ زمین میں ہے اور کشتی کہ دریا میں اس کے حکم سے چلتی ہے اور وہ روکے

Marfat.com

ہوئے ہے آسمان کو کہ زمین پر نہ
گر پڑے مگر اس کے حکم سے۔

تیسرے مقام پر فرمایا۔

۳ ۔ وَسَخَّرَ لَكُمْ مَّا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا مِّنْهُ ط (الجاثیہ ۔ ۱۳)

اور تمہارے لئے کام میں لگائے جو کچھ آسمانوں میں ہیں جو کچھ زمین میں اپنے حکم سے

یہ خطاب انسان سے ہے۔ اگر اصل بھی مراد ہو تو وہ حضرت آدم علیہ السلام ہیں جو روز قیامت آپ ﷺ کے جھنڈے تلے ہوں گے' حضور ﷺ اس وقت بھی نبی تھے جب حضرت آدم علیہ السلام ابھی تخلیق بھی نہ ہوئے تھے تو آپ ﷺ کی ذات گرامی بالاتفاق ان سے افضل ہے اور اگر عام لوگ مراد ہیں تو حضور ﷺ تمام کے سردار' ان سے بہتر اور افضل ہیں کیونکہ انبیاء علیہم السلام باقی تمام انسانوں سے افضل اور رسول باقی انبیاء سے افضل اور اولوا العزم باقی رسولوں سے افضل اور آپ ﷺ ان تمام سے افضل ہیں' جب اللہ تعالیٰ نے ان کو ہر انسان کے لئے مسخر فرمایا ہے تو آپ ﷺ ان تمام سے افضل ہیں' جب اللہ تعالیٰ نے ان کو ہر انسان کے لئے مسخر فرمایا ہے تو آپ ﷺ کے لئے یہ بطریق اولیٰ مسخر ہوں گے۔ کیونکہ آپ ﷺ رسولوں کے سردار اور تمام مخلوق سے افضل ہیں' بلکہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس سے آگاہ فرمایا ہے کہ کچھ جمادات کو اس نے بعض رسولوں کے لئے مسخر فرمایا جیسا کہ فرمان مقدس ہے۔

۱ ۔ وَسَخَّرْنَا مَعَ دَاوٗدَ الْجِبَالَ يُسَبِّحْنَ وَالطَّيْرَ ط وَكُنَّا فٰعِلِيْنَ (الانبیاء ۔ ۷۹)

اور داؤد کے ساتھ پہاڑ مسخر فرما دیئے کہ تسبیح کرتے اور پرندے اور یہ ہمارے کام تھے۔

۲ ۔ فَسَخَّرْنَا لَهُ الرِّيْحَ تَجْرِيْ بِاَمْرِهٖ رُخَآءً حَيْثُ اَصَابَ وَالشَّيٰطِيْنَ كُلَّ بَنَّآءٍ وَّغَوَّاصٍ وَّاٰخَرِيْنَ مُقَرَّنِيْنَ فِي الْاَصْفَادِ (ص ۔ ۳۶ ۔ ۳۸)

تو ہم نے ہوا اس کے بس میں کر دی کہ اس کے حکم سے نرم نرم چلتی' جہاں وہ چاہتا اور دیو بس میں کر دیئے ہر معمار اور غوطہ خور اور

Marfat.com

دوسرے اور بیڑیوں میں جکڑے
ہوئے۔

ب یہ تسخیر حضرت داؤد علیہ السلام کے لئے ہے تو آپ ﷺ کے لئے بطریق اولیٰ ہو
ا۔ کیونکہ آپ ﷺ تمام مخلوق سے افضل اور معزز ہیں۔ بلکہ اللہ تعالیٰ نے تو اس
کائنات کی بعض چیزیں کافر خبیث کے لئے مسخر کر دی ہیں۔ مثلاً دجال لیکن یہ اس پر
رم نہیں بلکہ بطور استدراج ہے۔ تو متقی انسان کو تو بطریق اولیٰ تسخیر حاصل ہو گی ہاں
اگرچہ ان میں سے ہر کوئی لازم نہیں۔

آپ ﷺ کی تمام انبیاء' اور رسل علیہم السلام پر فضیلت کے لئے یہ کافی ہے کہ ان
سے آپ ﷺ کے بارے میں عہد لیا گیا۔ ارشاد رب العزت ہے۔

وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ النَّبِيّٖنَ لَمَآ اٰتَيْتُكُمْ مِّنْ كِتٰبٍ وَّ حِكْمَةٍ ثُمَّ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَلَتَنْصُرُنَّهٗ قَالَ ءَاَقْرَرْتُمْ وَاَخَذْتُمْ عَلٰى ذٰلِكُمْ اِصْرِىْ قَالُوْٓا اَقْرَرْنَا قَالَ فَاشْهَدُوْا وَاَنَا مَعَكُمْ مِّنَ الشّٰهِدِيْنَ

(آل عمران - ۸۰)

اور یاد کرو جب اللہ نے پیغمبروں سے ان کا عہد لیا جو میں تم کو کتاب اور حکمت دوں پھر تشریف لائے تمہارے پاس وہ رسول کہ تمہاری کتابوں کی تصدیق فرمائے۔ تو تم ضرور ضرور اس پر ایمان لانا اور ضرور ضرور اس کی مدد کرنا۔ فرمایا کیوں تم نے اقرار کیا اور اس پر میرا بھاری ذمہ لیا سب نے عرض کی ہم نے اقرار کیا فرمایا تو ایک دوسرے پر گواہ ہو جاؤ اور میں تمہارے ساتھ گواہوں میں ہوں۔

اس لئے اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی وصفی محمد ﷺ کی محبت جمادات' نباتات' حیوانات کے اندر ودیعت کر دی اور ان پر آپ ﷺ کی طاعت و فرمانبرداری لازم فرما دی' یہ کائنات

Marfat.com

اللہ تعالیٰ کے اذن اور اس کے حکم سے مسخر ہوتی ہے۔ اس میں اسی کا ارادہ چلتا ہے اور اس نے اپنے رسول ﷺ کو اسی لئے مبعوث فرمایا ہے کہ اس کے حکم پر رسول کی طاعت کی جائے جیسا کہ خالق کا فرمان ہے۔

وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا لِيُطَاعَ بِاِذْنِ اللّٰهِ (النساء ۔ ۶۴)

اور ہم نے کوئی رسول نہ بھیجا مگر اس لئے کہ اللہ کے حکم سے اس کی اطاعت کی جائے۔

اس لئے آپ ﷺ نے فرمایا "انقادی علی باذن اللہ" (اللہ کے حکم پر میری طاعت کر) تو ان جمادات وغیرہ کی طاعت آپ ﷺ کی ذات کی وجہ سے نہیں بلکہ اللہ کے حکم سے ہے اور اس کے ارادے کے مطابق ہے۔

نبی اکرم ﷺ کو اللہ تعالیٰ کے ہاں جو مقام حاصل ہے اور اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو جن اعزازات سے نوازا ہے۔ اس سے آپ ﷺ آگاہ تھے تو جمادات' نباتات اور حیوانات کو احکام صادر فرمانے سے پہلے آپ ﷺ کو ان کے بجا لانے کا یقین تھا بلکہ جب آپ ﷺ انہیں کوئی حکم صادر فرماتے تو ان کی بجا آوری کا صحابہ کو اپنی ذات سے بڑھ کر یقین ہوتا تھا۔ اس لئے وہ ہر معاملہ میں آپ ﷺ کی طرف رجوع کرتے کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں آپ ﷺ کی قدر و منزلت اور عزت و جاہ کو خوب جانتے تھے اور اس پر ایمان رکھتے تھے کہ اللہ آپ کے ارادے کو مکمل فرمانے والا ہے۔ یہی وجہ ہے صحابہ کرام اپنے نبی ﷺ کی محبت و طاعت میں ضرب الامثال ہیں' ان کے ایسے واقعات سے متعدد کتب پُر ہیں۔

یہ تمام امور عالم ملک کے ہیں۔ جو شرعاً اور عقلاً جائز ہیں اور ایسی نصوص صریحہ سے ان کا ثبوت ہے جو قطعیت کی مفید ہے جیسا کہ گزر چکا ہے لہٰذا یہ کوئی بعید از قیاس باتیں نہیں۔ لیکن یہاں ایک اہم سوال باقی ہے کیا انسان محبت و طاعت میں جمادات' نباتات اور حیوانات سے بڑھ سکتا ہے' کیا یہ امت اپنے اسلاف صحابہ کرام کی طرح اپنے نبی ﷺ سے محبت و طاعت کا درجہ پا سکتی ہے تاکہ یہ ان کے طریق و نہج پر چل کر اللہ تعالیٰ کی رضا و خوشنودی حاصل کر لیں' ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

Marfat.com

وَالسّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهٰجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ وَالَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْاعَنْهُ وَاَعَدَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ تَحْتَهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ

(التوبہ - ۱۰۰)

اور سب میں اگلے پہلے مہاجر اور انصار اور جو بھلائی کے ساتھ ان کے پیرو ہوئے اللہ ان سے راضی اور وہ اللہ سے راضی۔ اور ان کے لئے تیار کر رکھے ہیں باغ جن کے نیچے نہریں بہیں ہمیشہ ہمیشہ ان میں رہیں یہی بڑی کامیابی ہے۔

یہاں یہ ذہن نشین رہنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ نے اس امت کو اپنے نبی ﷺ سے محبت اور آپ ﷺ کی طاعت کا حکم فرما رکھا ہے۔

ہم امید کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے قول میں ثابت قدمی عطا فرمائے گا ورنہ جو کچھ ہم لکھتے' کہتے ہیں یہ ہمارے خلاف حجت بن جائے گا' آئندہ فصول میں آپ ﷺ کی محبت و طاعت کے لزوم پر دلائل آئیں گے اور وہ ہر شے کا مقدمہ ہیں۔

Marfat.com

نبی اکرم سے انسانوں کی محبت

Marfat.com

Marfat.com

دوسرا باب

نبی اکرم ﷺ سے انسانوں کی محبت

اس کی بھی دو فصلیں ہیں

فصل اول — انسان کی آپ ﷺ سے محبت

فصل ثانی — انسان اور آپ ﷺ کی طاعت

Marfat.com

Marfat.com

فصل اول

حضور ﷺ کے ساتھ انسانوں کی محبت

انسان کی تخلیق اصلاً اور فطرتاً محبت پر ہے۔ کسی عاقل انسان کا وجود محبت کے بغیر متصور نہیں ہو سکتا' خواہ وہ محبت جبلی ہو یا دینی یا کسی اور وجہ سے' تاریخ میں مجازی محبوبوں کے بارے میں جو کچھ ملتا ہے وہ تصور محبت ناقص ہے۔ کیونکہ انسان جس قدر بڑا ہوتا ہے اس کی تمناو آرزو بھی بڑی ہوتی ہے اور جس قدر انسان گھٹیا ہو گا اس کی خواہش بھی ادنیٰ اور کمزور ہو گی محبت کی طرف دعوت دینے والے بہت سے اسباب ہیں۔ لہٰذا پہلے ہمیں ان اسباب پر گفتگو کر لینی چاہئے تاکہ اس اہم اور حساس موضوع کو بہتر طور پر نبھایا جا سکے۔

محبت کے عوامل و اسباب

محبت کے عوامل و اسباب درج ذیل ہو سکتے ہیں۔

ا۔ محبت فردیہ (انسان کی اپنی ذات سے محبت)

یہی وجہ ہے کہ انسان اپنے نفس کو قربان نہیں کرتا مگر اس جگہ جو اس کے نفس سے زیادہ قیمتی اور معزز ہو' اس بنا پر جہاد پر ابھارتے وقت نفس کو مال پر تقدیم حاصل ہوتی ہے۔ کیونکہ وہاں مقصد اس سے کہیں بلند و اعلیٰ ہوتا ہے۔ کبھی یہ محبت انحطاط کا شکار ہو کر نفس اپنے آپ ﷺ کو غیر پر بلند سمجھنے لگ جاتا ہے۔ اور اسے اپنا وجود سب سے معزز' سب سے قیمتی اور ارفع دکھائی دینے لگتا ہے۔

۲۔ محبت جبلیہ

یہ تمام صاحب عقل لوگوں میں موجود ہے۔ مثلاً والد کی محبت اولاد کے ساتھ یا اولاد کی محبت والدین کے ساتھ' یہ فطرتی محبت ہے جس کی بنا پر والد' اولاد کے لئے کیا کچھ

Marfat.com

نہیں کرتا' اگر انسان میں یہ فطرتی محبت نہ ہوتی تو دنیا میں اتنے محلات تعمیر نہ ہوتے اور اتنی طویل دنیا نہ ہوتی' والد تمام زندگی مصیبتیں اور مشقتیں جھیلتا ہے۔ ماں' اولاد کی خاطر اپنے آپ کو ہلاکت کے دروازے تک لے جاتی ہے' والدین اولاد کی بہتری چاہتے ہیں خواہ اولاد چھوٹی ہو یا بڑی' انسان کو اس طرح' اھل' رشتہ دار اور خاندان سے محبت ہوتی ہے۔

۳۔ محبت شہوانیہ

مثلاً خاوند و بیوی کے درمیان محبت خصوصاً جب وہ جوان ہوں اور نکاح کے ابتدائی دن ہوں' جب کچھ مدت گزر جائے تو اکثر طور پر اس میں تبدیلی آ جاتی ہے۔ پھر یہ تعلق شہوانی نہیں رہ جاتا بلکہ مروت اور اشتراک میں بدل جاتا ہے۔

۴۔ محبت فطریہ

اس میں جانب عقل غالب ہے۔ مثلاً حسن سے محبت کیونکہ کوئی کم ہی انسان ہو گا جو جمال سے محبت نہ کرے خواہ وہ جمال حقیقی یا خیالی یا واقعی ہو۔ مثلاً خوبصورت فطرتی مناظر جیسے آبشاریں' نہریں اور سرسبز پہاڑ حتیٰ کہ ان قدرتی مناظر کی تصویر ہو تو اس کی طرف بھی دل کھینچتا ہے۔ اسی طرح انسان کو حسین شکل و صورت دیکھ کر راحت محسوس ہوتی ہے۔

۵۔ محبت شاکلہ

یہ امر واقع ہے کہ انسان اس سے محبت کرتا ہے جو اس کے ساتھ کسی صفت میں اشتراک اور یکسانیت رکھتا ہو۔ اسی لئے شہروں میں بہت سے ادارے' انجمنیں ہیں جن میں ایک صفت کے لوگ جمع ہوتے ہیں۔ بہت کم ہوتا ہے کہ مختلف صفات کے لوگ آپس میں جمع ہوں' منقول ہے کہ ایک کوا اور کبوتر اکٹھے اڑتے' اکٹھے بیٹھتے' اکٹھے زندگی بسر کرتے آخر آشکار یہ ہوا کہ دونوں لنگڑے ہیں۔ تو پرندے بھی اپنے ہم شکلوں میں زندگی بسر کرتے ہیں۔ یہی وجہ ہے بخیل' بخیل سے محبت کرتا ہے۔ صالحین

Marfat.com

آپس میں' اسی طرح منافقین آپس میں محبت رکھتے ہیں' گونگے بہرے' گونگے بہروں کے ساتھ اور اسی طرح کاروبار کرنے والے آپس میں محبت کرتے ہیں الغرض جنس اپنی جنس سے مانوس ہوتی ہے۔

۶ ۔ محبت مصلحت و منفعت

اس محبت کی دو اقسام ہیں۔

۱ ۔ انسان کی ذاتی منفعت یہ بھی فطرتی بات ہے کہ انسان اپنے اوپر احسان کرنے والے کے ساتھ محبت کرتا ہے۔ خصوصاً کسی خاص وقت اور تکلیف کے وقت احسان کرنے والے کا انسان قیدی ہو جاتا ہے۔ جب کوئی' انسان پر مادی یا معنوی احسان بغیر طلب کے کرتا ہے تو اب اس کا نفس بغیر ارادے کے بھی محسن سے پیار کرنے لگ جاتا ہے۔ اس کا ذکر خیر کرتا رہتا ہے۔ اس کے بدلہ میں احسان کرنے کی کوشش میں لگا رہتا ہے اور یہ امر مسلمہ ہے جس قدر احسان بڑا ہوتا ہے' اعتراف بھی اسی قدر بڑا ہو گا۔

۲ ۔ غیر کی منفعت ۔ نفوس سلیمہ میں اہل خیر و اصلاح اور اہل استقامت کی محبت ودیعت ہوتی ہے۔ خواہ وہ کسی اور شہر' علاقہ یا قرون سابقہ کے لوگ ہوں۔ جب کسی انسان کو یہ بات پہنچتی ہے کہ ایک عالم فاضل' اللہ تعالیٰ کی طرف لوگوں کو دعوت دے رہا ہے۔ طلاب اور مسلمان اس سے نفع پا رہے ہیں اور وہ اہل اصلاح و استقامت میں سے ہے تو انسان کا دل اس عالم کی طرف ضرور متوجہ ہو گا اس سے محبت کرے گا اور اس کی زیارت کا شوق رکھے گا۔

اسی طرح اگر انسان کو علم ہوتا ہے کہ فلاں حاکم عادل' صالح اور محنتی ہے۔ اپنی رعایا اور امت مسلمہ کا خادم ہے۔ اپنی رعایا کی علمی' دینی اور ثقافتی خدمات سرانجام دے رہا ہے۔ ان کے لئے امن اور تحفظ فراہم کر رہا ہے' سفر کے لئے سڑکیں' زراعت کے لئے نہریں' گزرگاہوں کے پل بنا رہا ہے۔ رعایا کی تکلیف اسے اپنی تکلیف محسوس ہوتی ہے' لوگوں کی خدمت کے لئے راتوں کو جاگتا ہے' دینی لحاظ سے اچھا ہے' اہل خیر و صلاح اور اہل استقامت و تواضع میں سے ہے۔ وہ اپنے آپ کو رعایا ہی کا ایک

Marfat.com

فرد تصور کرتا ہے۔ تو انسان ایسے حکمران سے از خود محبت کرے گا بلکہ آرزو کرے گا۔ کاش میں اس کی رعایا میں ہوتا حالانکہ منفعت اسے حاصل نہیں ہو رہی۔ یہی وجہ ہے کہ ہم زعماء اسلام' قائدین امت' علماء خلفاء مسلمین سے محبت رکھتے ہیں۔ حالانکہ وہ ہمارے زمانے میں نہیں اور نہ ہم نے ان کے دور سے کوئی منفعت حاصل کی۔

۷ ۔ محبت روحیہ

کبھی انسان کسی کو پہلی دفعہ دیکھتا ہے تو اس کے دل میں محبت موجزن ہو جاتی ہے۔ اس سے مانوس ہو جاتا ہے' اس کی سنگت میں خوشی ہوتی ہے گویا اسے وہ صدیوں سے جانتا ہے' اپنے نفس سے پوچھتا ہے یہ محبت کیوں؟ یہ انس کیا؟ یہ خوشی اور یہ سرور کیوں؟ اس کا کوئی سبب بظاہر دکھائی نہیں دیتا۔ پہلے نہ واسطہ نہ رابطہ بلکہ پہلی ملاقات تھی بلکہ ہو سکتا ہے ان دونوں کا تعلق ایک شہر سے نہ ہو' ایک قبیلہ سے نہ ہو' ایک علاقہ سے نہ ہو' ہو سکتا ہے جنس مختلف ہو۔ باوجود اس کے یوں محسوس ہوتا ہے جیسے کافی مدت سے جان پہچان ہے۔ اس کے برعکس بھی معاملہ ایسا ہی ہے کسی شخص کو پہلے نہ دیکھا ہوتا ہے نہ سنا ہوتا ہے ان کے درمیان رابطہ' میل جول اور جان پہچان نہیں ہوتی پہلی نظر دیکھتے ہی اس سے بغض اور کراہت محسوس ہونے لگتی ہے تو اس کا سبب کیا ہے؟ تو اس کا سبب وہ پہلی ملاقات ہے جو خلقت ارواح کے وقت ہوئی تھی اور وہ تعارف ہے جو اس دن ہوا تھا۔ جو اس دن اکٹھے تھے وہ اس میں آپس میں محبت کرتے ہیں اور جو اس دن اکٹھے نہ تھے وہ اس کائنات میں آپس میں نفرت کریں گے۔ اس پر وہ روایت بخاری شاھد ہے جو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ اور مسلم میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

الارواح جنود مجندة فما تعارف منها ائتلف و ما تناکر منها اختلف

روحیں ایک اجتماعی لشکر کی مانند ہیں۔ آپس میں متعارف ارواح کا اجتماع رہا ہوتا ہے اور جو نفرت کرتی ہیں وہ جدا رہی ہوتی ہیں۔

Marfat.com

۸ ۔ صفات کاملہ (محبت کا اہم سبب کسی کا کامل الصفات ہونا بھی ہے)

اس کائنات میں رسول اللہ ﷺ کے سوا کوئی کامل انسان نہیں' آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کے منتخب اور حبیب کے درجہ پر فائز ہیں۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے ہر بعد میں آنے والے کو آپ ﷺ کی ہی اتباع کا حکم دیا ہے۔ جیسے جیسے کسی انسان کی صفات رسول اللہ ﷺ کے قریب ہوتی جائیں گی وہ کمال کے قریب ہوتا جائے گا اور وہ اس لئے کہ معصوم فقط آپ ﷺ کی ذات گرامی ہے۔ آپ ﷺ کے بعد لوگ محفوظ بھی ہو سکتے ہیں۔ خاطی یا عاصی بھی ہو سکتے ہیں تو کمال اضافی چیز ہے لوگوں کے اعتبار سے بھی اور آپ ﷺ کے اعتبار سے بھی' جب ہم دیکھیں گے کہ لوگ اس سے ناقص ہیں تو وہ سب سے کامل ہو گا۔ اور جب حضور ﷺ کی نسبت سے دیکھیں گے تو ہر ایک کا کمال اس کے قرب کے مطابق ہو گا۔ تو جیسے جیسے صفات میں قریب ہوتا چلا جائے گا تو وہ انسان کامل ہوتا جائے گا اور ایسے کاملین سے محبت کرنا لوگوں کی فطرت میں ودیعت کر دیا گیا ہے۔ اسی لئے ہم دیکھتے ہیں کہ مسلمان ائمہ ھدیٰ' صحابہ کرام' علما عاملین اور صالحین و مصلحین کے ساتھ ان کے مقام' رتبہ اور ان کے تزکیہ کے مطابق محبت کرتے ہیں۔ کیونکہ جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے محبت کرتے ہیں تو اپنے بندوں کے دلوں میں بھی اس کی محبت ڈال دیتے ہیں پھر اسے قبولیت عامہ نصیب ہو جاتی ہے جیسا کہ آئندہ آ رہا ہے۔ ان عوامل محبت کے بیان کے بعد ہم چاہتے ہیں انہیں حضور ﷺ کی محبت کی نسبت دیکھیں تو یہاں دو کے علاوہ باقی تمام موجود ہیں۔

مذکورہ محبتوں اور محبت نبوی ﷺ کے درمیان تطبیق

محبت جبلیہ' محبت فطریہ' محبت مشاکلہ' محبت مصلحت اور محبت صفات کاملہ تمام کی تمام محبت نبوی کے اسباب بننے کی صلاحیت رکھتی ہیں' تفصیل یہ ہے۔

۱ ۔ محبت جبلیہ آپ ﷺ سے اس لئے ہے کہ آپ ﷺ ہر مسلمان کے لئے بمنزل والد کے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

Marfat.com

النبی اولی بالمومنین من انفسھم وازواجه امھتھم	نبی کا حق تمام اہل ایمان پر ان کے نفوس سے بھی زیادہ ہے اور اس کی بیویاں ان کی مائیں ہیں۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

انما انا لکم مثل الوالد	میں تمہارے والد کی مانند ہوں۔

اسے امام شافعی' حمیدی' احمد' ابو داؤد' نسائی' ابن ماجہ' دارمی' ابن حبان' ابن خزیمہ' ابو عوانہ' طحاوی اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

جب اولاد اپنے والد سے محبت کرتی ہے کیونکہ اس دنیا (جو مصیبتوں اور پریشانیوں کا گھر ہے) میں وہ اس کے وجود کا سبب ہے۔ اس نے اسے پالا اس پر احسان کیا تو اس پر محبت نبی ﷺ لازم بلکہ والد سے زیادہ کیونکہ آپ ﷺ کی ذات گرامی اس کے لئے دنیا و آخرت میں نجات کا سبب ہے۔ اگر صالح ہوا فبھا ورنہ آپ ﷺ کی شفاعت پائے گا۔

۲۔ محبت فطریہ جو محبت جمال ہے۔ تو حضور ﷺ سے بڑھ کر کوئی صاحب جمال نہیں۔ جب کسی مخلوق سے ادنیٰ جمال کی وجہ سے محبت کی جاتی ہے تو اس ذات مصطفیٰ ﷺ سے محبت کا عالم کیا ہو گا؟ جو حسن و جمال صورت میں سب سے بلند اور صفات و اخلاق میں اتنے بڑھ کر کہ کوئی انسان ان کی نظیرو مثل نہیں بن سکتا تو اب اس محبت میں بھی دوسروں سے اولیٰ اور احق ٹھہرے۔

۳۔ محبت مشاکلہ' جیسے جیسے صاحب ایمان کے دل میں ایمان قوت پاتا جاتا ہے۔ تو وہ اصل ایمان میں شریک ہو جاتا ہے اور تمام اہل ایمان بھائی بھائی ہیں اور آپ ﷺ تمام اہل ایمان کے سرتاج اور امام ہیں۔ جب دو آدمی آپس میں اللہ کی خاطر محبت کریں' اس کی خاطر جمع ہوں' اس کی خاطر جدا ہوں تو اللہ تعالیٰ انہیں اپنے عرش کے سایہ میں جمع فرمائے گا اور اللہ کی خاطر آپس میں محبت کرنے والے اللہ کے جلال میں نور کے منبروں پر ہوں گے' جب کسی بھی شخص سے اللہ کی خاطر محبت کرنے سے اللہ تعالیٰ اتنی محبت دیتا ہے تو کیا عالم ہو گا اس شخص کا جسے رسول اللہ ﷺ سے محبت ہو گی

Marfat.com

(اس کا تفصیلی بیان آگے آ رہا ہے)

۴ ۔ محبت مصلحت' اللہ تعالیٰ کے بعد کائنات میں کوئی حضور ﷺ جیسا ہے؟ جس کا مخلوق پر احسان' انعام' افضال اور منافع آپ ﷺ کے برابر ہوں۔ پھر یہ کسی کے ساتھ مخصوص نہیں بلکہ تمام مخلوق کو شامل ہیں' آپ ﷺ کے ہی سبب سے اللہ تعالیٰ نے اس امت کو ہدایت دی' آپ ﷺ ہی کے سبب سے امت کو گمراہی سے بچایا' آپ ﷺ ہی کے سبب سے اللہ تعالیٰ نے تاریکی سے نکالا' آپ ﷺ ہی کے سبب سے اسے سب سے بہتر امت بنایا اور پھر یہ آخرت میں تمام کی تمام جنت میں جائے گی ..... ایسی خیر سے بلند خیر کیا ہو سکتی ہے۔ اللہ کی قسم اس کے بعد کوئی خیر نہیں یہی وجہ ہے کہ نبی اکرم ﷺ کی بعثت پر اللہ تعالیٰ کا جو شکر لازم ہوتا ہے۔ بندہ وہ ادا ہی نہیں کر سکتا' تو آپ ﷺ سے محبت کیوں نہیں کرے گا؟

۵ ۔ اسی طرح محبت روحیہ ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ازل میں اس امت کو نبی اکرم ﷺ کی امت بننے کے لئے منتخب فرمایا۔ جیسا کہ آپ ﷺ کو اس امت کا رسول منتخب فرمایا۔ جب معاملہ یہ ہے کہ ان کے درمیان تطابق موجود ہے۔ اسی لئے انسان حریص ہوا کہ وہ اس امت سے پیدا ہو۔ حضور ﷺ کا فرمان اس پر شاھد ہے۔

انا حظکم من الانبیاء وانتم حظی من الامم — انبیاء میں سے میں تمہارا اور امتوں میں سے تم میرا حصہ ہو۔

اسے بزار اور ابن حبان نے رجال صحیح سے روایت کیا۔

۶ ۔ صفات کمال' اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کی ثنا فرمائی' صفات و کمالات اور وہ خصائص عطا فرمائے جو سابقہ انبیاء علیہم السلام میں کسی کو عطا نہ ہوئے۔ اس کے بعد کیا رہ جاتا ہے؟ آپ ﷺ کے اخلاق سارا قرآن ہیں' سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے آپ ﷺ کے خلق کے بارے میں پوچھا جاتا تو آپ فرمایا کرتیں اللہ کے نبی کا اخلاق سارا قرآن ہے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ہے۔

کان رسول اللہ احسن الناس خلقا — آپ ﷺ کا اخلاق تمام لوگوں سے اعلیٰ اور اچھا تھا۔

(البخاری۔ کتاب الادب)

Marfat.com

طرق کثیرہ سے متعدد صحابہ سے منقول ہے۔ مسلم میں حضرت ابن مسعود' حضرت ابوالعلی اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے آپ ﷺ نے فرمایا اگر کسی کو اہل زمین میں خلیل بناتا تو ابوبکر کو بناتا لیکن وہ بھائی اور ساتھی ہیں۔

وقد اتخذ الله عزوجل صاحبكم خليلا — اللہ تعالیٰ نے تمہارے صاحب کو اپنا خلیل بنایا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کے لئے محبت اور خلت دونوں کو جمع فرما دیا ہے۔ یہ شرف عظیم، فضل عمیم اور تکریم عظیم ہے۔ ہر وہ شخص جس کی ہدایت کا اللہ تعالیٰ نے ارادہ فرما لیا اس کے لئے آپ ﷺ کی ذات کریمہ کو مقتدا اور اسوہ حسنہ قرار دیتے ہوئے فرمایا۔

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ يَرْجُوا اللّٰهَ وَالْيَوْمَ الْاٰخِرَ وَذَكَرَ اللّٰهَ كَثِيْرًا

بے شک تمہیں رسول اللہ کی پیروی بہتر ہے۔ اس کے لئے کہ اللہ اور پچھلے دن کی امید رکھتا ہو اور اللہ کو بہت یاد کرے۔ (الاحزاب ۔ ۲۱)

اگر حضور ﷺ کامل الذات اور کامل الصفات نہ ہوتے تو آپ ﷺ کی ذات مبارکہ تمام کے لئے رہنما اور مقتدا نہ بن سکتی' جب اللہ تعالیٰ نے تمام کو آپ ﷺ کی اتباع کا حکم دیا ہے تو یہ واضح کر رہا ہے کہ آپ ﷺ سب سے کامل ہیں

جن اقسام محبت کا تذکرہ ہم نے کیا ہے۔ یہ محبتیں طبعی ہیں اور یہاں مراد نہیں مراد تو محبت شرعی ہے۔ کیونکہ محبت طبعی کا کوئی اثر اور وجود نہیں یہ اکثر لوگوں میں موجود ہے۔ مگر وقت آنے پر وہ جھوٹے ثابت ہوتے ہیں' وہی محبت شرعیہ دینیہ (جس پر گفتگو آ رہی ہے) تو یہ سلوک' اخلاق اور طبائع میں مؤثر ہے' ایسی محبت والا محبوب کے اشارے کے تابع ہو جاتا ہے اور اس سے سچے اور جھوٹے کا امتیاز ہو جاتا ہے۔

Marfat.com

نبی اکرم سے محبت کے اسباب

Marfat.com

Marfat.com

اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کے حکم کے علاوہ آپ ﷺ سے محبت کے اسباب بہت زیادہ ہیں۔ جن کا احاطہ ممکن نہیں کیونکہ ہر فضیلت' ہر منقبت ہر خصوصیت اور صفت آپ ﷺ سے محبت کا تقاضا کرتی ہے اور یہ کیسے نہ ہو کہ خود اللہ تعالیٰ نے اس عمل کا حکم دیا ہے اور اس نے اپنے رسول ﷺ کو ایمان کا عنوان بنا دیا ہے۔ اس دین اسلام کی طرف نسبت کے لئے برہان قرار دیا ہے۔

کسی بھی جماعت کی طرف اپنی نسبت کرنے والا' اس کے مئوسس و بانی کا احترام' وقار اور محبت اپنے اوپر لازم سمجھتا ہے۔ اگرچہ وہ جماعت گمراہی کے لئے قائم ہو تو اس وقت محبت کا عالم کیا ہو گا جب جماعت ہدایت کے لئے قائم کی گئی ہو۔ اس وقت عالم کیا ہو گا جب جماعت دینی ہو۔ پھر کیا عالم ہو گا جب وہ قائم اللہ تعالیٰ کے حکم پر ہو۔ انسان دین' دنیا اور آخرت کی ہر عزت کو صرف آپ ﷺ کے اتباع' طاعت اور آپ ﷺ کے طریق کو اپنا کر ہی پا سکتا ہے' جب اللہ تعالیٰ نے تمام دروازے بند فرما دیئے اور اعلان فرما دیا کہ کسی کو قبول نہیں کیا جائے گا مگر اسی کو جو اس دروازے سے آئے گا۔ اور وہ نبی اکرم ﷺ کی اتباع کا دروازہ ہے' اللہ تعالیٰ نے تمام ادیان کو باطل فرما دیا ماسوائے نبی اکرم ﷺ کے دین کے اور وہ اسلام ہے۔ یہی اللہ تعالیٰ کا دین ہے تو اس دین کے نبی کا مقام و معاملہ کس قدر بلند ہو گا؟ جس کی اتباع' طاعت اور محبت کا حکم دیا گیا ہے؟ اس لئے ہمارے لئے تمام اسباب محبت نبی کا احاطہ ممکن نہیں اور نہ ہی یہ مقصد ہے ہاں بعض کا تذکرہ کرتے ہیں تاکہ کچھ رہنمائی حاصل ہو جائے۔

۱۔ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو ہدایت خلق کا سبب بنایا

جب حضور ﷺ کو مبعوث کیا گیا تو لوگ گمراہی' تاریکی اور ضلالت میں ڈوبے ہوئے تھے۔ طاقتور' کمزور کو نگل رہا تھا' جہالت کا دور دورہ تھا' مکمل اندھیرا تھا' شریعت غائب تھی' نیکی' نیکی نہ رہی تھی اور نہ برائی برائی' لوگ افتراق و انتشار کا شکار تھے' کوئی نظام نہ تھا' قبائل کا معاملہ اس کے بڑوں کے رحم وکرم پر تھا' چوری و ڈاکہ ،قوت و طاقت کا

Marfat.com

سرچشمہ سمجھا جاتا تھا۔

حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ سے ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو یوم حنین مال غنیمت عطا فرمایا تو آپ ﷺ نے اسے تالیف قلب کے لئے دوسرے لوگوں میں تقسیم کر دیا' انصار کو حصہ نہ دیا' انہوں نے اسے محسوس کیا تو آپ ﷺ نے خطبہ دیا اور فرمایا اے انصاریو!

الم اجدکم ضلالاً فهداکم الله بی وکنتم متفرقین فالفکم الله بی وعالة فاغنا کم الله بی

(البخاری' کتاب المغازی)

کیا تم گمراہ نہیں تھے۔ اللہ تعالیٰ نے میری وجہ سے تمہیں ہدایت دی' تم متفرق تھے میری وجہ سے تمہیں اللہ نے محبت و الفت عطا فرمائی۔ تم محتاج تھے میری وجہ سے اللہ تعالیٰ نے تمہیں غنی فرما دیا۔

۲۔ آپ ﷺ کے سبب اللہ تعالیٰ نے اس امت کو فضیلت عطا فرمائی

اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کے سبب اس امت کو اکرام' فضیلت' شرف اور ایسے فضائل و خصائص عطا فرمائے جو کسی اور امت میں نہیں' اسے سب سے بہتر امت بنایا' ان کا نام مسلمان رکھا' دین اسلام کے ساتھ اسے مخصوص فرمایا' یہ دین اس کا پسندیدہ ہے۔ اس دین کو امت کے لئے مکمل فرمایا' ان پر اپنی نعمت کا اتمام فرمایا' اس امت کو سابقہ انبیاء علیہ السلام کے حق میں ان کی امتوں کے خلاف گواہ بنایا' ان میں ایک گروہ تا قیامت حق پر قائم رہے گا' پل صراط سے سب سے پہلے یہ امت گزرے گی' سب سے پہلے جنت میں داخل ہو گی' دوسرے لوگوں کو اس کا فدیہ بنایا جائے گا' جنت میں اکثریت اس کی ہو گی' جنت کے سربراہ اسی میں سے ہوں گے' کفار تمنا کریں گے کاش ہم اس امت میں ہوتے اللہ تعالیٰ کا مبارک فرمان ہے۔

۱۔ كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ

تم بہتر ہو ان سب امتوں میں جو لوگوں میں ظاہر ہوئیں۔ بھلائی کا

Marfat.com

وَتُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ (آل عمران ۔ ۱۱۰)

حکم دیتے ہو اور برائی سے منع کرتے ہو اور اللہ پر ایمان رکھتے ہو۔

۲ ۔ دوسرے مقام پر فرمایا

وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا (البقرہ ۔ ۱۴۳)

اور بات یوں ہی ہے کہ ہم نے تمہیں کیا سب امتوں میں افضل کہ تم لوگوں پر گواہ ہو اور یہ رسول تمہارے نگہبان و گواہ ہیں۔

۳ ۔ تیسرے مقام پر فرمایا۔

اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَ اَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا (المائدہ ۔ ۳)

آج میں نے تمہارے لئے تمہارا دین کامل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی اور تمہارے لئے اسلام کو دین پسند کیا۔

۴۔ حضور ﷺ نے فرمایا۔

نحن الاخرون السابقون یوم القیامة (البخاری، کتاب الجمعہ)

ہم دنیا میں آخری، قیامت میں سب سے پہلے ہوں گے۔

۵۔ مسلم کے الفاظ ہیں۔

نحن اول من یدخل الجنة

ہم سب سے پہلے جنت میں داخل ہوں گے۔

۶۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

الٓرٰ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ وَقُرْاٰنٍ مُّبِيْنٍ رُبَمَا يَوَدُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْ كَانُوْا مُسْلِمِيْنَ (الحجر، ۱ ۔ ۲)

یہ آیتیں ہیں کتاب اور روشن قرآن کی، بہت آرزوئیں کریں گے کافر کاش مسلمان ہوتے۔

Marfat.com

کیا کیا بتائیں جو اس امت کو عطا کیا گیا اگر رسول ﷺ نہ ہوتے تو یہ انعامات ہرگز اسے نہ ملتے تو اب بتائیں آپ ﷺ سے محبت کیوں نہ کی جائے؟ اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کو اور عزت و شرف سے نوازے۔

۳۔ امت سے آپ ﷺ کا تعلق ان کی ذاتوں سے بڑھ کر ہے

جس طرح اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی، صفی اور خلیل حضور ﷺ کو سابقہ انبیاء علیہم السلام کے ساتھ ان کی امتوں سے بڑھ کر تعلق عطا فرمایا اس طرح اپنی امت کے ساتھ ان کی ذاتوں سے بڑھ کر آپ ﷺ کو تعلق عطا فرمایا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

اِنَّ اَوْلَى النَّاسِ بِاِبْرٰهِيْمَ لَلَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ وَهٰذَا النَّبِيُّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ط وَاللّٰهُ وَلِيُّ الْمُؤْمِنِيْنَ

(آل عمران ۔ ٦٨)

بے شک سب لوگوں سے ابراہیم کے زیادہ حق دار وہ تھے جو ان کے پیرو ہوئے اور یہ نبی اور ایمان والے اور ایمان والوں کا والی اللہ ہے۔

جس ذات اقدس کا حضرت ابراہیم علیہ السلام (جو بعد کے تمام انبیاء کے والد ہیں) سے سب سے زیاہ تعلق ہے۔ وہ تمام سے بھی اولیٰ ہو گی۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا۔

انا اولی بموسیٰ منهم

(البخاری، کتاب مناقب الانصار)

میرا تعلق موسیٰ علیہ السلام سے ان سے بڑھ کر ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا۔

انا اولی الناس بعیسی بن مریم فی الدنیا والاخرة

(البخاری، کتاب احادیث الانبیاء)

میرا تعلق حضرت عیسیٰ سے دنیا و آخرت میں سب سے بڑھ کر ہے

جب آپ ﷺ کا تعلق سابقہ انبیاء سے سب سے زیادہ ہے تو اپنی امت کے ساتھ سب سے زیادہ کیوں نہ ہو گا؟ اللہ تعالیٰ کا مبارک فرمان ہے۔

اَلنَّبِيُّ اَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ

یہ نبی مسلمانوں کا ان کی جان سے

Marfat.com

وَاَزْوَاجُهٗٓ اُمَّهٰتُهُمْ ط (الاحزاب - ٦) زیادہ مالک ہے اور اس کی بیویاں ان کی مائیں ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے امت کے ساتھ آپ ﷺ کا تعلق ان کی جانوں سے بھی زیادہ بتایا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے آپ ﷺ نے فرمایا۔

انا اولی بالمؤمنین من انفسھم (البخاری' کتاب ا لکفالہ)۔ میرا تعلق ان کی جانوں سے بھی زیادہ ہے۔

بخاری و مسلم کی ایک روایت میں ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا۔

مامن مؤمن الا وانا اولی به فی الدنیا والاخرة ہر مومن کے ساتھ دنیا و آخرت میں میرا تعلق ہر شے سے زیادہ ہے۔

جو ذات اقدس تیری ذات سے بھی تیرے قریب اور حقدار ہے۔ اس کے ساتھ تیرا تعلق کیسا ہونا چاہئے؟ اس محبت و تعلق کا کیا اندازہ کیا جا سکتا ہے؟ جو ذات' نفس سے بھی زیادہ حقدار ہو۔ وہ نفس پر مقدم ہو گی بلکہ نفس کو اس کی طاعت و رضا میں فنا کر دینا چاہئے۔

صحابہ کرام کا معمول یہی تھا وہ اپنی ہر قیمتی متاع کو اپنے نبی ﷺ کی طاعت میں قربان کر دیا کرتے' جان کا نذرانہ پیش کرنا ان کے لئے حقیر سا تحفہ تھا۔ حتیٰ کہ حالت جنگ میں آپ ﷺ کا دفاع کرتے ہوئے سامنے کھڑے ہو جاتے تاکہ آپ ﷺ کو کوئی تکلیف نہ پہنچے۔ بلکہ ہر کوئی اس تمنا کا اظہار کرتا کہ اس حال میں میرے جسم کو ریزہ ریزہ کر دیا جائے مگر ایسا نہ ہو کہ میرے نبی ﷺ کے پاؤں میں کانٹا چبھ جائے اور میں اپنے گھر آرام میں بیٹھا رہوں' کتب سیرو مغازی کا مطالعہ کرنے والا شخص جان لے گا۔ ایسی جماعت کائنات میں ان کے سوا کوئی نہیں جن کی تربیت رسول اللہ ﷺ کی مقدس نگاہوں نے فرمائی تھی۔ ہم نے ان کے احوال پر مکمل کتاب "الشوق الی رسول اللہ ﷺ من الجذع الی ثوبان" لکھی ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اس کی طباعت جلد ی ہو جائے۔

Marfat.com

۴۔ امت پر آپ ﷺ کا حریص ہونا

جس قدر آپ ﷺ امت کے غمخوار اور حریص ہیں اور کوئی نبی نہیں۔ اس پر ہمیں خود اللہ تعالیٰ نے مطلع فرما دیا ہے۔ ارشاد فرمایا۔

لَقَدْ جَآءَ كُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَاعَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَؤُوْفٌ رَّحِيْمٌ

بے شک تمہارے پاس تشریف لائے تم میں سے وہ رسول جن پر تمہارا مشقت میں پڑنا گراں ہے۔ تمہاری بھلائی کے نہایت چاہنے والے مسلمانوں پر کمال مہربان۔

(التوبہ - ۱۲۸)

آپ ﷺ کی غمخواری میں سے امت پر رحمت و رافت اور اس کا نجات پانا ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے آپ ﷺ نے فرمایا میری اور میری امت کی مثال اس شخص کی ہے جس نے آگ جلائی اس میں کیڑے مکوڑے گرنے شروع ہو گئے۔

فانا اخذ بحجزکم وانتم تقحمون فیه

میں تمہیں پیچھے سے پکڑ کر کھینچ رہا ہوں اور تم اس میں داخل ہونے کی کوشش کر رہے ہو۔

(المسلم، کتاب الفضائل)

یعنی آپ ﷺ پیچھے سے پکڑ رہیں ہیں تاکہ آگ سے بچ جائیں اور یہ خود اس میں گر رہے ہیں، آپ ﷺ ان کی نجات چاہتے ہیں اور یہ اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈال رہے ہیں۔ آپ ﷺ ان کے لئے دونوں جہانوں کی سعادت چاہتے ہیں اور یہ شقاوت چاہ رہے ہیں حالانکہ ان دونوں میں کیا تقابل ہے؟

آپ ﷺ کی غمخواری میں سے اپنی مقبول دعا کو امت کی شفاعت کے لئے موخر و محفوظ کرنا بھی ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہر نبی کے لئے ایک مقبول دعا ہوتی ہے۔ ہر نبی نے وہ کر لی ہے۔

وانی اختبأت دعوتی شفاعه لامتی یوم القیامة

میں نے روز قیامت اپنی امت کی شفاعت کے لئے دعا کو محفوظ کر لیا ہے۔

(المسلم، کتاب الفضائل)

بخاری و مسلم نے اسے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بھی روایت کیا ہے۔

Marfat.com

آپ ﷺ کی امت پر حرص کی ایک صورت یہ بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ امت کے بارے میں آپ ﷺ کو راضی فرمائے گا اور پریشان نہیں ہونے دے گا۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى (الضحیٰ - ۵)

اور بیشک قریب ہے کہ تمہارا رب تمہیں اتنا دے گا کہ تم راضی ہو جاؤ گے۔

حضرت عبداللہ بن عمرو العاص رضی اللہ عنہ سے ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے ان آیات کی تلاوت فرمائی۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم کے بارے میں فرمایا۔

رَبِّ اِنَّهُنَّ اَضْلَلْنَ كَثِيْرًا مِنَ النَّاسِ فَمَنْ تَبِعَنِيْ فَاِنَّهٗ مِنِّيْ (ابراھیم - ۳۶)

اے میرے رب بے شک بتوں نے بہت لوگ بہکا دیئے تو جس نے میرا ساتھ دیا وہ تو میرا ہے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا۔

اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ ۚ وَاِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَاِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ (المائدۃ - ۱۱۸)

اگر تو انہیں عذاب کرے تو وہ تیرے بندے ہیں اور اگر تو انہیں بخش دے تو بیشک تو ہی ہے غالب حکمت والا۔

آپ ﷺ نے ہاتھ اٹھا دیئے اور روتے ہوئے فرمایا۔ اے اللہ میری امت' میری امت' اللہ تعالیٰ نے جبرائیل کو حکم دیا۔ جلدی جاؤ اور پوچھو حالانکہ اللہ بہتر جانتا ہے۔ رونے کی کیا وجہ ہے؟ جبریل امین نے آ کر پوچھا تو آپ ﷺ نے اطلاع دی تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا جبریل میرے نبی کے پاس جا کر خوشخبری سناؤ۔

انا سنرضیک فی امتک ولانسوؤک (المسلم - کتاب الایمان)

ہم تمہیں امت کے بارے میں خوش کریں گے۔ ہم پریشان نہیں ہونے دیں گے۔

Marfat.com

جس ذات اقدس کی امت پہ شفقت' رحمت اور رافت و غمخواری کا یہ عالم ہو اس سے محبت کیوں نہ کی جائے؟

۵ ۔ آپ ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے سراپا رحمت بنایا

اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو امت کے لئے سراپا رؤف و رحیم اور تمام جہانوں کے لئے رحمت بنایا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے۔

وَمَآ اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ (الانبیاء ۔ ۱۰۷)

اور ہم نے تمہیں نہ بھیجا مگر رحمت سارے جہان کے لئے

دوسرے مقام پر فرمایا۔

لَقَدْ جَآءَ کُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِکُمْ عَزِیْزٌ عَلَیْهِ مَاعَنِتُّمْ حَرِیْصٌ عَلَیْکُمْ بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَؤُوْفٌ رَّحِیْمٌ (التوبہ ۔ ۱۲۸)

بیشک تمہارے پاس تشریف لائے تم میں سے وہ رسول جن پر تمہارا مشقت میں پڑنا گراں ہے۔ تمہاری بھلائی کے نہایت چاہنے والے مسلمانوں پر کمال مہربان

اللہ تعالیٰ نے اپنے مبارک اسماء میں سے دو اسماء رؤف اور رحیم عطا فرمائے اور امت کے حق میں ان دونوں کے ساتھ آپ ﷺ کو موصوف فرمایا۔

اللہ تعالیٰ کا یہ بھی ارشاد گرامی ہے۔

وَمِنْهُمُ الَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ النَّبِیَّ وَیَقُوْلُوْنَ هُوَ اُذُنٌ قُلْ اُذُنُ خَیْرٍ لَّکُمْ یُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَیُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِیْنَ وَرَحْمَةٌ لِّلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْکُمْ وَالَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ (التوبہ ۔ ۶۱)

اور ان میں کوئی وہ ہیں کہ ان غیب کی خبریں دینے والے کو ستاتے ہیں اور کہتے ہیں وہ تو کاہن ہیں۔ تم فرماؤ تمہارے بھلے کے لئے کاہن ہیں۔ اللہ پر ایمان لاتے ہیں اور مسلمانوں کی بات پر یقین کرتے ہیں اور جو تم میں مسلمان

Marfat.com

ہیں ان
کے واسطے رحمت ہیں اور جو رسول
اللہ کو ایذا دیتے ہیں ان کے لئے
درد ناک عذاب ہے۔

امت کے حق میں آپ ﷺ کی رحمت یہ بھی ہے کہ آپ ﷺ کا مبارک وصال پہلے ہو گیا تاکہ امت کے لئے پہلے جا کر انتظام فرما سکیں۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

ان اللّٰہ عزوجل اذا اراد رحمه امه من عباده قبض نبیها قبلها فجعله لها قرطا وسلفا بین یدیها
(المسلم، کتاب الفضائل)

جب اللہ تعالیٰ کسی امت سے رحمت کا ارادہ فرماتا ہے تو اس کے نبی کو اس سے پہلے وصال عطا فرما کر اسے ان کے لئے انتظام کرنے والا بنا دیتا ہے

دنیا میں آپ ﷺ نے امت پر بہت تخفیف فرمائی۔ مثلاً آپ ﷺ فرمایا کرتے اگر مجھے امت کے مشقت میں پڑنے کا خوف نہ ہوتا تو میں یہ کرتا اور آخرت میں جب انبیاء و رسل کرام جیسی ہستیاں نفسا نفسی کے عالم میں ہوں گی تو اس وقت آپ اپنی امت کے معاملات کو حل کروا رہے ہوں گے، آپ کی زبان پر اللھم امتی امتی ہو گا، امت کی فکر میں ہوں گے اور اپنی ذات کو اپنے رب عزوجل کے سپرد کر دیں گے، آپ کی اللہ تعالیٰ کی رحمت، امت کی خاطر حاصل کرنے میں آگے ہوں گے اسی طرح حوض کوثر پر بھی پہلے بھیجے گئے ﷺ تو جب صورت حال یہ ہے تو وہ محبوب کیوں نہیں؟ صلوات اللہ و سلامہ علیہ

۶۔ سابقہ امتوں کے بوجھ امت سے ختم

حضور ﷺ کی امت سے شفقت و رحمت یہ بھی ہے کہ آپ نے وہ تمام بوجھ اور بیڑیاں کاٹ ڈالیں جو سابقہ امتوں کے پاؤں میں تھیں۔ امت کے لئے طیبات کو حلال اور خباثت کو حرام فرمایا۔ ہر خیر کی طرف امت کی رہنمائی فرمائی اور ہر شر سے امت کو بچنے کی تعلیم دی۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے۔

Marfat.com

وَ رَحْمَتِیْ وَسِعَتْ كُلَّ شَیْءٍ فَسَاَكْتُبُهَا لِلَّذِیْنَ یَتَّقُوْنَ وَیُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَالَّذِیْنَ هُمْ بِاٰیٰتِنَا یُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۵۶﴾ اَلَّذِیْنَ یَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ النَّبِیَّ الْاُمِّیَّ الَّذِیْ یَجِدُوْنَهٗ مَكْتُوْبًا عِنْدَهُمْ فِی التَّوْرٰةِ وَالْاِنْجِیْلِ یَاْمُرُهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ وَیَنْهٰهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَیُحِلُّ لَهُمُ الطَّیِّبٰتِ وَیُحَرِّمُ عَلَیْهِمُ الْخَبٰٓئِثَ وَیَضَعُ عَنْهُمْ اِصْرَهُمْ وَالْاَغْلٰلَ الَّتِیْ كَانَتْ عَلَیْهِمْ

(الاعراف ۱۵۶ - ۱۵۷)

اور میری رحمت ہر چیز کو گھیرے ہے۔ تو عنقریب میں نعمتوں کو ان کے لئے لکھ دوں گا جو ڈرتے اور زکوۃ دیتے ہیں اور وہ ہماری آیتوں پر ایمان لاتے ہیں وہ غلامی کریں گے اس رسول بے پڑھے غیب کی خبریں دینے والے کی جیسے لکھا ہوا پائیں گے اپنے پاس توریت اور انجیل میں وہ انہیں بھلائی کا حکم دے گا اور برائی سے منع فرمائے گا اور ستھری چیزیں ان کے لئے حلال اور گندی چیزیں ان پر حرام کرے گا اور ان پر سے وہ بوجھ اور گلے کے پھندے جو ان پر تھے اتارے گا۔

اسی لئے اللہ تعالیٰ نے اپنے دین' اسلام کو آسان تر بنایا اس میں کسی قسم کی کوئی تنگی' حرج اور مشقت نہیں رکھی' اسے فطرت کے مطابق بنایا تاکہ دائمی طور پر اس کی دعوت دی جا سکے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد مبارک ہے۔

هُوَا اجْتَبٰكُمْ وَمَا جَعَلَ عَلَیْكُمْ فِی الدِّیْنِ مِنْ حَرَجٍ

(الحج - ۷۸)

اس نے تمہیں پسند کیا اور تم پر دین میں کچھ تنگی نہ رکھی۔

دوسرے مقام پر فرمایا۔

مَا یُرِیْدُ اللّٰهُ لِیَجْعَلَ عَلَیْكُمْ مِّنْ حَرَجٍ

(المائدہ - ۶)

اللہ نہیں چاہتا کہ تم پر کچھ تنگی

Marfat.com

رکھے۔

ایک اور مقام پر فرمایا۔

يُرِيْدُ اللّٰهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيْدُ بِكُمُ الْعُسْرَ

اللہ تم پر آسانی چاہتا ہے اور تم پر دشواری نہیں چاہتا۔

(البقرہ - ۱۸۵)

تخفیف کی ایک مثال ملاحظہ کیجئے کہ بنی اسرائیل میں توبہ بصورت قتل تھی' اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ يٰقَوْمِ اِنَّكُمْ ظَلَمْتُمْ اَنْفُسَكُمْ بِاتِّخَاذِكُمُ الْعِجْلَ فَتُوْبُوْٓا اِلٰى بَارِئِكُمْ فَاقْتُلُوْٓا اَنْفُسَكُمْ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ عِنْدَ بَارِئِكُمْ فَتَابَ عَلَيْكُمْ اِنَّهٗ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ

(البقرۃ - ۵۴)

اور جب موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا اے میری قوم تم نے بچھڑا بنا کر اپنی جانوں پر ظلم کیا تو اپنے پیدا کرنے والے کی طرف رجوع لاؤ۔ تو آپس میں ایک دوسرے کو قتل کرو یہ تمہارے پیدا کرنے والے کے نزدیک تمہارے لئے بہتر ہے تو اس نے توبہ قبول کی بیشک وہی ہے توبہ قبول کرنے والا مہربان۔

اور اسلام میں توبہ' گناہ پر ندامت اس پر مغفرت ومعافی مانگ لینا اور دوبارہ گناہ نہ کرنے کا عزم کر لینا ہے' اگر وہ حقوق العباد میں سے ہوں تو اس پر ان سے بھی معافی مانگ لی جائے' کیا اس سے بڑھ کر بھی آسان توبہ ہو سکتی ہے؟ دوسری مثال سامنے رکھئے جب سابقہ قوموں کے کپڑے یا جسم پر پیشاب لگ جاتا تو اسے چاقو وغیرہ سے کاٹنا پڑتا جیسا کہ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے متفق علیہ حدیث میں مروی ہے لیکن ہمارے دین اسلام میں پانی سے دھو لینا کافی ہے۔ جس ذات اقدس نے ایسی شریعت لا کر دی ہو' سابقہ امتوں کے بوجھ ختم کر دیئے ہوں تو اس کی جزا سوائے محبت' احترام و وقار کے اور کیا ہو گی؟

Marfat.com

۷ ۔ امت کی خاطر آپ ﷺ کے دل انور کا اضطراب

کاش مسلمان وہ جان لیں جو آپ ﷺ کے قلب کبیر و رحیم پر اپنے (اہل اتباع) مومنین کے شوق و محبت میں گزرتی ہے۔ جو ان کی ہدایت' نجات اور دنیا و آخرت کی پریشانیوں سے ازالہ کے لئے آپ ﷺ کی حرص ہے' دن رات آپ ﷺ کے سینہ اقدس پر کیا گزرتی ہے' آپ ﷺ ان کی کس طرح فکرمندی میں رہتے ہیں' ان کے دنیا اور آخرت میں لاحق خوف پر آپ ﷺ کتنے پریشان و غمگین رہتے ہیں' ان کی کوتاہیوں' عدم اتباع اور ان کے اعراض و غفلت پر غم' حزن' افسوس اور جزع و نزع میں آپ ﷺ کا دل انور ٹوٹ ٹوٹ جاتا ہے' ان پر آنے والی مشقت آپ ﷺ پر گراں گزرتی ہے۔ حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کو کئی دفعہ تسلی دیتا ہے تاکہ کہیں آپ ﷺ اپنے آپ کو اس غم اور پریشانی میں ہلاک و قتل نہ کر ڈالیں' کاش مسلمان مذکورہ کیفیت اور دیگر کیفیات سے آگاہ ہو جاتے جو ان سے کئی گنا بڑی ہیں تو وجد' شوق اور آپ ﷺ کی محبت میں پگھل جاتے بلکہ اس شرمندگی اور حیا پر پگھل جاتے جو آپ ﷺ کی اتباع میں برت رہے ہیں' آپ ﷺ سے دور ہونے پر روتے' اپنے اعراض اور قلت اتباع پر آنسو بہاتے' یہ سوچتے ہم کل حوض کوثر یا پل صراط یا محشر میں کس منہ سے ملاقات کریں گے۔ صحابہ کرام آپ ﷺ کی ان دردناک کیفیات سے آگاہ تھے۔ اس لئے انہوں نے آپ ﷺ کی خدمت میں ہر وہ شےفذکر دی جس کے آپ ﷺ اہل تھے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے انہیں منتخب فرمایا اور اس کا انہیں اہل اور حقدار بنایا' ارشاد فرمایا

وَكَانُوْٓا اَحَقَّ بِهَا وَاَهْلَهَا ط — اور وہ اس کے زیادہ سزاوار اور اس کے اہل تھے۔ (الفتح ۔ ۲۶)

قرآن میں کئی جگہ پر اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ کو تسلی دی تاکہ کہیں آپ ﷺ غم' پریشانی اور حزن کی وجہ سے ہلاکت میں نہ پڑ جائیں۔ ارشاد ہوتا ہے۔

فَلَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ عَلٰٓى اٰثَارِهِمْ اِنْ لَّمْ يُؤْمِنُوْا بِهٰذَا الْحَدِيْثِ اَسَفًا — تو کہیں تم اپنی جان پر کھیل جاؤ گے ان کے پیچھے اگر وہ اس بات پر ایمان نہ لائیں غم سے۔ (الکھف ۔ ۶)

یعنی آپ ﷺ ان کے اعراض پر غم' پریشانی اور افسوس پر اپنے آپ کو قتل یا ہلاک نہ

Marfat.com

کریں۔

۲۔ دوسرے مقام پر فرمایا۔

فَلَا تَذْهَبْ نَفْسُكَ عَلَيْهِمْ حَسَرٰتٍ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِمَا يَصْنَعُوْنَ (الفاطر۔ ۸)

تو تمہاری جان ان پر حسرتوں میں نہ جائے اللہ خوب جانتا ہے جو کچھ وہ کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے کتنے پیارے انداز میں آپ ﷺ کی پریشانی کا ازالہ فرما دیا۔ تاکہ آپ ﷺ کا غم دور ہو اور ان کے اعراض پر بطور حسرت و افسوس اپنے آپ کو ہلاک نہ کریں' کیا مقام ہے اس قلب اقدس کا جسے امت کے غم کے ازالہ کے لئے اللہ تعالیٰ تسلی دلا رہا ہے۔ یاد رہے آیات میں بیان کردہ غم و ملال کفار کے بارے میں ہے' اہل ایمان کے بارے میں آپ ﷺ کے غم و پریشانی کا عالم کیا ہو گا؟

اسی لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

لَقَدْ جَاۗءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ (التوبہ ۔ ۱۲۸)

بیشک تمہارے پاس تشریف لائے تم میں سے وہ رسول جن پر تمہارا مشقت میں پڑنا گراں ہے۔

یعنی امت پر ہر شاق معاملہ آپ ﷺ پر گراں گزرتا ہے بلکہ ہر معاملہ امت میں آپ ﷺ آسانی کا ارادہ فرماتے ہیں۔ اس طرح آپ ﷺ کی شریعت' نہایت آسان' کامل اور آرام دہ ہے۔ جس پر اللہ تعالیٰ آسان فرما دے۔

ایسے قلب انور رحیم و شفیق کا کیا بدلہ دیا جا سکتا ہے۔ اور ایسے صاحب دل کو کیا پیش کیا جا سکتا ہے؟ صلوات اللہ وسلامہ علیہ

یہی وجہ ہے جب روز قیامت کافر اس امت کی جہنم سے نجات اور جنت کی نعمتوں میں ان کی اقامت دیکھیں گے تو تمنا کریں گے کاش ہم بھی ان میں شامل ہو کر یہ فضل و تکریم اور احسان حاصل کر لیتے۔ اللہ عزوجل فرماتے ہیں۔

الٓرٰ ۚ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ وَقُرْاٰنٍ مُّبِيْنٍ رُبَمَا يَوَدُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْ كَانُوْا مُسْلِمِيْنَ (الحجر ۱-۲)

یہ روشن کتاب کی آیات ہیں کافر آرزو کریں گے کاش مسلمان ہوتے،

Marfat.com

۸۔ آخرت میں آپ ﷺ کی شفاعات

اور اللہ تعالیٰ نے جن شانوں سے آپ ﷺ کو نوازا ہے۔ ان میں شفاعت بھی ہے۔ آپ ﷺ کو دیگر انبیاء علیہم السلام کی نسبت شفاعت عظمیٰ کا درجہ عطا فرمایا ہے۔ جیسا کہ آپ ﷺ کو متعدد شفاعتیں بھی عطا کی گئیں ہیں۔ مثلاً جس کے دل میں ذرہ برابر ایمان ہے۔ اس کو دوزخ سے نکالنے اہل صغائر اور اہل کبائر کے لئے ایسی شفاعت جو رد نہ ہو میدان محشر میں مخلوق کی تکلیف رفع کرنے کے لئے اور دخول جنت کے لئے' ان تمام کا تفصیلی تذکرہ اور ان پر دلائل ہم نے اپنی کتاب الخصائص میں ذکر کئے ہیں۔

۱۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مجھے پانچ چیزیں ایسی دی گئیں ہیں جو مجھ سے پہلے کسی نبی کو عطا نہیں ہوئیں۔ ان میں سے ایک

اعطیت الشفاعۃ	شفاعت کا درجہ دیا گیا ہے۔

(البخاری ۔ کتاب التیمم)

۲۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

انا سید الناس یوم القیامۃ	میں روز قیامت تمام لوگوں کا سردار ہوں گا۔

آگے چل کر فرمایا۔

فیاتونی فیقولون یا محمد انت رسول اللہ وخاتم الانبیاء وقدغفرلک ماتقدم من ذنبک وما تاخر اشفع لنا الی ربک	لوگ میرے پاس آئیں گے اور کہیں گے یا محمد آپ ﷺ اللہ کے رسول' خاتم النبین' آپ ﷺ کے
(البخاری' کتاب احادیث الانبیاء)	اگلے پچھلے معاف ہی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں شفاعت کریں۔

آپ ﷺ اپنی امت کے ان لوگوں کی شفاعت بھی فرمائیں گے۔ جو دوزخ میں داخل ہو چکے ہوں گے ماسوائے ان لوگوں کے جن پر دوزخ دائمی ہو جائے گی

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اسی طرح مروی ہے (البخاری' کتاب التفسیر)

Marfat.com

آپ ﷺ کی شفاعت محض اہل صغائر کے لئے ہی نہیں بلکہ اہل کبائر کے لئے بھی ہے۔ جیسا کہ امام احمد' طیالسی' ابوداؤد' ترمذی' ابن حبان اور حاکم نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کر کے اسے صحیح کہا' ترمذی نے حضرت جابر سے روایت کر کے حسن کہا۔ ابن حبان اور حاکم نے صحیح کہا اور ابن ماجہ نے بھی روایت کیا اور ایسی روایت دیگر صحابہ سے بھی مروی ہے یہی وجہ ہے معراج کی رات جب حضور ﷺ' حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ملاقات کر کے آگے گزرے تو وہ رو دیئے رونے کی وجہ پوچھی گئی تو فرمایا۔

ابکی لان غلاما بعث بعدی یدخل الجنۃ من امتہ اکثر ممن یدخلھا من امتی

میں اس لئے رویا ہوں یہ نوجوان میرے بعد دنیا میں گئے لیکن ان کی امت میری امت سے زیادہ جنت میں داخل ہو گی۔

(البخاری - باب المعراج)

حضرت ابوسعید کی روایت میں ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا بنی اسرائیل کہتے ہیں میں اللہ کے ہاں سب سے معزز ہوں

وھذا اکرم علی اللّٰہ منی

اور اللہ کے ہاں یہ (حضور) مجھ سے معزز ہیں۔

امنوی نے یہ الفاظ بھی نقل کئے ہیں۔

لوکان ھذا وحدہ ھان علی ولکن معہ امتہ وھم افضل الامم عنداللہ

اگر یہ اکیلے ہوتے تو مجھ پر آسان تھا لیکن ان کے ساتھ ان کی امت ہے جو اللہ کے ہاں تمام امتوں سے افضل ہے۔

(فتح الباری' ۷ = ۲۱۱)

اس لئے یہ بھی واضح ہو گیا کہ جنت میں آپ ﷺ کی امت زیادہ داخل ہو گی۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا۔

انی لارجو ان تکونوا شطر اھل الجنۃ

میں امیدوار ہوں تم اہل جنت کا نصف ہو گے۔

(البخاری' کتاب الرقاق)

Marfat.com

بلکہ حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

ثلثی اهل الجنة — تم اہل جنت کا دو تہائی ہو گے۔

(مسند احمد' ۵ = ۳۴۷)

ہر امتی جنت میں داخل ہو گا۔ البتہ جس نے نافرمانی کی اور آپ ﷺ کی شریعت کی تکذیب کی' آپ ﷺ کی امت کے گناہ یہود و نصاریٰ پر ڈال دیئے جائیں گے۔ جیسا کہ ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے۔ (المسلم ۔ کتاب التوبہ)

نافرمان اگر کافر ہوا تو وہ جنت میں کبھی داخل نہیں ہو گا اور اگر مسلمان ہے تو ابتدائی طور پر داخل ہونے والوں میں نہیں ہو گا ہاں بعد میں داخل ہو گا۔ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ حضور ﷺ کو امت کے بارے میں خوش فرمائے گا۔ جیسا کہ پیچھے بیان کر چکے۔

وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضَىٰ (الضحیٰ ۔ ۵) — اور بیشک قریب ہے کہ تمہارا رب تمہیں اتنا دے گا کہ تم راضی ہو جاؤ گے۔

جب آپ ﷺ کا یہ مقام ہے اور آپ ﷺ کی امت کے حوالے سے اللہ کے ہاں یہ تکریم ہے تو اب ان لوگوں کی طرف سے آپ ﷺ کے ساتھ کیسا معاملہ ہونا چاہئے جو صرف آپ ﷺ کی نسبت سے ہی سب کچھ ہیں؟ اگر آپ ﷺ نہ ہوتے تو یہ عطا عام اور فضل عظیم کہاں نصیب ہوتا؟

۹ ۔ آپ ﷺ کا احباب سے ملاقات کا اشتیاق

کامل و تام اور نافع محبت وہ ہوتی ہے۔ جو دو ہم مرتبہ کے درمیان ہو۔ لیکن شریف اور رذیل کے درمیان یا کامل و ناقص کے درمیان یا بلند اور پست کے درمیان تو یہ پہلے کا فضل و کرم ہوتا ہے ورنہ دوسرے کا کیا مقام؟ تو کیا صورت ہو گی جب ایک طرف رسول اللہ ﷺ اور دوسری طرف امت کے افراد' پھر اس وقت کیا حال ہو گا جب ایک طرف خود خالق ہو اور دوسری طرف مخلوق؟ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

يُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّونَهُ (المائدہ ۔ ۵۴) — وہ اللہ کے پیارے اور اللہ ان کا

Marfat.com

پیارا

دوسرے مقام پر فرمان ہے۔

رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ وَ رَضُوْا عَنْہُ ط (المائدہ ۔ ۱۱۹) (التوبہ ۔ ۱۰۰) (المجادلہ ۔ ۲۲) (البیہقی ۸)

اللہ ان سے راضی اور وہ اللہ سے راضی۔

تو یہاں اللہ تعالیٰ نے ان سے اپنی محبت اور رضا کو پہلے اور پھر بندوں کی محبت اور رضا کا بیان فرمایا۔ جو سراسر کرم ہی کرم ہے۔

جب کامل' ناقص سے محبت میں پہل کر رہا ہو تو یہ کہاں کا انصاف ہے۔ ناقص معذرت کرے یا محبت میں تاخیر کرے بلکہ ہونا تو اس کے خلاف چاہئے تھا کہ اس سے محبت' شوق اور سعادت میں جلدی کی جاتی۔ کیونکہ یہ اس کی محبت کا بدلہ ہے جو برابر نہیں بلکہ نہایت بلند ہے بلکہ اگر دونوں برابر ہوں تب بھی محبت میں جلدی کی جائے کیونکہ دوسرے کی محبت کے جواب میں تاخیر بلا و مصیبت ہے۔ حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

ومن البلیۃ ان تحب ولا یحبک من تحب

(یہ بہت بڑی مصیبت ہے کہ تو محبت کرے اور تیرا محبوب تجھ سے محبت نہ کرے)

ویصد عنک بوجھہ وتلح انت فلا تغبہ

(اور وہ اپنا چہرہ تجھے نہ دکھائے' اور تو اس سے غائب ہی نہ ہو)

یہی وجہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے محبت کرنے والوں اور احباب کے دیکھنے کا اشتیاق ظاہر فرماتے' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم قبرستان تشریف لائے اور فرمایا اے اہل ایمان تم پر سلام اور ہم بھی ان شاء اللہ تمہارے ساتھ آ ملنے والے ہیں۔

وودت انا قد رأینا اخواننا

میں اپنے بھائیوں کو دیکھنا چاہتا ہوں۔

ہم نے عرض کیا۔

اولسنا اخوانک یا رسول اللہ؟

یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم

Marfat.com

کے بھائی نہیں؟

انتم اصحابی و اخواننا الذین لم یأتوا بعد — تم میرے اصحاب ہو' میرے بھائی ابھی آئے نہیں۔

ہم نے عرض کیا آپ ﷺ انہیں کیسے پہچانیں گے جو ابھی تک پیدا نہیں ہوئے؟
فرمایا کیا تم نہیں دیکھتے پانچ کلان گھوڑے کا مالک دوسرے گھوڑوں میں اسے پہچان لیتا ہے؟ عرض کیا یارسول اللہ ﷺ' ہاں۔ فرمایا۔

فانهم یأتون غرا محجلین من الوضوء وانا فرطهم علی الحوض (المسلم' کتاب الطھارۃ) — وہ آئیں گے تو پانچوں وضو والے اعضاء چمک رہے ہوں گے۔ میں ان کا حوض پر انتظار کروں گا۔

محبت کرنے والے کی جزا اس سے محبت کرنا ہی ہے اور اشتیاق رکھنے والے کی جزا اس کا اشتیاق رکھنا ہی ہوتا ہے۔ عنقریب اس پر گفتگو آ رہی ہے۔

۱۰۔ آپ ﷺ کی صفات جمال و کمال

ہم آپ ﷺ کے اوصاف کے بارے میں کیا کہیں؟ جبکہ آپ ﷺ کا ہر نعت خواں یہی کہتا ہوا دکھائی دیتا ہے۔ ہم نے آپ ﷺ کی مثل نہ پہلے کوئی دیکھا اور نہ آپ ﷺ کے بعد' کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ہر نبی کو حسن صورت اور حسن اخلاق سے نوازا تو اس رسول اللہ ﷺ کو کیسے نوازا ہو گا جو تمام جمال و کمال کا جامع ہے؟ حضور ﷺ تمام مخلوق سے بڑھ کر اللہ عزوجل کی معرفت رکھتے ہیں' آپ ﷺ میں اللہ تعالیٰ کی خشیت سب سے زیادہ تھی' آپ ﷺ سب سے بہادر' خلق اور خلق میں سب سے اعلیٰ' سب سے بڑے سخی' سب سے خوبصورت' تیز ہوا سے بڑھ کر سخاوت فرمانے والے' معرکوں میں بڑے بڑے آپ ﷺ کی پناہ لیتے' کبھی سوال پر انکار نہیں فرمایا۔ کثیر العطاء

سلام کے وقت دوسرے کے ہاتھ چھوڑنے سے پہلے ہاتھ نہ چھوڑتے' آپ ﷺ کا ہر ہم مجلس اپنے آپ ﷺ کو سب سے قریب تصور کرتا' آپ ﷺ نوجوان پردہ دار بچی

Marfat.com

سے بھی زیادہ صاحب حیا تھے' خرچ کرتے وقت فقر کا کبھی خوف لاحق نہ ہوتا' بچوں اور عیال کے ساتھ شفقت فرماتے' مزاح فرماتے' ہر حال میں صرف حق ہی کہتے' فحش گو نہ تھے' ہاتھ سے کبھی کسی کو نہ مارا نہ کسی خاتون کو اور نہ کسی خادم کو' ہاں حدود شریعت کی وجہ سے سزا دی' کبھی ذاتی وجہ سے ناراض نہ ہوئے' کسی سے انتقام نہ لیتے مگر اس صورت میں جب کوئی اللہ تعالیٰ کی حدود توڑتا' جب صحابہ گفتگو کرتے آپ ﷺ ان کے ساتھ شریک ہوتے' جب وہ کلام کرتے آپ ﷺ متوجہ ہو کر سنتے' ہم مجلس کی طرف پورے متوجہ ہوتے' اکثر تبسم فرماتے' خواتین پر نہایت ہی رحیم تھے' لوگوں میں شامل رہتے' بچے پانی لے کر دم کروانے آتے تو ٹھنڈا ہونے کے باوجود اس میں ہاتھ داخل فرماتے' آپ ﷺ کی خدمت میں لونڈیاں اور بچیاں آتیں ان کی ضروریات پوری کرنے تک کھڑے رہتے۔ آپ ﷺ گناہوں کے نام سے بھی دور تھے۔ دو معاملات میں اختیار ملتا تو آسان کو پسند فرماتے۔ بشرطیکہ وہ گناہ نہ ہو' اگر گناہ ہو تو اس سے سب سے دور رہتے' چشم پوش' آسانی پیدا فرمانے والے' سخت نہ تھے اور نہ ہی غلیظ' بازار میں آواز نہ لگاتے' برائی کا بدلہ برائی سے نہ دیتے' ہاں عفو و درگزر سے کام لیتے۔

آپ ﷺ متواضع' بردبار' صبر والے' شفیق' رووٴف' رحیم' مہربانی والے' غم خوار' بچوں پر رحیم' بڑوں کے غمخوار' نرم دل' پاکیزہ نفس' منقی جسم' کریم الاخلاق کامل الشمائل' کامل العبادۃ اتنا قیام فرماتے کہ پاؤں مبارک سوج جایا کرتے' اپنے رب کے شکر گزار' صاحب حیا' پردہ پوش' خندہ پیشانی والے' شدید خوف رکھنے والے' پاکیزہ اور اعلیٰ نسب' رب پر متوکل' اسی کا سہارا لینے والے' امت پر شفیق' امت کو نقصان سے باخبر فرمانے والے' آپ ﷺ کا جسم خوشبو دار اور نہایت ہی ملائم تھا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے میں نے کوئی خوشبو اور کستوری آپ ﷺ کی خوشبو سے بڑھ کر نہیں پائی' میں نے آپ ﷺ کے جسم سے بڑھ کر کسی حریر و دیباج کو نرم نہیں پایا' آپ ﷺ کا پسینہ موتیوں کی طرح تھا اور ہر خوشبو سے زیادہ خوشبودار تھا' حضرت ام سلیم اسے شیشی میں محفوظ کر لیا کرتیں پھر اسے بطور خوشبو استعمال کیا کرتیں۔ آپ ﷺ کا رنگ مبارک سفید اور چہرہ اقدس من ٹھار تھا۔ ﷺ

Marfat.com

ہمارے لئے آپ ﷺ کی تعریف اور وصف کرنا ممکن ہی نہیں' اس عمل سے صحابہ کی زبانیں اور عبارات عاجز ہیں ہماری کیا حیثیت ہے؟ ہم اس ذات اقدس کی تعریف کر بھی کیا سکتے ہیں؟ جسے اس کے مولیٰ نے صاحب کمال و جمال بنایا' تمام مخلوق اور بندوں سے بہتر بنایا اور اپنے مخصوص بندوں میں سے بھی منتخب فرمایا ﷺ

ہم جو کچھ ذکر کر رہے ہیں یہ محض تقریب ہے نہ کہ مقاربت' یہ تنبیہہ ہے تعیین نہیں

جس ذات اقدس کی یہ عظیم شان ہو اسے محبوب کیوں نہ بنایا جائے؟ انسان ایسی شخصیت کے قرب کا شوق رکھتا ہے اور اس کی جناب میں حاضری کی تمنا رکھتا ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا یہی عمل ہے۔

۱۱۔ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو خصائص اور معجزات سے نوازا

اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی' حبیب اور صفی ﷺ کو تمام مخلوق سے افضل' تمام رسل سے معزز بنایا' آپ ﷺ کی قدر و منزلت کو عظیم' مقام کو بلند اور درجات کو اعلیٰ بنایا۔ ایسے خصائص سے نوازا جو دیگر انبیاء علیہم السلام میں بھی نہیں پائے جاتے' ایسے امتیازات' کرامات اور معجزات دیئے جن کا مقابل نہیں' کسی دوسرے میں وہ نہیں پائے جاتے' آپ ﷺ کے بارے میں تمام انبیاء علیہم السلام سے عہد لیا گیا حضرت آدم علیہ السلام ابھی کیچڑ میں تھے تو آپ ﷺ اس وقت بھی نبی تھے' آپ ﷺ پہلے مسلمان اور خاتم النبین ہیں' آپ ﷺ کا تعلق انبیاء سے ان کی امتوں سے بھی زیادہ ہے۔ اہل ایمان کے ساتھ ان کی جانوں سے بھی زیادہ ہے' آپ ﷺ کی ازواج مطہرات کو تمام اہل ایمان کی مائیں بنایا' آپ ﷺ کو بندوں پر سراپا احسان قرار دیا۔ تمام خلق سے بہتر اور اولاد آدم کا سربراہ بنایا' آپ ﷺ کی طاعت اور بیعت کو اللہ تعالیٰ نے اپنی طاعت و بیعت قرار دیا ہے۔ اللہ پر ایمان کو آپ ﷺ کی ذات پر ایمان کے ساتھ متصل فرمایا' آپ ﷺ رحمتہ للعالمین اور اہل ایمان کے لئے رؤف رحیم ہیں' آپ ﷺ کی رسالت کو عام بنایا' آپ ﷺ کی حفاظت و عصمت کا ذمہ لیا' آپ ﷺ کی زندگی اور شہر کی قسم اٹھائی' آپ ﷺ کو نام لے کر نہ پکارا' نام لے کر پکارنے سے منع فرمایا' بلکہ

Marfat.com

یوں پکارنے کا حکم دیا یا رسول اللہ' یا نبی اللہ ﷺ آپ ﷺ کی آواز پر آواز کو بلند کرنے سے منع فرمایا' سراپا نور بنایا۔ آپ ﷺ کے بلانے پر فی الفور حاضر ہونا لازم فرمایا۔

آپ ﷺ پر درود و سلام کو دائمی بنایا' اسراء و معراج عطا فرمایا' شق صدر اور شق قمر کا معجزہ دیا۔ باوجودیکہ آپ ﷺ معصوم ہیں آپ ﷺ خطا نہیں کر سکتے۔ آپ ﷺ کے اگلے پچھلے معاملات پر بخشش کا اعلان فرمایا' آپ ﷺ کو جوامع الکلم عطا کیا گیا' تمام زمین کے خزانوں کی چابیاں دی گئیں' رعب کے ساتھ مدد کی گئی' اللہ تعالیٰ اور مقرب فرشتوں نے آپ ﷺ کی گواہی دی' آپ ﷺ کے ظاہری حیات کے وقت کو تمام ادوار سے افضل بنایا' بیت المقدس میں تمام انبیاء کا امام بنایا بلکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آپ ﷺ کے امتی امام کے پیچھے نماز ادا کریں گے' آپ ﷺ پیچھے بھی آگے کی طرح دیکھتے' آپ ﷺ کا خواب حق تھا' آپ ﷺ پر تمام انبیاء ان کی امتوں سمیت پیش کئے گئے' علوم غیبیہ پر آپ ﷺ کو مطلع فرمایا' دونوں کندھوں کے درمیان ختم نبوت رکھی گئی' آپ ﷺ کو شاھد' مبشر' نذیر' اللہ کی طرف داعی اور سراج منیر بنایا' آپ ﷺ کو شفاعت عظمیٰ کا تاج پہنایا گیا ﷺ

روز قیامت سب سے پہلے آپ ﷺ اٹھیں گے۔ آپ ﷺ وفد انبیاء کے امام اور خطیب ہوں گے' تمام انبیاء علیہم السلام آپ ﷺ کے جھنڈے کے نیچے ہوں گے' پل صراط سے آپ ﷺ کا گزر پہلے ہو گا۔ جنت کے دروازے پر آپ ﷺ ہی پہلے دستک دیں گے' پہلے داخل بھی آپ ﷺ ہی ہوں گے۔ آپ ﷺ ہی کو مقام وسیلہ و فضیلت عطا کیا گیا ہے' مقام محمود' حوض محشر اور کوثر بھی آپ ﷺ کے ہیں' آپ ﷺ کے ہاتھ میں جھنڈا ہو گا' آپ ﷺ تمام انبیاء اور مرسلین کے سردار ہیں۔ سب سے پہلے شفاعت فرمانے والے اور شفاعت قبول کی جانے والے ہیں۔ روز قیامت آپ ﷺ کی امت سب سے زیادہ ہو گی' حالت مایوسی میں آپ ﷺ ہی بشارت و خوشخبری دینے والے ہوں گے ﷺ

اس کے علاوہ بھی کثیر امتیازات ہیں جن کا ذکر ہم نے "فضائل النبی الکریم"

Marfat.com

الخصائص التی انفردبها" اور "عظیم قدرہ" میں شواھد اور دلائل کے ساتھ کیا ہے۔

جس مقدس ہستی کی ایسی ان گنت شانیں ہوں اس سے محبت' اس کا احترام و اکرام کیوں نہ کیا جائے' اور اس کی ملاقات و دیدار کا شوق کیوں نہ رکھا جائے؟

۱۲۔ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کی تعظیم و توقیر کا حکم دے رکھا ہے

اللہ تعالیٰ نے اس امت کو اپنے نبی اور حبیب ﷺ کے احترام' وقار اور عزت و قدر کرنے کا حکم دیا ہے۔ انہیں تعلیم دی ہے کہ آپ ﷺ کا نام لے کر نہ بلاؤ بلکہ یا رسول اللہ' یا نبی اللہ کہو۔ بخلاف سابقہ انبیاء علیہم السلام کے انہیں ان کی امتیں نام لے کر بلایا کرتیں' اس اسلوب کو خود باری تعالیٰ نے اختیار فرمایا کہ آپ ﷺ کو کہیں بھی نام لے کر خطاب نہیں فرمایا۔ بلکہ نبوت و رسالت کے ساتھ خطاب فرمایا' بخلاف سابقہ انبیاء کے کہ انہیں نام لے کر خطاب فرمایا کچھ مثالیں ملاحظہ کیجئے آپ ﷺ کے بارے میں خطاب فرمایا۔

۱۔ یٰٓاَیُّهَاالرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَآ اُنْزِلَ اِلَیْکَ مِنْ رَّبِّکَ ؕ

اے رسول ﷺ پہنچا دو جو کچھ اترا تمہیں تمہارے رب کی طرف سے

(المائدہ ۔ ٦٧)

۲۔ یٰٓاَیُّهَا النَّبِیُّ حَسْبُکَ اللّٰهُ وَمَنِ اتَّبَعَکَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ

اے غیب کی خبریں بتانے والے (نبی) اللہ تمہیں کافی ہے۔ اور یہ جتنے مسلمان تمہارے پیرو ہوئے۔

(الانفال ۔ ٦٤)

جبکہ دیگر انبیاء کو یوں خطاب فرمایا۔

یٰنُوْحُ اهْبِطْ بِسَلٰمٍ

اے نوح کشتی سے اتر ہماری طرف سے سلام ہیں۔

(ھود ۔ ۴۸)

یٰمُوْسٰٓی اِنِّیْٓ اَنَا اللّٰهُ

اے موسیٰ بیشک میں ہی ہوں اللہ

(القصص ۔ ۳۰)

Marfat.com

يٰٓاِبْرٰهِيْمُ قَدْ صَدَّقْتَ الرُّءْيَا ۚ اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِى الْمُحْسِنِيْنَ

(الصفت' ۱۰۴ ـ ۱۰۵)

اے ابراہیم بیشک تو نے خواب سچ کر دکھایا ہم ایسا ہی صلہ دیتے نیکوں کو۔

آپ ﷺ کے بارے میں فرمایا۔

لَا تَجْعَلُوْا دُعَآءَ الرَّسُوْلِ بَيْنَكُمْ كَدُعَآءِ بَعْضِكُمْ بَعْضًا ؕ

(النور ـ ۶۳)

رسول کے پکارنے کو آپس میں ایسا نہ ٹھہرا لو جیسا تم میں ایک دوسرے کو پکارتے ہو۔

جبکہ امم سابقہ میں تھا۔

قَالُوْا يٰنُوْحُ قَدْ جٰدَلْتَنَا فَاَكْثَرْتَ جِدَالَنَا

(ھود ـ ۳۲)

بولے اے نوح تم سے جھگڑے اور بہت ہی جھگڑے

قَالُوْا يٰمُوْسَى ادْعُ لَنَا رَبَّكَ

(الاعراف ـ ۱۳۴)

کہتے اے موسیٰ ہمارے لئے اپنے رب سے دعا کرو۔

آپ ﷺ کے بارے میں فرمایا' آپ ﷺ کی آواز پر آواز بلند نہ کرو جیسا کہ باری تعالیٰ کا فرمان ہے۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْٓا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ وَلَا تَجْهَرُوْا لَهٗ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ ۝۲ اِنَّ الَّذِيْنَ يَغُضُّوْنَ اَصْوَاتَهُمْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ امْتَحَنَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ لِلتَّقْوٰى ؕ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ عَظِيْمٌ ۝۳ اِنَّ الَّذِيْنَ يُنَادُوْنَكَ مِنْ وَّرَآءِ الْحُجُرٰتِ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ ۝۴ وَلَوْ اَنَّهُمْ صَبَرُوْا حَتّٰى تَخْرُجَ اِلَيْهِمْ لَكَانَ

اے ایمان والو اپنی آوازیں اونچی نہ کرو اس غیب بتانے والے (نبی) کی آواز سے اور ان کے حضور چلا کر نہ کہو۔ جیسے آپس میں ایک دوسرے کے سامنے چلاتے ہو کہ کہیں تمہارے عمل اکارت نہ ہو جائیں اور تمہیں خبر نہ ہو۔ بیشک وہ جو اپنی آوازیں پست کرتے ہیں۔ رسول اللہ کے پاس

Marfat.com

خَيْرًا لَّهُمْ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝۵
(الحجرات ۔ ۲ ۔ ۵)

وہ ہیں جن کا دل اللہ نے پرہیز گاری کے لئے پرکھ لیا ہے ان کے لئے بخشش اور بڑا ثواب ہے۔ بیشک وہ جو تمہیں حجروں کے باہر سے پکارتے ہیں ان میں اکثر بے عقل ہیں اور اگر وہ صبر کرتے یہاں تک کہ تم آپ ﷺ ان کے پاس تشریف لاتے تو یہ ان کے لئے بہتر تھا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

آواز بلند کرنے سے منع فرمایا اور پست آواز کرنے والوں کی مدح فرمائی اس کے بعد بھی کوئی تکریم کا درجہ ہوتا ہے؟

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّ مُبَشِّرًا وَّ نَذِيْرًا ۝۸ لِّتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتُعَزِّرُوْهُ وَتُوَقِّرُوْهُ ؕ وَتُسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّ اَصِيْلًا
(الفتح ۔ ۸ ۔ ۹)

بیشک ہم نے تمہیں بھیجا حاضر و ناضر اور خوشی اور ڈر سنانے والا تاکہ اے لوگو تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور رسول کی تعظیم و توقیر کرو اور صبح و شام اللہ کی پاکیزگی بیان کرو۔

جو لوگ آپ ﷺ کی تعظیم و توقیر بجا لاتے ہیں ان کا درجہ اور ثواب یوں بیان فرمایا۔

اَلَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ النَّبِيَّ الْاُمِّيَّ (الیٰ قوله تعالیٰ) فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِهٖ وَعَزَّرُوْهُ وَ نَصَرُوْهُ وَاتَّبَعُوا النُّوْرَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ مَعَهٗٓ اُولٰٓئِكَ

وہ جو غلامی کریں گے اس رسول بے پڑھے غیب کی خبریں دینے والے کی تو وہ جو اس پر ایمان

Marfat.com

هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ (الاعراف ۔ ۱۵۷)

لائیں اور اس کی تعظیم کریں اور اسے مدد دیں اور اس نور کی پیروی کریں جو اس کے ساتھ اترا وہی بامراد ہوئے۔

اور توقیر' محبت سے بلند ہے جیسا کہ آئے گا' جب اللہ تعالیٰ ہم سے اپنے نبی کی توقیر کا مطالبہ فرما رہا ہے تو اسے آپ ﷺ سے کس قدر محبت ہو گی۔ حتیٰ کہ وہ ہمیں آپ ﷺ کی توقیر' تعظیم اور مدد کا حکم دے رہا ہے۔ تو کیا یہ محبت اور تعظیم کا تقاضا نہیں؟

۱۳۔ آپ ﷺ کی چاہت کو اللہ تعالیٰ کا جلدی پورا فرمانا

آپ ﷺ کی محبت اور رضا جوئی کے وجوب پر ایک اہم دلیل یہ بھی ہے۔ اللہ تعالیٰ بغیر مطالبہ کے آپ ﷺ کی چاہتوں کو پورا فرما دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

قَدْ نَرٰی تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِی السَّمَآءِ فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضٰهَا فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ شَطْرَهٗ (البقرہ ۔ ۱۴۴)

ہم دیکھ رہے ہیں بار بار تمہارا آسمان کی طرف منہ کرنا۔ ضرور ہم تمہیں پھیر دیں گے اس قبلہ کی طرف جس میں تمہاری خوشی ہے ابھی اپنا منہ پھیر دو مسجد حرام کی طرف اور اے مسلمانو تم جہاں کہیں ہو اپنا منہ اس کی طرف کرو۔

یہ رضا محبت ہے کیونکہ آپ ﷺ کو بیت المقدس کی طرف نماز کا حکم دیا گیا تھا۔

ان خواتین کے بارے میں جنہوں نے اپنے نفس کو رسول اللہ ﷺ کو ھبہ کیا تھا یہ آیت مبارکہ نازل ہوئی۔

تُرْجِیْ مَنْ تَشَآءُ مِنْهُنَّ وَتُؤْوِیْٓ اِلَيْكَ مَنْ تَشَآءُ ط وَمَنِ ابْتَغَيْتَ مِمَّنْ عَزَلْتَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكَ

پیچھے ہٹاؤ ان میں سے جسے چاہو اور اپنے پاس جگہ دو جسے چاہو اور جسے تم نے کنارے کر دیا تھا اسے

Marfat.com

(الاحزاب ۔ ۵۱) تمہارا جی چاہے تو اس میں بھی تم پر کچھ گناہ نہیں۔

تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں میں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ

ما اری ربک الایسارع فی هواک (فتح الباری' ۹ = ۱۶۵) میں آپ ﷺ کے رب کو آپ ﷺ کی چاہت کو جلدی پورا کرتے دیکھتی ہوں۔

یہاں "فی هواک" کا معنی "فی رضاک" ہے۔

جب اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کی رضا اور شوق کو بغیر مطالبہ کے پورا فرماتا ہے۔ صرف اس بنیاد پر کہ اللہ تعالیٰ جانتا ہے۔ یہ میرے نبی ﷺ کی چاہت ہے تو مسلم غلام کی حالت کیا ہونا چاہئے؟ وہ کیوں نہ آپ ﷺ سے محبت کرے گا اور اپنے رب کے فضل و لطف کو حاصل کرے گا؟

۱۴۔ ہر تعلق رکھنے والی شی کی تکریم

اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کے ساتھ تعلق رکھنے والی ہر شے کی تکریم فرمائی ہے۔

آپ ﷺ کے نسب کو سب سے بہتر نسب بنایا' آپ ﷺ کی اہل بیت سے رجس کو دور فرما دیا اور پاکیزگی عطا فرما دی' آپ ﷺ کے ساتھ ان پر درود و سلام کا حکم دیا' قرابت داروں سے محبت کو لازم فرما دیا۔ ارشاد فرمایا۔

قُلْ لَّآ اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِى الْقُرْبٰى ط (الشوریٰ ۔ ۲۳) تم فرماؤ میں اس پر تم سے کچھ اجرت نہیں مانگتا مگر قرابت کی محبت۔

آپ ﷺ کی قوم اور خاندان کو شرف و بلندی بخشی

وَاِنَّهٗ لَذِكْرٌ لَّكَ وَلِقَوْمِكَ (الزخرف ۔ ۴۴) اور بے شک وہ شرف ہے تمہارے لئے اور تمہاری قوم کے

Marfat.com

لئے۔

یعنی یہ آپ ﷺ کے لئے اور آپ ﷺ کی قوم کے لئے شرف ہے' آپ ﷺ کی بیویوں کو مومنوں کی مائیں بنایا' آپ ﷺ کے بعد ان کا نکاح حرام فرما دیا' آپ ﷺ کی صاحبزادی سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو تمام جنتی خواتین اور نساء عالمین کی سردار بنا دیا' ان کی والدہ سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کو جنت میں محل دیا' حضرت حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ کو جنتی نوجوانوں کا سردار بنایا۔ آپ ﷺ کے چچا سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ کو سید الشہداء کا درجہ دیا' آپ ﷺ کے صحابہ کرام کو اھل تقوی اور تمام مخلوق پر فضیلت بخشی تاکہ وہ اس کے نبی کے عظیم ساتھی بنیں' آپ ﷺ کے وقت کو تمام اوقات سے افضل فرمایا' آپ ﷺ کے قبلہ کو پہلا گھر بنایا' آپ ﷺ پر نازل ہونے والی کتاب کی حفاظت کا ذمہ خود لیا' آپ ﷺ کے شہر کو حرم بنایا' اس کی قسم کھاتے ہوئے سورۃ البلد نازل فرمائی' شہر مدینہ کو حرم بنایا' منبر پاک کو حوض پر رکھا' ریاض الجنت عطا فرمایا' احد کو جنتی قرار دیا' آپ ﷺ کی مسجد کو یہ عزت بخشی کہ اس میں ہر نماز کا ثواب ہزار نماز کے برابر قرار دیا مسجد حرام' بیت المقدس کے ساتھ ساتھ اس کی طرف سفر کی اجازت دی' آپ ﷺ کی امت کو امت وسط' خیر الامم اور تمام سابقہ امتوں پر گواہ بنایا آپ ﷺ کا ہمزاد مسلمان ہو گیا جو خیر کا ہی کہتا پھر شفاعت کا درجہ دیا تاکہ سب کو آپ ﷺ کی فضیلت کا علم ہو جائے' اس کے ساتھ ساتھ پھر فرمایا۔

وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى (الضحیٰ - ۵)

اور بیشک قریب ہے کہ تمہارا رب تمہیں اتنا دے گا کہ تم راضی ہو جاؤ گے۔

جب اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کو یہ عطا فرما رہا ہے اور یہ سب آپ ﷺ کی تکریم و عزت ہے تو ہم کیوں نہ آپ ﷺ کی قدر' عزت اور تعظیم کریں' ہم آپ ﷺ سے محبت کیوں نہ کریں؟

Marfat.com

۱۵۔ ہمارے ساتھ نیکی کرنے کا بدلہ

شرعاً عقلاً فرض ہے جو تمہارے ساتھ کوئی نیکی کرے تم بھی اس کا اچھا بدلہ دو

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

من متع او اهدى اليكم معروفا فكافئوه	جو تمہیں ہدیہ یا تحفہ دے تم بھی اس کا بدا دو
فان لم تجدو فادعوا الله له حتى تعلموا	اگر تمہارے پاس نہیں تو اسے دعا دو یہاں تک
ان قد كافأتموه	کہ وہ اس کا بدل بن جائے۔

(مسند احمد' ۲ = ۶۸)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے۔

هَلْ جَزَآءُ الْاِحْسَانِ اِلَّا الْاِحْسَانُ	نیکی کا بدلہ کیا ہے مگر نیکی

(الرحمٰن ۔ ۶۰)

جب دنیاوی امور کا معاملہ یہ ہے تو اس کا کیا مقام ہو گا جو ہدایت' نجات اور سعادت دارین میں سب سے عظیم ہے؟

ہر عاقل انسان چاہتا ہے کہ جس نے اس کے ساتھ نیکی کی ہے۔ اس کا بہتر بدلہ دے اور اگر ممکن نہیں تو اسے یاد رکھا جائے اور جیسے جیسے تحفہ عظیم ہو اعتراف بڑھتا ہے۔ جب امور دنیا کا حال یہ ہے تو اس ہستی کے ساتھ کیا جذبہ ہونا چاہئے جس کی وجہ سے جہنم سے چھٹکارا ہو گا' جس کے سبب ہدایت نصیب ہوئی' جس نے صراط مستقیم عطا فرمایا۔ جس کی وجہ سے دارین کی سعادتیں حاصل ہوں گی اور اب بھی' پہلے بھی اور بعد میں بھی۔ ہر حال میں تمہارا بہتری چاہنے والا ہو اور اس کا تعلق تم سے تمہاری ذات سے بھی بڑھ کر ہو۔

جو کچھ حضور ﷺ نے ہمیں دیا اور آگے ہمارے لئے بھیجا ہے۔ اس کا بدلہ کیسے دیا جا سکتا ہے۔ اس کا مقابلہ ثمن سے نہیں کیا جا سکتا' اسے کوئی ترازو تول نہیں سکتا' کوئی عقل اس کا احاطہ نہیں کر سکتی' کوئی شعور اس کا ادراک نہیں کر سکتا' جب امور دنیا کا یہ حال ہے حالانکہ ان کا مقابلہ ممکن ہے تو امور آخرت شفاعت' سعادت اور جنت کا تقابل کیسے کروایا جا سکتا ہے؟ جب ہم آپ ﷺ کا بدلہ نہیں ادا کر سکتے تو ہمیں

Marfat.com

آپ ﷺ کے لئے دعا (درود و سلام) کا حکم دیا گیا ہے ہم کیا بدلہ دیں؟ کتنی دعا کریں؟ کیا ہماری دعا کا ان احسانات سے کوئی موازنہ ہے؟ ہم اس مقابلہ سے یقیناً عاجز ہیں' محبت' احترام اور تعظیم و توقیر ان احسانات کے مقابل بہت کم درجہ کی چیز ہے؟

۱۶۔ آپ ﷺ' اللہ کے رسول ہیں

جو شخص اللہ تعالیٰ سے محبت کا خواہش مند ہے۔ اس پر اس کے رسول' صفی اور حبیب ﷺ سے محبت کرنا لازم ہے۔

۱۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو اپنا محبوب بنا رکھا ہے' محبت کی شرط یہ ہے کہ محبوب کے محبوب سے بھی محبت کی جائے۔

۲۔ آپ ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے رسول بنا کر بھیجا ہے۔ ایمان کی شرط محبت ہے کیونکہ یہ ممکن ہی نہیں کہ آپ ﷺ کو رسول مان لیا جائے حالانکہ آپ ﷺ محبوب نہ ہوں۔

۳۔ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کے ساتھ محبت' توقیر اور تعظیم کا حکم دے رکھا ہے۔

۴۔ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کی صورت میں مخلوق پر سب سے بڑا احسان فرمایا ہے۔

۵۔ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کی طاعت اپنی طاعت اور آپ ﷺ کی بیعت کو اپنی بیعت قرار دیا ہے۔

۶۔ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کی شان کو بلند' مقام کو اعلیٰ' قدر کو عظیم' منزلت کو افضل بناتے ہوئے تمام مخلوق سے بہتر اور تمام رسولوں سے افضل بنایا ہے۔

آپ ﷺ کے ساتھ محبت کا درجہ کیا ہو گا؟ جو اللہ سے محبت کا دعویٰ کرے مگر اس کے رسول ﷺ کو محبوب نہ بنائے جبکہ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی عبادت قرار دے رکھا ہے اور اسے اپنی ہی محبت بنا دیا ہے تو ایسا شخص جھوٹا ہے وہ یہ کہنا چاہتا ہے کہ میں اللہ پر تو ایمان لایا ہوں مگر اس کے رسول ﷺ پر نہیں تو اس دعویٰ میں بھی جھوٹا ہی کہلائے گا۔

۱۷۔ اللہ و رسول ﷺ نے اس کا حکم دے رکھا ہے

سابقہ تمام گفتگو سے ثابت ہو گیا کہ شرعاً اور عقلاً نبی اکرم ﷺ سے محبت کرنا لازم

Marfat.com

ہے۔ تو جب اسکے ساتھ اللہ و رسول کا حکم بھی شامل کر لیا جائے تو پھر اب اس کا مقام کتنا عظیم ہو گا؟ بلکہ صرف محبت ہی لازم نہیں بلکہ ہر مخلوق سے بڑھ کر آپ ﷺ سے محبت لازم ہو گی اور جس نے آپ ﷺ سے بڑھ کر کسی مخلوق سے محبت کی وہ برباد ہو گیا۔ (اس پر گفتگو آ رہی ہے) ایمان کی شرط محبت ہے جو ایمان لایا اور محبت نہ کی وہ مومن نہیں' اس میں تاکید یہ جملہ مبارک بھی کرتا ہے۔

المرء علی دین خلیله ہر بندہ اپنے محبوب کے دین پر ہوتا ہے۔

ایمان کا ذوق و مزہ صرف اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کے ساتھ محبت کرنے والا ہی چکھ سکتا ہے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کی ذات مبارکہ کو اسوہ حسنہ قرار دیا ہے۔ آپ ﷺ کی ثنا فرمائی اور آپ ﷺ کی گواہیاں دیں۔

یہ تمام اور اس کے علاوہ کثیر دلائل تقاضا کرتے ہیں کہ حضور ﷺ کے ساتھ محبت کی جائے اور ہمارے لئے ان تمام اسباب اور عوامل کا احاطہ میں لانا ممکن نہیں جو آپ ﷺ کی محبت کے موجب ہیں کیونکہ آپ ﷺ کی ہر صفت' ہر خلق' ہر کمال اور ہر خصوصیت آپ ﷺ سے محبت کا تقاضا کرتی ہے' جب آپ اللہ تعالیٰ کے ہاں حضور ﷺ کے مقام سے آگاہ ہیں' آپ ﷺ کے اللہ تعالیٰ سے معاملات سے آگاہ ہیں' آپ ﷺ کے شمائل و فضائل سے آگاہ ہیں تو پھر آپ ﷺ سے محبت کرنا ہو گی خواہ خوشی سے یا بامر مجبوری اور اس سے بڑھ کر کیا دلیل بیان کی جائے کہ خود اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ سے محبت کا حکم فرمایا ہے اور یہ بھی واضح فرما دیا ہے کہ ہر مخلوق سے بڑھ کر آپ ﷺ سے محبت کی جائے اور جو ایسا نہیں کرے گا وہ عذاب کا مستحق ہے۔

اے اللہ ہمیں اپنی اور اپنے حبیب ﷺ کی اس درجہ پر محبت عطا فرما جس سے تو اور وہ (ﷺ) راضی ہو جائیں۔ انه سمیع مجیب جواد کریم وبالاجابة جدیر

Marfat.com

محبت نبوی کی فرضیت پر دلائل

Marfat.com

Marfat.com

اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ دونوں نے حضور ﷺ سے محبت' آپ ﷺ کی تعظیم وتوقیر اور احترام و وقار کا حکم دیا جیسا کہ ان دونوں نے یہ بھی حکم دیا ہے کہ آپ ﷺ سے محبت ہر شے سے بڑھ کر ہونی چاہئے۔ جس نے آپ ﷺ سے بڑھ کر کسی غیر سے محبت کی اس پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے عذاب کی دھمکی ہے۔ جیسا کہ اس شخص سے ایمان کی نفی ہے جو آپ ﷺ سے ہر شے سے بڑھ کر محبت نہیں کرتا' آپ ﷺ سے محبت کے لزوم اور ہر شے سے بڑھ کر محبت کرنے پر بہت سی نصوص ہیں۔ ان پر قرآن کریم اور سنت نبویہ شاھد ہے۔ اس پر صحابہ کرام قائم و دائم رہے۔ تمام کا نہیں بعض کا ذکر کر رہے ہیں تاکہ تقریب و تنبیہہ ہو جائے اور طوالت بھی نہ ہو۔

ا۔ تقدیم محبت

متعدد نصوص میں ہے کہ آپ ﷺ سے محبت والد' اولاد' مال اور تمام لوگوں سے بڑھ کر کرنا لازم ہے۔

ا۔ والد اور اولاد سے بڑھ کر محبت

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قسم ہے اس ذات پاک کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے۔

لا یؤمن احد کم حتی اکون احب الیه من والده و ولده (البخاری' کتاب الایمان)

تم میں سے کوئی اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک میں اسے اس کے والد اور اولاد سے زیادہ پیارا نہ لگوں۔

جو شخص والد اور اولاد سے بڑھ کر آپ ﷺ سے محبت نہیں کرتا اس کے کامل ایمان کی نفی پر مصطفیٰ ﷺ نے قسم اٹھائی ہے۔ والد کو اولاد سے اصل ہونے کی وجہ سے پہلے ذکر

Marfat.com

کیا' دوسری وجہ یہ ہو سکتی ہے کہ ماسوائے حضرت آدم اور حضرت عیسیٰ علیہما السلام کے تمام لوگوں کے والد تو ہیں لیکن تمام کی اولاد نہیں تیسری وجہ زمانے اور بزرگی کی وجہ سے ہو سکتا ہے۔

اولاد' والد سے اور والد' اولاد سے جو بھی محبت رکھے لیکن ان دونوں کو حضور ﷺ سے ایک دوسرے سے بڑھ کر محبت لازم ہے۔ والد اور ولد کا تذکرہ اس لئے ہے کہ عاقل کے یہ اھل اور مال سے بلکہ بعض اوقات یہ نفس سے بھی زیادہ عزیز ہوتے ہیں۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے مذکورہ حدیث کا عنوان بنایا ہے۔ "باب حب الرسول ﷺ من الایمان" (حضور ﷺ سے محبت ایمان ہے) ماں کا ذکر نہیں ہوا؟ اس لئے کہ لفظ والد میں شامل ہے۔ اگر والد سے مراد صاحب اولاد ہو یا ایک کے ذکر سے دوسرے کا ذکر از خود آگیا جیسا کہ ضدین میں سے ایک کے ذکر سے دوسرے کا از خود ہو جاتا ہے یا یہاں والد اور ولد کا ذکر بطور تمثیل ہے مراد تمام اعزہ ہیں گویا کہنا ہے کہ آپ ﷺ کی ذات گرامی ہر عزیز سے بڑھ کر محبوب ہو۔

۲۔ والد' ولد' مال اور تمام لوگوں سے بڑھکر

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ہے رسول ﷺ نے فرمایا۔

لا یؤمن احد کم حتی اکون احب الیه من والده و ولده والناس اجمعین
(البخاری ۔ کتاب الایمان)

تم میں سے کوئی اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک میں اسے اس کے والد' اولاد اور تمام لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں۔

مسلم کی روایت میں ہے۔

حتی اکون احب الیه من ولده و والده والناس اجمعین

یہاں تک کہ میں اسے اس کی اولاد' والد اور تمام لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں۔

Marfat.com

اس کی دوسری روایت میں ہے۔

لا یؤمن عبد	وہ بندہ مومن نہیں ہو سکتا۔

ایک روایت الرجل (آدمی) کے ساتھ یہ الفاظ ہیں۔

حتی اکون احب الیہ من اھلہ وماله والناس اجمعین	یہاں تک کہ میں اسے اس کے اھل' مال اور تمام لوگوں سے محبوب ہو جاؤں۔
(المسلم' کتاب الایمان)	

ان دونوں روایات میں والد' ولد' اھل' مال' الناس اجمعون کا تذکرہ ہے۔ والد' ولد اور اھل کے بعد الناس کا ذکر عام کا خاص پر عطف ہے۔ یہ تمام انسانوں کو شامل ہے۔ اور جن کا ذکر ہوا مثلاً والد و ولد تو یہ نفس پر جبلی اور فطری طور پر معزز ہوتے ہیں جیسا کہ مسلم کی دوسری روایت میں ولد کو والد پر مقدم کر دیا یہ مزید شفقت' احسان اور لطف کی وجہ سے ہے' امام خطابی فرماتے ہیں یہاں طبعی محبت نہیں بلکہ اختیاری مراد ہے۔ کیونکہ انسان کو اپنے نفس سے محبت طبعی ہے نہ کہ اختیاری قلبی۔ پھر فرمایا اس کا مفہوم یہ ہے کہ یعنی تم میری محبت میں اس وقت تک سچے نہیں جب تک تم اپنے نفس کو میری طاعت میں فنا نہ کر دو اور اپنی خواہش پر میری رضا کو ترجیح نہ دو اگرچہ اس میں ہلاکت ہو جائے۔

(شرح مسلم للنووی' ۲ = ۱۵)

امام ابن بطال اور قاضی عیاض فرماتے ہیں۔ محبت کی تین اقسام ہیں۔

۱۔ محبت اجلال و اعظام جیسے والد کی محبت۔

۲۔ محبت شفقت و رحمت' جیسے ولد کی محبت۔

۳۔ محبت مشاکلہ جیسے بقیہ لوگوں کی محبت۔

حضور ﷺ نے اپنی محبت میں ان تمام کو جمع فرما دیا ہے۔ (النووی' ۲ = ۱۵)

ابن بطال کہتے ہیں حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ جس کا ایمان کامل ہو گا۔ اس پر یہ واضح ہو گا کہ حضور ﷺ کا حق مجھ پر حقِ اب' حق ابن اور تمام لوگوں کے حق سے زیادہ ہے۔ کیونکہ آپ ﷺ کی وجہ سے ہم نے دوزخ سے نجات اور گمراہی سے ہدایت

Marfat.com

پائی ہے۔

قاضی عیاض کہتے ہیں آپ ﷺ کے طریقہ کی نصرت' آپ ﷺ کی شریعت کا دفاع' آپ ﷺ کے ظاہری حیات میں ہونے اور آپ ﷺ کی خاطر مال و جان فدا کرنا محبت کے ہی مظاہر ہیں۔ پھر فرمایا ہماری گفتگو سے واضح ہو گیا کہ ایمان کی حقیقت اس محبت کے بغیر مکمل نہیں ہوتی' آپ ﷺ پر ایمان تب صحیح ہو گا جب بندے کے نزدیک آپ ﷺ کی قدر و منزلت والد' ولد' ہر محسن اور صاحب فضیلت سے بڑھ کر ہو جو یہ اعتقاد نہیں رکھتا یا برابر تصور کرتا ہے وہ مومن نہیں (شرح النووی' ۲ = ۱۶)

ان مذکورہ احادیث میں والد' ولد' اھل' مال اور الناس کا ذکر آگیا ہے۔ ابھی نفس کا ذکر رہتا ہے اور جب تک نفس سے بھی بڑھ کر آپ ﷺ سے محبت نہ کی جائے ایمان صحیح نہیں ہوتا۔

۳۔ اپنی جان سے بڑھ کر محبت

حضرت عبداللہ بن ھشام رضی اللہ عنہ سے ہے ہم حضور ﷺ کے ساتھ تھے آپ ﷺ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑا ہوا تھا' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ

لانت احب الی من کل شئ الا من نفسی — آپ ﷺ مجھے میری جان کے علاوہ ہر شے سے محبوب ہیں۔

آپ ﷺ نے فرمایا۔

لا والذی نفسی بیدہ حتی اکون احب الیک من نفسک — نہیں قسم ہے مجھے اس ذات اقدس کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے یہاں تک کہ میں تجھے تیری جان سے بھی محبوب ہو جاؤں۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ اب حالت یہ ہے۔

واللہ لانت احب الی من نفسی — اللہ کی قسم آپ ﷺ مجھے میری جان سے بھی محبوب ہیں۔

Marfat.com

آپ ﷺ نے فرمایا۔

الأن یا عمر — اے عمر اب (بات بنی)

(البخاری' کتاب الایمان والنذور)

اس حدیث کے بعد تمام مخلوق کا ذکر آ گیا ہاں اجمالاً ہے عنقریب قرآن کریم کی وہ آیت مبارکہ آئے گی جس میں اس اجمال کی خوب تفصیل ہے۔

حافظ ابن حجر کہتے ہیں مذکورہ محبت کی علامت یہ ہے کہ کبھی انسان کو اختیار دیا جائے کہ تیرے سامنے دو چیزیں ہیں ایک تیرا ذاتی فائدہ ہے اور ایک زیارت نبوی ﷺ ان دونوں میں سے جس کو تو چاہے حاصل کرے اگر وہ کہتا ہے مجھے ذاتی فائدہ سے کوئی غرض نہیں اور نہ ہی مجھے اس کے عدم حصول پر کوئی افسوس۔ مجھے تو آپ ﷺ کی زیارت چاہئے کیونکہ اس کے عدم حصول پہ دکھ اور قلق ہے تو اسے محبت کہا جائے گا ورنہ نہیں۔ (فتح الباری' ۱= ۵۹)

اور یہ صرف زیارت یا عدم زیارت تک معاملہ محدود نہیں بلکہ آپ ﷺ کے طریقہ و سنت کی نصرت' شریعت کا دفاع' مخالفین شریعت کا قلع قمع کا حکم بھی یہی ہے اوراس باب میں امر بالمعروف اور نہی عن المنکر بھی شامل ہے۔

ہم کہتے ہیں مذکورہ گفتگو میں متصور اور متبادل شے کا اہم ہونا ضروری ہے۔ مثلاً والد' ولد اور اھل کی مانند ہو کیونکہ اگر وہ حقیر ہے تو وہ قابل التفات ہی نہیں۔ حضور ﷺ سے محبت اور دیگر مخلوق سے بڑھ کر محبت سے کسی مسلمان کا دل بالکل خالی تو نہیں ہوتا ہاں تفاوت ضرور ہوتا ہے۔

امام قرطبی فرماتے ہیں۔ ہر وہ شخص جو آپ ﷺ پر ایمان صحیح لے آیا تو اس کا دل آپ ﷺ کی محبت راجحہ سے خالی نہ ہو گا ہاں اس میں درجات کا تفاوت ہو سکتا ہے کچھ ایسے ہوں گے جنہوں نے اس سے حصہ وافر پا لیا۔ کچھ نے بہت کم حصہ پایا مثلاً جو شخص خواہشات میں مستغرق اور اکثر اوقات غفلت کا شکار رہتا ہے' اکثر اہل ایمان کا حال یہ ہے کہ جب حضور ﷺ کا تذکرہ ہوتا ہے تو آپ ﷺ کے دیدار کا شوق ان میں اس قدر پیدا ہوتا ہے کہ اہل' اولاد اور مال پر اسے ترجیح دیتے ہیں' اہم امور میں جان

Marfat.com

بھی دے دیتے ہیں' نفس کے اندر ایسا وجدان پاتے ہیں۔ جسے رد نہیں کیا جا سکتا مگر یہ حال غفلت کی وجہ بہت جلدی زائل ہو جاتا ہے۔ (فتح الباری' ۱ = ۶۰)

۲۔ محبت الہیہ کی وجہ سے آپ ﷺ سے محبت

حضور ﷺ نے ہمیں اس سے آگاہ فرما رکھا ہے جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے محبت فرماتے ہیں تو اس سے جبریل امین اور اہل آسمان اس سے محبت کرتے ہیں اور زمین میں اس کے لئے قبولیت عطا کر دی جاتی ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا' اللہ تعالیٰ جب کسی بندے سے محبت کرتا ہے تو جبریل کو بلا کر فرماتا ہے میں فلاں سے محبت کرتا ہوں تو بھی اس س محبت کر تو اس سے جبریل بھی محبت کرتا ہے۔ پھر آسمان پر آواز دے کر کہتا ہے اللہ تعالیٰ فلاں بندے سے محبت کرتا ہے تم بھی اس سے محبت کرو تو اہل آسمان اس سے محبت کرنے لگ جاتے ہیں۔ پھر زمین میں اسے قبولیت نصیب ہو جاتی ہے۔

(البخاری ۔ کتاب الخلق)

(یوضع لہ القبول) کا معنی یہ ہے کہ اھل زمین بھی اس سے محبت کرتے ہیں اور اس کی طرف متوجہ ہو جاتے ہیں اس کی نظیر حدیث کا جملہ ثم توضع له البغضا فی الارض ہے۔ لہٰذا جو آدمی آپ ﷺ سے محبت نہیں کرے گا اور آپ ﷺ سے محبت کو ترجیح نہیں دے گا۔ وہ اس معاملہ سے خارج ہو جائے گا۔ تھوڑا سا پہلے آپ ﷺ کا یہ فرمان گزرا ہے اگر دنیا میں کسی کو خلیل بناتا تو میں ابوبکر کو بناتا۔

وقد اتخذ الله عزوجل صاحبكم خليلا — تمہارے صاحب کو اللہ تعالیٰ نے خلیل بنا رکھا ہے۔

یہ روایت مسلم و بخاری میں متعدد صحابہ سے مروی ہے۔ تو آپ ﷺ اللہ کے خلیل اور اللہ کے حبیب ہیں تو جو اللہ کی محبت کا دعویٰ کرتا ہے اسے آپ ﷺ کے ساتھ بھی محبت لازم ہو گی۔

ورنہ وہ نہ مومن ہے اور نہ اللہ تعالیٰ کا محب

اسی لئے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے رسول اللہ ﷺ کا یہ فرمان مروی ہے۔

Marfat.com

احبوا الله لما يغذو كم به من نعمه واحبونی لحب اللّٰه	اللہ سے محبت کرو کیونکہ تم اس کی نعمتیں کھاتے ہو اور میرے ساتھ اللہ کی خاطر محبت کرو۔

اسے ترمذی نے حسن کہا' حاکم نے صحیح اور ذھبی نے ان کا حکم برقرار رکھا' طبرانی نے کبیر میں اور بیہقی نے شعب الایمان میں نقل کیا اس کا شاھد گزر چکا ہے۔

۳۔ آپ ﷺ کی توقیر کا حکم ہے

اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ کی تعظیم' احترام اور اجلال و اکبار کا حکم دیا ہے اور یہ عمل محبت سے اوپر کا درجہ رکھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

اِنَّآ اَرۡسَلۡنٰکَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّ نَذِيۡرًا ۙ﴿۸﴾ لِّتُؤۡمِنُوۡا بِاللّٰهِ وَرَسُوۡلِهٖ وَتُعَزِّرُوۡهُ وَتُوَقِّرُوۡهُ ؕ وَتُسَبِّحُوۡهُ بُكۡرَةً وَّاَصِيۡلًا ﴿۹﴾ (الفتح ۔ ۸ ۔ ۹)	بیشک ہم نے تمہیں بھیجا حاضر و ناظر اور خوشی اور ڈر سنانے والا تاکہ اے لوگو تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور رسول کی تعظیم و توقیر کرو اور صبح و شام اللہ کی پاکیزگی بیان کرو۔

"تعزروہ" کے معنی حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے منقول ہیں۔ تعزروہ' آپ ﷺ کی تعظیم کرو' ایک روایت کے مطابق اس کا معنی تعظیم میں مبالغہ کرو۔

"توقروہ" ۔ یہ توقیر سے ہے اس کا معنی احترام' اجلال و اعظام کے ہیں' حضرت قتادہ کہتے ہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب ﷺ کی تکریم و تعظیم اور احترام کا حکم دیا ہے۔ اب معنی یہ ہو گا۔ اے اہل ایمان تم اپنے رسول ﷺ کی تعظیم' غایت درجہ کا احترام و اعظام بجا لاؤ۔ آپ ﷺ کی رائے اور حکم کا احترام کرو اور یہ تمام چیزیں آپ ﷺ سے محبت پر دلیل ہیں' امام حلیمی فرماتے ہیں یہ درجہ محبت سے بلند ہے کیونکہ ہر محب تعظیم کرنے والا نہیں ہوا کرتا۔ کیا تم نہیں دیکھتے والد' اولاد سے محبت کرتا ہے لیکن اولاد پر اس کی تکریم لازم ہے اور یہ محبت تعظیم کی دعوت نہیں دیتی' اولاد' والد سے محبت کرتی ہے تو یہاں تعظیم و تکریم دونوں جمع ہوتے ہیں۔ مولیٰ اپنے غلاموں سے محبت کرتا ہے مگر ان

Marfat.com

کی تعظیم نہیں کرتا' غلام اپنے مالکوں کی تعظیم و محبت دونوں کرتے ہیں تو اس سے واضح ہو گیا کہ تعظیم کا درجہ محبت سے بلند ہے' محبت کا داعی محب کی طرف سے محبوب پر خیرات کی بارش کر دیتا ہے۔ اور تعظیم کا داعی' محبوب کے لئے ایسی صفات کاملہ ثابت کرتا ہے۔ کہ تعظیم کرنے والے کی ضروریات اس سے متعلق ہوتی ہیں اور پوری کوشش کے باوجود وہ ان کا شکر ادا نہیں کر سکتا۔

جب یہ حالت غلام اور مالک کے اور والد اور اولاد کے درمیان ہے تو یہ معلوم ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے حقوق ہم پر مالکوں کے حقوق غلاموں پر اور آباء کے حقوق اولاد پر سے کہیں اعظم' اجل اور لازم ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں دوزخ سے آپ ﷺ کے وسیلہ سے بچانا ہے اور اس دنیا میں ہمارے ارواح' ابدان' اعراض' اعمال' اھل اور اولاد آپ ﷺ کی وجہ سے محفوظ ہوئے اور ہم آپ ﷺ کی اطاعت کریں تو ہم جنت پائیں۔ تو ان نعمتوں کا مقابلہ کوئی نعمت کر سکتی ہے؟ اور کون سا احسان جو ان احسانات کے ہم پلہ ہو سکتا ہے؟ پھر اللہ تعالیٰ نے ہم پر آپ ﷺ کی طاعت کو لازم کیا اور فرمایا اگر تم نے ان کی نافرمانی کی تو دوزخ میں جاؤ گے اور اگر اتباع کر لو تو جنت پاؤ گے تو اس رتبہ کے مشابہ کوئی مرتبہ ہو سکتا ہے؟ کون سا درجہ ہے جو بلندی میں اس درجہ کے برابر بھی ہو سکے؟ تو ہم پر لازم ہے کہ ہم آپ ﷺ سے محبت کریں اور آپ ﷺ کی بے انتہا تعظیم کریں۔ اس تعظیم سے کہیں بڑھ کر جو غلام اپنے آقا کی کرتا ہے۔ اور جو اولاد اپنے والدین کی کرتی ہے۔ اس پر کتاب اللہ وارد ہے اور اسی کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے۔ اللہ عزوجل کا فرمان ہے۔

فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِهٖ وَعَزَّرُوْهُ وَنَصَرُوْهُ وَاتَّبَعُوا النُّوْرَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ مَعَهٗٓ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ (الاعراف ۔ ۱۵۷)

تو وہ جو اس پر ایمان لائیں اور اس کی تعظیم کریں اور اسے مدد دیں اور اس نور کی پیروی کریں جو اس کے ساتھ اترا وہی بامراد ہوئے۔

اس میں اللہ تعالیٰ نے خبردار فرما دیا ہے۔ کہ کامیاب وہی ہو گا جس نے ایمان کے ساتھ آپ ﷺ کی تعظیم کو جمع کیا اور اس میں کوئی اختلاف نہیں کہ لفظ تعزیر سے یہاں تعظیم ہی مراد ہے۔

دوسرے مقام پر اللہ جل شانہ کا مبارک فرمان ہے۔

Marfat.com

اِنَّآ اَرْسَلْنٰکَ شَاهِدًا وَّ مُبَشِّرًا وَّنَذِیْرًا ۙ﴿۸﴾ لِّتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتُعَزِّرُوْهُ وَتُوَقِّرُوْهُ ؕ وَتُسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّ اَصِیْلًا﴿۹﴾ (الفتح - ۸ - ۹)

بیشک ہم نے تمہیں بھیجا حاضر و ناظر اور خوشی اور ڈر سناتا تاکہ اے لوگو تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور رسول کی تعظیم و توقیر کرو اور صبح شام اللہ کی تقدیس بیان کرو۔

تو اس سے واضح ہو گیا کہ امت میں آپ ﷺ کا یہ حق ہے کہ آپ ﷺ کی عزت، تعظیم اور ادب و احترام کیا جائے آپ ﷺ کے ساتھ بے تکلفی کو اختیار نہ کیا جائے جیسے کہ خاندان ایک دوسرے سے کرتے ہیں۔

آپ ﷺ کی تعظیم و تکریم میں یہ داخل ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کی آواز سے آواز کو بلند کرنے سے منع فرمایا ہے۔ اسی طرح اونچی گفتگو نہ کی جائے کہیں اعمال ضائع نہ ہو جائیں اور آواز پست رکھنے والوں کی مدح فرمائی اور اس کے خلاف کرنے والوں کی مذمت فرمائی وہ غیر عاقل ہیں کیونکہ وہ حجرات کے باہر سے آپ ﷺ کو آواز دیتے ہیں اور یہ تمام چیزیں سورۃ الحجرات میں ہیں اور یہ باب بڑا وسیع ہے ان چند سطور میں ان کو کیسے لایا جا سکتا ہے؟

۴۔ آپ ﷺ کی خاطر جان قربان کرنا

بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے ہم پر واضح فرما دیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی ذات مبارکہ تمام لوگوں کے نفوس سے اشرف، ازکی اور بزرگ تر ہے اس لئے یہ جائز نہیں کہ تم اپنے نفس کو ان پر فدا کرنے سے اعراض کرو، تم اپنی جان کا دفاع تو کرو مگر آپ ﷺ کی ذات اقدس کا نہ کرو، اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے۔

مَا كَانَ لِاَهْلِ الْمَدِیْنَةِ وَمَنْ حَوْلَهُمْ مِّنَ الْاَعْرَابِ اَنْ یَّتَخَلَّفُوْا عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ وَلَا یَرْغَبُوْا بِاَنْفُسِهِمْ عَنْ نَّفْسِهٖ (التوبہ - ۱۲۰)

مدینہ والوں اور ان کے گرد دیہات والوں کو لائق نہ تھا کہ رسول اللہ ﷺ سے پیچھے بیٹھ رہیں اور نہ یہ کہ ان کی جان سے اپنی جان پیاری سمجھیں۔

Marfat.com

اس میں "وَلَا يَرْغَبُوْا بِاَنْفُسِهِمْ عَنْ نَّفْسِهٖ" واضح طور پر اس پر دلیل ہیں۔ کہ آپ ﷺ کی ذات کریمہ کے ساتھ اپنی ذات سے بھی بڑھ کر محبت کرنا لازم و فرض ہے۔ ورنہ انہیں اپنی جان سے پیاری سمجھنے پر اللہ تعالیٰ عتاب نہ فرماتا۔

کیونکہ یہاں اللہ تعالیٰ نے انہیں آگاہ فرمایا ہے میرے نبی ﷺ کی ذات' تمہارے نفوس سے کہیں اکرم و اشرف اور ازکی و اجمل ہے۔ تمہارے لئے صرف یہی جائز ہے کہ ان کی ذات کو اپنے نفوس سے مقدم سمجھو اور اپنے نفوس کو ان سے مقدم نہ بناؤ اور واقعتہ" صحابہ کرام کی یہی شان تھی انہوں نے ہر حال میں اپنے نفوس کو آپ ﷺ پر فدا کر دیا۔

وہ تو آپ ﷺ کی ہی سلامتی چاہتے تھے۔ اس محبت و قربانی کا اظہار ان سے کئی مواقع پر ہوا خواہ معرکہ و جہاد ہو یا شہر مدینہ جیسا کہ ان کا تذکرہ متعدد جگہ ملتا ہے۔

۵ ۔ آپ ﷺ کی اتباع محبوب الٰہی بننے کا سبب ہے

اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی وصفی ﷺ کو اپنا حبیب بنایا۔ اور آپ ﷺ کی اتباع پر اتباع کرنے والے کو محبت الٰہی اور گناہوں کی مغفرت کا مژدہ سنایا ہے۔ جب آپ ﷺ کی اتباع' محبت الٰہی اور غفران ذنوب کا ثمر عطا کر رہی ہے تو آپ ﷺ سے محبت پر ثمر کا مقام کیا ہو گا؟ کیونکہ اتباع تو محبت کی فرع ہوتی ہے اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِىْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ
(آل عمران ۔ ۳۱)

اے محبوب تم فرما دو کہ لوگو اگر تم اللہ کو دوست رکھتے ہو میرے فرمانبردار ہو جاؤ اللہ تمہیں دوست رکھے گا۔ تمہارے گناہ بخش دے گا اور اللہ بخشنے والے مہربان ہے۔

اللہ تعالیٰ نے اس امت کے قلوب کو آپ ﷺ کی اتباع کی طرف رہنمائی فرما دی ہے۔ یہی وہ رہنمائی ہے جو اس امت کو مشکل سے مشکل حالات اور اور ان معاشروں میں چلا رہی ہے۔ یہاں یہ علم ہی نہیں کہ کس کی اتباع کرنی چاہئے اور کس کی راہ کو اپنانا چاہئے کیونکہ ہر راستہ اور طریق انسان کو ھلاکت کی طرف لے جاتا ہے۔ سوائے اس راستہ کے جو رسول اللہ ﷺ کا ہے۔ جو اس سے ہٹا وہ گمراہ و ہلاک ہو گیا اور جو

Marfat.com

آپ ﷺ کے پیچھے چل پڑا اور آپ ﷺ کی اتباع کر لی تو وہ سعادت مند اور نجات پانے والا ہو گیا۔ رسول اللہ ﷺ کا پیغام ہمیشہ اس امت اور ہر اس شخص کے لئے آواز دے رہا ہے جو اللہ سے محبت چاہتا ہے کہ فا تبعونی (میری اتباع کرو) تو تم یہ مقام پا لو گے "یحببکم اللہ ویغفر لکم ذنوبکم" (تمہیں اللہ اپنا محبوب بنائے گا اور تمہارے گناہ معاف کرے گا)

محبت الٰہی کے لئے اتباع نبوی ﷺ کے علاوہ تمام در بند کر دیئے گئے ہیں۔ تو اتباع کرنے والا اس نام (محب) کا مستحق صرف آپ ﷺ کی اتباع سے بنا' تو جب حضور ﷺ کی اتباع کرنے والا اللہ تعالیٰ کا حبیب اور محبوب بن جاتا ہے تو خود آپ ﷺ کا مقام کیا ہے؟ جب آپ ﷺ کی اتباع' متبع کو اللہ تعالیٰ کا محبوب بنا دیتی ہے تو آپ ﷺ سے محبت کا مقام کیا ہو گا؟ حالانکہ آپ ﷺ اللہ کے محبوب ہیں۔

اہل علم نے محبت اور خلت کے درمیان فرق کیا ہے' محبت کا مقام خلت سے بلند ہے۔ یہی وجہ ہے کہ یہ مقام حضور ﷺ کو حاصل ہے اور آپ ﷺ کی اتباع کرنے والے محبوب الٰہی ہونے کا درجہ پا لیتے ہیں جبکہ مقام خلت حضرت ابراہیم علیہ السلام کا مقام ہے اور اللہ تعالیٰ نے ان کے متبعین کو یہ درجہ عطا نہیں فرمایا۔

امام بیہقی فرماتے ہیں حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے جو خلیل بنایا تو یہ ان کے دور میں دشمنان خدا کے مقابل تھا نہ کہ انبیاء علیہم السلام کی نسبت سے' اور وہ یہ کہ تمام روئے زمین پر کفر ہی کفر تھا تو اللہ تعالیٰ نے انہیں اپنی توحید اور معرفت سے آگاہ فرما دیا' دنیا میں آپ علیہ السلام کے علاوہ کوئی روح ایسا نہ تھا جو اللہ تعالیٰ کی معرفت و اعتراف رکھتا ہو' آپ علیہ السلام کو اللہ نے بایں طور خلیل بنایا اولاً ہدایت کا اہل ثانیاً امر و نہی عطا فرمائے جس کی انہوں نے طاعت کی پھر ثالثاً ان پر ابتلا کا دور آیا جس میں صبر کا مظاہرہ کیا تو اس دن سے آپ علیہ السلام خلیل اور باقی تمام دشمن قرار پائے کیونکہ آپ علیہ السلام مطیع اور دوسرے لوگ نافرمان تھے باقی حضور ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے حبیب کا درجہ عطا فرمایا ہے۔ اس پر یہ قرآنی آیت شاھد ہے۔

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ (آل عمران - ۳۱) اے محبوب تم فرما دو کہ لوگو اگر تم اللہ کو دوست رکھتے ہو تو میرے

Marfat.com

فرمانبردار ہو جاؤ اللہ تمہیں دوست رکھے گا۔

جب آپ ﷺ کی اتباع' متبع کو یہ فائدہ دیتی ہے کہ اللہ کے مقام محبوبیت کو پا لیتا ہے تو جس کی اتباع کی جا رہی ہے وہ بطریق اولیٰ محبوب ہو گا۔

اور محبت کا درجہ خلت سے اونچا ہے' اہل علم نے حبیب اور خلیل کے درمیان فرق پر بھی کثیر گفتگو کی ہے' شیخ ابو عبدالرحمٰن السلمی فرماتے ہیں حبیب وہ ہوتا ہے جس کی اتباع کرنے والا اسم محبت (محبوب) کا مستحق ہو جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اسم محبت کا اطلاق آپ ﷺ پر نہیں ہوا کیونکہ آپ ﷺ کا حال و مقام اس محبت سے کہیں بلند ہے۔ اس نام کے مستحق تو آپ ﷺ کی غلامی کرنے والے بن رہے ہیں۔ کیا تم نے اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان نہیں پڑھا۔

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ (آل عمران ۔ ۳۱)

اے محبوب تم فرما دو کہ لوگو اگر تم اللہ کو دوست رکھتے ہو تو میرے فرمانبردار ہو جاؤ اللہ تمہیں دوست رکھے گا۔

رہا خلیل کا معاملہ تو اس کی اتباع کرنے والے کو درجہ خلت نہیں ملتا۔ یہی وجہ ہے حضرت ابراہیم علیہ السلام پر اس کا اطلاق کیا گیا ہے۔ تو درجہ محبت' خلت سے بلند ٹھہرا' ہر حبیب خلیل ہوتا ہے' لیکن ہر خلیل' حبیب نہیں ہوتا یہ بھی یاد رہے آپ ﷺ کو دونوں مقامات (محبت و خلت) حاصل ہیں۔ جیسا کہ پیچھے گزر چکا ہے۔ جب آپ ﷺ کا متبع' اسم محبت پاتا ہے (اور اتباع لازم ہے) تو آپ ﷺ محبوب ہیں۔ آپ ﷺ سے محبت لازم ہو گی کیونکہ جب آپ ﷺ کی اتباع سے محبت الٰہی حاصل کی جا سکتی ہے تو آپ ﷺ کی محبت سے کیوں حاصل نہ ہو گی؟ یاد رہے اتباع' محبت کے بعد ہی ہوتی ہے جیسا کہ اتباع و طاعت کے درمیان فرق میں اس کا بیان آ رہا ہے۔

۶ ۔ آپ ﷺ کی طاعت کا حکم ہے

کتاب و سنت میں کثیر نصوص موجود ہیں۔ جن میں آپ ﷺ کی طاعت کا حکم دیا گیا

Marfat.com

ہے۔ اللہ تعالیٰ کی محبت اور اس کی رضا صرف انہی لوگوں کو حاصل ہو گی جنہوں نے آپ ﷺ کی طاعت کی۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ يُبَايِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ (الفتح ۔ ۱۸)

بیشک اللہ راضی ہوا ایمان والوں سے جب وہ اس پیڑ کے نیچے تمہاری بیعت کرتے تھے۔

ایک اور مقام پر فرمایا۔

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ (آل عمران ۔ ۳۱)

اے محبوب تم فرما دو کہ لوگو اگر تم اللہ کو دوست رکھتے ہو تو میرے فرمانبردار ہو جاؤ اللہ تمہیں دوست رکھے گا۔

طاعت کبھی محبت و خوشی سے ہوتی ہے اور کبھی بغیر محبت کے مثلاً ایک آدمی مجبوراً حکم جاری کر رہا ہے مگر خود اسے ذہنی طور پر تسلیم نہیں کرتا' لیکن اللہ تعالیٰ کی محبت و رضا صرف اسے نصیب ہو گی جو طاعت بہ دل و جاں کرے' یہ مقام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو حاصل ہے' حضور ﷺ کا مطیع جب ثواب کبیر حاصل کر رہا ہے (کیونکہ طاعت لازم ہے) تو محبت کرنے والا ایسا ثواب کیوں نہ پائے گا؟ جب طاعت لازم ہے (جو کبھی بغیر رضا کے ہوتی ہے) تو محبت کیوں لازم نہ ہو گی؟ جب یہ علم ہے کہ محبت ایمان کا عنوان ہے۔ بلکہ اس کا اعلیٰ درجہ ہے جیسا کہ آ رہا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے صحت ایمان کے لئے یہ شرط لگائی کہ آپ ﷺ کے فیصلے کو بغیر کسی تنگی دل کے قبول کیا جائے اور اسے کامل طور پر تسلیم کیا جائے۔

۷ ۔ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو اسوہ حسنہ بنایا

اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے۔

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ يَرْجُوا اللّٰهَ وَالْيَوْمَ الْاٰخِرَ وَذَكَرَ اللّٰهَ كَثِيْرًا ﴿۲۱﴾ (الاحزاب ۔ ۲۱)

بیشک تمہیں رسول اللہ ﷺ کی پیروی بہتر ہے۔ اس کے لئے کہ اللہ اور پچھلے دن کی امید رکھتا ہو

Marfat.com

اور اللہ کو بہت یاد کرے۔

آپ ﷺ کی اتباع و اقتدا' آپ ﷺ کے طریق' اقوال' افعال' احوال اور اخلاق کو اپنانا لازم ہے۔ اس پر یہ آیت شریفہ سند کبیر اور بنیادی حیثیت کی حامل ہے۔ جب اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کی اقتدا کا حکم دیا ہے تو اقتدا محبت کے بغیر نہیں ہو سکتی۔ گویا اس نص نے وجود محبت کو شرط قرار دیا ہے کیونکہ وجوب اقتدا' وجود محبت کو متقضی ہے۔ انسان' محبوب ہی کی اقتدا کرتا ہے۔ محبوب ہی کے نقش قدم پر چلتا ہے خصوصاً احوال و اخلاق میں اور آپ ﷺ کی ذات اقدس تو بے مثل رہنما ہے۔

۸ ۔ آپ ﷺ کی محبت پر غیر کی محبت کو مقدم کرنے پر عذاب کی دھمکی

اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو اس پر وعید سنائی ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی محبت پر کسی مخلوق کی محبت کو مقدم نہ بنائیں۔ خواہ وہ شے انسان کو کتنی ہی عزیز کیوں نہ ہو۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد مبارک ہے۔

قُلْ اِنْ كَانَ اٰبَآؤُكُمْ وَاَبْنَآؤُكُمْ وَاِخْوَانُكُمْ وَاَزْوَاجُكُمْ وَعَشِيْرَتُكُمْ وَاَمْوَالُ ِۨ اقْتَرَفْتُمُوْهَا وَتِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَ مَسٰكِنُ تَرْضَوْنَهَآ اَحَبَّ اِلَيْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَجِهَادٍ فِيْ سَبِيْلِهٖ فَتَرَبَّصُوْا حَتّٰى يَاْتِيَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ﴿۲۴﴾

تم فرماؤ اگر تمہارے باپ اور تمہارے بیٹے اور تمہارے بھائی اور تمہاری عورتیں اور تمہارا کنبہ اور تمہاری کمائی کے مال اور وہ سودا جن کے نقصان کا تمہیں ڈر ہے اور تمہارے پسند کا مکان یہ چیزیں اللہ اور اس کے رسول اور اس کی راہ میں لڑنے سے زیادہ پیاری ہوں تو راستہ دیکھو یہاں تک کہ اللہ اپنا حکم لائے اور اللہ فاسقوں کو راہ نہیں دیتا۔

(التوبہ ۔ ۲۴)

یعنی اے اللہ کے رسول ﷺ آپ انہیں وعید سناتے ہوئے آگاہ فرما دیں جو شخص

Marfat.com

اپنے اھل' رشتہ داروں اور خاندان کو اللہ اور اس کے رسول ﷺ پر ترجیح دے گا اور ان مذکورہ چیزوں کو ان سے زیادہ محبوب بنا لے گا تو پھر اس عذاب و عقاب کے بارے میں سوچ لو جو تم پر وارد ہونے والا ہے۔ اس آیت میں چند اہم امور ہیں۔

ا۔ سابقہ احادیث میں کچھ اشیاء کا ذکر آیا تھا مثلاً والد' ولد تو اس آیت میں زیادہ اشیاء کا ذکر ہے۔ مثلاً آباء و ابنا' بھائی' خاوند' بیوی' خاندان' اموال' تجارات' خوبصورت و پسندیدہ گھر۔ آیت میں بھائی' خاوند و بیوی اور خاندان کا تذکرہ ہے۔ حدیث میں اھل اور الناس کا تھا۔ آیت میں اموال' تجارت اور مساکن ہیں حدیث میں مال کا ذکر تھا اس آیت اور احادیث میں مجموعی طور پر ان اشیاء کا ذکر ہے۔

ا۔ نفس ۲۔ والد ۳۔ ولد ۴۔ بھائی بہن ۵۔ خاوند و بیوی ۶۔ اھل ۷۔ خاندان ۸۔ بقیہ لوگ ۹۔ اموال ۱۰۔ تجارت ۱۱۔ رہائش' ان کے بعد کوئی شے نہیں رہ جاتی' اگر کوئی انسان ان تمام سے یا ان میں سے کسی سے' اللہ اور رسول ﷺ سے زیادہ محبت رکھتا ہے تو وہ خطرے پر ہے اسے عنقریب عذاب و عقاب ہو گا لہٰذا ہر مسلمان پر لازم ہے کہ وہ ان سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت و عقیدت رکھے۔

۲۔ اس میں اللہ و رسول ﷺ سے بڑھ کر کسی سے محبت رکھنے والے کے لئے تہدید شدید ان الفاظ میں بیان ہوئی۔

فتربصوا حتی یاتی اللہ بامرہ

۳۔ وعید جن الفاظ پر ختم ہو رہی ہے وہ یہ ہیں۔

واللہ لا یھدی القوم الفاسقین اور اللہ تعالیٰ فاسقوں کو راہ نہیں دکھاتا۔

فسق کے معنی خروج کے ہیں۔ یہاں اس سے کیا مراد ہے؟

ا۔ اس سے مراد وہ شخص ہے جس کی فسق پر موت آئے۔

۲۔ اس سے مراد فاسق قوم ہے جنہیں فسق کی وجہ سے ہدایت نصیب نہ ہوئی' اس میں وہ بھی داخل ہوں گے جنہوں نے باقی چیزوں کو اللہ و رسول سے محبت میں مقدم کر لیا تو اب ان کو بھی بہتری کی طرف ہدایت نہیں مل سکتی۔

۳۔ اگر اس سے مراد وہ اہل ایمان ہیں جنہوں نے اللہ اور رسول ﷺ کی طرف ہجرت پر آباء و ابناء کو ترجیح دی تو ان کا فسق طاعت سے معصیت کی طرف نکلنا ہے اور

Marfat.com

یہ ان کے لئے شدید وعید ہے۔

۴ ۔ صاحب التحریر کا قول ہے کہ یہاں فسق سے مراد کفر ہے۔ کیونکہ مقابل ہدایت ہے اور کفر ضلالت ہے اور ضلالت' ہدایت کی ضد ہے۔

ممکن ہے یہاں فسق سے مراد اللہ کی طاعت سے معصیت کی طرف نکلنا ہی ہو تو اب تمام اقوال اس میں آ جائیں گے۔ وہ اس لئے کہ کبھی خروج کفر تک پہنچا دیتا ہے اور کبھی اس سے کم درجہ پر۔ اس پر قرآن مجید میں بہت سے نظائر ہیں۔ یہاں کفر اور نفاق کو فسق سے تعبیر کیا گیا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

۱ ۔ وَلَقَدْ اَنْزَلْنَآ اِلَیْکَ اٰیٰتٍۢ بَیِّنٰتٍ ۚ وَمَا یَکْفُرُ بِهَآ اِلَّا الْفٰسِقُوْنَ (البقرہ ۔ ۹۹)

اور بے شک ہم نے تمہاری طرف روشن آیتیں اتاریں اور ان کے منکر نہ ہوں گے مگر فاسق لوگ۔

۲ ۔ اِنَّ الْمُنٰفِقِیْنَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ (التوبہ ۔ ٦٧)

بیشک منافق وہی پکے بے حکم ہیں۔

تیسرے مقام پر ہے۔

۳ ۔ وَمَنْ کَفَرَ بَعْدَ ذٰلِکَ فَاُولٰٓئِکَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ (النور ۔ ۵۵)

اور جو اس کے بعد ناشکری کرے تو وہی لوگ بے حکم ہیں۔

چوتھے مقام پر ہے۔ منافقین کے بارے میں فرمایا۔

سَوَآءٌ عَلَیْهِمْ اَسْتَغْفَرْتَ لَهُمْ اَمْ لَمْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ ؕ لَنْ یَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الْفٰسِقِیْنَ (المنفقون ۔ ٦)

ان پر ایک سا ہے تم ان کی معافی چاہو یا نہ چاہو اللہ انہیں ہرگز نہ بخشے گا بیشک اللہ فاسقوں کو راہ نہیں دیتا۔

واضح رہے آیت میں فسق کا فقہی معنی ترک واجب نہیں کیونکہ یہاں طاعت سے خروج ہے۔ الفاظ یہ ہیں "ان اللہ لا یھدی" ہدایت' ضلالت کی ضد ہے اور ترک

Marfat.com

واجب اس سے عام ہو گا۔

تو جو بھی اللہ و رسول ﷺ سے بڑھ کر ان اشیاء کے ساتھ محبت کرے گا اس کے لئے یہ وعید ہے جو اس آیت میں بیان ہوئی ہے' اس شدید وعید سے کوئی چھٹکارا نہیں مگر جسے اپنے لطف و فضل سے بچا لے۔ صاحب کشاف کہتے ہیں کہ یہ آیت اتنی شدید ہے کہ اس سے بڑھ کر کوئی آیت شدید نہیں۔ گویا یہ پیغام افسوس ان لوگوں پر جو دین کے معاملہ کو بڑا آسان سمجھتے ہیں اور یقین کی رسی کو کمزور' بڑے بڑے اپنے آپ کو صاحب تقویٰ اور صاحب ورع سمجھنے والوں کو انصاف کرنا چاہئے کیا وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے دین کے بارے میں اس کے مقابل استقامت اور ثبات پاتے ہیں۔ جو انہیں آباء' ابناء' اخوان' خاندان' مال' مساکن اور تمام حصص دنیا میں حاصل ہے؟ کیا دل ان سے اللہ کی خاطر خالی ہے؟ یا اللہ تعالیٰ کے مقابل کسی حقیر شی کی طرف مصلحت کی خاطر راغب ہے؟

اور نہیں جانتا کون سی طرف اطول ہے اور شیطان نے حصص دنیا میں اغواء کر رکھا ہے اور اسے پرواہ ہی نہیں گویا اس کے ناک پر مکھی بیٹھ گئی ہے جسے وہ اڑا رہا ہے۔

۴۔ اس تہدید اور وعید کے بعد مسلم مومن اور اہل یقین کا کیا عمل ہونا چاہئے؟ وہ یہ کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کا حکم کامل طور پر مانے اور اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے ہر شے سے بڑھ کر محبت کرے' خود اللہ تعالیٰ نے سچے اہل ایمان اور کافر مشرکین کا حال بیان فرمایا ہے۔

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّتَّخِذُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَنْدَادًا يُّحِبُّوْنَهُمْ كَحُبِّ اللّٰهِ ؕ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ (البقرہ - ۱۶۵)

اور کچھ لوگ اللہ کے سوا اور معبود بنا لیتے ہیں کہ انہیں اللہ کی طرح محبوب رکھتے ہیں اور ایمان والوں کو اللہ کے برابر کسی کی محبت نہیں۔

تو سچے مومن اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ سے سب سے بڑھ کر محبت کرنے والے ہوتے ہیں اور وہ ان کی محبت پر کسی کو مقدم نہیں سمجھتے۔ خواہ وہ کتنی ہی اعلیٰ و بلند کیوں نہ ہو۔

Marfat.com

۵ - آپ ﷺ سے محبت لازم ہے اور اس کا بڑا مقام ہے اس پر یہ آیت کریمہ اہم دلیل ہے۔ حضرت قاضی عیاض فرماتے ہیں۔ آپ ﷺ سے محبت کے لزوم' وجوب و فرض' اس کی عظمت اور آپ ﷺ سے محبت کا استحقاق رکھنے پر یہ آیت مبارکہ بطور دلیل' حجت اور تنبیہہ کافی ہے۔ کیونکہ اس میں اللہ نے خوب متنبہ فرمایا ہے جو شخص ان سے اللہ و رسول ﷺ سے بڑھ کر محبت کرے گا اس کے لئے یہ وعید ہے۔ "فتربصوا حتی یاتی اللہ بامرہ" پھر اختتام آیت پر ایسے لوگوں کو فاسق قرار دیتے ہوئے بتا دیا کہ ایسے لوگ گمراہ ہیں اور انہیں اللہ ہدایت عطا نہیں فرمائے گا۔

جب اللہ تعالیٰ نے اپنی اور اپنے حبیب ﷺ سے محبت کو جمیع مخلوقات کی محبت سے مقدم کرنے کا حکم دیا ہے تو یہ اصلاً محبت کے لزوم پر بھی اہم دلیل ہے۔ کیونکہ اگر نفس محبت لازم ہی نہیں تو اس کے مقدم ہونے کا وجوب کیسے ہو سکتا ہے؟

۹ - آپ ﷺ سے محبت' آپ ﷺ پر ایمان کی فرع ہے

حضور ﷺ نے اس شخص کے ایمان کی نفی فرمائی جو اللہ تعالیٰ کی خاطر محبت نہیں کرتا اور وہ اس لئے کہ ہر انسان' اپنے دوست کے دین پر ہوتا ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

والذی نفسی بیدہ لاتدخلون الجنۃ حتی تؤمنوا ولا تؤمنوا حتی تحابوا
(المسلم - کتاب الایمان)

قسم ہے مجھے اس ذات اقدس کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے تم ایمان لائے بغیر جنت میں نہیں جا سکتے اور اللہ کی خاطر محبت کئے بغیر تم مومن نہیں ہو سکتے۔

تو بغیر ایمان دخول جنت کی نفی اور بغیر محبت کے ایمان کی نفی فرما دی' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

المرء علی دین خلیلہ فلینظر احدکم من یخالل
(مسند احمد' ۲ = ۳۰۳)

ہر انسان اپنے دوست کے دین پر ہوتا ہے۔ تمہیں دوست بناتے وقت غور کرنا چاہئے۔

Marfat.com

اسے امام احمد' طیالسی' ابوداؤد' ترمذی نے حسن کہا' حاکم نے صحیح' ذھبی نے حکم برقرار رکھا' بیہقی' قضاعی اور نووی نے بھی صحیح کہا۔ وہ کیسے مومن ہو سکتا ہے جو آپ ﷺ سے محبت نہیں رکھتا؟ جن کے صدقہ میں اللہ تعالیٰ نے ہدایت عطا فرمائی اور پھر آپ ﷺ کے ذریعہ سے ہی نجات ہو گی تو جس طرح آپ ﷺ پر ایمان لازم ہے۔ اس طرح آپ ﷺ سے محبت کرنا بھی الگ لازم ہے کیونکہ آپ ﷺ سے محبت' آپ ﷺ پر ایمان لانے کی فرع ہے۔

بلکہ جب اللہ تعالیٰ نے اس کی خاطر محبت کرنے والوں کی محبت لازم فرمائی ہے۔ جیسا کہ امام مالک اور امام احمد نے روایت کیا ہے۔

بلکہ انصار کی محبت کو ایمان کا حصہ اور ان کی محبت کو علامت ایمان قرار دیا گیا ہے۔ جیسا کہ حدیث انس میں ہے۔ (البخاری' کتاب الایمان)

تو آپ ﷺ سے محبت کا کیا مقام ہو گا؟

بلکہ آپ ﷺ نے فرمایا جو ان سے محبت کرے اللہ ان سے محبت فرمائے گا جیسا کہ حدیث براء میں ہے۔ (البخاری' مناقب الانصار) انصار کو یہ مقام کہاں سے ملا؟ آپ ﷺ پر ایمان' آپ ﷺ سے محبت' آپ ﷺ کی خدمت و نصرت اور اتباع سے تو ان کی محبت ایمان کی علامت اور ان سے بغض، نفاق کی علامت اور ان کی محبت امت پر لازم' جو ان سے محبت کرے اس سے اللہ تعالیٰ محبت فرماتا ہے تو ان سے محبت کرنے والوں سے بھی محبت لازم ٹھہری تو جب آپ ﷺ کے توسل و صدقہ سے پانے والوں کی محبت لازم ہے تو خود مصطفےٰ ﷺ سے محبت لازم و فرض کیوں نہ ہو گی؟

۱۰۔ حلاوت ایمان

علماء نے ایمان کے کئی درجات بیان کئے ہیں۔ سب سے کم درجہ عوام کے ایمان کا ہے۔ پھر تقلیدی ایمان' پھر ایمان عقلی' سب سے اعلیٰ ایمان ذوقی ہے اور یہ ایمان صرف اس کو نصیب ہو سکتا ہے جو اپنے اللہ اور رسول ﷺ سے کامل طور پر محبت کرنے والا ہو' آپ ﷺ کا محب صادق اس بلند درجہ پر کیوں نہ ہو؟ کیونکہ ایسی محبت' ایمان حقیقی کی علامت ہے جس کی وجہ سے مومن اپنے اندر ایسی حلاوت و ذوق پاتا ہے کہ پھر

Marfat.com

اس کی مستی میں وہ اپنے شب و روز گزارتا ہے' ایمان کی حلاوت بھی ہے اور ذائقہ بھی' اس کا شعور صرف کامل ایمان والا ہی کر سکتا ہے' حضرت انس ؓ سے ہے۔ جس میں تین چیزیں ہوں گی وہ ایمان کی حلاوت پائے گا۔

۱۔ اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول ﷺ اسے ہر شے سے محبوب ہوں۔

۲۔ بندہ ہر شے سے اللہ کی خاطر محبت کرے۔

۳۔ اسلام لانے کے بعد کفر کی طرف لوٹنا اس طرح ناپسند ہو جیسے آگ میں جانا

(البخاری' کتاب الایمان)

محبت نبی ﷺ انسان کو اس وقت ہی حلاوت ایمان بخشے گی جب آپ ﷺ کی نبوت و رسالت کو رضاء تام اور کامل طور پر دلی رغبت سے اس طرح قبول کر لیا جائے کہ آپ ﷺ کی طرف سے اور آپ ﷺ کی نسبت سے جو بھی حکم آئے گا اس پر ظاہر و باطن سے عمل ہو گا۔

حضرت عباس بن عبدالمطلب ؓ سے ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

ذاق طعم الایمان من رضی باللہ ربًا
وبالاسلام دینا وبمحمد رسولاً

(المسلم' کتاب الایمان)

جو آدمی چاہتا ہے وہ ایمان کی حلاوت چکھے اس کی پہلی صفت یہ ہونی چاہیئے کہ وہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے ہر شے سے بڑھ کر محبت کرے۔

جب ایمان واجب و لازم ہے تو اس تک پہنچانے والی شے بھی لازم ہو گی۔

یہاں قابل توجہ ایک بات یہ بھی ہے کہ آپ ﷺ نے دونوں محبتوں کو ضمیر واحد سے بیان فرمایا ہے۔ احب الیہ مما سوا ھما' پھر "مما سوا ھما" فرمایا "ممن سواھما" نہیں فرمایا حالانکہ "ما" غاقل غیر عاقل دونوں کو شامل اور "من" صرف عاقل کے لئے آتا ہے تو مقصد دونوں کو شامل کرنا تھا' جن جن محبوب اشیاء کا ذکر گزرا ان میں عاقل بھی ہیں۔ والدین' ابناء' اخوان' ازواج' اھل' خاندان اور غیر عاقل بھی ہیں۔ مال' تجارت' مساکن' تو لفظ "ما" تمام کو شامل ہے۔

باقی آپ ﷺ نے اسم جلالت اور لفظ رسول ذکر کرنے کے بجائے دونوں کی طرف

Marfat.com

ضمیر ذکر فرمائی ہے۔ اس کی متعدد حکمتیں بیان کی گئی ہیں۔ سب سے اچھی یہ ہے کہ تثنیہ کی ضمیر لا کر اس بات کو واضح کر دیا گیا ہے۔ کہ ان دونوں محبتوں کا مجموعہ معتبر ہے' ان میں سے ایک کا اعتبار نہیں ہو سکتا۔ جب تک دوسری اس سے نہ ملے۔ مثلاً جو اللہ سے محبت کرتا ہے مگر آپ ﷺ سے محبت نہیں رکھتا تو ایسی محبت اس کے لئے ہرگز نافع نہیں۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد گرامی میں اشارہ ہے۔

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِىْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ (آل عمران ۔ ۳۱)

اے محبوب تم فرما دو کہ لوگو اگر تم اللہ کو دوست رکھتے ہو تو میرے فرمانبردار ہو جاؤ اللہ تمہیں دوست رکھے گا۔

تو آپ ﷺ کی اتباع دونوں میں دائر ہے۔ بندوں کی محبت اللہ سے اور اللہ کی محبت بندوں سے۔ رہا معاملہ اس خطیب کا جس نے کہا "ومن یعصھما" (جس نے اللہ و رسول ﷺ دونوں کی نافرمانی کی) تو آپ ﷺ نے اسے فرمایا تو اچھا خطیب نہیں۔ تجھے دونوں کا ذکر الگ الگ کرنا چاہئے تھے۔ اس کی حکمت یہ تھی کہ دونوں کی نافرمانی مستقل اور الگ الگ تھی اور یہ چیز عطف سے حاصل ہوتی ہے۔ معطوف اور معطوف علیہ دونوں حکم میں مستقل ہوتے ہیں۔ اس کی طرف اس آیت میں اشارہ ہے۔

اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِى الْاَمْرِ مِنْكُمْ ج (النساء ۔ ۵۹)

حکم مانو اللہ کا اور حکم مانو رسول ﷺ کا اور ان کا جو تم میں حکومت والے ہیں۔

رسول کے ساتھ اطیعوا کا اعادہ ہے لیکن اولی الامر کے ساتھ نہیں کیونکہ ان کی اطاعت رسول ﷺ کی اطاعت کی طرح مستقل نہیں۔ (فتح الباری' ۱ = ۶۱)

ہم کہتے ہیں جب دونوں محبتوں کا پس منظر ایک ہے تو فرمایا "مما سواھما" جو رہنمائی کر رہا ہے۔ ان دونوں کا حکم واحد ہے اور دونوں لازم ہیں یہ نہیں ہو سکتا کہ ان میں سے ایک تو لازم ہو جبکہ دوسری لازم نہ ہو تو یہ اس بات پر کھلی دلیل ہے کہ دونوں محبتیں فرض ہیں حافظ ابن حجر نے بعض علماء کے حوالے سے تقسیم محبت کرتے ہوئے لکھا۔

Marfat.com

محبت الٰہی کی دو اقسام' فرض اور مستحب

فرض محبت

ایسی محبت جو انسان کو اس کے اوامر کو بجا لانے اور اس کے نواہی سے رکنے پر ابھارے' اپنے مقدر پر خوش رہے' جو شخص معصیت میں پڑ جاتا ہے خواہ حرام کا ارتکاب کر کے یا ترک واجب کر دے تو اس میں محبت الٰہی کی کمی ہو چکی ہوتی ہے۔ کیونکہ اس نے خواہش نفس کو مقدم کر لیا' کبھی اس میں کمی مباحات میں کھلی چھٹی اور ان کی کثرت سے بھی ہو جاتی ہے کیونکہ اس سے غفلت پیدا ہو جاتی ہے جس کی وجہ سے انسان رجا کے پہلو میں وسعت سمجھ لیتا ہے۔ جو اسے معصیت پر ابھارتی ہے یا دائمی غفلت کا شکار ہو کر معصیت میں پڑا رہتا ہے۔

مستحب محبت

نوافل پر دوام' شبہات سے اجتناب' ایسی محبت سے کم ہی لوگ متصف ہوتے ہیں۔

محبت رسول ﷺ کی دو اقسام

اسی طرح آپ ﷺ سے محبت کی دو اقسام ہیں' فرض ۔ مستحب

ہاں اتنا اضافہ سامنے رہے کہ مامورات اور منہیات وہی ہوں گے جو آپ ﷺ نے عطا فرمائے' صرف آپ ﷺ کا طریقہ ہی اپنایا جائے' آپ ﷺ کی تعلیمات پر ہی اطمینان ہو۔ حتی کہ آپ ﷺ کے کسی حکم پر دل میں تنگی پیدا نہ ہو' جود' ایثار' حلم اور تواضع وغیرہ جیسے اعلیٰ صفات میں آپ ﷺ کی اقتدا کی جائے' جو اپنے نفس کو اس راہ کا پابند بنا لے گا وہ حلاوت ایمان پا لے گا اور اس کے مطابق اہل ایمان کے مختلف درجات ہیں۔ حکم تو یہی ہے۔ رہی حقیقت کیا ہے؟ تو اسے ذوق کے علاوہ کسی سے تعبیر نہیں کیا جا سکتا اور خود ذوق کی بھی کوئی تعبیر نہیں' اس کی ماہیت کو لفظوں میں واضح نہیں کیا جا سکتا۔ بس وہ ذوق ہی ہے اور کچھ نہیں۔ ہم اسے جتنا بھی واضح کریں وہ رہنمائی تو ہے ذوق نہیں کیونکہ اس کا حصول تو ذوق سے ہی ہو گا تو جو حلاوت ایمان کا ذوق

Marfat.com

چاہتا ہو وہ محبت نبی ﷺ اپنے اوپر لازم سمجھ لے۔

۱۱۔ آپ ﷺ کی خدمت میں درود و سلام پر اجر

اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو یہ حکم دیا ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ پر درود و سلام پڑھا کریں اور یہ واضح کیا کہ یہ خود اللہ تعالیٰ اور اس کے مَلَائِکَۃ کا بھی معمول ہے۔ قرآن میں ہے۔

اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ۭ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا (الاحزاب۔ ۵۶)

بیشک اللہ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں اس غیب بتانے والے (نبی) پر اے ایمان والو ان پر درود اور خوب سلام بھیجو

درود و سلام عرض کرنے کے بہت ہی فوائد ہیں۔ جو صلوۃ و سلام عرض کرنے والے کو حاصل ہوتے ہیں۔ جن کا تذکرہ ہم نے "فضائل المدینۃ المنورہ" میں کیا ہے۔ یہاں چار کا ذکر ضروری ہے۔

۱۔ صلوۃ و سلام عرض کرنے والے پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے صلوۃ کا نزول ہوتا ہے۔ جیسے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عمرو رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

(کتاب الصلاۃ)

۲۔ روز قیامت حضور ﷺ کا سب سے زیادہ قرب نصیب ہو گا جیسا کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

۳۔ ۴۔ ایسے شخص کے دنیاوی و اخروی امور کی ذمہ داری اللہ تعالیٰ کی ہے۔ جیسا کہ حضرت ابی بن کعب کی حدیث میں ہے۔

جب آپ ﷺ کی خدمت اقدس میں درود و سلام کا مقام یہ ہے تو آپ ﷺ سے محبت کا مقام کیا ہو گا؟ یہ ثواب و اجر جو کچھ پایا جا رہا ہے یہ سب آپ ﷺ پر صلوۃ و سلام عرض کرنے کی برکت ہے تو جب درود و سلام عرض کرنا لازم ہے تو پھر محبت کیوں لازم نہ ہو گی' بلکہ یہ واجب نہیں اوجب ہو گی کیونکہ صلوۃ و سلام اور اس میں کثرت محبت کا ہی مظہر ہے۔ جب مظہر واجب ہے تو اصل اوجب ہو گا۔

Marfat.com

۱۲۔ دین سراپا خیر خواہی ہے

اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ کے لئے خیر خواہی امت مسلمہ پر لازم فرما دی ہے۔ جیسے کہ خود اپنی ذات اقدس اور کتاب اللہ کے لئے لازم کر رکھی ہے۔ معذورین پر جہاد اس شرط پر ساقط فرما دیا کہ وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی خیر خواہی کریں۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے۔

لَيْسَ عَلَى الضُّعَفَآءِ وَلَا عَلَى الْمَرْضٰى وَلَا عَلَى الَّذِيْنَ لَا يَجِدُوْنَ مَا يُنْفِقُوْنَ حَرَجٌ اِذَا نَصَحُوْا لِلّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ مَا عَلَى الْمُحْسِنِيْنَ مِنْ سَبِيْلٍ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ (التوبہ - ۹۱)

ضعیفوں پر کچھ حرج نہیں اور نہ بیماروں پر اور نہ ان پر جنہیں خرچ کا مقدور نہ ہو جب کہ اللہ اور رسول کے خیر خواہ رہیں۔ نیکی والوں پر کوئی راہ نہیں اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

اس آیت کی تفسیر میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے رسول اللہ ﷺ نے اپنے ساتھ غزوہ میں شرکت کی تلقین فرمائی تو صحابہ کی ایک جماعت حاضر ہوئی جس میں حضرت عبداللہ بن مغفل المزنی رضی اللہ عنہ بھی تھے انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ہمیں کوئی سواری مل جائے تو ہم بھی شرکت کریں' فرمایا۔

لااجد ما احملکم علیه — میں نہیں پاتا جس پر تمہیں سوار کروں

تو وہ روتے ہوئے واپس ہوئے ان پر یہ بات گراں گزری کاش ہمارے پاس بھی سواری اور خرچ ہوتا تو ہم بھی جہاد میں شریک ہوتے' اللہ تعالیٰ نے اپنے ساتھ اور حضور ﷺ کے ساتھ ان کی محبت دیکھی تو ان کے عذر کو قرآن میں نازل فرمایا۔

لَيْسَ عَلَى الضُّعَفَآءِ وَلَا عَلَى الْمَرْضٰى (الی قوله) فَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ (التوبہ - ۹۱)

ضعیفوں پر کچھ حرج نہیں اور نہ بیماروں پر۔

حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ دین خیر خواہی کا نام ہے۔ ہم نے عرض کیا' کس کی خیر خواہی؟ فرمایا۔

Marfat.com

لله ولكتا به ولرسوله ولائمة المسلمين وعامتهم (المسلم ۔ کتاب الایمان)	اللہ کی' اس کی کتاب' اس کے رسول ﷺ' مسلمانوں کے آئمہ اور عام مسلمانوں کی۔

قاضی عیاض فرماتے ہیں ہمارے آئمہ نے تصریح کی ہے۔ اللہ تعالیٰ' اس کے رسول ﷺ کی اور تمام مسلمانوں کی خیر خواہی لازم ہے۔ (الشفاء ۲ = ۵۸۲)

امام ابوبکر الاجری کہتے ہیں یہ خیر خواہی دو طرح کی ہے ایک آپ ﷺ کی دنیاوی زندگی میں اور دوسری وصال کے بعد' ظاہری حیات میں صحابہ کی خیر خواہی' آپ ﷺ کی مدد' حفاظت' آپ ﷺ کے مخالفین سے دشمنی' آپ ﷺ کی سمع و طاعت اور آپ ﷺ کی خاطر جان و مال کی قربانی تھی۔

جیسا کہ باری تعالیٰ نے واضح فرمایا۔

رِجَالٌ صَدَقُوْا مَاعَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ فَمِنْهُمْ مَّنْ قَضٰى نَحْبَهٗ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّنْتَظِرُ وَمَا بَدَّلُوْا تَبْدِيْلًا (الاحزاب ۔ ۲۳)	کچھ وہ مرد ہیں جنہوں نے سچا کر دیا جو عہد اللہ سے کیا تھا تو ان میں کوئی اپنی منت پوری کر چکا اور کوئی راہ دیکھ رہا ہے اور وہ ذرا نہ بدلے

دوسرے مقام پر فرمایا۔

وَّيَنْصُرُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ اُولٰٓئِكَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَ (الحشر ۔ ۸)	اور اللہ و رسول ﷺ کی مدد کرتے ہیں وہ سچے ہیں۔

آپ ﷺ کے وصال کے بعد مسلمانوں کی خیرخواہی یہ ہے کہ آپ ﷺ کی توقیر و تعظیم اور ہر شے سے بڑھ کر محبت' آپ ﷺ کے طریقہ کی تعلیم' شریعت کا فہم' اہل بیت و صحابہ سے پیار' آپ ﷺ کے طریقہ سے انحراف کرنے والے سے نفرت و بغض اور پرہیز کرے۔ آپ ﷺ کی امت سے پیار' آپ ﷺ کے اخلاق' سیرت و اعمال کا مطالعہ کرنا اور ان پر زندگی بسر کرنا۔ قاضی عیاض فرماتے ہیں' ہماری گفتگو سے واضح ہو گیا کہ خیرخواہی ثمرات محبت میں سے ایک ثمر اور اس کی علامات میں

Marfat.com

ے ایک علامت ہے' امام احمد کا قول ہے۔اعتقادی فرائض میں سے ایک ہے کہ حضور ﷺ کے ساتھ خیرخواہی کا جذبہ ہو۔ امام قرطبی علماء کے حوالے سے لکھتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ سے خیر خواہی آپ ﷺ کی نبوت کی تصدیق' امرو نہی میں آپ ﷺ کی فرمانبرداری' آپ ﷺ کے دوستوں سے محبت' دشمنوں سے نفرت' آپ ﷺ کی توقیر' محبت' آپ ﷺ کی آل سے محبت' آپ ﷺ کی تعظیم' سنت کی تعظیم' مردہ سنت کا احیاء' اس کا مطالعہ' اس کا فہم اس کا دفاع اور اشاعت' اس کی دعوت اور آپ ﷺ کے اخلاق حسنہ سے متصف ہونا ہے۔ (القرطبی' ۸ = ۲۲۷)

لغت میں نصیحت کا معنی اخلاص ہے۔ جب موم سے شہد نکال لیا جائے تو کہا جاتا نصحت العسل بعض نے کہا نصح کا معنی وہ شے ہے جس کے ساتھ صلاح ہو۔ یہ نصاح سے مشتق ہے جس کا معنی وہ دھاگہ ہوتا ہے جس سے کپڑا سیتے ہیں۔ ناصح کو یہ مناسبت ہے کہ یہ بھی منصوح کے خلل کو دور کرتا ہے جیسے دھاگہ کپڑے کے خلل کو دور کر دیتا ہے۔ جب آپ ﷺ کی خیر خواہی لازم اور اس کا معنی آپ ﷺ پر ایمان لانا' آپ ﷺ کی طاعت اور آپ ﷺ سے محبت کرنا جیسا کہ گزرا تو یہ اس بات پر دال ہے کہ آپ ﷺ کی محبت فرض عین ہے۔

۱۳۔ صحابہ کا عمل و حال

صحابہ کرام رضی اللہ عنھم کی آپ ﷺ سے محبت' توقیر' احترام' طاعت' حکم کی بجا آوری' خیر خواہی' دوستوں سے محبت' دشمنوں سے نفرت اگرچہ وہ لوگوں میں کتنا محبوب معزز کیوں نہ ہوتا' آپ ﷺ کی سنت کی تعظیم' اس کا دفاع' آپ ﷺ کے اخلاق اور آپ ﷺ کی لائی ہوئی تعلیمات پر عمل ان کا اوڑھنا بچھونا تھا۔ اس میں ان کا کوئی ثانی نہیں۔

یہاں تمام کے احوال کے ذکر کی گنجائش تو نہیں ان کا ذکر ہم نے اپنی کتاب "الشوق الی رسول الله من الجذع الی ثوبان" اور "نشأة علم المصطلح" میں ذکر کیا ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے حبیب ﷺ کی توقیر' احترام اور قربانی میں ان میں سے بعض مظاہر کا تذکرہ کر رہے ہیں۔

Marfat.com

۱۔ حضرت عروۃ بن زبیر' حضرت مسور بن مخرمتہ اور حضرت مروان رضی اللہ عنھم سے بیان کرتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ حدیبیہ کے لئے نکلے (اس میں ہے) عروہ بن مسعود نے کہا اے محمد ﷺ' میں دیکھ رہا ہوں لوگ آپ ﷺ کو چھوڑ جائیں گے اور بھاگ جائیں گے۔ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔

۱۔ امصص بظر اللات انحن نفر عنه و ندعه؟ — جا کر اپنے بت لات کی شرمگاہ چوم' کیا ہم آپ ﷺ کو چھوڑ کر بھاگنے والے ہیں؟

کہنے لگا یہ کون ہے؟ بتایا گیا ابوبکر ہیں کہنے لگا قسم خدا کی اگر اس احسان کا بدلہ میں نے چکا دیا ہوتا جو تیرا مجھ پر ہے تو میں ضرور تجھے جواب دیتا پھر اس نے آپ ﷺ سے گفتگو شروع کی دوران گفتگو وہ آپ ﷺ کی مبارک داڑھی پر ہاتھ رکھتا' حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کے پاس تلوار لئے کھڑے تھے اور انہوں نے خوض پہنا ہوا تھا' جب عروہ نے آپ ﷺ کی داڑھی مبارک کی طرف ہاتھ بڑھایا تو انہوں نے اس کے ہاتھ پر تلوار کا دستہ مارا اور کہا

۲۔ اخر یدک عن لحیة رسول الله — آپ ﷺ کی داڑھی مبارک سے ہاتھ کو پیچھے رکھ

عروہ نے پوچھا یہ کون ہے؟ کہنے لگے میں مغیرہ بن شعبہ ہوں' عروہ نے کہا۔ اے دھوکہ باز میں تیرے بارے میں بات نہیں کر رہا۔

۳۔ پھر عروہ نے اپنی آنکھوں سے صحابہ کے معاملات کو دیکھا اور کہا

فوالله ما تنخم رسول الله نخامة الا وقعت فی کف رجل منهم فدلک بها وجهه وجلده — خدا کی قسم آپ ﷺ ناک مبارک پھینکتے تو ان کے ہاتھوں پر ہوتا ہر کوئی لے کر اپنے چہرے اور جسم پر مل لیتا۔

۴۔ واذا امرهم ابتدروا امره — جب کوئی حکم دیتے تو بجا لانے میں بہت جلدی کرتے۔

۵۔ واذا توضأ کا دوا یقتتلون علی وضوئه — جب وضو فرماتے تو آپ ﷺ کے

Marfat.com

بچے ہوئے پانی کو حاصل کرنے میں
قریب تھا لڑ پڑتے۔

٦ ۔ واذا تکلموا خفضوا اصواتھم عندہ — گفتگو کے وقت آپ ﷺ کے پاس
آواز کو پست رکھتے۔

٧ ۔ وما یحدون الیہ النظر تعظیمًا لہ — تعظیم کرتے ہوئے آنکھیں اٹھا کر
نہ دیکھتے۔

عروہ نے واپس جا کر قوم سے کہا میں بڑے بڑے بادشاہوں مثلاً قیصر' کسریٰ اور نجاشی کے درباروں میں گیا ہوں۔

٨ ۔ واللہ ان رأیت ملیکًا قط یعظمہ اصحابہ ما یعظم اصحاب محمد محمدا" — اللہ کی قسم میں نے کسی بادشاہ کی ایسی تعظیم نہیں دیکھی جو محمد ﷺ کے غلام محمد ﷺ کی کرتے ہیں۔

پھر اس نے جو دیکھا تھا بیان کیا ۔ (البخاری ۔ کتاب الشروط)

اس واقعہ میں تعظیم صحابہ کے کئی مظاہر ہیں' عروہ کے دعویٰ (صحابہ بھاگ جائیں گے) کا رد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کس انداز سے کیا اور واضح کیا کہ اسلام کی قربت' رشتہ داری سے کہیں قوی ہے' حضرت مغیرہ بن شعبہ نے عروہ کے ہاتھ پر ضرب لگائی حالانکہ وہ ان کا سگا چچا تھا اور پھر گفتگو کے دوران داڑھی کی طرف ہاتھ بڑھانا عربوں کا معمول بھی تھا لیکن حضرت مغیرہ کو گوارا نہ ہوا پھر عروہ نے صحابہ کی تعظیم کے جو مظاہر دیکھے ان کا تبرک لینا اور آپ ﷺ کی توقیر و احترام کرنا یہ سب کا سب ایسی محبت و تعظیم ہے جس کی مثال پیش ہی نہیں کی جا سکتی مثلاً ناک مبارک سے تبرک لینا' وضو کے پانی کے لئے قتال' خدمت اقدس میں آواز کا پست رکھنا اور تعظیم کی خاطر چہرہ اقدس کی طرف نظر بھر کر نہ دیکھنا وغیرہ۔

٩ ۔ حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ سے ہے میں نے رسول ﷺ کو سرخ رنگ کے خیمہ میں دیکھا۔

رأیت بلالا اخذ وضوء رسول اللہ ورأیت الناس یبتدرون ذاک الوضوء فمن اصاب — میں نے بلال (رضی اللہ عنہ) کو آپ ﷺ کے وضو سے بچا ہوا پانی پکڑے دیکھا

Marfat.com

منه شیا تمسح به ومن لم یصب منه شیاء اخذ من بلل ید صاحبه
(البخاری، کتاب الصلاۃ)

لوگ اس سے پانی حاصل کر رہے تھے جسے کچھ ملتا وہ اسے جسم پر مل لیتا اور جسے نہ ملتا وہ دوسرے کے ہاتھ سے اس کی تری حاصل کر رہا تھا۔

اس کی متعدد سندیں اور متعدد روایات ہیں۔

۱۰۔ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے ہے مجھے رسول اللہ ﷺ سے بڑھ کر کوئی محبوب نہ تھا، میرے نزدیک آپ ﷺ سے بڑھ کر کوئی بڑا نہ تھا۔

ما کنت اطیق ان املأ عینی منه اجلالا له وسئلت ان اصفه ما اطقت لا نی لم اکن املأ عینی منه
(المسلم ۔ کتاب الایمان)

میں آپ ﷺ کے اجلال و اکرام کی وجہ سے آپ ﷺ کو نظر بھر کر نہیں دیکھ سکا اگر کوئی مجھ سے آپ ﷺ کے سراپا کے بارے میں پوچھے تو میں نہیں بتا سکوں گا کیونکہ میں آپ ﷺ کو نظر بھر کر دیکھ ہی نہیں سکا۔

یہ حال صرف حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا نہیں بلکہ تمام صحابہ رضی اللہ عنہ کا ہے۔

۱۱۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ہے۔

لم یکن شخص احب الیهم من رسول اللہ ﷺ

صحابہ کو آپ ﷺ سے بڑھ کر کوئی محبوب نہ تھا۔

(الترمذی، کتاب الادب)

ترمذی نے روایت کر کے اسے صحیح کہا۔

۱۲۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ اپنے قرض کی ادائیگی کا واقعہ بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں۔

واللہ ان مجلس بنی سلمة لینظرون الیه

اللہ کی قسم بنو سلمہ کے لوگ

Marfat.com

هو احب اليهم من عيونهم ما يقربونه مخافة ان يؤذوه

(الدارمی، ۱ = ۲۸)

آپ ﷺ کو تک رہے تھے آپ ﷺ کی ذات انہیں ان کی آنکھوں سے بھی محبوب تھی لیکن وہ اس خوف کی وجہ سے قریب نہ آئے کہیں تکلیف نہ ہو۔

دارمی اور احمد نے اسے رجال صحیح سے روایت کیا' حافظ ابن حجر نے اسے حسن کہا۔
(فتح الباری، ۷ = ۳۹۸)

۱۳۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ہے۔

لقد رأیت رسول الله والحلاق یحلقه و اطاف به اصحابه فما یریدون ان تقع شعرة الا فی ید رجل

(المسلم، کتاب الفضائل)

میں نے دیکھا رسول اللہ ﷺ تشریف فرما ہیں۔ حجام آپ ﷺ کی حجامت کر رہا ہے۔ صحابہ حلقہ بنا کر اردگرد بیٹھے ہیں کوئی بال زمین پر نہ گرنے دے رہے تھے بلکہ اپنے ہاتھوں پر لے لیتے۔

ان کے مظاہر محبت میں سے' آپ ﷺ پر فدا ہونا' آپ ﷺ کا دفاع کرنا' آپ ﷺ کی ہر تکلیف کو اپنے اوپر لینا' آپ ﷺ کی خدمت کی سعادت حاصل کرنے کے لئے ہر بڑی قربانی دینا ان کے لئے نہایت آسان تھا۔ یہ موضوع بڑا وسیع ہے ہم نے اس پر مکمل کتاب "الشوق الی رسول اللہ ﷺ" تحریر کی ہے۔

۱۴۔ انہی مظاہر میں سے احد کے دن حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کا یہ قول ہے۔

یا نبی الله بابی انت وامی لا تشرف لا یصبک سهم من سهام القوم نحری دون نحرک

(البخاری، کتاب المغازی)

اے اللہ کے نبی میرے والدین آپ ﷺ پر فدا ہوں۔ آپ ﷺ نہ جھانکیں کہیں دشمن کا تیر نہ لگ جائے میرا سینہ آپ ﷺ کے سینہ

Marfat.com

کے سامنے حاضر ہے۔

۱۵ ۔ حضرت ابو دجانہ رضی اللہ عنہ نے بھی احد کے دن آپ ﷺ کا اس قدر دفاع کیا۔

حتی صارظهره كا لقنفذمن السهام — حتی کہ ان کی پشت تیر لگنے کی وجہ سے چھلنی ہو گئی۔

اور بہت سے انصاری صحابہ نے دفاع کرتے ہوئے جان دے دی۔

۱۶ ۔ محبت و تعظیم صحابہ کا ایک مظاہرہ یہ بھی تھا' حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

عدم ابتدائهم بالاكل قبله ﷺ — کہ صحابہ' آپ ﷺ سے پہلے کھانا شروع نہیں کرتے تھے۔ (مسند احمد' ۳ = ۳۵۱)

اس روایت کو حاکم نے صحیح کہا اور ذھبی نے اس حکم کو ثابت رکھا ہے۔

۱۷ ۔ محبت و تعظیم کا یہ عالم تھا کہ جس جگہ رسول اللہ ﷺ کا دست مبارک لگ جاتا اس کا بھی احترام کرتے۔

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کا بیان ہے۔

ماتغنيت ولاتمنيت ولامست ذكرى بيميني منذ بايعت بها رسول الله ﷺ (ابن ماجہ' کتاب الطہارت) — نہ میں نے گانا گایا اور نہ میں نے زنا کیا نہ میں نے اس دائیں ہاتھ سے ذکر کو مس کیا۔ جب سے میں نے اس ہاتھ سے رسول ﷺ کی بیعت کی ہے۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے بھی اس طرح منقول ہے' حاکم نے اسے صحیح کہا اور ذھبی نے اس حکم کو ثابت رکھا' (المستدرک' ۴ = ۱۰۹)

۱۸ ۔ ان کی محبت و تعظیم کا ایک مظاہرہ یہ بھی تھا کہ اپنے والدین اور اپنی جان کو حضور ﷺ پر فدا کرتے' مثلاً کہتے

جعلنى الله فداك او فداك ابى وامى بابى انت وامى — مجھے اللہ آپ ﷺ پر فدا فرمائے۔ ہمارے والدین آپ ﷺ پر فدا ہوں۔

Marfat.com

۱۹ ۔ حضور ﷺ سے ان کی محبت و تعظیم کا ایک مظاہرہ یہ بھی تھا۔

اذا قدموا من سفر بدوؤا به فنظروا اليه وسلموا عليه قبل ان يذهبوا الى بيوتهم

جب کسی سفر سے واپس ہوتے تو اپنے گھر جانے سے پہلے آپ ﷺ کی زیارت کرتے سلام عرض کرتے پھر گھر جاتے۔

جیسا کہ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے ترمذی اور حاکم نے نقل کیا ہے۔
ترمذی نے اسے حسن اور حاکم نے صحیح کہا (المستدرک، ۳ = ۱۱۱)

۲۰ ۔ آپ ﷺ سے محبت و احترام کا یہ تعلق تھا کہ آپ ﷺ کے چہرہ اقدس کی تکریم کرتے مثلاً حضرت سلمہ رضی اللہ عنہ کا قول ہے۔

والذی کرم وجه محمد ﷺ (المسلم، کتاب الجهاد)

قسم اس ذات اقدس کی جس نے آپ ﷺ کے چہرہ انور کو یہ بزرگی بخشی۔

۲۱ ۔ ان کے مظاہر محبت میں سے ایک یہ بھی ہے۔ ہجرت کے موقعہ پر جب آپ ﷺ حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ کے مہمان بنے تو وہ آپ ﷺ کے نچلی منزل پر ٹھہرنے سے پریشان ہوئے اور ساری رات بیوی کے ساتھ اوپر والی منزل میں ایک کونے میں بسر کی اس خوف سے کہ کہیں ہماری حرکت سے رسول اللہ ﷺ کو اذیت نہ ہو حتیٰ کہ عرض کیا۔

لا اعلو سقيفة انت تحتها حتى تحولَ (المسلم، کتاب الاشربہ)

جس چھت کے نیچے آپ ﷺ ہوں میں وہاں اوپر نہیں رہ سکتا تو رسول اللہ ﷺ پھر اوپر تشریف فرما ہو گئے۔

۲۲ ۔ صحابہ کی محبت یہ بھی تھی اگر بچے زیارت رسول اللہ ﷺ کے لئے چند دن نہ جاتے تو ان کی مائیں ان سے ناراض ہوتیں اور انہیں ڈانٹتیں جیسا کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کی والدہ نے انہیں ڈانٹا۔

Marfat.com

لانه لم یر رسول ﷺ عدة ایام (المسلم، کتاب الجہاد)

کیونکہ انہوں نے چند دنوں سے آپ ﷺ کی زیارت کا شرف نہیں پایا تھا۔

ترمذی نے اسے روایت کیا اور حسن کہا' اسے امام احمد اور امام نسائی نے السنن الکبریٰ میں ذکر کیا۔

۲۳ ۔ یہ بھی محبت کا ہی مظاہرہ ہے کہ جب ازواج مطہرات کو اللہ تعالیٰ نے اختیار دیا تو انہوں نے اللہ تعالیٰ' اس کے رسول ﷺ اور آخرت کو ہی پسند کیا۔

۲۴ ۔ اسی میں سے ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے جیش اسامہ کو روانہ کیا اور اس جھنڈے کو نہ کھولا جسے خود رسول اللہ ﷺ نے باندھا تھا۔

۲۵ ۔ بلکہ وہ آپ ﷺ کی اشیاء کی تعظیم کرتے حتیٰ کہ کسی مشرک کو چھونے نہ دیتے جیسا کہ حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے اپنے والد ابوسفیان سے کیا جب فتح مکہ سے پہلے ان کے ہاں آیا تو آپ ﷺ کی بچھی ہوئی چادر لپیٹ لی تاکہ وہ اس پر نہ بیٹھ جائے۔

۲۶ ۔ حضرت ابو دجانہ رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ کی تلوار کا یہ احترام کیا کہ ابوسفیان کی بیوی ھندہ کو اس سے قتل نہ کیا کہ یہ عورت ہے اور رسول اللہ ﷺ کی تلوار سے قتل کرنا مناسب نہیں۔

۲۷ ۔ یہ بھی تعظیم ہی کا مظاہرہ تھا کہ بعض صحابہ کرام نے بال نہ مونڈوائے کیونکہ انہیں رسول ﷺ نے مس فرمایا تھا۔

۲۸ ۔ ان کی محبت کی ایک صورت یہ بھی تھی جب آپ ﷺ ان کے درمیان تشریف فرما ہوتے۔

لم یرفعوا الیه روؤسهم اعظامًا له

تو آپ ﷺ کی تعظیم کی وجہ سے آپ ﷺ کی طرف سر نہ اٹھاتے۔

جیسا کہ حدیث بریدہ رضی اللہ عنہ میں ہے۔ (المستدرک' ۱= ۱۲۰)

۲۹ ۔ جب آپ ﷺ کی مجلس میں بیٹھتے تو یوں محسوس ہوتا جیسے ان کے سروں پر

Marfat.com

پرندے ہیں جیسا کہ بخاری میں حضرت ابو سعید خدری سے' امام احمد' نسائی' ابن ماجہ اور حاکم نے حضرت براء اور امام احمد' ابو داؤد طیالسی اور حاکم نے حضرت اسامہ بن شریک رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ (البخاری' کتاب الجھاد) (المستدرک' ۱ = ۱۲۰)

۳۰ - آپ ﷺ کی خدمت میں آواز بلند نہ کرتے۔ اور کوئی ایسا کرتا تو سختی سے منع کرتے۔ جیسا کہ امام احمد' ترمذی اور ابن حبان نے حضرت صفوان بن عسال رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔ (مسند احمد۔ ۴۱/۲۴۰)

۳۱ - ان کی محبت کا ثبوت ایک یہ بھی ہے کہ آپ ﷺ کے چچا کے اسلام پر جتنی خوشی ہو سکتی تھی وہ ان کے اپنے آباء کے ایمان لانے پر نہ ہوتی جیسا کہ حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے۔

۳۲ - موت کے وقت صحابہ کے یہ الفاظ بھی سامنے رہنے چاہئیں۔

غدا القی الاحبة محمدا ﷺ و حزبه — کل ہم اپنے محبوب محمد ﷺ اور آپ ﷺ کے ساتھیوں سے ملنے والے ہیں۔ (الشفاء' ۲ = ۵۶۸)

۳۳ - ان کی محبت اس قدر انتہائی درجہ پر تھی کہ وہ یہ چاہتے تھے کہ ہم دشمن کے ہاتھوں ریزہ ریزہ ہو جائیں مگر ایسا وقت نہ دیکھنا پڑے کہ ہم آرام سے بیوی و بچوں میں ہوں اور ہمارے آقا ﷺ کے مبارک پاؤں میں کانٹا چبھ جائے' ابوسفیان نے حضرت زید بن دثنہ رضی اللہ عنہ کی اسی تمنا کو سن کر کہا تھا۔

واللہ مارأیت من الناس احدا یحب احدا کحب اصحاب محمد محمدا ﷺ — اللہ کی قسم میں نے کسی کو کسی سے اتنی محبت کرتے نہیں دیکھا جو محمد ﷺ کے ساتھی محمد ﷺ سے کرتے ہیں۔ (الشفاء' ۲ = ۵۷۰)

۳۴ - بلکہ ان کی محبت تو ہر تصور سے بالاتر تھی' اگر ان کا کوئی عزیز رشتہ دار مثلاً والد' بھائی یا خاوند و بیوی اللہ و رسول ﷺ کے دشمن تھے تو انہیں بھی قتل کرنے سے دریغ نہ کیا جیسا کہ حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے کیا' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیٹے سے جو گفتگو ہوئی

Marfat.com

تھی، حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے خواہش کی مجھے اجازت دی جائے میں اپنے باپ عبد اللہ بن ابی بن سلول کو قتل کرنا چاہتا ہوں۔

۳۵۔ ان کی محبت کا ایک منظر یہ بھی تھا کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو کفار نے طواف کی اجازت دی مگر انہوں نے یہ کہہ کر طواف کعبہ سے انکار کر دیا۔

ماکنت لا فعل حتی یطوف به رسول اللہ ﷺ — جب تک اس کا طواف رسول ﷺ نہیں فرمائیں گے میں نہیں کر سکتا۔ (مسند احمد، ۴ = ۳۲۴)

۳۶۔ محبت و توقیر نبی ﷺ یہ بھی تھی جب ان میں بڑے مثلاً حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ آپ ﷺ سے گفتگو کرتے تو اتنی آہستہ کرتے کہ دوبارہ پوچھنا پڑتا کیا کہہ رہے ہو؟ (البخاری، کتاب التفسیر)

۳۷۔ جب آپ ﷺ کا وصال ہوا تو محبت والوں کا حال یہ تھا کوئی تو بے ہوش ہو گیا، کوئی بیٹھا ہی رہ گیا، کسی کا دماغ چل بسا بلکہ کوئی فوت ہو گیا حتی کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو خطبہ دینا پڑا۔

ہم اسی پر اکتفاء کرتے ہیں ورنہ یہ باب بڑا وسیع ہے۔ اس طرح آپ ﷺ کی سنت کی تعظیم اور اتباع میں شدت حد درجہ تھی اس کا کچھ تذکرہ آثار محبت میں آئے گا، جیسا کہ ہر حال میں آپ ﷺ سے تمسک اور آپ ﷺ کی طاعت ان کا حال تھا خواہ وجود ہوتے یا غائب، ظاہری حیات میں تھے یا وصال ہو جانے کے بعد۔

Marfat.com

محبت کے آثار و ثمرات

محبت کرنے والے پر محبت رسول ﷺ کے آثار کا ظہور لازمی ہے۔ خواہ وہ صحابہ ہوں یا ان کے بعد کے لوگ' وہ آثار کثیر ہیں مگر ہم ان میں سے تیرہ (۱۳) کا ذکر کریں گے جن سے واضح ہو جائے گا کہ کون اس محبت میں سچا ہے' اللہ تعالیٰ سے دعا ہے یہ ہماری تحریر' ہمارے لئے اور تمام قارئین کے لئے حجت اور مفید ہو جائے اور جو کچھ ہم لکھ رہے ہیں یہ ہمارا حال بن جائے۔

۱۔ آپ ﷺ کے وصال کے بعد استمرار محبت

صحابہ کرام میں اعلیٰ درجہ کی محبت تھی اس میں کوئی شک نہیں اگرچہ آپس میں اس درجہ میں متفاوت تھے' ان کی محبت کا ظہور متعدد مواقع پر بصورت تعظیم' توقیر' قربانی اور تبرک کے ہوا' ان کا تذکرہ پیچھے گزرا ہے۔ اسی طرح بعد کی امت کو بھی آپ ﷺ سے اس طرح محبت کا مظاہرہ کرنا چاہئے' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

من اشد امتی لی حبا' ناس یکونون بعدی یود احدھم لو رأنی باھلہ وماله (المسلم' کتاب الجنۃ)	میرے ساتھ سب سے سخت محبت کرنے والے میرے بعد آئیں گے جو چاہیں گے کاش ہمیں اہل اور مال خرچ کر کے آپ ﷺ کی زیارت ہو جائے۔

تو محب چاہے گا مجھے آپ ﷺ کی ایک دفعہ زیارت ہو جائے خواہ اس کے لئے مجھے اھل اور مال خرچ کرنا پڑے تو اس کی محبت کیسی ہو گی؟ جب ایسا شخص سب سے زیادہ سخت محبت کرنے والوں میں سے ہے تو جو ان میں سے اشد ہو گا اس کا عالم کیا ہو گا؟ یہ صحابہ کا حال تھا اور ان کے سربراہ سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں۔

Marfat.com

۲ ۔ طاعت

طاعت کا باعث دو چیزیں ہیں ۱ ۔ محبت ۲ ۔ خوف

اگر طاعت کا باعث عتاب و سزا کا خوف ہو تو یہ نافع نہیں اور نہ ہی اس پر ثواب ہے جیسے ہی مطیع موقع پائے گا طاعت چھوڑ دے گا مثلاً جب آمر فوت ہو گیا یا معزول کر دیا گیا یا موجود نہیں تو اب مطیع، عمل نہیں کرے گا کیونکہ وہ تو اسے بوجھ محسوس کر رہا تھا جو زائل ہو گیا لیکن جب باعث محبت و شوق ہو گا تو آمر کی موجودگی یا عدم موجودگی اسے متاثر نہیں کرے گی کیونکہ اب عمل مطیع دلی خواہش اور ثواب کی نیت سے بجا لا رہا ہے۔ محب کی شان بھی یہی ہے وہ مطیع ہوتا ہے۔ طاعت کے بغیر محب کا وجود متصور نہیں ہو سکتا جیسا کہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔

تعصی الا له وانت تظهر حبه هذا لعمری فی القیاس بدیع

(اللہ کی نافرمانی کر رہا ہے اور دعویٰ محبت کا' اللہ کی قسم یہ عجیب تماشا ہے)

لو کان حبک صادق لا طعته ان المحب لمن یحب مطیع

(اگر اس کی محبت میں سچا ہے تو اس کی اطاعت کرتا کیونکہ محب' محبوب کا مطیع ہوتا ہے)

فی کل یوم یبتدیک بنعمة منه وانت لشکر ذاک مضیع

(ہر دن تو اس کی نعمت سے شروع کرتا ہے اور اسے ضائع کر کے شکریہ ادا کر رہا ہے)

قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں جو کسی سے محبت رکھتا ہو وہ اس کی پیروی کرتا ہے ورنہ وہ محبت میں سچا نہیں فقط مدعی ہے' حضور ﷺ کی محبت میں وہی سچا ہو گا جس پر محبت کے آثار کا اظہار ہو اور سب سے پہلی علامت یہ ہے آپ ﷺ کی اقتدا' آپ ﷺ کے طریقہ کا اپنانا' آپ ﷺ کے اقوال و افعال کی اتباع آپ ﷺ کے احکام پر عمل اور نواہی سے بچنا' تنگی و آسانی میں آپ ﷺ کے اخلاق کو اپنانا اس پر اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد گرامی شاھد ہے۔

قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اے محبوب تم فرما دو کہ لوگو اگر تم

Marfat.com

اللّٰہُ

اللہ کو دوست رکھتے ہو تو میرے فرمانبردار ہو جاؤ اللہ تمہیں دوست رکھے گا۔ (آل عمران ۔ ۳۱)

آپ ﷺ کی تعلیمات کو ترجیح دینا' انہیں خواہش نفس سے مقدم رکھنا جیسا کہ باری تعالیٰ کا فرمان ہے۔

وَالَّذِيْنَ تَبَوَّؤُ الدَّارَ وَالْاِيْمَانَ مِنْ قَبْلِهِمْ يُحِبُّوْنَ مَنْ هَاجَرَ اِلَيْهِمْ وَلَا يَجِدُوْنَ فِيْ صُدُوْرِهِمْ حَاجَةً مِّمَّآ اُوْتُوْا وَيُؤْثِرُوْنَ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ ط

(الحشر ۔ ۹)

اور جنہوں نے پہلے سے اس شہر اور ایمان میں گھر بنا لیا دوست رکھتے ہیں انہیں جو ان کی طرف ہجرت کر کے گئے اور اپنے دلوں میں کوئی حاجت نہیں پاتے اس چیز کی جو دیے گئے اور اپنی جانوں پر ان کو ترجیح دیتے ہیں اگرچہ انہیں شدید محتاجی ہو۔

پھر حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اتباع سنت میں مروی حدیث نقل کر کے کہا جو شخص اس صفت سے متصف ہو گیا وہ اللہ و رسول ﷺ سے کامل طور پر محبت کرنے والا ہے اور جس نے ان میں سے کسی امر کی مخالفت کی وہ محبت میں ناقص ہے۔ لیکن اس کے نام سے نہیں نکلے گا۔

اہم معاملہ پر تنبیہ

یہاں ہم ایک اہم امر پر تنبیہہ کرنا ضروری سمجھتے ہیں وہ یہ ہے کہ ہر نافرمانی کرنے والے سے محبت چھن نہیں جاتی اگرچہ مفروض یہی ہے کہ محب مطیع ہوتا ہے' نافرمان نہیں ہوتا لیکن کبھی کبھی محب سے نافرمانی سرزد ہو جاتی ہے مثلاً شراب پینے والے صحابی کا واقعہ جنہیں شراب پینے پر بار بار سزا دی گئی آخری دفعہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان پر لعنت کی کہ کتنی دفعہ تیرے ساتھ ایسے ہوا ہے۔ تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔

Marfat.com

لا تلعنوه فوالله ما علمت انه يحب اللهورسوله

اس پر لعنت نہ کرو اللہ کی قسم میں جانتا ہوں یہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت کرتا ہے۔

(البخاری' کتاب الحدود)

حضور ﷺ نے یہ تصدیق فرما دی کہ یہ محبت میں سچا ہے لیکن طاعت میں کوتاہی کرنے والا ہے۔ اس لئے سچے مؤمن پر لازم ہے کہ وہ شریعت کے مخالف فعل سے نفرت کرے مگر مومن عاصی کی ذات سے نفرت نہ کرے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی حضرت لوط علیہ السلام اور ان کی قوم کی زبان سے بیان فرمایا۔

قَالُوْا لَئِنْ لَّمْ تَنْتَهِ يٰلُوْطُ لَتَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُخْرَجِيْنَ ﴿۱۶۷﴾ قَالَ اِنِّيْ لِعَمَلِكُمْ مِّنَ الْقَالِيْنَ ﴿۱۶۸﴾ رَبِّ نَجِّنِيْ وَاَهْلِيْ مِمَّا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۶۹﴾ فَنَجَّيْنٰهُ وَاَهْلَهٗۤ اَجْمَعِيْنَ ﴿۱۷۰﴾ اِلَّا عَجُوْزًا فِي الْغٰبِرِيْنَ (الشعراء ۱۶۷، ۱۷۱)

بولے اے لوط اگر تم باز نہ آئے تو ضرور نکال دیئے جاؤ گے۔ فرمایا میں تمہارے کام سے بیزار ہوں۔ اے میرے رب مجھے اور میرے گھر والوں کو ان کے کام سے بچا۔ تو ہم نے اسے اور اس کے سب گھر والوں کو نجات بخشی مگر ایک بڑھیا کہ پیچھے رہ گئی۔

ان کے عمل سے نفرت کی ہے' ان سے نفرت نہیں ورنہ ان کے لئے دعا کیوں کرتے؟ مومن مطیع اور محب کی شان یہی ہے وہ عاصی مومن سے جب کوئی مکروہ فعل دیکھتا ہے تو اس فعل سے نفرت کرتا ہے اور مؤمن کے لئے ہدایت و توفیق کی دعا کرتا ہے۔

۳۔ آپ ﷺ کی اقتدا اور اخلاق سے اتصاف

مظاہر و آثار محبت میں سے ایک یہ ہے کہ محب' محبوب کی صفات کو اپناتا ہے۔ اس کے افعال و احوال کی اقتدا کرتا ہے اور بڑے شوق سے ان کی جستجو کرتا ہے ورنہ وہ محب صادق کہاں؟ جب عام محب کا یہ حال ہے تو جو رسول اللہ ﷺ سے محبت کرے گا

Marfat.com

جنہیں اللہ تعالیٰ نے تمام کائنات کے لئے اسوہ حسنہ بنایا' آپ ﷺ کی اتباع و طاعت کا حکم دیا اور آپ ﷺ کی مخالفت و نافرمانی سے بچنے کا حکم دیا ہے۔ تو حضور ﷺ کے محب پر یہ لازم ہے کہ اپنے آپ کو آپ ﷺ کے اخلاق و صفات سے متصف کرے اور آپ ﷺ کے افعال و احوال کی پیروی کرے (یہ تمام حسب طاقت لازم ہیں) ورنہ محب صادق نہیں بن سکے گا' اللہ تعالیٰ سے تعلق قائم کرنے میں اتباع ضروری ہے۔ تاکہ خشیت و خشوع اور ورع و حیا میں اضافہ ہو' آپ ﷺ کی عبادت میں اتباع یعنی فرائض و نوافل نماز' روزہ اور رقت و بکاء میں اتباع' اخلاق میں اتباع' حلم' تواضع' محبت' شفقت' کرم' شجاعت' زبان کی حفاظت' سچ' گناہوں سے دوری' صفات میں اتباع' وقار' رقت قلب' صبر' آس' غمخواری' بچوں پر شفقت' بڑوں کا احترام' صفاء نفس' جسم کی طہارت' دعوت میں اتباع' اخلاص' ہدایت' مخلوق کی حرص' اہل ایمان کا درد' اس کے علاوہ ہر معاملہ میں اتباع کی جائے جو شخص محبت نبی ﷺ کا دعویٰ کرتا ہے مگر کھانے' پینے' لباس' صورت' بیٹھنے اٹھنے میں' کلام' اعتقاد' عبادت میں آپ ﷺ کی اتباع نہیں کرتا وہ جھوٹا ہے کیونکہ محبت کی شرط جس قدر طاقت ہو محبوب کی موافقت اور عدم تکلف ہے۔ بلکہ وہ احوال اس کی طبیعت بن جاتے ہیں' اور اس میں یہ بھی شرط ہے ان میں اپنی طرف سے کسی شے کا اختراع نہیں کرنا بلکہ اس کے مطابق چلنا ہے جو شریعت نے بیان کر دیا ہے اور اس میں اخلاص اور نیت کی سچائی نہایت ضروری شے ہے۔

۴۔ آپ ﷺ کے ذکر کی تعظیم

حضور ﷺ کی حرمت و توقیر اور احترام و تعظیم اسی طرح لازم ہے جیسے آپ ﷺ کی ظاہری حیات میں تھا اور آپ ﷺ کے ذکر' آپ ﷺ کی حدیث کا تذکرہ یا سنت کا' اسی طرح نام و سیرت کے سماع کے وقت تعظیم لازم ہے' وصال کے بعد جب آپ ﷺ کا تذکرہ ہوتا تو صحابہ رو پڑتے اگر کوئی آپ ﷺ کے گھر کے پاس سے گزرتا تو چہرہ کو ڈھانپ کر اور جھکا کر گزرتا' جب آپ ﷺ کی سنت کا تذکرہ چھڑ جاتا تو وہ باقی تمام کو

Marfat.com

بھول جاتے۔

۱۔ متعدد روایات میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بارے میں ہے کہ وہ منبر پر کھڑے ہوتے' جبیر بن نفیر کی روایت میں ہے منبر نبوی کی ایک جانب کھڑے ہوئے اور حضور ﷺ کا ذکر کر کے رو پڑے' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے۔

قام ابوبکر علی المنبر فقال قد علمتم ما قام به رسول الله ﷺ ویکی تم اعادها تم بکی تم اعادها ثم بکی

سیدنا ابوبکر منبر پر کھڑے ہوئے اور کہا تم جانتے ہو جس کے ساتھ رسول ﷺ کھڑے ہوئے تھے پھر وہ رو دیئے اس طرح تین دفعہ کیا۔

پھر فرمایا لوگو اس دنیا میں معافی اور عافیت سے بڑھ کر کوئی شے افضل نہیں لہٰذا اللہ تعالیٰ سے یہی مانگا کرو' اسے امام احمد' حمیدی' نسائی' عبدالرزاق' ابن ابی شیبہ' بخاری نے الادب میں' ترمذی اور ابن ماجہ نے نقل کیا۔ (مسند احمد' ۱ = ۳)

۲۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ہے حضور ﷺ کے وصال کے بعد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر سے فرمایا چلو حضرت ام ایمن کی ملاقات کے لئے جاتے ہیں جیسا کہ رسول اللہ ﷺ کا معمول تھا جب ان کے پاس پہنچے تو وہ رو پڑیں' دونوں صحابہ نے رونے کی وجہ پوچھی اور فرمایا اللہ تعالیٰ کے ہاں حضور ﷺ کے لئے یہاں سے بہتر ہے۔ وہ کہنے لگیں میں اس لئے نہیں رو رہی کہ وہاں بہتر نہیں وہاں تو آپ ﷺ کے لئے یقیناً یہاں سے خیر ہے۔

ولکن ابکی ان الوحی قدانقطع من السماء

میں تو اس لئے رو رہی ہوں کہ آسمان سے وحی کا سلسلہ منقطع ہو گیا۔

فجعلا یبکیان معها

تو اس کے ساتھ دونوں نے رونا شروع کر دیا۔

(المسلم' فضائل الصحابہ)

۳۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں ہے۔

کان لا یذکر النبی ﷺ الا بکی

جب بھی حضور ﷺ کا تذکرہ ہوتا

Marfat.com

(ابن سعد' دارمی۔ ۱ = ۴۰) رو پڑتے۔

۴ ۔ حضرت عمرو بن میمون سے ہے۔ میں ہر جمعرات حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی زیارت کرتا۔

فما سمعه يقول لشئی قط قال رسول الله ﷺ حتی كانت ذات عشية فقال قال رسول الله ﷺ فاغرورقت عيناه وانتفخت اوداجه فانا رأيته محلولة ازراه

آپ کو میں نے کبھی نہیں سنا کہ یہ نہ کہا ہو کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا حتیٰ کہ ایک شام ابھی یہ الفاظ "رسول اللہ ﷺ نے فرمایا" کہے ہی تھے کہ ان کی آنکھیں برس پڑیں اور گلے کے پٹھے پھول گئے اور کہا میں نے آپ ﷺ کی کھلے گلے کی صورت میں زیارت کی ہے۔

اسے دارمی' ابن ماجہ نے سند صحیح سے روایت کیا ہے۔ اور حاکم نے اسے صحیح کہا اور یہ بخاری و مسلم کی شرط پر ہے۔

تابعین اور تبع تابعین کے بھی حضور ﷺ کی تعظیم کرنے کے کثیر واقعات ہیں ان میں سے بعض کا تذکرہ کر رہے ہیں۔

۱ ۔ حضرت امام مالک سے حضرت ایوب السختیانی (جو ثقہ' حجت اور کبار اور عباد سے ہیں) کے بارے میں سوال ہوا تو فرمایا میں نے جس جس سے حدیث لی ہے ان تمام میں حضرت ایوب افضل ہیں' انہوں نے دو حج فرمائے۔

ولا اسمع منه غير انه كان اذا ذكر النبی ﷺ بكی حتی ارحمه فلما رأيت منه مارأيت واجلاله للنبی ﷺ كتبت عنه

(الشفاء' ۲ = ۵۹۶)

میں نے ان سے حدیث نہیں لی تھی مگر جب ان کے پاس رسول اللہ ﷺ کا ذکر ہوتا تو رو پڑتے حتی کہ مجھے بھی دکھ ہونے لگتا جب میں نے ان کا یہ عمل دیکھا اور

Marfat.com

حضور ﷺ کا احترام تو میں نے ان سے حدیث لکھی۔

۲۔ حضرت مصعب بن عبداللہ' حضرت امام مالک کے بارے میں بیان کرتے ہیں

اذا ذکر النبی ﷺ یتغیر لونه و ینتحب حتی یصعب ذلک علی جلسائه فقیل له یوما فی ذلک فقال لورأیتم مارأیت لما انکرتم علی ماترون

جب ان کے پاس حضور ﷺ کا ذکر ہوتا تو ان کا رنگ بدل جاتا' حالت غیر ہو جاتی حتی کہ اہل مجلس پریشان ہوتے ایک دن ان سے پوچھا گیا تو فرمایا اگر تم وہ دیکھ لو جو میں دیکھتا ہوں تو پھر محسوس نہ کرو۔

۳۔ یہ بھی بیان کرتے ہیں میں نے محمد بن منکدر (جو ثقہ اور مدینہ کے افضل تابعین میں سے ہے) کی زیارت کی ہے۔ وہ قراء کے سربراہ تھے۔

لا نکاد نسأله عن حدیث ابدا الا بکی حتی نرحمه

ہم ان سے جب حدیث رسول ﷺ کے بارے میں پوچھتے تو وہ رو پڑتے حتیٰ کہ ہمیں ان پر ترس آتا۔

۴۔ میں نے امام جعفر رضی اللہ عنہ کی زیارت کی وہ کثیر المزاح اور متبسم تھے۔

فاذا ذکر عنده النبی ﷺ اصفر' وما رأیته یحدث عن رسول الله ﷺ الا عن طهارة

جب ان کے پاس حضور ﷺ کا تذکرہ ہوتا تو ان کا رنگ زرد ہو جاتا اور ہم نے انہیں بغیر وضو حدیث رسول ﷺ بیان کرتے ہوئے نہیں دیکھا۔

۵۔ حضرت عبدالرحمٰن بن قاسم (بن محمد بن ابی بکر صدیق یہ ثقہ' جلیل اور صاحب ورع ہیں) کے بارے میں امام ابن عیینہ سے ہے کہ یہ اپنے دور کے لوگوں میں سے افضل تھے۔

Marfat.com

يذكر النبی ﷺ فينظرُ الی لونه كانه نزف منه الدم و قدجف لسانه فی فمه هيبة لرسول الله ﷺ

حضور ﷺ کا ذکر ہوتا تو ان کا رنگ ایسا ہو جاتا۔ جیسے خون ابھی بہنے والا ہے' حضور ﷺ کی ہیبت کی وجہ سے ان کی زباں منہ میں خشک ہو جاتی۔

۶ ۔ میں عامر بن عبداللہ بن زبیر (جو نہایت ثقہ' عابد' کبیر اور صاحب قدر و منزلت ہیں) کے ہاں آیا کرتا تھا۔

فاذا ذکر عنده النبی ﷺ بکی حتی لا یبقی فی عینیه دموع

جب ان کے پاس حضور ﷺ کا تذکرہ ہوتا تو اتنا روتے کہ ان کی آنکھوں میں آنسو نہ رہتے۔

۷ ۔ میں نے امام زہری (محمد بن شہاب قرشی) فقیہ' حافظ حدیث' ان کی جلالت پر اہل علم کا اتفاق ہے یہ اہل حجاز و شام کے امام ہیں) نہایت ہی خوش و خرم رہنے والے تھے۔

فاذا ذکر عنده النبی ﷺ فکانه ما عرفک ولا عرفته

جب ان کے پاس حضور ﷺ کا تذکرہ کیا جاتا تو اس طرح ہو جاتے نہ تجھے ہی پہچانتے نہ تو ان کو پہچانتا۔

۸ ۔ میں صفوان بن سلیم (ثقہ ہیں) جو عابد اور مجتہد تھے' کے پاس جایا کرتا

فاذا ذکر النبی ﷺ بکی فلا یزال یبکی حتی یقوم الناس عنه ویترکوه

جب ان کے پاس حضور ﷺ کا ذکر ہوتا تو اتنا روتے اور روتے رہتے یہاں تک کہ لوگ چھوڑ کر چلے جاتے۔

۹ ۔ حضرت قتادہ کے بارے میں مروی ہے۔

کان اذا سمع الحدیث اخذه العویل

جب وہ حدیث کا سماع کرتے تو

Marfat.com

ولزويل

(الشفاء ' ۲ = ۵۹۷) چیخ و پکار کے ساتھ رو پڑتے۔

یہ تمام کے تمام واقعات ذکر نبی ﷺ کی توقیر' تعظیم اور اجلال کے ہیں۔ واللہ تعالیٰ المعین والموفق' تعظیم حدیث کا تذکرہ بعد میں آ رہا ہے۔

۵ ۔ آپ ﷺ کی سنت کی تعظیم

ہم نے اپنی کتاب' (نشأة علم المصلح" کی فصل ثالث اور رابع میں دور صحابہ و تابعین میں سنت نبویہ کی اشاعت اور خدمات کا تذکرہ کیا ہے۔ وہاں سنت کی تعظیم' اس کی محافظت' اس کے مخالف پر نکیر' ان کا کتاب اللہ سے محبت' حدیث سے احتجاج اور اس کے احترام و توقیر پر لوگوں کو متوجہ کرنا بھی بڑی تفصیل سے بیان ہوا یہاں محض یاد دہانی کے لئے چند چیزیں ذکر کر رہے ہیں۔

۱ ۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے ہے میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا خواتین تم سے مساجد کے لئے اجازت چاہیں تو انہیں منع نہ کرو اس پر ان کے بیٹے بلال بن عبداللہ نے کہا واللہ ہم انہیں منع کریں گے حضرت عبداللہ نے خوب برا بھلا کہا اس قدر ہم نے کسی سے انہیں ناراض ہوتے ہوئے نہیں دیکھا اور فرمایا

اخبرک عن رسول الله ﷺ وتقول والله لنمنعن — میں تجھے رسول اللہ ﷺ سے بیان کر رہا ہوں اور تو کہہ رہا ہے ہم منع کریں گے (یعنی تجھے یہ کہنے کی کیسے جرات ہوئی؟)

(المسلم' کتاب الصلاة)

تو جب بیٹے نے سنت کے خلاف بات کی تو آپ خاموش نہ رہے حالانکہ بیٹے کے یہ کہنے کی بھی وجہ تھی کہ خواتین میں تغیر آ چکا تھا جیسا کہ بعض روایات میں اس پر تصریح ہے۔ (فتح الباری' ۲ = ۳۴۸)

۲ ۔ حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے ہے کہ انہوں نے ایک شخص کو سنگریزے پھینکتے ہوئے دیکھا تو کہا۔

لا تخذف فان رسول الله ﷺ نهى عن — سنگریزے نہ پھینکو رسول اللہ ﷺ

Marfat.com

الخذف نے ایسا کرنے سے منع فرمایا ہے۔
اور ساتھ ہی آپ نے فرمایا اس سے نہ تو شکار ہوتا ہے نہ دشمن کو مارا جا سکتا ہے اس سے یا تو کسی کا دانت ٹوٹ جائے گا یا کسی کی آنکھ نکل جائے گی۔
اس کے بعد اسے پھر سنگریزے پھینکتے ہوئے دیکھا' تو فرمایا

احدثک عن رسول الله ﷺ انه نهٰی عن الخذف لا اکلمک کذا وکذا — میں نے تجھے رسول اللہ ﷺ سے بیان کیا آپ ﷺ نے اس سے منع فرمایا ہے۔ اور تو پھر سنگریزے پھینک رہا ہے اب میں تیرے ساتھ گفتگو ہی نہیں کروں گا۔

مسلم کے الفاظ ہیں۔

لا اکلمک ابدا — میں تیرے ساتھ کبھی بھی گفتگو نہیں کروں گا۔ (البخاری' کتاب الصید)

۳۔ حضرت عبداللہ بن عکیم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہم مدائن میں حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے آپ نے پانی طلب فرمایا ایک دھقان چاندی کے برتن میں پانی لایا آپ نے اسے پھینک دیا اور فرمایا میں نے تمہیں بتایا نہیں میں اس میں پانی نہیں پیوں گا کیونکہ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے۔

لا تشربوا فی اناء الذهب والفضة ولا تلبسوا الدیباج و الحریر فانه لهم فی الدنیا وهولکم فی الاخرة یوم القیامة (البخاری' کتاب الاطعمہ) — سونے چاندی کے برتنوں میں نہ پیو دیباج اور حریر نہ پہنو یہ ان کے لئے دنیا میں ہے تمہارے لئے یہ آخرت میں ہے۔

آپ اس علاقہ کے رئیس پر خاموش نہ رہے بلکہ برتن کو پھینکا اور فرمایا میں اس میں پانی نہیں پیوں گا' اسی طرح کے کثیر واقعات ہیں تفصیل کے لئے ہماری مذکورہ کتاب کا مطالعہ کریں۔

Marfat.com

سنت کا ادب' بغیر طہارت کے بیان نہ کرتے

۱۔ حضرت ضرار بن مرہ شیبانی کوفی کا بیان ہے۔

کانوا یکرھون ان یحدثوا بحدیث علی غیر وضوء	اسلاف بغیر وضو حدیث بیان کرنا مکروہ سمجھتے تھے۔

۲۔ حضرت قتادہ سے بھی مروی ہے' حضرت ضرار کا وصال ۱۳۲ ہجری اور حضرت قتادہ کا ۱۱۰ کے بعد ہوا۔

حضرت اعمش کے بارے میں ہے جب بغیر وضو حدیث بیان کرنا پڑ جاتی تو تیمم کر لیتے۔ (الشفاء' ۲ = ۶۰۱)

۳۔ حضرت قتادہ کے بارے میں ہے۔ فرماتے حضور ﷺ کے ارشادات مبارکہ کے لئے وضو مستحب ہے اور وضو کے بغیر حدیث بیان نہیں کیا کرتے تھے' حضرت جعفر بن محمد کا عمل بھی یہی تھا۔

۴۔ عبداللہ بن صالح سے منقول ہے کہ امام مالک اور امام لیث دونوں

لا یکتبان الحدیث الا وھما طاہران	طہارت کے بغیر حدیث نہیں لکھتے تھے۔

اس لئے خطیب بغدادی نے اپنی کتاب "الجامع لاخلاق الراوی و آداب السامع" میں یہ عنوان قائم کئے۔ من کرہ التحدیث علی غیر طہارۃ' من کان اذا اراد التحدیث علی غیر طھر تیمم (الجامع لاخلاق الراوی' ۱ = ۴۱۰) جیسا کہ انہوں نے ایک فصل قائم کی جس میں ان احوال کا تذکرہ کیا جن میں حدیث بیان کرنا مکروہ ہے تو فرمایا چلنے کی حالت یا کھڑے ہونے کی حالت میں حدیث بیان کرنا یہاں تک کہ دونوں راوی اور سامع بیٹھ جائیں' بعض ان سے اور بعض قاضی عیاض سے نقل کر دیتے ہیں۔

۱۔ حضرت مالک بن انس کا گزر شیخ ابو حازم پر ہوا وہ حدیث بیان کر رہے تھے یہ گزر گئے اور فرمایا میں نے وہاں ایسی جگہ نہ پائی جہاں میں بیٹھتا۔

فکرھت ان اخذ حدیث رسول اللہ ﷺ وانا قائم	میں رسول اللہ ﷺ کی حدیث کھڑے ہو کر حاصل کرنا پسند نہیں

Marfat.com

کرتا۔

۲ ۔ امام مالک سے پوچھا گیا تم حضرت عمرو بن دینار سے حدیث کیوں نہیں لیتے فرمایا میں ان کے پاس گیا تھا مگر وہاں لوگ حالت قیام میں حدیث لکھ رہے تھے۔

فاجللت حدیث رسول اللّٰہ ان اکتبہ وانا قائم — میں رسول اللہ ﷺ کی حدیث کا مقام کھڑے ہو کر لکھنے سے بلند سمجھتا ہوں۔

۳ ۔ امام مالک سے مروی ہے ایک شخص حضرت سعید بن مسیب کے پاس حدیث لینے آیا آپ بیمار تھے اس نے حدیث پوچھی تو آپ لیٹے ہوئے تھے اٹھ کر بیٹھ گئے اور حدیث بیان کی اس شخص نے کہا میں چاہتا تھا آپ اسی حال میں حدیث بیان کر دیتے فرمایا۔

کرِھت ان احدثک عن رسول اللہ ﷺ وانا مضطجع — میں نے ناپسند سمجھا کہ میں لیٹ کر تجھے رسول اللہ ﷺ کی حدیث سناؤں۔

دوسری روایت کے الفاظ ہیں۔

فانی اعظم ان احدث بحدیث رسول اللہ وانا مضطجع — میں اس بات کو اس سے عظیم سمجھتا ہوں کہ میں لیٹ کر رسول اللہ ﷺ کی حدیث سناؤں۔

۴ ۔ حضرت عبدالرحمٰن بن مہدی کا بیان ہے میں ایک دن امام مالک کے ساتھ عقیق گیا میں نے ان سے ایک حدیث پوچھی تو مجھے جھڑک دیا فرمایا۔

کنت فی عینی اجل من ان تسال عن حدیث رسول اللّٰہ ونحن نمشی — میری نگاہ میں تو اس سے بلند ہے تو ہم سے چلتے ہوئے حدیث رسول ﷺ پوچھے۔

۵ ۔ جرید بن عبدالحمید قاضی نے آپ سے حالت قیام میں حدیث پوچھی تو آپ نے فرمایا اسے قید میں ڈال دو بتایا گیا یہ تو قاضی ہیں' فرمایا قاضی کو زیادہ ادب سکھانا چاہئے۔

Marfat.com

۶ ۔ حضرت عبد اللہ بن مبارک فرماتے ہیں ہم امام مالک کے پاس تھے وہ حدیث بیان کر رہے تھے انہیں بچھو نے سولہ دفعہ ڈھنگ مارا ان کا رنگ متغیر اور زرد ہو گیا لیکن حدیث بیان کرنا نہ چھوڑی جب فارغ ہوئے طلبہ چلے گئے میں نے عرض کیا حضرت آج میں کچھ عجیب معاملہ دیکھ رہا ہوں فرمایا ہاں مجھے بچھو نے سولہ دفعہ کاٹا مگر میں نے صبر کیا۔

انما صبرت اجلالًا لحدیث رسول اللّٰہ ﷺ — میں نے یہ صبر فقط رسول اللہ ﷺ کی حدیث کی تعظیم میں کیا۔

حدیث بیان کرتے وقت آواز بلند نہ کرتے

۱ ۔ امام محمد بن سیرین گفتگو کرتے سنتے سناتے مگر۔

فاذا جاء الحدیث خشع — جب حدیث رسول ﷺ آ جاتی تو ان پر خشوع طاری ہو جاتا۔

(الجامع لاخلاق، ۱ = ۴۱۲)

۲ ۔ حضرت عبدالرحمٰن بن مہدی جب حدیث نبوی ﷺ پڑھاتے تو فرماتے خاموش رہو اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

لَا تَرْفَعُوْٓا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ — اپنی آوازیں اونچی نہ کرو اس غیب بتانے والے کی آواز سے۔

(الحجرات ۔ ۲)

اور اس کا مفہوم یہ بیان فرماتے کہ جس طرح آپ ﷺ کا قول مبارک سنتے وقت خاموشی لازم ہے اس طرح آپ ﷺ کی حدیث سنتے وقت بھی خاموشی لازم ہے۔

(الشفاء ۔ ۲ = ۵۹۹)

۳ ۔ اسی طرح امام مالک سے مروی ہے کہ فرمایا۔

من رفع صوته عند حدیث رسول اللہ ﷺ فکانما رفع صوته فوق صوت رسول اللہ ﷺ — جو شخص حدیث رسول ﷺ لیتے دیتے وقت آواز بلند کرتا ہے۔ وہ گویا آپ ﷺ کی آواز سے آواز بلند کر رہا ہے۔

(الجامع لاخلاق الراوی، ۱ ۔ ۴۰۶)

Marfat.com

۴ ۔ حماد بن زید کہتے ہیں۔ ہم حضرت ایوب السختیانی کے پاس تھے۔ آپ نے شور سن کر فرمایا یہ کیا شور ہے کیا تمہیں علم نہیں۔

ان رفع الصوت عند الحدیث عن رسول اللہ ﷺ کرفع الصوت علیه فی حیاته (الجامع لاخلاق' ۱ = ۱۹۵)

رسول اللہ ﷺ کی حدیث لیتے وقت آواز بلند کرنا اسی طرح ہے جیسے آپ ﷺ پر ظاہری حیات میں بلند کیا جاتا ہے۔

۵ ۔ حضرت حماد سے بھی اسی طرح منقول ہے۔ (ایضا)

اس بارے میں امام بیہقی فرماتے ہیں' اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی تعظیم میں سے یہ بھی ہے کہ قرآن مجید اور کتب حدیث پر نہ کوئی کتاب رکھی جائے اور نہ اور کوئی چیز' اگر گرد وغیرہ لگے تو اسے صاف کیا جائے' جس کاغذ پر اللہ اور اس کے رسول ﷺ کا ذکر ہو اس سے طعام والے ہاتھ صاف نہ کئے جائیں اسے بے ادبی کے ساتھ پھاڑا نہ جائے لیکن اب اسے اگر محفوظ کرنا ہو تو اسے پانی سے دھو دیا جائے یا آگ میں جلا دیا جائے۔

ہم کہتے ہیں' سابقہ دور میں مخطوطوں کا دھونا ممکن تھا لیکن ہمارے دور میں سیاہی پانی سے زائل نہیں ہوتی اور نہ ہی طباعت پانی سے زائل ہوتی ہے لہٰذا حرق یا دفن ہی متعین ہے۔ اگر پاک جگہ اور لوگوں کی راہ گزر سے دور ہو تو افضل ہے اگر نہر جاری میں بہا دیا جائے تو بھی حرج نہیں' یہ جو کچھ ہم نے ذکر کیا کہ چلتے پھرتے' لیٹ کر یا بغیر طہارت حدیث نہ بیان کی جائے یہ سب کچھ حدیث نبوی ﷺ کی توقیر' تعظیم اور تنزیہ کی وجہ سے ہے' اگر کوئی محدث ان احوال میں حدیث بیان کرتا ہے۔ تو گنہگار نہ ہو گا اور نہ ہی اس نے امر ممنوع کا ارتکاب کیا ہے۔ کیونکہ سب سے اعلیٰ کتاب قرآن مجید ہے۔ اس کی قرات ان احوال میں جائز ہے۔ تو حدیث شریف کی قرات بھی جائز ہو گی۔

۶ ۔ کثرت کے ساتھ آپ ﷺ کی خدمت میں درود و سلام

یہ اس لئے کہ جو کسی سے محبت کرتا ہے وہ اس کا ذکر کثرت کے ساتھ کرتا ہے۔

Marfat.com

اور یہی وجہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے سچے مؤمنین کا وصف کثرت ذکر الٰہی بیان فرمایا ہے۔ اللہ عزوجل کا مبارک ارشاد ہے۔

وَالذّٰكِرِيْنَ اللّٰهَ كَثِيْرًا وَّالذّٰكِرٰتِ ۙ اَعَدَّاللّٰهُ لَهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِيْمًا (الاحزاب ۔ ۳۵)

اور اللہ کو بہت یاد کرنے والے اور یاد کرنے والیاں ان سب کے لئے اللہ نے بخشش اور بڑا ثواب تیار کر رکھا ہے۔

دوسرے مقام پر فرمایا۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوا اللّٰهَ ذِكْرًا كَثِيْرًا (الاحزاب ۔ ۴۱)

اے ایمان والو اللہ کو بہت یاد کرو۔

جب کہ منافقین کا وصف قلت ذکر الٰہی بیان فرمایا۔

اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ يُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ وَهُوَ خَادِعُهُمْ وَاِذَا قَامُوْٓا اِلَى الصَّلٰوةِ قَامُوْا كُسَالٰى يُرَآءُوْنَ النَّاسَ وَلَا يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ اِلَّا قَلِيْلًا (النساء ۔ ۱۴۲)

بیشک منافق لوگ اپنے گمان میں اللہ کو فریب دینا چاہتے ہیں اور وہی انہیں غافل کر کے مارے گا اور جب نماز کو کھڑے ہوں تو ہارے جی سے لوگوں کو دکھاوا کرتے ہیں اور اللہ کو یاد نہیں کرتے مگر تھوڑا۔

اسی طرح حضور ﷺ کا محب بھی آپ ﷺ کا کثرت سے ذکر کرے گا اور آپ ﷺ کا کثرت سے ذکر آپ ﷺ پر کثرت کے ساتھ درود و سلام عرض کرنا ہے۔ یہ عقیدہ رکھتے ہوئے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہمیں اس کا حکم دیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا مبارک ارشاد ہے۔

اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ۭ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا (الاحزاب ۔ ۵۶)

بیشک اللہ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں۔ اس غیب بتانے والے

Marfat.com

(نبی) پر اے ایمان والو ان پر درود
اور خوب سلام بھیجو۔

باقی آپ ﷺ پر درود و سلام کا نفع ہمیں ہے۔ ہم نے ابن قیم' سخاوی اور فیروز آبادی کے حوالے سے اپنی کتاب فضائل "المدینۃالمنورۃ" میں بیان کیا ہے کہ صلوۃ و سلام عرض کرنے والے کو چالیس فوائد حاصل ہوتے ہیں۔ ان میں سے چند یہ ہیں۔

۱۔ آپ ﷺ پر صلوۃ و سلام اللہ تعالیٰ کے حکم کی بجا آوری ہے۔

۲۔ اس کے ذریعے اللہ تعالیٰ سے موافقت حاصل ہوتی ہے۔ اگرچہ دونوں کی صلاۃ میں فرق ہے اور ملائکہ کے ساتھ بھی۔

۳۔ یہ گناہوں کی مغفرت کا سبب ہے۔ جیسا کہ حضرت ابی رضی اللہ عنہ کی حدیث کے حوالے سے گزرا۔

۴۔ یہ تمام معاملات میں اللہ تعالیٰ کی ذمہ داری کا سبب بن جاتا ہے۔

۵۔ روز قیامت حضور ﷺ سے قرب کا ذریعہ ہے۔ جیسا کہ حدیث ابن مسعود میں ہے۔

۶۔ درود و سلام پڑھنے والے پر اللہ تعالیٰ اور اس کے ملائکہ کی طرف سے سلام آتا ہے۔

۷۔ اس کی وجہ سے جواباً حضور ﷺ کی طرف سے درود پڑھنے والے پر سلام نصیب ہوتا ہے۔

۸۔ یہ بندے سے بخل دور کرتا ہے۔ حدیث کی ایک اہم دعا جو درود نہ پڑھنے والے کے خلاف ہے اس سے بچ جاتا ہے۔ صفت جفا سے نکل جاتا ہے جبکہ آپ ﷺ کے ذکر کے وقت درود و سلام پڑھتا ہے۔

۹۔ یہ آپ ﷺ سے محبت' اس میں اضافہ کا سبب ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ اس بندے کے ساتھ حضور ﷺ کو بھی محبت ہو جاتی ہے۔

۱۰۔ یہ آپ ﷺ کے اسم گرامی کی تعظیم کا ذریعہ ہے۔ جب بھی نام آئے گا درود و سلام پڑھے گا۔

Marfat.com

۱۱ ۔ یہ آپ ﷺ کے حق کی ادائیگی بھی ہے۔ اگرچہ اقل درجہ پر ہی سہی اور شکر ہے اس نعمت کا جو آپ ﷺ کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے ہم پر فرمائی حالانکہ آپ ﷺ تو ان گنت ثنا کے مستحق ہیں' لیکن یہ اللہ تعالیٰ کا کرم ہے کہ وہ بندوں سے تھوڑے شکر پر راضی ہو جاتا ہے۔

۱۲ ۔ آپ ﷺ پر درود و سلام پڑھنے والا اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی محبت کو اپنے دیگر شوق اور محبتوں پر ترجیح دینے والا ہوتا ہے۔ جس نے اسے ترجیح دی جسے اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے پسند کیا ہے تو اس نے ماسوا پر اللہ تعالیٰ اور اس کی محبوب شے کو ترجیح دی۔ اسی طرح اس نے رسول اللہ ﷺ اور آپ ﷺ کی محبوب شے کو ماسوا پر ترجیح دی' اگر اس ایک فائدہ کے علاوہ درود و سلام کا کوئی اور فائدہ نہ بھی ہو تو یہی مؤمن کے شرف کے لئے کافی ہے۔ (اختصار من جلاءالا فہام)

درود و سلام عرض کرنے والا یہ بھی محسوس کرے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتوں کے بعد مجھے یہ شرف حاصل ہے' جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس بات پر مطلع فرمایا کہ ملا ئکہ حضور ﷺ پر صلاۃ و سلام پڑھتے ہیں تاکہ بندوں کو اس کی قدر و فضیلت کا علم ہو کیونکہ ملائکہ شریعت کے مکلف نہ ہونے کے باوجود صلاۃ و سلام کے ذریعے اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرتے ہیں تو مسلمان تو زیادہ حقدار ہے۔ کہ وہ اللہ تعالیٰ کے نبی اور حبیب ﷺ پر درود و سلام پڑھے' پھر ہم یہ بھی جانتے ہیں کہ درحقیقت بندے کی طرف سے صلاۃ' اللہ تعالیٰ سے عرض کرنا ہے۔ کہ وہ آپ ﷺ پر صلاۃ نازل فرمائے۔ بندے کے الفاظ ہیں اللھم صلی علی سیدنا محمد' اللھم صل علی رسول اللہ' حالانکہ اللہ تعالیٰ اور ملائکہ ہمیشہ آپ ﷺ پر صلاۃ و سلام بھیجتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے۔

اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ط (الاحزاب ۔ ۵۶)

بیشک اللہ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں اس غیب بتانے والے (نبی) پر۔

پہلا جملہ اسمیہ اور دوسرا (جز) فعلیہ ہے۔ اور یہ دونوں تجدد و استمرار کا تقاضا کرتے

Marfat.com

ہیں۔ اس کے بعد بندے کا عرض کرنا کہ اے اللہ' نبی پر صلاۃ نازل فرما تحصیل ماحصل ہی ہے تو اس سے واضح ہو رہا ہے کہ اللہ تعالیٰ صرف اس قدر چاہتا ہے کہ بندہ اس بارے میں عرض کرے اور اللہ تعالیٰ بندے کو اسی قدر اجر و ثواب سے نواز دے (الغرض اللہ تعالیٰ تو صلاۃ نازل فرما ہی رہا ہے بندہ صرف عرض کر کے ثواب لوٹ لیتا ہے) اور حکمت یہ ہے کہ مقام نبی ﷺ اتنا اعلیٰ اور ارفع ہے کہ بندہ اس کے بارے میں تصور بھی نہیں کر سکتا۔ لہٰذا وہ اللہ تعالیٰ سے عرض کرے کہ وہ آپ ﷺ پر صلاۃ نازل فرمائے تاکہ یہ احسان بھی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کا ہی ہو نہ کہ بندے کا۔

۷ ۔ اہل بیت اور صحابہ سے محبت و تعظیم

حضور ﷺ کی محبت و توقیر کی ایک صورت' آپ ﷺ کے اہل بیت' رشتہ داروں سے محبت اور ان کی توقیر ہے' اس کے بارے میں متعدد نصوص ہیں۔

۱ ۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰهُ لِیُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَیْتِ وَیُطَهِّرَكُمْ تَطْهِیْرًا

(الاحزاب ۔ ۳۳)

اللہ تو یہی چاہتا ہے۔ اے نبی کے گھر والو کہ تم سے ناپاکی دور فرما دے اور تمہیں پاک صاف کر کے خوب ستھرا کر دے۔

۲- دوسرے مقام پر فرمایا۔

قُلْ لَّآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَیْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِی الْقُرْبٰی

(الشوریٰ ۔ ۲۳)

تم فرماؤ میں اس پر تم سے کچھ اجرت نہیں مانگتا مگر قرابت کی محبت۔

۳ ۔ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

ارقبوا محمدا ﷺ فی اهل بیته

(البخاری' فضائل الصحابہ)

حضور ﷺ کی اہل بیت سے محبت کیا کرو۔

Marfat.com

حافظ ابن حجر فرماتے ہیں مراقبہ شے سے اس کی محافظت مراد ہوتی ہے یعنی اہل بیت نبوی کو تکلیف نہ پہنچاؤ اور ان کے ساتھ برائی نہ کرو۔

۴ ۔ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کا خود اپنا عمل یہ ہے فرمایا۔

والذی نفسی بیده لقرابة رسول الله ﷺ احب الی ان اصل من قرابتی (البخاری، فضائل الصحابہ)

قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے حضور ﷺ کے رشتہ دار مجھے اپنے رشتہ داروں سے زیادہ محبوب ہیں۔

۵ ۔ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا حمد و صلوۃ کے بعد لوگو میں انسان ہوں کسی وقت بھی اللہ تعالیٰ کا پیغام (واپسی) آ سکتا ہے اور میں اسے قبول کروں گا میں تمہارے درمیان دو چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں ان میں سے پہلی کتاب اللہ ہے اس میں ہدایت و نور ہے۔ کتاب اللہ کو مضبوطی سے پکڑ لو اور اس سے چمٹے رہو۔ یہ کتاب اللہ کے بارے میں آپ ﷺ نے متوجہ فرمایا پھر فرمایا اور میری اہل بیت، میں تمہیں اپنی اہل بیت کے بارے میں خدا کا خوف دلاتا ہوں۔ یہ جملہ آپ ﷺ نے تین دفعہ فرمایا۔ (المسلم، فضائل الصحابہ)

۶ ۔ اسی لئے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کو وظیفہ میں اپنے بیٹے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ پر ترجیح دی کیونکہ حضرت اسامہ حضور ﷺ کے محبوب کے محبوب صاحبزادے تھے۔

۷ ۔ اس میں سے ازواج مطہرات کی محبت بھی ہے کیونکہ وہ آپ ﷺ کی بیویاں ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا مبارک فرمان ہے۔

اَلنَّبِیُّ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ وَاَزْوَاجُهٗۤ اُمَّهٰتُهُمْ (الاحزاب ۔ ۶)

یہ نبی (ﷺ) مسلمانوں کا ان کی جان سے زیادہ مالک ہے اور اس کی بیویاں ان کی مائیں ہیں۔

۸ ۔ یہی وجہ ہے کہ جب صبح کی نماز کے بعد حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کو بتایا گیا

Marfat.com

کہ حضور ﷺ کی فلاں اہلیہ محترمہ کا وصال ہو گیا تو انہوں نے سجدہ کیا' عرض کیا گیا اتسجد هذه الساعة؟ اس وقت سجدہ کی کیا حکمت ہے؟

فرمایا کیا تم نے حضور ﷺ کا یہ فرمان نہیں سنا۔

اذا رائتم آیة فاسجدوا فای آیة اعظم من ذهاب ازواج النبی ﷺ

جب تم کسی نشانی کو دیکھو تو سجدہ کرو اور حضور ﷺ کی اہلیہ کے وصال سے بڑھ کر کیا نشانی ہو سکتی ہے؟

(ابوداؤد' باب السجود عند الایات)

اسے ابوداؤد' ترمذی اور بغوی نے نقل کیا اور اسے حسن کہا امام بغوی نے اس اہلیہ محترمہ کا اسم گرامی حضرت صفیہ بنت حی رضی اللہ عنہا ذکر کیا ہے۔

۹ - اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے۔

يٰنِسَآءَ النَّبِيِّ لَسْتُنَّ كَاَحَدٍ مِّنَ النِّسَآءِ اِنِ اتَّقَيْتُنَّ ..... اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا

اے نبی کی بی بیو تم اور عورتوں کی طرح نہیں ہو اگر اللہ سے ڈرو' اللہ تو یہی چاہتا ہے اے نبی کے گھر والو کہ تم سے ہر ناپاکی کو دور فرما دے اور تمہیں پاک کر کے خوب ستھرا کر دے۔

(الاحزاب - ۳۲ - ۳۳)

تو آپ ﷺ کی ازواج مطہرات اہل بیت ہیں جیسا کہ حدیث زید بن ارقم میں ہے۔

۱۰ - پہلے حضرت ام ایمن رضی اللہ عنہا کے بارے میں بھی گزر چکا کہ سیدنا ابوبکر اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہما دونوں ان کی ملاقات کے لئے گئے تھے اور ان کی گفتگو سن کر رو دیئے۔

آپ ﷺ کی محبت و توقیر کا ہی ایک شعبہ آپ ﷺ کے صحابہ سے محبت اور ان کی تعظیم ہے خواہ وہ مہاجر ہوں یا انصار' ان کے لئے استغفار کی جائے ان پر طعن نہ کیا جائے اور نہ ان سے حسد و بغض رکھا جائے۔

اللہ تعالیٰ کا مبارک فرمان ہے۔

Marfat.com

لِلْفُقَرَآءِ الْمُهٰجِرِيْنَ الَّذِيْنَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَاَمْوَالِهِمْ يَبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا وَّيَنْصُرُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ؕ اُولٰٓئِكَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَ ۝۸ وَالَّذِيْنَ تَبَوَّؤُ الدَّارَ وَالْاِيْمَانَ مِنْ قَبْلِهِمْ يُحِبُّوْنَ مَنْ هَاجَرَ اِلَيْهِمْ وَلَا يَجِدُوْنَ فِيْ صُدُوْرِهِمْ حَاجَةً مِّمَّآ اُوْتُوْا وَيُؤْثِرُوْنَ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ ۬ وَمَنْ يُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝۹ وَالَّذِيْنَ جَآءُوْ مِنْۢ بَعْدِهِمْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِيْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَآ اِنَّكَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ

ان فقیر ہجرت کرنے والوں کے لئے جو اپنے گھروں اور مالوں سے نکالے گئے اللہ کا فضل اور اس کی رضا چاہتے اور اللہ و رسول کی مدد کرتے وہی سچے ہیں اور جنہوں نے پہلے سے اس شہر اور ایمان میں گھر بنا لیا دوست رکھتے ہیں انہیں جو ان کی طرف ہجرت کر کے گئے اور اپنے دلوں میں کوئی حاجت نہیں پاتے اس چیز کی جو دیئے گئے اور اپنی جانوں پر ان کو ترجیح دیتے ہیں اگرچہ انہیں شدید محتاجی ہو اور جو اپنے نفس کے لالچ سے بچایا گیا تو وہی کامیاب ہیں۔ اور وہ جو ان کے بعد آئے عرض کرتے ہیں اے ہمارے رب ہمیں بخش دے اور ہمارے بھائیوں کو جو ہم سے پہلے ایمان لائے اور ہمارے دل میں ایمان والوں کی طرف سے کینہ نہ رکھ اے ہمارے رب بیشک تو ہی نہایت مہربان رحم والا ہے۔

(الحشر۔ ۸ ۔ ۱۰)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

لا تسبوا اصحابی فلو ان احدکم انفق مثل احد ذھبا ما بلغ مد احدھم ولا

میرے صحابہ پر طعن نہ کرو' اگر تم میں سے کوئی احد پہاڑ کے برابر

Marfat.com

نصیفه

سونا خرچ کرے تو وہ صحابہ سے ایک مد کیا اس کے نصف کو بھی نہیں پہنچے۔ (البخاری' فضائل الصحابہ)

یہ خطاب متاخر صحابہ کے لئے ہے مثلاً حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ جیسے صحابہ کے لئے کہ متقدم صحابہ مثلاً حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ جیسے صحابہ کو گالی نہ دو تو جو شرف صحبت پا ہی نہیں سکے یا ان کا عہد اصحاب رضوان اللہ عنھم سے بہت دور ہے ان کا حال کیا ہو گا؟

ابتداء خلق سے لے کر قیام قیامت تک اس زمین پر سب سے بہتر دور والے صحابہ ہی تھے اور وہی ہمارے عادل شہداء ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اکثر آئمہ نے اس شخص کو زندیق و کافر قرار دیا جو ان پر طعن کرے یا ان سے حسد رکھے' جب ان کے ساتھ بغض و عداوت حرام ہے تو اس کا مقابل ان کی محبت وتوقیر لازم ہو گی۔

اللہ تعالیٰ کا مقدس فرمان ہے۔

وَالسّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهٰجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ وَالَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ وَاَعَدَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ تَحْتَهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ

(التوبہ - ۱۰۰)

اور سب میں اگلے پہلے مہاجر اور انصار اور جو بھلائی کے ساتھ ان کے پیرو ہوئے اللہ ان سے راضی اور وہ اللہ سے راضی اور ان کے لئے تیار کر رکھے ہیں باغ جن کے نیچے نہریں بہیں ہمیشہ ہمیشہ ان میں رہیں یہی بڑی کامیابی ہے۔

تو جو اللہ تعالیٰ کی رضا' جنت اور اس میں ہمیشہ رہنا اور عظیم کامیابی چاہتا ہے وہ ان کی احسان کے ساتھ اتباع کرے اور اتباع میں محبت' توقیر اور احترام بھی شامل ہے۔ ہماری گفتگو کا مقصد ان کے لئے عصمت ثابت کرنا نہیں کیونکہ یہ محال ہے وہ انسان ہیں ان سے غلطی بلکہ نافرمانی بھی ہو سکتی ہے' ایسے معاملہ میں ان کی طاعت نہ کی جائے لیکن مقام صحابیت اور محبت ان کے لئے ثابت رہے گی۔ فضیلت صحابہ پر ہم زیادہ گفتگو

Marfat.com

اس لئے نہیں کر رہے کہ ہم نے "فضائل المدینة "کے مقدمہ میں انصار کے فضائل پر گفتگو کر دی ہے جیسا کہ مہاجرین کے فضائل پر گفتگو "فضائل مکة المکرمة" میں کر دی ہے اس کے لئے ایک کتاب "فضائل الصحابة الکرام" بھی لکھی ہے۔ جس میں صحابہ کے فضائل کتاب و سنت سے جمع کئے ہیں۔

۸ ۔ آپ ﷺ کے حرم' مسجد اور شہر کی تعظیم

محب پر لازم ہے کہ اس حرم نبوی ﷺ کی تعظیم کرے جسے اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب ﷺ کی زبان سے حرم قرار دیا اور آپ ﷺ کی خاطر قرار دیا' اس میں شکار نہ کیا جائے' درخت نہ کاٹا جائے' گھاس نہ اکھاڑا جائے' ہتھیار نہ اٹھائے جائیں' اس میں قتال نہ کیا جائے اس میں کوئی بدعت ایجاد نہ کی جائے' کسی مخالف اسلام کو پناہ نہ دی جائے' اس میں نیک زندگی بسر کی جائے' اس میں موت چاہی جائے' اس کی تکالیف پر صبر کیا جائے' اس پر غیر کو ترجیح نہ دی جائے' اس سے کسی زمین کو بہتر سمجھ کر نہ جایا جائے' اس کے رہنے والے کو تنگ نہ کیا جائے' یہاں مثالی مؤمن بن کر رہنے کی کوشش کی جائے' ایثار کیا جائے' دوسرے سے تکلیف کو برداشت کیا جائے وغیرہ۔ آپ ﷺ کی مبارک مسجد کی تعظیم کی جائے' اس میں کثرت کے ساتھ باجماعت نماز ادا کی جائے' اس کی طرف آنے کی نیت خالص کی جائے' اس میں معلم یا متعلم بنے' اس میں آواز بلند نہ کرے' سفر سے واپسی پر پہلے یہاں آئے اسی طرح دیگر مساجد کا احترام کیا جائے مثلاً مسجد قبا۔ خلاصہ یہ ہے جنہیں یہاں رہنا نصیب ہے انہیں اپنی ذمہ داری محسوس کرنی چاہئے کہ انہیں اللہ تعالیٰ نے کتنی اعلیٰ جگہ عطا فرمائی ہے' نافرمان نہ بنو ورنہ مدینہ سے نکال دے گا' اپنی اولاد کو اس حرم کی تعظیم کی تعلیم دو' اس سے ہر ایک سے بڑھ کر محبت رکھو جب سفر سے واپس آؤ اسے دیکھو تو تیز چلو۔

۹ ۔ آپ ﷺ کی پسند و ناپسند کا خیال

آپ ﷺ سے محبت کرنے والے کی علامت یہ بھی ہے کہ جس سے آپ ﷺ نے محبت فرمائی اس سے محبت کرے مثلاً قرآن کریم' سنت نبوی' امت کی ہدایت اور اس کی

Marfat.com

خیر خواہی' اس کے مصالح کے لئے کوشش کرنا' اس کی محبت جو آپ ﷺ سے محبت رکھتا ہو' آپ ﷺ کے کھانے پینے اور لباس سے ——— محبت اور ان تمام سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ سے محبت کیونکہ ان دونوں محبتوں میں ہرگز انفصال نہیں جیسا کہ آگے آ رہا ہے اس طرح جسے آپ ﷺ نے ناپسند فرمایا اسے ناپسند سمجھا جائے۔ اگرچہ انسان کا وہ کتنا ہی عزیز رشتہ کیوں نہ ہو' صحابہ کرام کو یہی شان نصیب تھی۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

لَا تَجِدُ قَوْمًا يُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ يُوَآدُّوْنَ مَنْ حَآدَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَوْ كَانُوْٓا اٰبَآءَهُمْ اَوْ اَبْنَآءَهُمْ اَوْ اِخْوَانَهُمْ اَوْ عَشِيْرَتَهُمْ اُولٰٓئِكَ كَتَبَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الْاِيْمَانَ وَاَيَّدَهُمْ بِرُوْحٍ مِّنْهُ ط

(المجادلہ - ۲۲)

تم نہ پاؤ گے ان لوگوں کو جو یقین رکھتے ہیں اللہ اور پچھلے دن پر کہ دوستی کریں ان سے جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے مخالفت کی اگرچہ وہ ان کے باپ یا بیٹے یا بھائی یا کنبے ہوں' یہ ہیں جن کے دلوں میں اللہ نے ایمان نقش فرما دیا اور اپنی طرف کی روح سے ان کی مدد کی۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بارے میں فرمایا۔ جب انہیں علم ہو گیا کہ ان کا چچا خدا کا دشمن ہے۔

وَمَا كَانَ اسْتِغْفَارُ اِبْرٰهِيْمَ لِاَبِيْهِ اِلَّا عَنْ مَّوْعِدَةٍ وَّعَدَهَآ اِيَّاهُ فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهٗٓ اَنَّهٗ عَدُوٌّ لِّلّٰهِ تَبَرَّاَ مِنْهُ اِنَّ اِبْرٰهِيْمَ لَاَوَّاهٌ حَلِيْمٌ

(التوبہ - ۱۱۴)

اور ابراہیم کا اپنے باپ کی بخشش چاہنا وہ تو نہ تھا مگر ایک وعدے کے سبب جو اس سے کر چکا تھا پھر جب ابراہیم کو کھل گیا کہ وہ اللہ کا دشمن ہے۔ اس سے تنکا توڑ دیا (لاتعلق ہو گیا) بیشک ابراہیم بہت آہیں کرنے والا متحمل ہے۔

Marfat.com

بلکہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے لئے بہت اعلیٰ مثال بیان کر دی ہے کہ ملائکہ کو اس سے محبت کا حکم ہے جس سے اللہ محبت فرماتا ہے اور انہیں اس سے نفرت کا حکم ہے جس سے اللہ تعالیٰ نفرت فرماتا ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ جب کسی بندے سے محبت فرماتا ہے تو جبریل کو بلا کر فرماتا ہے۔ میں فلاں سے محبت رکھتا ہوں تو بھی اس سے محبت کر تو جبریل اس سے محبت کرتا ہے پھر آسمانوں پر منادی کروائی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ فلاں بندے سے پیار کرتا ہے تم بھی کرو تو تمام اہل آسمان اسے محبوب بنا لیتے ہیں۔ پھر زمین میں اسے قبولیت عطا فرما دی جاتی ہے' جب کسی بندے کو ناپسند فرماتا ہے۔ تو جبریل کو بلا کر حکم دیتا ہے میں فلاں کو ناپسند کرتا ہوں تو بھی اسے ناپسند رکھ تو جبریل اسے ناپسند کرتا ہے۔ پھر آسمانوں میں ندا دی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ فلاں کو ناپسند کرتا ہے تم تمام اسے ناپسند رکھو تو وہ تمام اسے ناپسند رکھتے ہیں پھر زمین میں اس کے خلاف ناپسندیدگی رکھ دی جاتی ہے۔ (البخاری' کتاب بدء الخلق) جب پہلا شخص محبوب ہوا تو جبریل اور تمام اہل سماء اس سے محبت کرنے لگے اور دوسرا ناپسند تھا تو اسے تمام نے ناپسند رکھا اور ہر ایک کے استحقاق کے مطابق زمین میں محبت یا بغض رکھ دیا گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے امام حسن رضی اللہ عنہ کے بارے میں فرمایا۔

اللھم انی احبہ فاحبہ واحبب من یحبہ	اے اللہ میں اس سے پیار کرتا
(البخاری' مناقب الحسن)	ہوں تو بھی اس سے پیار فرما اور ہر
	اس سے پیار فرما جو اس سے پیار
	کرے۔

حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے امام حسن اور میرے بارے میں فرمایا۔

اللھم انی احبھما فا حبھما	اے اللہ میں ان دونوں سے پیار
(البخاری' مناقب الحسن)	کرتا ہوں آپ بھی ان سے پیار
	فرمائیں۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے ہے کہ لوگوں نے اسامہ کے بارے میں طعن کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زید بن حارثہ اور ان کے بیٹے اسامہ رضی اللہ عنھم کے بارے میں فرمایا۔

Marfat.com

ایم اللہ ان کان لاحب الناس الی وایم اللّٰہ ان ھذا لھا لخلیق وایم اللہ ان کان لاحبھم الی من بعدہ فاوصیکم بہ فانہ من صالحیکم

(البخاری، کتاب الایمان والنذور)

خدا کی قسم مجھے یہ تمام سے محبوب ہے، خدا کی قسم یہ نہایت ہی خلیق ہے، اس کے بعد ان کے بیٹے سے مجھے محبت ہے، تمہیں اس کے بارے میں یہ وصیت کرتا ہوں کیونکہ تم میں صالحین میں سے ہے۔

حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا سے ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں فرمایا۔

من احبنی فلیحب اسامہ

(المسلم، کتاب النقن)

جو مجھ سے محبت رکھتا ہے وہ اسامہ سے بھی محبت رکھے

صحابہ و تابعین اور تبع تابعین آپ ﷺ کی پسند و ناپسند کا خیال رکھنے میں ایک دوسرے سے آگے بڑھ جانے کا جذبہ رکھتے تھے۔ خواہ وہ کھانا پینا ہو یا لباس۔

ا۔ کدو سے پیار

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے ہے۔ ایک درزی نے آپ ﷺ کی دعوت پکائی میں بھی آپ ﷺ کے ساتھ تھا، آپ ﷺ کی خدمت میں جو کی روٹی، شوربا جس میں کدو، اور گوشت تھا پیش کیا میں نے دیکھا آپ ﷺ نے پیالہ میں سے کدو چن چن کر تناول فرمائے۔

فلم ازل احب الدباء منذ یومئذ

(البخاری، باب الخیاط)

اس دن کے بعد میں ہمیشہ کدو پسند کرتا ہوں۔

مسلم کی روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔

فما صنع لی طعام بعد اقدر علی ان یصنع فیہ دباء الا صنع

(المسلم، کتاب الاشربہ)

اس کے بعد میرے لئے جو کھانا بھی تیار کیا گیا اس میں کدو شامل رہا بشرطیکہ وہاں کدو دستیاب ہو۔

Marfat.com

ترمذی میں سند ضعیف ہے لیکن سابق حدیث اس کی شاھد ہے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے اس سبزی کو مخاطب ہو کر فرمایا۔

یا لک من شجرة ما احبک الا یحب رسول اللہ ﷺ ایاک	اے سبزی میں تجھ سے محبت کیوں نہ کروں جبکہ رسول اللہ ﷺ نے تجھ سے پیار کیا ہے۔

بخاری و مسلم کی روایت ہی کافی تھی مگر اس میں دلالت واضح ہو گئی ہے۔

تو حضرت انس رضی اللہ عنہ کو کدو سب سے زیادہ محبوب ہو گیا کیونکہ اسے اللہ کے محبوب ﷺ نے پسند فرمایا تھا تو حضرت انس رضی اللہ عنہ کی کوشش ہوتی کہ ہر سالن میں کدو موجود ہو۔

۲۔ گریباں کھلا رکھنا

صحابی نے حضور ﷺ کو کوئی عمل کرتے ہوئے دیکھ لیا تو اگرچہ آپ ﷺ نے واضح طور پر حکم نہیں دیا مگر اس سے محبت کرتے حضرت معاویہ بن قرۃ رضی اللہ عنہ اپنے والد گرامی سے بیان کرتے ہیں میں مزینہ قبیلہ کے ساتھ آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔

فبایعناہ وان قمیصہ لمطلق الازار	جس وقت ہم نے آپ ﷺ کی بیعت کی اس وقت آپ ﷺ کا مبارک گریباں کھلا تھا۔

میں نے بیعت کا شرف حاصل کیا۔

ثم ادخلت یدی فی جیب قمیصہ فمست الخاتم	اور آپ ﷺ کے قمیص سے اندر ہاتھ داخل کر کے مہر نبوت مس کیا۔

راوی حدیث عروہ بن عبداللہ کا بیان ہے۔

فما رأیت معاویة ولا ابنہ قط الا مطلقی ازرارھما فی شتاء ولاحر ولا یزران ازرارھما ابدا	میں نے معاویہ اور ان کے بیٹے کو سردیوں و گرمیوں میں کھلے گلے دیکھا انہوں نے گلے پر کبھی بٹن استعمال نہیں کئے۔

(مسند احمد، ۳ = ۲۳۴)

Marfat.com

اسے امام احمد' ابوداؤد' ابن ماجہ' طیالسی' ابن ابی شیبہ' ابن جعد' ابن حبان اور دیگر محدثین نے سند صحیح کے ساتھ روایت کیا۔

عبید بن جریج نے جب حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے دو ارکان کعبہ کو ہاتھ لگانے' سبتی جوتا پہننے' زرد رنگ کا جوتا پہننے اور یوم ترویہ میں تلبیہ کہنے کی وجہ پوچھی تو انہوں نے فرمایا ارکان کو اس لئے مس کرتا ہوں۔

لم ار رسول اللہ ﷺ یمس الا الیمانین — میں نے آپ ﷺ کو ان دو ارکان کے علاوہ کسی کو مس کرتے ہوئے نہیں دیکھا۔

سبتی جوتا اس لئے پہنتا ہوں۔

فانی رأیت رسول اللہ ﷺ یلبس النعل التی لیس فیھا شعر ویتوضأ فیھا فانا احب ان البسھا — میں نے آپ ﷺ کو ایسے نعل پہنے ہوئے دیکھا جن پر بال نہ تھے اور انہی میں آپ ﷺ نے وضو فرمایا اس لئے میں بھی ایسے جوتے پہننا پسند کرتا ہوں۔

زرد رنگ کی وجہ بھی یہ ہے۔

فانی رأیت رسول اللہ یصبغ بھا فانا احب ان اصبغ بھا — میں نے رسول اللہ ﷺ کو زرد رنگ کے جوتے پہنے ہوئے دیکھا۔

(البخاری' کتاب الوضو)

حضرت کریمہ بنت ھمام کا بیان ہے ایک خاتون نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مہندی لگانے کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا اس میں کوئی حرج نہیں۔

ولکنی اکرھہ کان حبیبی رسول اللہ ﷺ یکرہ ریحہ — لیکن میں اسے پسند نہیں کرتی کیونکہ میرے حبیب رسول اللہ ﷺ کو اس کی بو پسند نہ تھی۔

(مسند احمد' ۶ = ۲۰۱)

اسے امام احمد' ابوداؤد' نسائی اور بیہقی نے روایت کیا' امام ابوداؤد اور امام منذری نے

Marfat.com

اس پر سکوت فرمایا ہے۔ یعنی خضاب مہندی کے ساتھ جائز ہے چونکہ رسول اللہ ﷺ کو اس کی بو پسند نہ تھی اس لئے سیدہ نے اسے ناپسند رکھا' محب کی شان یہی ہوتی ہے کہ محبوب کی پسند کو پسند اور اس کی ناپسند کو ناپسند رکھتا ہے۔

امام حلیمی فرماتے ہیں تعظیم نبی ﷺ میں یہ بھی شامل ہے' آپ ﷺ سے مروی مبارک قول کے مقابل آپ ﷺ کے کسی مبارک فعل یا حال کے مقابل کوئی شے نہ لائی جائے' لوگوں کے درمیان جو چیزیں گھٹیا محسوس کی جائیں ان کا اطلاق آپ ﷺ پر ہرگز نہ کیا جائے مثلاً یہ نہ کہا جائے آپ ﷺ فقیر (محتاج) تھے۔ جب آپ ﷺ کی بھوک کی شدت کا تذکرہ کیا جائے تو مسکین نہ کہا جائے۔ جیسے کہ کسی دوسرے پر رحم کھاتے ہوئے کہا جاتا ہے۔

جب یہ کہا جائے' حضور ﷺ اس چیز کو پسند فرماتے تھے تو اس کے مقابل یہ نہ کہا جائے میں تو اسے پسند نہیں کرتا' اسی طرح جب یہ بیان کیا جائے آپ ﷺ نے فرمایا میں تکیہ لگا کر نہیں کھاتا تو کوئی یہ کہے میں تو تکیہ لگا کر کھاتا ہوں اور پھر تکیہ لگا کر کھائے۔ کیونکہ ایسی چیزیں انسان پر کفر کا گیٹ کھولنے کا سبب بن جاتیں ہیں' محب وہی کرے جو محبوب نے کیا حسب طاقت ہر حال میں اس کی اقتدا کرے اس کی ناپسند اور منع کردہ چیز سے بچے ورنہ محب صادق قرار نہیں پائے گا۔

۱۰۔ آپ ﷺ کے دیدار کا شوق

حضور ﷺ سے محبت رکھنے والے کا ایک وصف یہ بھی ہونا ضروری ہے کہ وہ ہمیشہ آپ ﷺ کی زیارت کے لئے تڑپتا رہے' اگر محب اور دیدار نبی ﷺ کے درمیان کوئی رکاوٹ ہو تو اسے دور کرنے کے لئے پوری جدوجہد کرے' اس کی ملکیت میں جو کچھ اہل و مال ہے اسے آپ ﷺ کی زیارت کے لئے خرچ کر دے خواہ ایک دفعہ ہی ہو' تو اگر یہ چاہتا ہو کہ مجھے ہمیشہ یہ شرف نصیب رہے۔ اسے کتنی محنت درکار ہو گی؟ ہمیں حضور ﷺ نے اپنے محبت کرنے والوں کے بارے میں یہی بتایا کہ وہ میرے ایک دیدار کے لئے اپنا اہل اور مال سب کچھ خرچ کر دیں گے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے رسول ﷺ نے فرمایا میرے ساتھ شدید محبت کرنے والے بعد میں آئیں گے۔

Marfat.com

یود احدھم لورأنی باھلہ ومالہ (المسلم' کتاب الجنہ)

وہ چاہیں گے تمام مال و اہل خرچ کر کے میرا دیدار کر لیں۔

انہوں نے بعد میں آنے کی وجہ سے آپ ﷺ کے دیدار کا شرف نہیں پایا ہو گا۔ اس لئے آپ ﷺ نے "من اشد امتی لی حبا" فرمایا ہے۔ تو جب پچھلے محبین کے لئے محض چہرہ اقدس پر ایک نظر تمام اہل' مال اور لوگوں سے محبوب ہے تو اس کا عالم کیا ہو گا جو ایک سے زیادہ دفعہ دیدار' گفتگو اور مجلس چاہتا ہو گا؟

جن لوگوں کو آپ ﷺ کا دیدار نصیب ہوا' آپ ﷺ کے ساتھ زندگی گزاری وہ آپ ﷺ کے دیدار کے دوسروں سے زیادہ شوق رکھنے والے ہیں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قسم ہے مجھے اس ذات اقدس کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے۔

لیأتین علی احدکم یوم ولا یرانی ثم لان یرانی احب الیہ من اھلہ ومالہ معھم (المسلم' کتاب الفضائل)

تم پر ایک دن آئے گا جب میری زیارت نہ ہو گی تو پھر اہل و مال خرچ کر کے زیارت کی آرزو کرو گے۔

آپ ﷺ کا یہ ارشاد گرامی صحابہ کرام کی نسبت سے ہے۔ کہ ان پر ایک دن آئے گا جب انہیں حضور ﷺ کا دیدار نہیں ہو گا اس لئے آپ ﷺ کا رفیق اعلیٰ کی طرف وصال ہو جائے گا۔ تو ان کے لئے ایک دفعہ آپ ﷺ کی زیارت ان کے اہل اور مال سے زیادہ محبوب ہو گی یعنی وہ تمنا کریں گے کہ سارا مال و اولاد خرچ کر کے زیارت ہو جائے خواہ ایک ہی دفعہ ہو۔ اس ارشاد مبارک میں اس دور میں موجود افراد کو زیارت' محبت اور آپ ﷺ سے ملاقات پر توجہ بھی دلائی گئی ہے کہ اس میں ہرگز کوتاہی نہ برتیں۔

رہا آپ ﷺ کا پہلا مبارک فرمان وہ ان لوگوں کے لئے ہے جو آپ ﷺ کی ظاہری حیات میں نہ تھے' بعد میں پیدا ہوئے یا آپ ﷺ کے بعد اسلام لائے تو یہی لوگ یہ تمنا کریں گے کہ کاش اہل و مال خرچ کر کے مجھے آپ ﷺ کی زیارت کا شرف

Marfat.com

نصیب ہو جائے' سچے محب کا یہی حال و صفت ہے کہ وہ ہمیشہ اپنے محبوب کے دیدار کی تمنا رکھتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ صحابیات اپنی اولاد کو اس پر شدید ناراض ہوتیں اگر وہ رسول اللہ ﷺ کی زیارت کرنے میں تاخیر کرتی' حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے ہے

میری والدہ نے مجھ سے پوچھا

متی عھدک

حضور ﷺ کی زیارت کب کی؟

میں نے عرض کیا اتنے دنوں سے میں نہیں گیا۔

فنالت منی وسبتنی

مجھ سے ناراض ہوئیں اور سخت کہا۔

میں نے عرض کیا۔

دعینی اتی رسول الله ﷺ فاصلی معه المغرب واسأله ان یسغفر لی ولک

(مسند احمد' ۱ = ۳۹۱)

مجھے اجازت دو میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں جا کر مغرب کی نماز پڑھوں اور آپ ﷺ سے اپنے اور تمہارے لئے دعا مغفرت کرواؤں۔

اسے امام احمد' ترمذی نے حسن کہا اور نسائی نے السنن الکبریٰ میں نقل کیا ہے۔

صحابہ کرام کا شوق دیدار اور دوری پر عدم صبر طویل' شائع اور معروف ہے۔ ہم ان کی ایک حالت کا تذکرہ اس فصل کے آخر میں کریں گے اور یہ کیسے نہ ہو وہ تو سفر سے واپسی پر پہلے آپ ﷺ کی خدمت میں آتے' سلام عرض کرتے اور اپنے گھر' اہل اور اولاد میں جانے سے پہلے آپ ﷺ کے مبارک دیدار کا شرف پاتے جیسا کہ پیچھے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث کے حوالے سے گزرا ہے۔

۱۱۔ آپ ﷺ کی ظاہری حیات میں جنم کی خواہش' عدم ملاقات اور عدم صحبت پر افسوس و حسرت کا اظہار

محب چاہتا ہے مجھے ہمیشہ محبوب کی مجلس نصیب رہے۔ اس سے زیادہ دوری اور بعد نہ ہو' شانِ صحابہ خصوصاً کبار کا یہی حال تھا بہت کم ہی ہوا کہ کوئی مجلس یا دن ایسا

Marfat.com

ہو جس میں انہوں نے اپنے آقا اور محبوب رسول اللہ ﷺ کی زیارت کا شرف نہ پایا ہو اس لئے ہم دیکھتے ہیں کہ محب' محبوب سے مجلس کے فوت ہونے' اس سے غائب اور دور ہونے یا اس کی مجلس و مشاھدہ کے لئے حضوری پر عدم قدرت پر تاسف اور افسوس کرتا ہے۔ یہ محب رسول ﷺ پر لازم ہے کہ وہ آپ ﷺ کی ظاہری حیات میں ہونے کی تمنا کرے اور یہ کہے کاش آپ ﷺ کے ہاتھ پر اسلام لاتا' کاش آپ ﷺ کی ظاہری حیات میں پیدا ہوتا' آپ ﷺ کی مجلس میں زانو تلمذ طے کرتا' آپ ﷺ سے پڑھتا' زیارت کرتا' چہرہ اقدس کو تک کر سعادت مند بنتا' آپ ﷺ کی باتیں سنتا' آپ ﷺ سے رہنمائی لیتا' آپ ﷺ کے دین کی مدد کرتا اس کی تبلیغ کرتا' آپ ﷺ کا دفاع کرتا' آپ ﷺ کے ساتھ جہاد میں شرکت کرتا جان و مال آپ ﷺ پر فدا کر دیتا اور آپ ﷺ کے سامنے شہید ہو جاتا جیسا کہ محب رسول ﷺ' ان چیزوں پر حسرت و افسوس کا اظہار کرے۔ افسوس' میں آپ ﷺ کی مجلس سے محروم رہا' افسوس میں آپ ﷺ کی زیارت نہ کر سکا' میں آپ ﷺ کو نہ پا سکا' میں آپ ﷺ سے بلا واسطہ استغفار نہ کروا سکا۔ محب رسول ﷺ پر یہ لازم ہے کہ آپ ﷺ کے نہ پانے کو معمولی نہ سمجھے' آپ ﷺ سے عدم ملاقات کو سب سے بڑی مصیبت تصور کرے کہ اس کے برابر کوئی مصیبت نہیں۔ چہ جائیکہ کہ اس سے بڑھ کر ہو' ایسا کیوں نہ ہو؟ نبوت منقطع ہو گئی' وحی کا سلسلہ رک گیا' امان زائل ہو گئی' تو آپ ﷺ کا وصال ہر مسلمان کے لئے عموماً اور محب کے نزدیک خصوصاً سب سے بڑی پریشانی ہے اسی لئے حضور ﷺ نے فرمایا جب تم پر کوئی مصیبت آئے۔

فلیذکر مصیبة بی فانها من اعظم المصائب

تو وہ میری مصیبت کو یاد کرے کیونکہ یہ تمام مصائب سے بڑی ہے۔

یہ حدیث متعدد صحابہ سے مروی ہے۔ اسے ابن ماجہ' بیہقی' طبرانی اور ابن عبدالبر نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا۔

۱۲۔ محبوب ﷺ کی تعلیمات کو قبول کرنا

سچا محب اپنے محبوب کی تعلیمات سے محبت کرتا ہے بلکہ ہر اس شے سے محبت کرتا

Marfat.com

ہے جس کا کسی طرح محبوب سے تعلق ہو۔ اگرچہ وہ جماد یا حیوان ہی کیوں نہ ہوں' پھر اس کا کیا مقام ہو گا؟ جو محبوب کی فکر ہو بلکہ اس وقت اس کا کیا مقام ہو گا جب اس محبوب کا مقصد بھی ہو۔ پھر اس وقت کیا حال ہو گا جب وہ تعلیمات سراپا دین ہوں؟ کیونکہ اس کے نزدیک تو اس کا سب کچھ محبوب ہے وہ اس سے تمسک کرے گا' اس کو مضبوطی سے پکڑے گا اور اس میں کوئی کوتاہی نہیں برتے گا پھر ان تعلیمات کا کیا مقام ہے؟ جبکہ خود اللہ تعالیٰ نے انہیں بجا لانے کا حکم دیا ہے اور اپنے محبوب مومن کے لئے انہیں پسند فرمایا ہے۔ اے اہل اسلام جو کچھ حضور ﷺ ہماری طرف لے کر تشریف لائے ہیں اسے اللہ تعالیٰ نے مکمل فرما کر ہمارے لئے پسند فرمایا ہے۔

باری تعالیٰ کا فرمان ہے۔

اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا

آج میں نے تمہارے لئے تمہارا دین کامل کر دیا اور اپنی نعمت پوری کر دی اور تمہارے لئے اسلام کو پسند کیا۔

(المائدۃ - ۳)

پس مومن اپنی ذات کے لئے وہی پسند کرے گا جو اس کے لئے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ نے پسند کیا ہے۔ اس وقت تو اور ہی معاملہ بن جاتا ہے جب اسے خود اللہ تعالیٰ نے اپنے لئے پسند فرمایا اپنا محبوب بنایا اور اسے اپنا دین قرار دے دیا جیسا کہ باری تعالیٰ کا مقدس فرمان ہے۔

اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ الْاِسْلَامُ

بیشک اللہ کے یہاں اسلام ہی دین ہے۔

(آل عمران - ۱۹)

اور یہ بھی واضح فرما دیا جو اس کے علاوہ دین اختیار کرے گا وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں مردود اور غیر مقبول ہو گا۔

وَمَنْ یَّبْتَغِ غَیْرَ الْاِسْلَامِ دِیْنًا فَلَنْ یُّقْبَلَ مِنْہُ ج وَھُوَ فِی الْاٰخِرَۃِ مِنَ الْخٰسِرِیْنَ

اور جو اسلام کے سوا کوئی دین چاہے گا وہ ہرگز اس سے قبول نہ کیا جائے گا اور وہ آخرت میں زیاں کاروں سے ہے۔

(آل عمران - ۸۵)

Marfat.com

تو مؤمن محب اپنے محبوب کی لائی ہوئی تمام تعلیمات کو کامل طور پر تسلیم کرے گا اور محبوب بنا لے گا اور وہ ایسا کیوں نہ کرے گا جبکہ اس بات کا حکم اللہ تعالیٰ نے دیا ہے۔

فَلَا وَرَبِّکَ لَا یُؤْمِنُوْنَ حَتّٰی یُحَکِّمُوْکَ فِیْمَا شَجَرَ بَیْنَھُمْ ثُمَّ لَا یَجِدُوْا فِیْٓ اَنْفُسِھِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَیْتَ وَیُسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا (النساء - ٦٥)

تو اے محبوب ﷺ تمہارے رب کی قسم وہ مسلمان نہ ہوں گے جب تک اپنے آپس کے جھگڑے میں تمہیں حاکم نہ بنائیں پھر جو کچھ تم حکم فرما دو اپنے دلوں میں اس سے رکاوٹ نہ پائیں اور جی سے جان لیں۔

تو ایمان حقیقی اسی کو حاصل ہو گا جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کے فیصلوں کو اپنے نفس پر قول' فعل' اخذ' ترک' حب' بغض' رضا' ناراضگی میں ہر طرح نافذ کرے کیونکہ حقیقت ایمان دو امور کے ثبوت کے بغیر متحقق ہو ہی نہیں سکتی' اللہ تعالیٰ کے حکم کی بجا آوری اور اس کے قہر کی صورت میں رضا و تسلیم' یہی وجہ ہے جس میں اس چیز کا تحقق ہو جائے وہ ایمان کی حلاوت پا لیتا ہے جیسا کہ حدیث حضرت عباس رضی اللہ عنہ میں ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

ذاق طعم الایمان من رضی باللہ ربا وبالاسلام دینا وبمحمد ﷺ رسولا (المسلم' کتاب الایمان)

اس نے ایمان کا ذائقہ چکھا جو اللہ تعالیٰ کے رب' اسلام کے دین اور محمد ﷺ کے رسول ہونے پر مطمئن ہو گیا۔

تو جو شخص محبوب کی تعلیمات کو دل و جاں سے قبول کرے گا وہ ان کی طرف دوسروں کو دعوت بھی دے گا' اس کی اشاعت و تبلیغ کا بندوبست بھی کرے گا جیسا کہ خود انہیں سمجھنے اور ان پر عمل کرنے کی جدوجہد کرے گا۔

۱۳۔ اللہ عزوجل کی محبت

محبت رسول ﷺ کے آثار اور نتائج میں سے اعلیٰ ثمر اللہ عزوجل کی محبت ہے کیونکہ

Marfat.com

اللہ تعالیٰ ہی کی وہ ذات مقدسہ ہے جس نے حضور ﷺ کی صورت میں ہم پر احسان فرمایا' آپ ﷺ کو ہمارا رسول بنایا' آپ ﷺ کو سراپا رحمت بنایا' سراج منیر اور طریق مستقیم کا رہنما' تاریکیوں سے نکال کر نور کی طرف لانے والا بنایا' آپ ﷺ کے ذریعے ایسے طریق مستقیم کی رہنمائی کی جس سے اللہ تعالیٰ کی معرفت نصیب ہوتی ہے۔ آپ ﷺ کو آسان شریعت اور دین قویم عطا فرمایا' ہمارے لئے آپ ﷺ کو رؤف و رحیم' شافع' شاھد' شہید' حوض' پل صراط پر ہمارے لئے انتظار اور انتظام کرنے والے' جنت نعیم تک پہنچانے والے اور آپ ﷺ کے وسیلہ اور برکت سے ہمیں تمام مخلوق پر فضیلت عطا فرمائی' تو جو شخص اللہ کے رسول ﷺ سے محبت کرے گا یقیناً اسے محبت الٰہی بھی نصیب ہو گی کیونکہ آپ ﷺ کو بھیجنے والا اللہ عزوجل ہی ہے۔ جیسا کہ جو بھی شخص اللہ تعالیٰ سے محبت کرے گا اسے اس کے رسول ﷺ سے بھی محبت نصیب ہو گی کیونکہ آپ ﷺ اس کے رسول' اس کی طرف رہنمائی کرنے والے اور اس کے بارے میں خبر دینے والے ہیں' ان دونوں محبتوں میں ہرگز انفصال اور جدائی نہیں کیونکہ اللہ کی محبت ہی اصل ہے' اور اس کے رسول ﷺ کی محبت تو وہ اللہ تعالیٰ کی خاطر ہی ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ کی اتباع اپنی محبت کا سبب قرار دیا ہے۔

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ (آل عمران ۔ ۳۱)

اے محبوب تم فرما دو کہ لوگو اگر تم اللہ کو دوست رکھتے ہو تو میرے فرمانبردار ہو جاؤ اللہ تمہیں دوست رکھے گا۔

تو اللہ تعالیٰ کی محبت صرف اس کے رسول ﷺ کی اتباع ہی سے نصیب ہو گی اور اتباع نام ہی محبت و طاعت کا ہے' رسول ﷺ کی اتباع کرنے والے کے لئے اللہ تعالیٰ نے محبت کو ثابت رکھا ہے۔ حضور ﷺ کا فرمان

ان یکون اللہ ورسولہ احب الیہ مما سواھما — اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ اسے ہر شے سے بڑھ کر محبوب ہوں۔

تو یہ محبت واحد ہے دو محبتیں نہیں' جو بھی ان میں سے کسی کو چھوڑے وہ محب ہو ہی نہیں سکتا' وہ اپنے دعویٰ میں سچا نہیں بلکہ ناقص الایمان ہے۔

Marfat.com

Marfat.com

ثمرات محبت

Marfat.com

Marfat.com

محب نبی ﷺ جو ثمرات حاصل کرتا ہے۔ وہ تو کثیر ہیں ہم دس کا تذکرہ کئے دیتے ہیں۔ تاکہ محب اپنے آپ کا جائزہ لے سکے' اگر وہ ثمرات اس میں ہیں تو وہ سچا محب ہے اور اگر نہیں پائے جاتے تو اپنی ذات پر نظرثانی کرے تاکہ موجود نقص و کمی کا ازالہ کیا جا سکے' اللہ تعالیٰ سے دعا ہے وہ ہم سب کو یہ محبت عطا فرمائے عملاً بھی اور حقیقتہ" بھی' وہ اس پر قادر ہے اور مددگار بھی۔

۱۔ حلاوت ایمان کا پانا

حقیقی اور کامل ایمان کا ذائقہ اور حلاوت ہوتی ہے۔ جسے شارع حکیم نے بیان کیا۔ تاکہ اسے حاصل کیا جائے' مسلمان اپنے شب و روز اس کی مستی میں بسر کرے' ایمان کے مختلف مراتب ہیں سب سے کم درجہ پر عوام کا ایمان ہوتا ہے اور سب سے بلند درجہ حلاوت پانے والے کا ایمان ہے۔ لیکن یہ اس کو حاصل ہو گا جو شارع کی بیان کردہ صفات سے متصف ہو گا اور ان میں سے پہلی صفت اللہ تعالیٰ سے محبت اور اس کے رسول ﷺ سے محبت' ہر مخلوق کی محبت سے بڑھ کر ہو' جس میں یہ صفت نہیں وہ ایمان کے اس بلند درجہ کو نہیں پا سکتا حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے رسول ﷺ نے فرمایا تین چیزیں ہیں جس میں یہ ہوں وہ ایمان کی حلاوت پائے گا۔

ان یکون اللہ ورسولہ احب الیہ مما سواھما وان یحب المرء لا یحبہ الا للہ وان یکرہ ان یعود فی الکفر بعد اذا انقذہ منہ کما یکرہ ان یقذف فی النار (البخاری' باب حلاوۃ الایمان)	اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ اسے ہر شی سے بڑھ کر محبوب ہوں اور اللہ تعالیٰ کی خاطر دوسرے سے محبت کرے اور کفر سے نجات کے بعد اس کی طرف جانا ناپسند کرے۔ جس طرح آگ میں جانا ناپسند ہے۔

حضور ﷺ سے ایسی محبت جو حلاوت ایمان کا ذریعہ بن سکتی ہے وہ آپ ﷺ کی

Marfat.com

نبوت و رسالت کو دل و جاں سے کامل طور پر تسلیم کرنے کے بعد ہو گی۔

حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

ذاق طعم الایمان من رضی بالله ربا و بالاسلام دینا وبمحمد ﷺ رسولا (المسلم، کتاب الایمان)

ایمان کا ذائقہ وہی پا سکتا ہے جو اللہ تعالیٰ کے رب، اسلام کے دین اور حضور ﷺ کے رسول ہونے کو کامل طور پر تسلیم کر لے۔

جس شخص نے آپ ﷺ کی رسالت و نبوت کو اس صفت کے ساتھ مان لیا اور آپ ﷺ سے محبت، والد، ولد، اہل اور تمام لوگوں سے بلکہ اپنی جان سے بڑھ کر کی یعنی اس کے نزدیک کائنات کی ہر شے سے بڑھ کر کوئی متاع عزیز ہے تو وہ نبی اکرم ﷺ ہیں اور دیگر صفات بھی ہوں جن کا ذکر احادیث میں آیا گو ایسا آدمی ایمان کے اعلیٰ درجہ کو پا لے گا اور ان لوگوں میں شامل ہو جائے گا جو ایمان کی مستی و سرشاری کو شب و روز اپنے اندر پاتے ہیں اور جو شخص ایسا نہیں اس کا ایمان ناقص ہے کیونکہ احسان، ارکانِ دین کا تیسرا رکن ہے اور مقام احسان وہی پا سکتا ہے جسے یا تو مشاہدہ حاصل ہو یا اللہ تعالیٰ کی نگہبانی میں اپنے آپ کو رکھنے والا ہو بخاری و مسلم میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور مسلم میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث میں قصہ جبریل بیان ہوا جس میں ایمان، اسلام اور احسان کے بارے میں سوال ہے۔ اسی میں ہے۔

ما الاحسان؟

احسان کیا ہے؟

آپ ﷺ نے فرمایا۔

ان تعبدالله کانک تراه فان لم تکن تراه فانه یراک

عبادت کرے اللہ کی کہ تو اسے دیکھ رہا ہے اور اگر تو نہیں دیکھ رہا تو وہ تجھے دیکھ رہا ہے۔

روایت مسلم میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ الفاظ منقول ہیں۔

ان تخشی الله کانک تراه فانک ان لاتکن تراه فانه یراک

ڈرے اللہ سے جیسے تو اسے دیکھ رہا ہے اور اگر تو نہیں دیکھ رہا تو وہ تجھے دیکھ رہا ہے۔

Marfat.com

حافظ ابن حجر فرماتے ہیں احسان مصدر ہے کبھی خود اور کبھی بواسطہ متعدی ہوتا ہے۔ مثلاً "احسنت کذا" جب تو نے اسے بچایا یا "احسنت الی" فلاں نے جب اسے نفع پہنچایا ہو اس حدیث میں پہلا معنی مراد ہے کہ عبادت کو محفوظ کرنا' مخلص ہو کر کرنا' کبھی دوسرا معنی بھی لیا جاتا ہے' کیونکہ مخلص اپنی ذات کو نفع پہنچاتا ہے' عبادت میں احسان' اس میں اخلاص' خشوع' حضور قلب اور یہ کہ معبود دیکھ رہا ہے' جواب میں دو حالتوں کی طرف اشارہ ہے ان میں بلند ترین یہ ہے کہ دل پر مشاہدہ حق کا غلبہ اس قدر ہو کہ گویا اسے آنکھوں سے دیکھ رہا ہے جیسے "کانک تراہ" سے بیان فرمایا۔

اور دوسری حالت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ' بندے اور اس کے ہر عمل پر خوب مطلع ہے۔ یہ دونوں حالتیں انسان کو اللہ تعالیٰ کی معرفت اور خشیت عطا کرتی ہیں اور مسلم میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی روایت اسے خوب واضح کر رہی ہے۔

ان تخشی اللہ کانک تراہ — تو اللہ سے ڈرے کہ وہ تجھے دیکھ رہا ہے۔

امام بزار اور بخاری نے "خلق افعال العباد" میں اس معنی کی روایت حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بھی بیان کی ہے اور اسے حافظ ابن حجر نے فتح الباری میں حسن قرار دیا ہے۔

امام نووی لکھتے ہیں یہ ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم جوامع الکلم میں سے ہے۔ اس لئے کہ مثلاً" ہم فرض کریں ایک آدمی عبادت کے لئے کھڑا ہے اور وہ اپنے رب اکرم کا مشاہدہ کر رہا ہے تو وہ جس قدر بھی خضوع' خشوع' حسن ادا' ظاہر و باطن کو متوجہ کر سکتا ہے اس میں کمی و کوتاہی نہیں کرے گا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے رہنمائی فرما دی کہ تمام احوال میں اللہ تعالیٰ کی عبادت اس طرح کرو جس طرح تم اس کا مشاہدہ کر رہے ہو' یہ اتمام مذکور حالت مشاہدہ میں بھی ہو گا جب بندہ یہ جان رہا ہو گا کہ اللہ تعالیٰ میرے احوال سے کماحقہ مطلع ہے تو اب بندہ اس اطلاع کی وجہ سے کمی و کوتاہی سے بچنے کی کوشش کرے گا اور یہ مقصود مشاہدہ کے بغیر بھی حاصل ہو جاتا ہے۔ تو مقصود کلام و حدیث یہ ہے کہ عبادت میں اخلاص ہونا چاہئے اور بندہ اتمام خشوع و خضوع میں اپنے رب کو

Marfat.com

دیکھنے والا محسوس کرے۔ اہل معرفت نے صالحین کی مجلس کا ادب یہ بیان کیا ہے کہ انسان وہاں دل کو سنبھالے تاکہ ان کا احترام اور حیا قائم رہے۔

فکیف بمن لا یزال اللہ تعالٰی مطلعا علیہ فی سرہ وعلانیتہ

تو باری تعالٰی کی بارگاہ کا کس قدر بلند احترام کرنا ہو گا جو ہر وقت ہر حال میں انسان کے ظاہر و باطن سے آگاہ ہے۔

تو بندے پر لازم ہے کہ وہ اپنے رب کی اس حال میں عبادت کرے (بات مانے) کہ گویا اسے اپنی آنکھوں سے دیکھ رہا ہے اور وہ ذات اسے دیکھ رہی ہے تو اب اس حال میں کس قدر محتاط ہو گا؟ اور اگر اتنی طاقت نہیں رکھتا تو ہر حال میں یہ اعتقاد رکھے کہ اللہ تعالٰی مجھے دیکھ رہا ہے۔ اگرچہ میں اسے آنکھوں سے نہیں دیکھ رہا۔ باقی یہ رویت بطور تمثیل ہے کیونکہ دنیا میں اسے آنکھوں سے دیکھنا ممکن ہی نہیں جب آدمی کسی نیک و صالح شخص کی محبت و مجلس میں بیٹھتا ہے تو وہ ہر اس عیب سے بچنے کی کوشش کرتا ہے جو اس کے احترام اور وقار کے خلاف ہو تو اس شخص کو کتنا محتاط ہونا ہو گا جو جان رہا ہے کہ اللہ اس کے ظاہر و باطن سے آگاہ ہے۔

اہم نوٹ

اسلام میں عبادت کا مفہوم کسی وقت' جگہ یا کسی حالت کے ساتھ مخصوص نہیں بلکہ یہ ہر وقت کا عمل ہے خواہ دن ہو یا رات' فراغت ہو یا مصروفیت' نیند ہو یا حالت بیداری' حضر ہو یا سفر' گرمی ہو یا سردی' علم ہو یا عمل' مہمان نوازی ہو یا خاندان کے کسی فرد سے مصروفیت یا خدام و طلبہ کی تربیت ہو تو انسان پر لازم ہے کہ ہر حال میں مخلص' خاشع' خاضع' مطیع اور اپنے رب کو دیکھنے والا محسوس کرتا رہے اور اس کی عظمتوں کا مشاہدہ کرنے والا بن کر رہے' اللہ تعالٰی کا ارشاد گرامی ہے۔

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ (الذریت - ۵۶)

اور میں نے جن اور آدمی اس ہی لئے بنائے کہ میری بندگی کریں۔

جس شخص کی یہ کیفیت ہو گی وہ ایمان کی حلاوت اور ذائقہ پا سکے گا اور اسے اللہ

Marfat.com

تعالیٰ کی ذات اقدس تمام مخلوق سے بڑھ کر محبوب ہو گی۔

۲۔ محب کے لئے اللہ تعالیٰ کی محبت

محب نبی ﷺ کو محبت الٰہی ملنے کے تین اسباب ہیں۔

۱۔ حضور ﷺ کی اتباع کرنے والے کے لئے اللہ تعالیٰ کی محبت کا وعدہ ہے جیسا کہ باری تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ (آل عمران ۔ ۳۱)

اے محبوب تم فرما دو کہ لوگو اگر تم اللہ کو دوست رکھتے ہو تو میرے فرمانبردار ہو جاؤ اللہ تمہیں دوست رکھے گا۔

تو آپ ﷺ کا فرمانبردار' اللہ کا حبیب اور محبوب ہوتا ہے۔ جب آپ ﷺ کی اتباع' تتبع کو اللہ تعالیٰ کی محبت دیتی ہے جو اتباع کا ثمر ہے تو محبت کا ثمر کتنا بلند ہو گا؟ تو مومن اپنے اللہ تعالیٰ اور اپنے رسول ﷺ سے سب سے بڑھ کر محبت کرنے والا ہوتا ہے۔ اس کی نشاندہی یوں کی گئی ہے۔

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ (البقرہ ۔ ۱۶۵)

اور ایمان والوں کو اللہ کے برابر کسی کی محبت نہیں

۲۔ حضور ﷺ کی دعوت ایسے شخص کے لئے ہے کہ اللہ تعالیٰ اس سے محبت کرے اس پر متعدد تصریحات پیچھے گزر چکی ہیں۔

۳۔ جب اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کے لئے اپنی محبت کا وعدہ فرما رکھا ہے جو آپس میں اللہ تعالیٰ کی خاطر محبت کرتے ہیں جیسا کہ حدیث حضرت معاذ بن جبل وغیرہ میں گزرا تو اس شخص کے لئے محبت الٰہی کیوں نہ ہو گی جو خود اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت کرتا ہے؟

باقی جو قرآنی نصوص میں آیا ہے۔ مثلاً

۱۔ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الصّٰبِرِيْنَ (آل عمران ۔ ۱۴۶) اور صبر والے اللہ کو محبوب ہیں۔

Marfat.com

۱ ۔ اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ (البقرۃ ۔ ۱۹۵)	بیشک بھلائی والے اللہ کے محبوب ہیں۔
۳ ۔ فَاِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الْمُتَّقِیْنَ (آل عمران ۔ ۷۶)	اور بیشک پرہیز گار اللہ کو خوش آتے ہیں۔
۴ ۔ اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الْمُتَوَکِّلِیْنَ (آل عمران ۔ ۱۵۹)	بیشک توکل والے اللہ کو پیارے ہیں۔
۵ ۔ اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ التَّوَّابِیْنَ وَ یُحِبُّ الْمُتَطَھِّرِیْنَ (البقرہ ۔ ۲۲۲)	بیشک اللہ پسند کرتا ہے بہت توبہ کرنے والوں کو اور پسند رکھتا ہے ستھروں کو
۶ ۔ فَسَوْفَ یَاْتِی اللّٰہُ بِقَوْمٍ یُّحِبُّھُمْ وَیُحِبُّوْنَہٗٓ (المائدہ ۔ ۵۴)	تو عنقریب اللہ ایسے لوگ لائے گا کہ وہ اللہ کے پیارے اور اللہ ان کا پیارا

تو یہ تمام بھی اتباع ہی ہیں کیونکہ جو متبع ہو گا وہی ان اور ان جیسی دیگر اعلیٰ صفات کو حسب طاقت حاصل کرے گا۔

اور اللہ کی محبت اور حضور ﷺ کی محبت دو الگ چیزیں ہیں ہی نہیں۔ جو اللہ تعالیٰ سے محبت کرتا ہے اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ اس کے رسول ﷺ سے محبت کرے اس طرح اس کا عکس ہے۔ تو جو اللہ سے محبت کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس سے محبت فرماتا ہے اور جو اس کے رسول ﷺ سے محبت کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس سے بھی محبت کرتا ہے کیونکہ ان دونوں محبتوں میں کوئی فرق ہی نہیں۔

وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰہِ (البقرۃ ۔ ۱۶۵)	اور ایمان والوں کو اللہ کے برابر کسی کی محبت نہیں

دوسرے مقام پر فرمایا۔

یُحِبُّھُمْ وَ یُحِبُّوْنَہٗٓ (المائدہ ۔ ۵۴)	وہ اللہ کے پیارے اور اللہ ان کا

Marfat.com

پیارا

اور یہ تمام' ایمان کے لئے شرط ہے۔

۳۔ آخرت میں آپ ﷺ کی سنگت

آپ ﷺ سے تواتر سے ثابت ہے ۔ فرمایا۔

انت مع من احببت

تم اس کے ساتھ ہو گے جس کے ساتھ محبت کرتے ہو

یہ تقریباً بیس صحابہ سے مروی ہے کہ انسان' اپنے محبوب کے ساتھ ہی اٹھایا جائے گا۔ تو جو شخص رسول اللہ ﷺ اور اولیاء امت کے ساتھ محبت کرتا ہے وہ انہی کے ساتھ اٹھایا جائے گا۔ اس کے برعکس پر برعکس ہو گا' بہت سی روایات میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کا تذکرہ ہے۔ ہم کچھ کا ذکر کئے دیتے ہیں۔

۱۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے ہے ایک شخص آپ ﷺ کی خدمت اقدس میں آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ قیامت کب ہو گی؟ فرمایا۔

وما اعددت للساعة؟

تو نے قیامت کے لئے کیا تیاری کر رکھی ہے؟

عرض کرنے لگا۔

حب اللہ ورسولہ

اللہ اور اس کے رسول سے محبت

آپ ﷺ نے فرمایا۔

فانک مع من احببت

تو اپنے محبوب کے ساتھ ہی ہو گا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہنے لگے۔

فانا احب اللّٰہ و رسولہ و ابابکر و عمر فارجو ان اکون معھم وان لم اعمل باعمالھم

میں اللہ اور اس کے رسول ﷺ' ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما سے محبت رکھتا ہوں۔ امیدوار ہوں ان کی سنگت ملے گی اگرچہ میں نے ان کے برابر عمل نہیں کئے۔

(بخاری و مسلم' کتاب الادب)

Marfat.com

بخاری و مسلم کی ایک روایت کے یہ الفاظ ہیں۔

ما اعددت لها من كثير صلاة ولا صوم ولا صدقة ولكنى احب الله ورسوله .

میں نے قیامت کے لئے زیادہ نمازیں' روزے اور صدقات تو نہیں کئے مگر میں اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت رکھتا ہوں۔

آپ ﷺ نے فرمایا

انت مع من احببت

تو اس کے ساتھ ہو گا جس کے ساتھ محبت کرتا ہے۔

(المسلم' کتاب البزوالصلہ)

ہم (مصنف و مترجم) بھی وہی کہتے ہیں جو حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ہم' اللہ تعالیٰ اس کے رسول ﷺ حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے محبت رکھتے ہیں اور امیدوار ہیں ان کا سایہ نصیب ہو گا اگرچہ ہم نے ان جیسے اعمال نہیں کئے۔

مذکورہ حدیث میں سوال قیامت کے بارے میں تھا اور آپ ﷺ نے عمل کے بارے میں سوال فرمایا (لیکن درج ذیل احادیث میں عمل کے بارے میں سوال بھی نہیں)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے ہے ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں آیا اور عرض کیا۔

كيف ترى فى رجل احب قوما ولما يلحق بهم؟

اس شخص کے بارے میں آپ ﷺ کا کیا خیال ہے جو کچھ لوگوں سے محبت کرتا ہے مگر ان سے ملا نہیں۔

آپ ﷺ نے فرمایا۔

المرء مع من احب

ہر انسان اپنے محبوب کے ساتھ ہو گا۔

(البخاری' کتاب الادب)

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے ہے' حضور ﷺ کی خدمت اقدس میں ایک آدمی نے حاضر ہو کر عرض کیا۔

الرجل يحب القوم ولما يلحق بهم

ایک آدمی کچھ لوگوں سے محبت

Marfat.com

کرتا ہے اور ان سے ملا نہیں

آپ ﷺ نے فرمایا۔

المرء مع من احب — انسان اس کے ساتھ ہوگا جس سے وہ محبت رکھتا ہے۔ (البخاری، کتاب الادب)

اس سلسلہ میں بہت سے صحابہ سے روایات موجود ہیں۔

۴۔ حضور ﷺ کا محبین سے ملاقات کا شوق

جب محبت دونوں طرف سے ہے تو اس میں انتہائی صلہ کا جذبہ ہوتا ہے۔ جب اشتیاق دونوں طرفوں سے ہو تو وہ بھی کمال کے درجہ کا ہوتا ہے۔ حضور ﷺ نے صحابہ کو مطلع فرمایا کہ کچھ لوگ ہمارے بعد آئیں گے ان میں سے ہر ایک یہ تمنا کرے گا کہ مجھے ایک دفعہ آپ ﷺ کی زیارت کا شرف مل جائے اگرچہ پھر ہمیشہ نہ ہو تو میں اس کی خاطر اپنا اھل و مال خرچ کرنے کے لئے تیار ہوں۔ اس میں حضور ﷺ کی یہ اطلاع بھی ہے کہ امت میں آپ ﷺ سے شدید محبت کرنے والے آپ ﷺ کے وصال کے بعد آئیں گے۔ محبین کے اس شوق کے بدل میں حضور ﷺ نے ان کو دیکھنے کی تمنا کا اظہار فرمایا اور انہیں اپنا بھائی قرار دیا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے۔ رسول اللہ ﷺ قبرستان تشریف لائے اور فرمایا اے اہل ایمان تم پر سلام ہو اور ہم بھی اللہ کے حکم سے تمہارے ساتھ ملنے والے ہیں۔

وددت انا قد رأینا اخواننا — میں اپنے بھائیوں سے ملاقات کا شوق رکھتا ہوں۔

صحابہ نے عرض کیا۔

اولسنا اخوانک یا رسول اللّٰہ؟ — یا رسول اللہ ﷺ کیا ہم آپ کے بھائی نہیں؟

آپ ﷺ نے فرمایا۔

انتم اصحابی واخواننا الذین لم یاتوا بعد — تم میرے ساتھی ہو اور میرے بھائی وہ ہیں جو ابھی نہیں ہیں۔

Marfat.com

عرض کیا گیا۔

کیف تعرف من لم یأت بعد من امتک یا رسول اللّٰہ؟	آپ ﷺ انہیں کیسے پہچان لیں گے جو ابھی تک پیدا نہیں ہوئے۔

آپ ﷺ نے فرمایا پانچ کلیان گھوڑے کا مالک اپنے گھوڑے کو دوسرے گھوڑوں کے درمیان پہچان لیتا ہے یا نہیں؟ عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ وہ ضرور پہچان لیتا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا۔

فانھم یأتون غرا محجلین من الوضوء وانا فرطھم علی الحوض (المسلم، کتاب الطھارۃ)	وہ اس حال میں آئیں گے کہ وضو کی وجہ سے ان کی پیشانیاں چمک رہی ہوں گی اور میں حوض پر ان کا انتظار و انتظام کروں گا۔

تو حضور ﷺ اپنی امت کو دیگر امتوں کے درمیان سے اس طرح پہچان لیں گے جیسے کوئی دوسرے گھوڑوں میں سے اپنا پانچ کلیان گھوڑا پہچان لیتا ہے۔

حضور ﷺ کا ارشاد گرامی

وددت انا قد رأینا اخواننا	مجھے اپنے بھائیوں سے ملاقات کا شوق ہے۔

اپنے محبین، متبعین، فرمانبرداروں اور ایمان لانے والے بھائیوں سے ملاقات کا شوق اور ان کو دیکھنے کی تمنا و آرزو ہے تو اشتیاق دونوں طرفوں سے حاصل ہو گیا۔

آپ ﷺ کا ارشاد گرامی

بل انتم اصحابی	بلکہ تم میرے صحابی ہو۔

صحابی کے بھائی ہونے کی نفی کا وہم ڈالتا ہے۔ لیکن یہ بات خود وہم ہے بلکہ یہ الفاظ تو ان کی شان میں مزید اضافہ کر رہے ہیں۔ امام باجی فرماتے ہیں آپ ﷺ کا یہ مبارک فرمان ان سے اخوت کی نفی نہیں کر رہا بلکہ ان کی اضافی شان بیان کر رہا ہے کہ یہ بھائی صحابہ بھی ہیں مگر آنے والے بھائی تو ہوں گے صحابہ نہیں ہوں گے۔

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَۃٌ (شرح مسلم، ۳ = ۱۳۸) تمام اہل ایمان آپس میں بھائی (الحجرات، ۱۰) ہیں۔

Marfat.com

تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اپنے بعد آنے والی تمام امت سے افضل ہیں' جس نے بھی آپ ﷺ کی صحبت پائی' آپ ﷺ کو عمر میں ایک دفعہ دیکھ لیا تو وہ صحبت اسے بعد میں آنے والے تمام لوگوں سے افضل بنا دیتی ہے۔ کیونکہ صحبت نبوی ﷺ کا مقابلہ کوئی عمل نہیں کر سکتا یہ تمام کا تمام اللہ تعالیٰ کا فضل ہے وہ جسے چاہتا ہے عطا فرماتا ہے۔ تمام بڑے علما کا یہی مذہب ہے۔

۵ ۔ سعادت دارین کا حصول

ہر عاقل انسان کو یہ چیز سب سے محبوب ہے کہ اسے کوئی پریشانی لاحق نہ ہو خواہ دنیاوی ہو مثلاً مال' بیوی' گھر' ذات اور اولاد کے حوالے سے یا اخروی ہو اور یہ کہ اللہ اپنی پناہ میں لے لے' یا تو پریشانی دور فرما دے یا اس کا وقوع نہ ہو یا اسے خود اپنے ذمہ لے لے جیسا کہ مومن صاحب یقین کو یہ چیز سب سے محبوب ہے کہ روز قیامت اٹھے تو اس پر کوئی گناہ نہ ہو یا تو اللہ تعالیٰ دنیا میں اسے گناہوں سے محفوظ رکھ لے یا اس کے گناہ معاف فرما دے' جس شخص کو دنیا و آخرت میں مذکورہ مقام مل گیا' وہ سب سے سعادت مند ہے' جب اللہ تعالیٰ نے یہ اور اس کے علاوہ بھی کثیر انعامات اس بندے کو عطا فرما دیئے ہیں جو کثرت کے ساتھ حضور ﷺ پر درود و سلام پڑھتا ہے۔ جیسا کہ پہلے حدیث حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ میں آیا تھا۔

اذا تکفی همک و یغفر ذنبک — یہ تیرے تمام معاملات کے لئے کافی ہے اور تیرے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔

تو کیا بلند صلہ ملے گا اس شخص کو جو آپ ﷺ سے حب کامل رکھتا ہے اور اس کی آپ ﷺ سے محبت والد' ولد' مال' اہل اور تمام لوگوں سے بڑھ کر ہے۔

یہاں محبت سے ہماری مراد محض دنیوی ہی نہیں جو کثیر لوگ کرتے پھرتے ہیں۔ حالانکہ ان کے احوال' آپ ﷺ کی تعلیمات کے مخالف ہیں اور ان کے اعمال خود ان کے دعویٰ کی تکذیب کرتے ہیں بلکہ محبت سے مراد وہ محبت ہے جو صاحب محبت کو'

Marfat.com

حال' قال' خُلق اور کردار میں آپ ﷺ کی تعلیمات کی اتباع' طاعت اور ان پر عمل پیرا ہونے پر مجبور کر دے۔ اللہ تعالیٰ کی محبت' رسول ﷺ کی محبت سے جدا نہیں جیسا کہ محبت نبی ﷺ' اللہ کی محبت سے جدا نہیں

ان یکون اللہ و رسولہ ﷺ احب الیہ مما سواھما — اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ سے ہر ایک سے بڑھ کر محبت ہو۔

تو جو رسول اللہ ﷺ سے محبت کرے گا وہ غیر فرائض (نوافل) کو بھی کثرت سے ادا کرے گا' اللہ تعالیٰ کا کثرت سے ذکر کرے گا' وہ کثیر الاطاعت اور کثیر التقویٰ ہو گا۔ وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کا خادم و غلام ہو گا اور جو کثیر النوافل ہو وہ اللہ تعالیٰ کا محبوب ہوتا ہے جیسا کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے' جس نے میرے کسی دوست سے دشمنی کی' میرا اس کے ساتھ اعلان جنگ ہے' بندہ فرائض سے بڑھ کر' کسی اور ذریعہ سے میرا قرب نہیں پا سکتا' نوافل کے ذریعے بندہ میرا قرب پاتا رہتا ہے حتیٰ کہ میں اسے محبوب بنا لیتا ہوں' جب میں اسے محبوب بنا لیتا ہوں میں اس کی سماعت بن جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے' میں اس کی بینائی بن جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے میں اس کا ہاتھ بن جاتا ہوں جس سے وہ گرفت کرتا ہے' میں اس کے چلنے کی طاقت بنتا ہوں جس سے چلتا ہے' اگر وہ مجھ سے مانگے تو میں اسے عطا کرتا ہوں اور اگر پناہ مانگے تو میں اسے پناہ دیتا ہوں میں جو کام کرتا ہوں اس میں مجھے تردد نہیں ہوتا ماسوائے نفس مومن کے وہ موت کو ناپسند کر رہا ہوتا ہے اور میں اس کی ناپسندی کو ناپسند کر رہا ہوتا ہوں۔ (البخاری' کتاب الرقاق)

تو جو فرائض ادا کرے اس کے بعد نوافل پر دوام اختیار کرے اسے اللہ تعالیٰ کی محبت نصیب ہو جائے گی' اسی طرح جو شخص اللہ تعالیٰ کا کثرت سے ذکر کرتا ہے۔ تو وہ اللہ تعالیٰ کا بھی مذکور بن جاتا ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

فَاذْكُرُونِيٓ اَذْكُرْكُمْ — تم میری یاد کرو میں تمہارا چرچا کروں گا۔ (البقرۃ ۔ ۱۵۲)

تو جب بندہ اللہ تعالیٰ کا کثرت کے ساتھ ذکر کرتا ہے تو وہ مومن' محبوب اور مذکور کے درجہ پر فائز ہو جاتا ہے' تو جو شخص مذکور و محبوب بن گیا وہ سعادت مند کیوں نہیں بنا؟

Marfat.com

اس کے دنیاوی معاملات اور گناہوں کی بخشش کی ذمہ داری اللہ تعالیٰ لے لیتا ہے اور نبی کریم ﷺ نے ہمیں اس پر مطلع فرما دیا ہے کہ جس سے اللہ تعالیٰ محبت فرماتا ہے اسے زمین میں قبولیت عطا فرما دیتا ہے جیسا کہ متفق علیہ حدیث کا ذکر ہو چکا۔

پھر حضور ﷺ کا محب (بشرطیکہ سچا محب ہو) مومن اور کامل ایمان والا ہوتا ہے۔ آپ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے۔

لا یؤمن احدکم حتی اکون احب الیه	تم میں سے کوئی مومن نہیں ہو سکتا جب تک میں اسے محبوب نہ ہو جاؤں۔

اور اللہ اہل ایمان کا دوست ہے۔

اَللّٰهُ وَلِیُّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا یُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوْرِ (البقرۃ - ۲۵۷)	اللہ ولی ہے مسلمانوں کا انہیں اندھیروں سے نور کی طرف نکالتا ہے۔

دوسرے مقام پر ہے۔

اِنَّمَا وَلِیُّكُمُ اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوا الَّذِیْنَ یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَیُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ رٰكِعُوْنَ ۝ وَمَنْ یَّتَوَلَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا فَاِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْغٰلِبُوْنَ (المائدہ - ۵۵ - ۵۶)	تمہارے دوست نہیں مگر اللہ اور اس کا رسول ﷺ اور ایمان والے کہ نماز قائم کرتے ہیں اور زکوۃ دیتے ہیں اور اللہ کے حضور جھکے ہوئے ہیں اور جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ اور مسلمانوں کو اپنا دوست بنائے اللہ ہی کا گروہ غالب ہے۔

جس کا اللہ' ولی ہو اور اس سے وہ محبت کرے اور اس کا ذکر کرے وہ رسول اللہ ﷺ کا محب' مطیع تابع فرمان اور آپ ﷺ کے طریقہ پر چلنے والا ہی ہو گا تو دنیا و آخرت کی سعادتیں اسے کیوں نہ نصیب ہوں گیں؟

Marfat.com

۶ ۔ صفت ایمان کا عطا ہونا

پیچھے حضور ﷺ کے اس ارشاد گرامی کا تذکرہ ہوا تھا۔

لا یؤمن احدکم حتی اکون احب الیه من والده و ولده والناس اجمعین

تم میں سے کوئی صاحب ایمان نہیں ہو سکتا جب تک میں اسے اس کے والدین' اولاد اور تمام لوگوں سے بڑھ کر محبوب نہ ہو جاؤں۔

تو جو شخص حضور ﷺ سے شریعت کے مقرر کردہ طریقہ پر محبت کرے گا اور آپ ﷺ کو اپنے والد' ولد' اھل' مال اور تمام لوگوں سے مقدم سمجھے گا وہ صاحب ایمان ہو گا جیسے جیسے اس کی محبت میں اضافہ ہوتا چلا جائے گا ایمان بھی کامل ہو گا اور جیسے ہی محبت میں کمی آئے ایمان ناقص ہو جائے گا۔ اللہ تعالیٰ نے سورہ توبہ کی اس آیت میں ان لوگوں کو وعید سنائی ہے جو مخلوق کی محبت کو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی محبت پر مقدم سمجھتے ہیں۔

قُلْ اِنْ كَانَ اٰبَآؤُكُمْ وَاَبْنَآؤُكُمْ وَاِخْوَانُكُمْ وَاَزْوَاجُكُمْ وَعَشِيْرَتُكُمْ وَاَمْوَالُ نِ اقْتَرَفْتُمُوْهَا وَتِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَمَسٰكِنُ تَرْضَوْنَهَآ اَحَبَّ اِلَيْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَجِهَادٍ فِيْ سَبِيْلِهٖ فَتَرَبَّصُوْا حَتّٰى يَاْتِيَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ ط وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ

(التوبہ ۔ ۲۴)

تم فرماؤ اگر تمہارے باپ اور تمہارے بیٹے تمہارے بھائی اور تمہاری عورتیں اور تمہارا کنبہ تمہاری کمائی کے مال اور وہ سودا جس کے نقصان کا تمہیں ڈر ہے اور تمہارے پسند کا مکان یہ چیزیں اللہ اور اس کے رسول ﷺ اور اس کی راہ میں لڑنے سے زیادہ پیاری ہوں تو راستہ دیکھو یہاں تک کہ اللہ اپنا حکم لائے اور اللہ فاسقوں کو راہ نہیں دیتا۔

لیکن جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی محبت کو تمام سے مقدم رکھے گا وہ مطیع اور صاحب ایمان ہو گا بلکہ جب انصار کی محبت کو علامت ایمان قرار دیا گیا ہے۔ جیسا کہ حضور ﷺ کا مبارک فرمان ہے۔

Marfat.com

آیة الایمان حب الانصار وآیة النفاق بغض الانصار

انصار کی محبت ایمان کی علامت اور انصار سے بغض منافقت کی علامت ہے۔

(البخاری' مناقب الانصار)

مذکورہ روایت حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ حضرت برہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

الانصار لا یحبهم الا مؤمن ولا یبغضهم الا منافق فمن احبهم احبه الله ومن ابغضهم ابغضه الله

انصار سے فقط مومن ہی محبت کرے گا اور ان سے بغض صرف منافق کا کام ہے۔ جو ان سے محبت کرے گا اس سے اللہ محبت فرمائے گا اور جو ان سے بغض رکھے گا اسے اللہ ناپسند فرمائے گا۔

انصار کو یہ شرف کہاں سے ملا؟ صرف آپ ﷺ کی محبت اور آپ ﷺ کی خدمت کی برکت سے یہ مقام نصیب ہوا ہے تو رسول اللہ ﷺ سے محبت رکھنے کا مقام کیا ہو گا؟

آپ ﷺ سے صرف اہل ایمان ہی محبت کرے گا اور آپ ﷺ سے سوائے کافر یا منافق کے کوئی نفرت نہیں کرے گا' اس سلسلہ میں متعدد نصوص موجود ہیں۔

۷۔ آپ ﷺ کا محب' ارتکاب معصیت سے ایمان سے خارج نہیں ہوتا

جو شخص اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت کرتا ہے۔ اس کے لئے علامت ایمان ثابت ہو گی' جب تک محبت دل میں موجود ہے اس سے ایمان نہیں چھنتا اس لئے اسے منافق نہیں کہا جا سکتا حتی کہ اگر اس نے معصیت کا ارتکاب کر لیا تب بھی ایمان سے خارج نہ ہو گا کیونکہ محبت اسے معصوم نہیں بنا دیتی کہ وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی محبت اور معصیت کے درمیان منافاۃ نہیں کبھی محب' معصیت بلکہ کبیرہ کا مرتکب ہو جاتا ہے لیکن وہ اسے دائرہ ایمان سے نہیں نکالتی تو جس طرح محب کی محبت' عصمت کا سبب نہیں' اسی طرح محب مومن معصیت کا ارتکاب بھی نہیں کیا کرتا ماسوائے اس صورت کے جب وہ غافل ہو۔

Marfat.com

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے ہے حضور ﷺ کی ظاہری حیات میں ایک شخص تھا جس کا نام عبداللہ اور لقب حمار تھا' وہ حضور ﷺ کو ہنسایا بھی کرتا تھا' آپ ﷺ نے اسے شراب پینے پر حد لگوائی' ایک دن پھر اسے لایا گیا اور اسے حد کی سزا دی گئی لوگوں میں سے ایک آدمی نے کہا۔

اللھم العنه ما اکثر مایؤتی به	اے اللہ اس پر لعنت فرما اس نے کس قدر پریشاں کیا ہے۔

حضور ﷺ نے فرمایا۔

لا تلعنوه فوالله ما علمت الا انه یحب اللهورسوله	اس پر لعنت نہ کرو اللہ کی قسم میں جانتا ہوں یہ اللہ و رسول سے محبت کرتا ہے۔

(البخاری' کتاب الحدود)

دیکھئے یہ شخص اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی محبت میں سچا تھا اس پر اس سے بڑھ کر کیا گواہی ہو سکتی ہے کہ اس کی گواہی خود رسول اللہ ﷺ نے عطا فرمائی ہاں طاعت میں کمزور تھا کہ شراب پی لی اگر محبت میں کامل ہوتا تو نہ پیتا' اس سے کوتاہی ہوئی ہے مگر آپ ﷺ نے اسے محب ہی فرمایا ہے۔ اس طرح کی بشارت کا سلسلہ تو رسول اللہ ﷺ کے وصال کے بعد منقطع ہو گیا اسے تو وحی کی تائید حاصل ہوا کرتی تھی' اب تو کوئی بھی ایسی گواہی دے ہی نہیں سکتا' جب حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ کے باغ کی دیوار پھلانگ کر ان کے پاس پہنچے اور کہا۔ اے ابو قتادہ میں تجھے اللہ کی قسم دیتا ہوں۔

هل تعلم انی احب اللهورسوله	کیا تو نہیں جانتا میں اللہ و رسول ﷺ سے محبت کرتا ہوں؟

یہ بات انہوں نے تین دفعہ کہی اس کے جواب میں حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نے یہی فرمایا۔

اللهورسوله اعلم	اللہ اور اس کے رسول ﷺ بہتر جانتے ہیں۔

(البخاری' کتاب المغازی)

جیسا کہ بخاری و مسلم میں حدیث کعب میں موجود ہے۔

ہاں ہم حسن ظن رکھیں گے کیونکہ امور کے باطن سے اللہ تعالیٰ ہی آگاہ ہے۔ لیکن ہم

Marfat.com

اتنا بالیقین کہہ سکتے ہیں جب مومن کے دل میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی محبت ہے تو وہ منافق نہیں ہو سکتا جیسا کہ کسی عبد مومن کے دل میں محبت کے ساتھ ان دونوں کے ساتھ بغض و نفرت نہیں ہو سکتی' یہی وجہ ہے کہ جب کسی کے دل میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت ثابت ہو جائے تو اس کے لئے ایمان کا ثبوت ضروری ہے اور اگر محبت نہیں تو ایمان بھی نہیں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ — اور ایمان والوں کو اللہ کے برابر کسی کی محبت نہیں (البقرۃ ۔ ۱۶۵)

گنہگار مومن مسلم پر لعنت نہیں کی جا سکتی کیونکہ ناپسند عمل و فعل ہے نہ کہ ذات مومن' جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت لوط علیہ السلام کی زبان سے کہلایا۔

قَالَ اِنِّيْ لِعَمَلِكُمْ مِّنَ الْقَالِيْنَ — فرمایا میں تمہارے کام سے بیزار ہوں۔ (الشعراء ۔ ۱۶۷)

ہاں اس صورت میں اس سے نفرت کی جائے گی جب اس سے ایسا کفر ثابت ہو جائے جس کی کوئی تاویل نہ کی جا سکتی ہو اور یہ بات کسی مومن' مسلم اور اللہ تعالیٰ اور رسول ﷺ سے محبت کرنے والے سے کیسے متصور ہو سکتا ہے سوائے اس صورت کے جب اسلام کو چھوڑ دے والعیاذ باللہ تعالیٰ' اس لئے حضور ﷺ نے دوران گناہ بھی مسلم عاصی پر لعنت اور اسے گالی دینے سے منع فرما رکھا ہے کیونکہ یہ شیطان کی مدد ہے حالانکہ شیطان کی مدد مطلوب نہیں' مطلوب تو اس عاصی کی مدد کر کے اسے معصیت سے نکالنا ہے ورنہ ایسی صورت میں نفرت اور بُعد میں اضافہ ہوتا ہے۔ مسلمان رحیم و شفیق ہوتا ہے۔ آسانی پیدا کرنے والا نہ تنگی لاحق کرنے والا' مسلمان خوشخبری سنانے والا ہوتا ہے نہ کہ نفرت دلانے والا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے حضور ﷺ کے پاس ایک نشے والے کو لایا گیا' اس پر سزا نافذ فرمائی' کسی نے اسے ہاتھ سے مارا' کسی نے جوتے سے اور کسی نے کپڑے سے' ایک شخص نے اسے کہا۔

مالہ اخزاہ اللہ — اللہ تعالیٰ نے اسے کتنا ذلیل کیا ہے۔

Marfat.com

آپ ﷺ نے فرمایا۔

لاتکونوا عون الشیطان علی اخیکم — اپنے بھائی کے خلاف شیطان کے مددگار مت بنو۔

دوسری روایت کے الفاظ ہیں۔

لا تقولوا ھکذا لا تعینوا علیہ الشیطان — ایسی بات مت کرو اور اس کے خلاف شیطان کے مددگار نہ بنو۔
(البخاری' کتاب الحدود)

اس فرمان نبوی ﷺ میں چند امور قابل توجہ ہیں۔

۱۔ آپ ﷺ نے "علی اخیکم" فرمایا' اسے اخوت میں باقی رکھا اس سے اخوت ایمانی کی نفی نہیں فرمائی۔

۲۔ اس مسلمان شرابی کے خلاف شیطان کی مدد سے منع فرمایا' شیطان نے معصیت کو اس کے سامنے مزین کر کے پیش کیا تاکہ یہ رسوا و ذلیل ہو' جب تم نے اس کے خلاف ذلت کی بددعا کردی تو شیطان کا مقصد تو پورا ہو گیا خصوصاً جبکہ اس نے اولاد آدم کو اغوا کا حلف اٹھا رکھا ہے۔ جب تم عاصی کے خلاف اللہ تعالیٰ کی رحمت سے دوری کی دعا کرو گے تو ابلیس کا مقصد پورا ہو جائے گا۔ اس لئے شرابی کے لئے دعا کا حکم دیا' ابوداؤد کی روایت میں ہے آپ ﷺ نے فرمایا

ولکن قولوا اللھم اغفرلہ اللھم ارحمہ — تم یہ کہو اے اللہ اس پر رحم فرما اوراسے معاف فرما دے۔
(ابوداؤد' کتاب الحدود)

خلاصہ کلام یہ ہے کہ ارتکاب معصیت اور اللہ و رسول کی محبت کے ثبوت کے درمیان منافات نہیں کیونکہ آپ ﷺ نے خود مذکور شخص کے بارے میں اطلاع فرمائی کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت کرتا ہے باوجودیکہ اس سے گناہ سرزد ہوا تھا' جس شخص سے متعدد دفعہ معصیت کا صدور ہو جائے اس سے بھی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی محبت چھن نہیں جاتی کیونکہ مذکورہ صورت میں اس شخص سے متعدد دفعہ ایسا عمل ہوا تھا اور اس پر حد جاری ہوئی تھی اگرچہ محب پر طاعت فرض ہے اسی لئے محب عموماً نافرمانی نہیں کرتا سوائے اس صورت کے جب وہ محبت اور ایمان سے غافل ہو جاتا ہے ورنہ محبت کا مدعی ہوتے ہوئے معصیت کا ارتکاب کیسے کرے گا؟ آپ ﷺ

Marfat.com

کا یہ ارشاد اسی پر محمول کیا گیا ہے۔

لا یزنی الزانی حین یزنی وھو مومن ولا یسرق حین یسرق وھو مومن	زانی حالت ایمان میں زنا نہیں کرتا اور چور حالت ایمان میں چوری نہیں کرتا۔

یہ روایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

اسی بنا پر جو معصیت کا ارتکاب کرتا ہے۔ اس پر حد جاری کی جاتی ہے۔ اگرچہ وہ محبت کا جتنا مرضی دعویٰ کرنے والا ہو کیونکہ اصل محب کے لئے طاعت ہے نہ کہ معصیت اور وہ غفلت اور ناقص ایمان پر ذمہ دار ہے۔ اور اگر وہ ایسے اعمال سے باز نہیں آتا تو خطرہ ہے وہ حد سے تجاوز کر جائے گا۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ۔

۸۔ عرش کے سایہ میں

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اطلاع عطا فرمائی کہ روز قیامت جن سات افراد کو عرش الٰہی کا سایہ نصیب ہو گا ان میں سے دو آدمی وہ ہیں۔

ورجلان تحابا فی اللہ اجتمعا علیہ وتفرقا علیہ (البخاری، کتاب الاذان)	جو اللہ تعالیٰ کی خاطر محبت کرتے ہوئے جمع ہوئے اور اس کی خاطر جدا ہوئے

یہ بھی الفاظ ملتے ہیں۔

ان المتحابین فی جلال اللہ ھم فی ظل اللہ تعالیٰ	اللہ تعالیٰ سے محبت کرنے والے اللہ تعالیٰ کے خصوصی سایہ میں ہوں گے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ روز قیامت فرمائے گا۔

این المتحابون بجلالی الیوم اظلھم فی ظلی یوم لا ظل الا ظلی (المسلم، کتاب البر)	میری خاطر محبت کرنے والے آج کہاں ہیں؟ میں انہیں سایہ عطا کروں جبکہ میرے سایہ کے علاوہ

Marfat.com

کوئی سایہ نہیں۔

جب یہ ثواب ان لوگوں.کا ہے۔ جو آپس میں اللہ تعالیٰ کی خاطر محبت کرتے ہیں تو کیا مقام ہو گا اس شخص کا جو رسول اللہ ﷺ سے محبت کرنے والا ہو گا؟ جن کا فرمان بطور تواتر ثابت ہے۔

المرء مع من احب ہر آدمی اپنے محبوب کے ساتھ ہو گا۔

اور ایسے شخص کے لئے محبت الٰہی ثابت ہو چکی ہے' اے اللہ ہمیں بھی یہ عطا فرما اور تمام مسلمانوں کو بھی۔

۹۔ دخول جنت

جب آپ ﷺ کا محب' روز قیامت آپ ﷺ کے ساتھ ہو گا کیونکہ قیامت کے بارے میں پوچھنے والے صحابی سے آپ ﷺ نے فرمایا تو نے اس کے لئے کیا تیاری کی ہے؟ اس نے عرض کیا میں اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت کرتا ہوں تو آپ ﷺ نے فرمایا۔

انت مع من احببت تم اس کے ساتھ ہو گے جس کے ساتھ محبت رکھتے ہو۔

یا الفاظ ہیں۔

المرء مع من احب ہر انسان اپنے محبوب کے ساتھ ہو گا

اور حدیث قدسی میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

وجبت محبتی للمتحابین فی اللہ کی خاطر محبت کرنے والوں کے لئے میری محبت لازم ہو گئی۔

تو اب بتایئے آپ ﷺ کا محب جنتی کیوں نہ ہو گا؟

خصوصاً" حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی وہ روایت جس میں ہے کہ ایک شخص نے آپ ﷺ سے عرض کیا ایک آدمی کچھ لوگوں سے محبت رکھتا ہے مگر ان جیسے اعمال کی

Marfat.com

طاقت نہیں رکھتا تو آپ ﷺ نے فرمایا۔

المرء مع من احب ہر آدمی اپنے محبوب کے ساتھ ہی ہو گا۔

بخاری و مسلم میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ہے۔ جب صحابی نے کہا میں نے قیامت کے لئے زیادہ نمازیں' روزے اور صدقات نہیں کئے۔

ولکنی احب اللہ ورسولہ مگر میں اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت رکھتا ہوں۔

آپ ﷺ نے فرمایا۔

انت مع من احببت تم اسی کے ساتھ ہو گے جس کو چاہتے ہو۔

کوئی بھی بندہ حضور ﷺ جیسے اعمال کی طاقت تو نہیں رکھتا لیکن اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی محبت کو ذخیرہ بنا سکتا ہے تو وہ آپ ﷺ کی سنگت میں ہو گا تو وہ آپ ﷺ کے ساتھ جنت میں کیوں نہ ہو گا؟

حضرت انس رضی اللہ عنہ کے الفاظ

انت مع من احببت تو اسی کے ساتھ ہو گا جسے چاہتا ہے۔

اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے الفاظ

المرء مع من احب ہر آدمی اپنے محبوب کے ساتھ ہو گا۔

واضح کر رہے ہیں کہ ہر محب' اپنے محبوب کے ساتھ ہو گا اور یہ بھی آشکار کر رہے ہیں کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی دوسری روایت اس اعرابی کے ساتھ مخصوص نہیں بلکہ عام حکم اور ہر اس شخص کو شامل ہے جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت رکھنے والا ہے۔

Marfat.com

۱۰۔ جنت میں آپ ﷺ کی معیت

پیچھے آپ ﷺ کے دو ارشادات عالیہ آئے۔

المرء مع من احب — ہر انسان اپنے محبوب کے ساتھ ہو گا۔

انت مع من احببت — تو اسی کے ساتھ ہو گا جسے تو چاہتا ہے۔

جنہوں نے واضح کر دیا کہ محب اگرچہ عمل اور مقام میں کم ہو وہ روز قیامت اپنے محبوب کے ساتھ ہو گا جب کہ ان احادیث کے پس منظر میں اس کی تصریح تھی۔ کتنی بلند نصیبی اور اعلیٰ بختی ہے کہ انسان آپ ﷺ سے کامل اور سچی محبت کی وجہ سے روز قیامت آپ ﷺ کے ساتھ ہو' اس حقیقت کی وضاحت حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ کا واقعہ بھی کر رہا ہے۔ جو مختلف طرق سے مروی ہے ہم اسے اختصار کے ساتھ بیان کر دیتے ہیں' حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کے خادم اور محب تھے' جس دن وہ آپ ﷺ کی زیارت نہ کر لیتے ان پر دنیا تنگ ہو جایا کرتی' گھر سے نکلتے ہی آپ ﷺ کو تلاش کرتے یا جہاں بھی ملاقات ہوتی زیارت کرتے' ایک دن سوچنے لگے یہ دنیا میں حال ہے آخرت میں کیا بنے گا؟ اگر ثوبان رضی اللہ عنہ جنت میں ہوا تو رسول اللہ ﷺ اعلیٰ علیین میں ہوں گے اور ثوبان عام مسلمانوں کے ساتھ' اگر خدانخواستہ ثوبان دوزخ میں چلا گیا تو پھر کبھی بھی آپ ﷺ کی زیارت نصیب نہ ہو گی۔ اس فکر نے حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ کو پریشان کر دیا حتیٰ کہ یہ مرض بن گیا جس کی وجہ سے ان کا رنگ زرد پڑ گیا' رؤف و رحیم رسول اللہ ﷺ نے انہیں دیکھ کر فرمایا۔

مابک یا ثوبان؟ ابک من مرض؟ — ثوبان تجھے کیا ہو گیا' کیا تو بیمار ہے؟

عرض کرنے لگے۔

لا واللہ یا رسول اللہ ﷺ ما بی من مرض غیر انی اذا لم ارک فی الیوم — اللہ کی قسم یا رسول اللہ ﷺ کوئی بیماری نہیں جب آج دنیا میں

Marfat.com

تضیق بی الدنیا فاخرج.ابحث عنک حتی اراک

آپ ﷺ کی زیارت نہیں کر پاتا تو پریشان ہو جاتا ہوں۔ لیکن پھر حاضر ہو کر زیارت کر لیتا ہوں۔

مجھے آخرت یاد آ گئی اگر میں جنت میں گیا تو آپ ﷺ اعلیٰ علیین میں ہوں گے اور میں عام مسلمانوں کے ساتھ' اور اگر میں دوزخ میں گیا تو پھر کبھی بھی آپ ﷺ کی زیارت نہ کر پاؤں گا' اس پر آپ ﷺ نے خاموشی اختیار فرمائی' اللہ عزوجل نے یہ آیت مبارکہ نازل فرمائی۔

وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ ج وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا

(النساء ۔ ۶۹)

اور جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کا حکم مانے تو اسے ان کا ساتھ ملے گا جن پر اللہ نے فضل کیا بعض انبیاء اور صدیق اور شہید اور نیک لوگ یہ کیا ہی اچھے ساتھی ہیں۔

تو محب کو اس کے محبوب کے ساتھ جمع کر دیا جائے گا' آپ ﷺ کے مطیع اور فرمانبردار کو آپ ﷺ کی سنگت عطا کی جائے گی اور یہ انعام یافتہ لوگ انبیاء' صدیقین' شہدا اور صالحین جنت میں آپ ﷺ کے ساتھی ہوں گے اور یہ رفاقت کتنی اعلیٰ و احسن ہے۔ ہم بھی اللہ تعالیٰ سے یہ فضل عظیم مانگتے ہیں۔

ذٰلِكَ الْفَضْلُ مِنَ اللّٰهِ وَكَفٰى بِاللّٰهِ عَلِيْمًا

(النساء ۔ ۷۰)

یہ اللہ کا فضل ہے اور اللہ کافی ہے جاننے والا

Marfat.com

فصل کا خاتمہ

وہ محبت جو صاحب محبت کو نفع دیتی ہے وہ وہی ہے جو آپ ﷺ کے ساتھ نفس' والد' ولد' اھل' مال اور تمام لوگوں سے بڑھ کر ہو' ایسی محبت ہی صاحب محبت کی ذات پر اثر کرتی ہے' اسی سے اس کے نفس' قلب' قالب' عبادت' اتباع اور طاعت پر آثار کا اظہار ہوتا ہے اور یہی محبت شرعیہ ہے اور یہ محبت طبعی نہیں جس کا مدعی پر کوئی اثر نہیں ہوتا' یہ محبت والد کی ولد سے' ولد کی والد سے' خاوند و بیوی اور عاشق و معشوق والی محبت میں ہے' یہ وہ محبت ہے ہی نہیں بلکہ یہ تو اس سے کہیں بلند ہے۔ یہ تو مسلمان اور اس کے رسول ﷺ کے درمیان ایمانی رابطہ ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی اتباع کا نتیجہ ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ سے وصل کا سبب ہے۔ یہ محبت صاحب محبت کو محبوب کی کامل طاعت اور اس کے پیغام کی کامل طور پر بجا آوری پر مجبور کرتی ہے۔ یہ وفا کی علامت ہے اور مسلمان پر رسول اللہ ﷺ کے جو حقوق ہیں ان میں سے کچھ کا،کچھ بدلہ ہے۔ یہ محبت انسان کو اللہ تعالیٰ اور اس کے حبیب ﷺ کی طاعت عطا کرتی ہے۔ محب کا وجود بغیر فرمانبرداری کے متصور ہی نہیں' طاعت میں اضافہ' محبت میں اضافہ ہے۔

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِىْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ (آل عمران ۔ ۳۱)

اے محبوب تم فرما دو کہ لوگو اگر تم اللہ کو دوست رکھتے ہو تو میرے فرمانبردار ہو جاؤ اللہ تمہیں دوست رکھے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

جب ہم معاشرہ میں مسلمانوں کو دیکھتے ہیں تو یہاں بڑا واضح تضاد اور تناقض پایا جاتا ہے۔ بہت سے محبت نبی ﷺ کا دعویٰ رکھنے والے سود خور ہیں' بہت سے محبت نبی ﷺ کا دعوی کرنے والے شرابی ہیں' بہت سے دعویٰ کرنے والے بندوں کے حقوق غصب

Marfat.com

کرتے ہیں' بہت سے محبت رسول ﷺ کا دعویٰ کرنے والے عقائد و اعمال میں غلط ہو چکے ہیں۔

جب ان سے پوچھا جائے کیا تم رسول اللہ ﷺ سے محبت رکھتے ہیں تو فی الفور کہیں گے' میں دل و جاں سے آپ ﷺ پر فدا اور قربان الی غیر ذالک۔ ایسی محبت سے کامل طاعت اور اتباع تام کہاں حاصل ہوتی ہے؟ ہاں ہم یہ عقیدہ ہرگز نہیں رکھتے کہ مسلمان معصوم ہوتا ہے کیونکہ رسول اللہ ﷺ کے بعد یہ شان کسی کی نہیں' انسان خطا کار ہے ہاں جسے اللہ تعالیٰ کی حفاظت اور توفیق نصیب ہو جائے جب اس سے کوئی غلطی واقع ہو جائے وہ اللہ تعالیٰ سے معافی مانگے' لیکن گناہوں میں داخل ہو کر سرکش ہو جاتا اس سے تو یہ خطرہ لاحق ہو جاتا ہے کہ کہیں انسان کا ایمان ہی زائل نہ ہو جائے والعیاذ باللہ تعالیٰ۔

محبت نبی ﷺ میں سب سے زیادہ کمال صحابہ کرام کو حاصل ہے۔ یہاں ان تمام کا تذکرہ تو ممکن نہیں تفصیل کے لئے ہماری کتاب "الشوق الی رسول اللہ ﷺ من الجذع الی ثوبان" کا مطالعہ کیجئے وہاں میں نے حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ کا واقعہ اور آیت کریمہ ومن یطع اللہ و الرسول کا شان نزول بھی بیان کیا ہے۔ کیونکہ یہ صحابی ان مبارک ہستیوں کی معیت کے مستحق بن چکے ہیں۔ شاید وہ صدیقین یا شہدا یا صالحین سے ہیں اور یہ کیوں نہ ہو؟ تواتر کے ساتھ آپ ﷺ سے یہ فرمان ثابت ہے۔

انت مع من احببت — تم اسی کے ساتھ ہو گے جس کے ساتھ تمہیں محبت ہے۔

یہاں ہم صرف صحابہ کرام میں سے ایک کی محبت پر گفتگو کریں گے کیونکہ تمام کے احوال کے بیان کے لئے کئی جلدیں درکار ہیں' ہم ان کی سچی محبت کے بعض نمونے سامنے لاتے ہیں تاکہ ہم اپنے احوال پر غور کر سکیں۔

Marfat.com

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ تمام مسلمانوں کے سربراہ

سب سے عزیز چیز انسان کے ہاں اس کی جان' اولاد اور مال ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کئی مقامات پر تذکرہ جہاد میں نفس کو مال سے پہلے ذکر فرمایا ہے جیسا کہ دیگر مقامات پر جہاد بالمال کا ذکر جہاد بالنفس پر مقدم رکھا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

اِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰى مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنْفُسَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ بِاَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ ؕ (التوبہ - ۱۱۱)

بیشک اللہ نے مسلمانوں سے ان کے مال اور جان خرید لئے ہیں اس بدلے پر کہ ان کے لئے جنت ہے۔

ایک مقام پر فرمایا۔

لٰكِنِ الرَّسُوْلُ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ جٰهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ ؕ (التوبہ - ۸۸)

لیکن رسول اور جو ان کے ساتھ ایمان لائے انہوں نے اپنے مالوں اور جانوں سے جہاد کیا۔

سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اپنی بیٹی سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا نکاح رسول اللہ ﷺ سے کروا دیا تو وہ تمام اہل ایمان کی والدہ قرار پائیں۔

رہا مال کا معاملہ تو آپ رضی اللہ عنہ نے کئی دفعہ سارا مال خرچ کر دیا خواہ وہ مدینہ کی طرف ہجرت ہو یا مدینہ منورہ میں کوئی ضرورت پیش آئی ہو۔

۱۔ اس سلسلہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ ہمیں رسول اللہ ﷺ نے مال صدقہ کرنے کا حکم دیا ان دنوں میرے پاس مال کی فراوانی تھی میں نے سوچا اس موقع پر میں ابوبکر رضی اللہ عنہ سے بازی لے جاؤں گا۔ میں نے آدھا مال حاضر کر دیا آپ ﷺ نے پوچھا اہل کے لئے کیا چھوڑ آئے ہو؟ عرض کیا اس کے برابر چھوڑ آیا ہوں۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سارا مال لے آئے آپ ﷺ نے پوچھا گھر والوں کے لئے کیا چھوڑا؟ عرض کیا۔

ابقیت لھم اللہ و رسولہ

میں ان کے لئے اللہ اور اس کا

Marfat.com

رسول ﷺ چھوڑ آیا ہوں۔

تو میں نے کہا میں کبھی بھی ابوبکر رضی اللہ عنہ سے بازی نہیں لے جا سکتا' اسے ابوداؤد' ترمذی' حاکم' دارمی اور بزار نے نقل کیا۔

۲۔ ابن حبان نے صحیح میں سند صحیح کے ساتھ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا۔

انفق ابوبکر علی رسول اللّٰہ ﷺ اربعین الفا — حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں چالیس ہزار درہم خرچ کئے۔ (ابن حبان' ۱۵ = ۲۷۴)

اسی لئے آپ ﷺ نے فرمایا جتنا فائدہ مجھے ابوبکر رضی اللہ عنہ کے مال نے دیا اس قدر کسی کے مال نے نہیں دیا۔

بکی ابوبکر وقال ما انا و مالی الا لک — حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ رو پڑے اور عرض کرنے لگے میں اور میرا مال آپ ﷺ ہی کا تو ہے۔

اسے امام احمد' ترمذی' نسائی' ابن ابی شیبہ' ابن حبان نے اسانید صحیح کے ساتھ روایت کیا۔ ترمذی نے اسے حسن کہا۔

۳۔ حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے منقول واقعہ کا آخری حصہ ہے جس میں رسول اللہ ﷺ نے حضرت عمر سے فرمایا جب اللہ تعالیٰ نے مجھے تمہاری طرف مبعوث فرمایا تو تم نے میری تکذیب کی اور ابوبکر رضی اللہ عنہ نے میری تصدیق کی۔

وواسانی بنفسه وماله — اور اپنی جان و مال سے میرے ساتھ تعاون کیا۔ (البخاری' فضائل الصحابہ)

۴۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے ہے کہ آپ ﷺ نے مرض وصال کے خطبہ میں ارشاد فرمایا

انه لیس من الناس احد امن علی فی نفسه و ماله من ابی بکر بن ابی قحافة — لوگوں میں سب سے زیادہ مجھ پر جان و مال میں احسان کرنے والے

Marfat.com

(البخاری' کتاب الصلاۃ) ابوبکر ابن ابی قحافہ ہیں۔

رسول اللہ ﷺ پر آپ ﷺ کا مال و جان فدا کرنا اور ہر جگہ آپ ﷺ کو ہر شے سے مقدم رکھنا کئی مقامات اور جگہوں میں ثابت ہے۔ جب کفار قریش نے آپ ﷺ کو پریشان کیا تو ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ہی آپ ﷺ کا دفاع کیا' بہت سے صحابہ سے آپ ﷺ کی یہ قربانیاں منقول ہیں۔ بعض میں اس کی تفصیل ہے کہ ان کو بالوں سے کس طرح کھینچا گیا بعض میں ہے کہ ان کو اتنا پیٹا گیا کہ چہرہ مسخ ہو گیا' بے ہوشی طاری ہوئی حتی کہ قوم نے محسوس کیا کہ وصال ہو گیا ہے ہم یہاں ایک روایت پر اکتفا کر رہے ہیں۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حرم کعبہ میں نماز پڑھ رہے تھے' عقبہ بن ابی معیط آیا' اس نے آپ ﷺ کی گردن مبارک میں کپڑا ڈالا اور سخت کھینچا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اسے کاندھوں سے پکڑ کر دور کرتے ہوئے کہا۔

اتقتلون رجلا ان یقول ربی اللہ (غافر ۔ ۲۸) کیا ایک مرد کو اس پر مارے ڈالتے ہو کہ وہ کہتا ہے میرا رب اللہ ہے۔

حضرت اسماء اور حضرت انس رضی اللہ عنہما سے مروی روایت میں ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو چھوڑ کر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو پکڑ لیا' حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کا بیان ہے

فرجع الینا ابوبکر فجعل لایمس شیئا من غدائرہ الا رجع معہ (مجمع الزوائد' ۶ = ۱۵) جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ لوٹے تو ان کے سر اقدس کو ہاتھ لگانے سے بال جھڑ جاتے تھے۔

ہجرت کے موقعہ پر رسول اللہ ﷺ سے محبت اور آپ کی قربانی بھی مثالی ہے۔ اپنے آپ کو ہجرت سے روکے رکھا' جب آپ ﷺ نے ہجرت کی اطلاع دی تو اس پر خوشی میں رو دیئے پھر ہجرت میں آپ ﷺ کا ساتھ دیا اول سے آخر تک' جبل ثور کی غار میں بھی' حضرت عبداللہ بن ابی بکر اور حضرت اسماء بنت ابی بکر اور خادم ابوبکر عامر

Marfat.com

بن فہیرہ رضی اللہ عنہم کی خدمات قابل توجہ ہیں۔ غار کے دھانے پر مشرکین کو دیکھ کر آپ ﷺ کے بارے میں حضرت ابوبکر پریشان ہو گئے تو آپ ﷺ نے حوصلہ دیا اور فرمایا۔

ما ظنک یا ابابکر باثنین اللہ ثالثھما؟ — اے ابوبکر تمہاری کیا رائے ہے ان دو کے بارے میں جن کے ساتھ تیسرا اللہ تعالیٰ ہو۔

تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیات مبارکہ نازل فرمائیں۔

اِلَّا تَنْصُرُوْهُ فَقَدْ نَصَرَهُ اللّٰهُ اِذْ اَخْرَجَهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ثَانِيَ اثْنَيْنِ اِذْهُمَا فِي الْغَارِ اِذْ يَقُوْلُ لِصَاحِبِهٖ لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا فَاَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِيْنَتَهٗ عَلَيْهِ وَاَيَّدَهٗ بِجُنُوْدٍ لَّمْ تَرَوْهَا وَجَعَلَ كَلِمَةَ الَّذِيْنَ كَفَرُوا السُّفْلٰى ؕ وَكَلِمَةُ اللّٰهِ هِيَ الْعُلْيَا ؕ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ

(التوبہ ۔ ۴۰)

اگر تم محبوب کی مدد نہ کرو تو بیشک اللہ نے ان کی مدد فرمائی جب کافروں کی شرارت سے انہیں باہر تشریف لے جانا ہوا صرف دو جان سے جب وہ دونوں غار میں تھے جب اپنے یار سے فرماتے تھے غم نہ کھا بیشک اللہ ہمارے ساتھ ہے تو اللہ نے اس پر اپنا سکینہ اتارا اور ان فوجوں سے اس کی مدد کی جو تم نے نہ دیکھیں اور کافروں کی بات نیچے ڈالی اللہ ہی کا بول بالا ہے۔ اور اللہ غالب حکمت والا ہے۔

راستہ میں کس طرح چلے' کبھی آپ ﷺ کے دائیں' کبھی بائیں' کبھی آگے اور کبھی پیچھے حتیٰ کہ سراقہ بن مالک آ کر ملا' بدر کے دن آپ ﷺ کے ساتھ خیمہ میں ان کے سوا کوئی نہ تھا' جب کوئی کافر آپ ﷺ کے قریب آنے کی کوشش کرتا تو تلوار سے اس پر حملہ آور ہوتے وہاں بہت سے واقعات رو پذیر ہوئے جو آپ رضی اللہ عنہ کی سچی محبت پہ دلالت کرتے ہیں۔ پیچھے بھی ایسی روایات آئی ہیں جب ان کے سامنے آپ ﷺ کا ذکر

Marfat.com

ہوتا تو رو پڑتے۔ حتی کہ منقول ہے۔

انه مات بالسل

آپ ﷺ کا وصال ہجر میں لاغری کی وجہ سے ہوا۔

یہ بھی منقول ہے۔

انه مات کمدا او حزنا

آپ ﷺ حضور ﷺ کے وصال کے غم میں فوت ہوئے۔

رسالتماب ﷺ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا مقام بیان فرمایا۔ حضور ﷺ کے بارے میں جو کچھ ان کے دل میں تھا انہوں وہ بیان کر دیا' حضرت ابو سعید خدری سے مروی ہے رسول اللہ ﷺ منبر پر جلوہ افروز ہوئے اور فرمایا ایک بندہ ہے جسے اللہ تعالیٰ نے اختیار دیا ہے وہ چاہے تو دنیا کو پسند کر لے چاہے تو بارگاہ خداوندی کو قبول کرے۔ اس پر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ رو پڑے اور کہنے لگے

فدیناک با بائنا و امهاتنا

ہمارے آباء و مائیں آپ ﷺ کی ذات پر قربان

ہمیں تعجب ہوا لوگوں نے کہا آپ ﷺ نے کسی بندے کا تذکرہ فرمایا ہے اور انہوں نے یہ کہنا شروع کر دیا ہمارے آباء اور مائیں آپ ﷺ پر قربان حالانکہ جس ہستی کو اختیار دیا گیا تھا وہ خود رسول اللہ ﷺ ہی تھے اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ہم سے زیادہ علم و معرفت رکھنے والے تھے۔

رسول اللہ ﷺ نے آپ کے بارے میں فرمایا۔

ان امن الناس علی فی صحبته وماله ابابکر ولو کنت متخذا خلیلا من امتی لا تخذت ابابکر الاخلة الاسلام' لا یبقین فی المسجد خوخة الاخوخة ابی بکر

(البخاری' مناقب الانصار)

وقت اور مال کے لحاظ سے جس نے سب سے زیادہ خدمت کی ہے وہ ابوبکر ہے اگر میں امت میں سے کسی کو خلیل بناتا تو ابوبکر کو بناتا مگر خلت اسلام ہے مسجد میں ابوبکر کے خوخہ کے علاوہ کسی کا باقی نہ رہے۔

Marfat.com

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی الفاظ یہ ہیں۔

ولكنه اخى وصاحبى وقد اتخذ الله عزوجل صاحبكم خليلا (المسلم' فضائل الصحابہ)

لیکن وہ میرے بھائی اور ساتھی ہیں' تمہارے صاحب کو اللہ عزوجل نے اپنا خلیل بنا رکھا ہے۔

اسی بنا پر صدیق رضی اللہ عنہ کا لقب پایا' صاحب ٹھہرے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کئی مقامات اور مجالس میں ان کے درجات کا تذکرہ فرمایا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آپ خلیفہ بنے۔ اللہ تعالیٰ ان کے اور دیگر صحابہ کے درجات مزید بلند فرمائے ہمیں ان سے محبت عطا فرمائے اور ان کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے کے نیچے جگہ عطا فرمائے۔

Marfat.com

Marfat.com

فصل دوم

طاعت نبوی اور انسان

Marfat.com

Marfat.com

طاعت کا مفہوم

طاعت کا لغوی معنی نرم ہونا' مطیع ہونا' یہ طاء' واؤ و عین کا مادہ' سنگت اور فرمانبرداری پر دلالت کرتا ہے۔ طاع' یطاع اور اطاع سبھی کا ایک ہی معنی ہے۔ اس کے لئے نرم ہونا' اس کے لئے جھک جانا تو طاعت کسی کا حکم مان لینا' اس کے حکم کو بجا لانا اور اسی کی سنگت اختیار کرنا ہے' طاعت یا تو رضا' خوشی' قناعت اور محبت و دلی رغبت سے ہو گی تو اس وقت وہ مطیع کو بغیر کسی جبر و مجبوری کے فرمانبردار بنائے گی یا وہ کسی مجبوری و امر کے خوف کے باعث ہو گی اب اس کا سبب خارجی ہے اور وہ آمر کی سطوت اور اس کا خوف ہے۔ ان دونوں حالتوں اور ان پر مرتب ہونے والے اثر کے درمیان فرق ہے۔ پہلی طاعت کا چشمہ مطیع کے اندر ہے وہ بطور محبت' رغبت' اختیار اور رضا ہے جب کہ دوسری خوف' عذاب اور گرفت و انتقام کی وجہ سے ہے' یہی وجہ ہے دوسری کبھی ختم ہو جاتی ہے۔ مثلاً جب آمر غائب ہو جائے یا کہیں دور ہو لیکن پہلی طاعت ہمیشہ قائم رہتی ہے۔ وہ متخلف یا منقطع نہیں ہوتی اس کا سرچشمہ خارجی نہیں بلکہ مطیع کی ذات ہے۔ ہاں کبھی اس میں اسباب متعددہ کی وجہ سے ضعف آ سکتا ہے لیکن بالکلیۃ اس کا اختتام نہیں ہوتا' سچا مومن مسلم بطور محبت اور ذوق و شوق سے طاعت کرتا ہے' ہاں وہ خوف و ڈر کی وجہ سے طاعت کرتا ہے مگر اس وقت جب اس سے کوتاہی ہو جائے' اور نبی اکرم ﷺ کی طاعت اولاً اللہ تعالیٰ کی طاعت ہی ہے اس لئے کہ آپ ﷺ کو اسی نے بھیجا ہے' اس نے آپ ﷺ کی طاعت اور آپ ﷺ کے احکام کو بجا لانے کا حکم دیا ہے۔ تو جس نے بھی آپ ﷺ کی طاعت کی اس نے اللہ تعالیٰ کی ہی طاعت کی۔ جس نے آپ ﷺ کی نافرمانی کی اس نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی' اسی لئے قرآن مجید میں متعدد مقامات پر اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی طاعت ایک ہی نص اور ایک ہی پس منظر میں بیان ہوئی ہیں جیسا کہ اس کا بیان آ رہا ہے۔

Marfat.com

انشاء اللہ تعالیٰ

اس کے ساتھ محبت' رغبت اور فرمانبرداری کو بھی شامل کر لیا جائے تو سچے مومن کے نفس پر سب سے بڑا اثر یہی طاعت ہے۔ پہلے بیان ہو چکا ہے کہ ایمان کی حلاوت پانے کے لئے یہ شرط ہے کہ اللہ تعالیٰ کے رب ہونے اور حضور ﷺ کے رسول ہونے کو دل و جاں سے قبول کیا جائے' یہ بات سب سے بڑی دلیل ہے کہ حلاوت طاعت کا باعث ہے کیونکہ ایمان کو طاعت لازم ہے' قرآن کریم نے طاعت کی دونوں اقسام کی طرف اشارہ فرمایا ہے۔ خوشی سے یا مجبوری سے' اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

ثُمَّ اسْتَوٰٓى اِلَى السَّمَآءِ وَهِىَ دُخَانٌ فَقَالَ لَهَا وَلِلْاَرْضِ ائْتِيَا طَوْعًا اَوْ كَرْهًا ؕ قَالَتَآ اَتَيْنَا طَآئِعِيْنَ

(حم السجدۃ ۔ ۱۱)

پھر آسمان کی طرف قصد فرمایا اور وہ دھواں تھا تو اس سے اور زمین سے فرمایا کہ دونوں حاضر ہو خوشی سے چاہے ناخوشی سے دونوں نے عرض کی کہ ہم رغبت کے ساتھ حاضر ہوئے۔

جب یہ جماد کا حال ہے۔ تو انسان کا حال کیا ہونا چاہئے؟ اسے کس قدر طاعت بجا لانی چاہئے۔ اس بات کو ذہن نشین رکھیئے کہ عبادت بھی یا تو خوشی سے ہوتی یا مجبوراً جیسا کہ طاعت۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

وَلَهٗٓ اَسْلَمَ مَنْ فِى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ طَوْعًا وَّكَرْهًا

(آل عمران ۔ ۸۳)

اور اسی کے حضور گردن رکھے ہیں جو کوئی آسمانوں اور زمین میں ہیں خوشی سے چاہے مجبوری سے۔

دوسرے مقام پر ہے۔

وَلِلّٰهِ يَسْجُدُ مَنْ فِى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ طَوْعًا وَّكَرْهًا وَّظِلٰلُهُمْ بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ

(الرعد ۔ ۱۵)

اور اللہ ہی کو سجدہ کرتے ہیں جتنے آسمانوں اور زمین میں ہیں خوشی سے خواہ مجبوری سے اور ان کی

Marfat.com

پر چھائیاں ہر صبح و شام۔

سجدہ' مظاہر عبادت میں سے اعلیٰ مظہر ہے۔

حضور ﷺ کی طاعت عبادت بلکہ سب سے اہم عبادت ہے۔ اگر اس کے لزوم اور اس کی مخالفت حرام ہونے پر نصوص وارد نہ بھی ہوتیں تب بھی یہ طاعت لازم و فرض تھی۔ کیونکہ یہ شرط ایمان ہے تو اس کا کتنا بلند مقام ہو گا جب اس کے بارے میں کتاب اللہ کے اندر متعدد نصوص وارد ہیں' کسی میں طاعت کا حکم ہے کسی جگہ آپ ﷺ کی طاعت کو اللہ تعالیٰ کی طاعت سے ملایا گیا ہے۔ کسی جگہ آپ ﷺ کی اتباع کا حکم ہے۔ کسی جگہ آپ ﷺ کی تعلیمات سے تمسک کا حکم ہے۔ ہر معاملہ کو آپ ﷺ کی طرف لوٹانے اور آپ ﷺ کے فیصلہ کو دل و جان سے تسلیم کرنے کا حکم ہے۔ کسی جگہ آپ ﷺ کے حکم پر فی الفور حاضر ہونے کا ارشاد ہے۔ بلکہ اللہ تعالیٰ نے تو حضور ﷺ کی طاعت و بیعت کو اپنی طاعت و بیعت قرار دیا ہے۔ کتاب اللہ میں متعدد مقامات پر حضور ﷺ کی نافرمانی' آپ ﷺ سے آگے بڑھنا' آپ ﷺ سے تنازع اور مخالفت کو حرام فرمایا گیا بلکہ اس شخص کے ایمان کی نفی فرما دی جو آپ ﷺ کے حکم و امر کو تسلیم نہیں کرتا اور اس شخص کو کافر کہا گیا جو آپ ﷺ سے مخاصمت اور مخالفت کرتا ہو' ہم اب مختلف عنوانات کے تحت آیات مبارکہ اور ان کی مختصر تشریح ذکر کریں گے اس امید پر کہ اللہ تعالیٰ ہماری مدد فرمائے اور اسے قبول و پسند فرمائے' جو کچھ ہم لکھ رہے ہیں کہیں ہمارے خلاف یہ حجت نہ بن جائے بلکہ یہ روز قیامت ہمارے لئے مدد اور حجت ثابت ہو' ہمیں حضور ﷺ کی شفاعت' آپ ﷺ کی معیت اور جنت نعیم میں آپ ﷺ کی صحبت عطا فرمائے بے شک وہ قادر مطلق ہے۔ اور اسی سے مانگا جاتا ہے۔

ا۔ آپ ﷺ کی صورت میں اللہ تعالیٰ نے اہل ایمان پر خصوصی احسان فرمایا

اللہ تعالیٰ نے اہل ایمان پر دو اہم احسان فرمائے ہیں ایک تو انہیں ایمان کی توفیق عطا فرمائی اور دوسرے اپنے نبی' صفی اور حبیب ﷺ کو رسولِ اسلام بنا کر مبعوث فرمایا

Marfat.com

ان دونوں چیزوں کا اللہ تعالیٰ نے احسان جتایا ہے۔ ہر مسلمان صاحب ایمان کے لئے ان دونوں احسانوں کا ہونا لازم و ضروری ہے اگر ان میں ایک نہ ہو تو ایمان صحیح نہیں

اللہ تعالیٰ نے ایمان کو بطور احسان فرمایا۔

يَمُنُّوْنَ عَلَيْكَ اَنْ اَسْلَمُوْا ط قُلْ لَّا تَمُنُّوْا عَلَيَّ اِسْلَامَكُمْ بَلِ اللّٰهُ يَمُنُّ عَلَيْكُمْ اَنْ هَدٰكُمْ لِلْاِيْمَانِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ

(الحجرات ۔ ۱۷)

وہ تم پر احسان جتاتے ہیں کہ مسلمان ہو گئے تم فرماؤ اپنے اسلام کا احسان مجھ پر نہ رکھو بلکہ اللہ تم پر احسان رکھتا ہے کہ اس نے تمہیں اسلام کی ہدایت کی اگر تم سچے ہو۔

دوسرے مقام پر اپنے نبی ﷺ کو بصورت احسان بیان فرمایا۔

لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ

(آل عمران ۔ ۱۶۴)

بیشک اللہ کا بڑا احسان ہوا مسلمانوں پر کہ ان میں انہیں میں سے ایک رسول بھیجا جو ان پر اس کی آیتیں پڑھتا ہے اور انہیں پاک کرتا ہے اور انہیں کتاب و حکمت سکھاتا ہے اور وہ اس سے پہلے کھلی گمراہی میں تھے۔

ایک اور مقام پر فرمایا

هُوَالَّذِيْ بَعَثَ فِي الْاُمِّيّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَ يُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ

(الجمعہ ۔ ۲)

وہی ہے جس نے ان پڑھوں میں انہی میں سے ایک رسول بھیجا کہ ان پر اس کی آیتیں پڑھتے ہیں اور انہیں پاک کرتے ہیں اور انہیں کتاب و حکمت کا علم عطا فرماتے ہیں اور بیشک وہ اس سے پہلے

Marfat.com

ضرور کھلی گمراہی میں تھے۔

لوگ گمراہی میں تھے' اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کے سبب انہیں ہدایت عطا فرمائی اور ان کی ہدایت کیا ہے؟ فقط آپ ﷺ کی اتباع' طاعت' فرمانبرداری' اور آپ ﷺ کے احکام کا نفاذ' اس لئے اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کی ذات اقدس کو اہل ایمان پر احسان فرمایا کیونکہ اس نے انہیں ہدایت آپ ﷺ کے واسطہ سے دی ہے۔

یہ دونوں احسانات آپس میں متلازم ہیں اور کسی بھی مومن مسلم کا دل ان دونوں سے خالی نہیں ہو سکتا کیونکہ یہ "لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ" ہے۔ یہ دونوں اللہ تعالیٰ کے بندوں پر احسان ہیں اور پہلی نعمت (توحید) دوسری کے واسطہ اور سبب سے ہے۔ اور وہ رسول اللہ ﷺ کی ذات اقدس ہے جنہوں نے اس کی دعوت دی۔

وَاِنَّکَ لَتَهْدِیْٓ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ○ صِرَاطِ اللّٰهِ

اور بیشک تم ضرور سیدھی راہ بتاتے ہو اللہ کی راہ

(الشوریٰ - ۵۲ - ۵۳)

صراط مستقیم سے مراد' اللہ کا راستہ ہے جو اللہ تعالیٰ کی ذات اقدس کی طرف رہنمائی کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ بندوں کے دلوں میں ہدایت پیدا فرمانے والا ہے۔ اسی لئے اس کی طرف دعوت دینے والے اور اس کی اثر دعوت پر احسان جتلایا۔ صحابہ کرام نے اس احسان کو مانا' جانا اور اس کی خوب قدر کی' حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ ﷺ صحابہ کی مجلس میں تشریف لائے' فرمایا۔

ما اجلسکم؟ یہاں کیوں اکٹھے ہو؟

عرض کیا

جلسنا نذکر اللہ و نحمدہ علی ما ھدانا لدینہ ومن علینا بک

ہم اللہ تعالیٰ کا ذکر اور اس پر شکر کرنے کے لئے کہ اس نے ہمیں اپنے دین کی ہدایت بخشی اور آپ ﷺ کی صورت میں احسان فرمایا۔

Marfat.com

آپ ﷺ نے فرمایا۔

ان اللہ عزوجل بیاھی بکم الملائکۃ — اللہ جل شانہ تم پر فرشتوں میں فخر فرما رہا ہے۔ (النسائی' کتاب ادب القاضی)

ایک موقعہ پر جب آپ ﷺ نے تمام مال غنیمت تالیف قلب کی خاطر کچھ لوگوں کو عنایت فرما دیا تو انصار کو نہ دیا' بعض نئے مسلمانوں نے نہ ملنے پر افسوس کا اظہار کیا تو آپ ﷺ نے خطبہ دیا اس میں مختلف چیزوں کا تذکرہ کیا جس کے جواب میں صحابہ نے بار بار یہی کلمات کہے ہمارا کچھ نہیں۔

اللہ ورسولہ امن — یہ تمام اللہ اور اس کے رسول ﷺ کا احسان ہے۔

جیسا کہ حضرت عبداللہ بن زید بن عاصم رضی اللہ عنہ سے مروی روایت میں تفصیل موجود ہے۔ (البخاری' کتاب المغازی)

جب آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کا خصوصی احسان ہیں اور اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو یہ احسان بھی جتایا ہے تو آپ ﷺ کی اتباع و طاعت اور فرمانبرداری کا کیا مقام ہو گا؟ حالانکہ آپ ﷺ کی ذات اقدس تو ایسا سراپا احسان ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے جتایا ہے' اور اسی طرح آپ ﷺ کی نافرمانی' حکم کی مخالفت اور اس سے دوری کتنی بڑی اور قابل مذمت ہو گی حالانکہ آپ ﷺ وہ احسان ہیں جس کو اللہ تعالیٰ نے اپنی خصوصی رحمت فرمایا ہے۔

۲۔ یہ ایمان کہ آپ ﷺ اللہ کے رسول ہیں

ہم نے اس موضوع پر "بدعۃ دعوی الاعتماد علی الکتاب دون السنہ" میں بڑی تفصیلی گفتگو کی ہے' یہاں کچھ نصوص ذکر کئے دیتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے مخلوق میں سے کسی کو وہ مقام نہیں عطا فرمایا جو اس نے اپنے نبی اور صفی حبیب ﷺ کو عطا فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کے دین' فرض اور کتاب کو بلند مقام عطا فرماتے ہوئے آپ ﷺ کو اپنے دین کا علم بتایا' آپ ﷺ کی طاعت فرض فرمائی

Marfat.com

اور آپ ﷺ کی معصیت کو حرام قرار دیا' آپ ﷺ کی فضیلت کو اس طرح واضح فرمایا کہ اپنی ذات پر ایمان کو' حضور ﷺ کی ذات پر ایمان سے متصل فرمایا' حضور ﷺ پر ایمان لانے کا حکم دیا اور اللہ تعالیٰ نے یہ اعلان فرما دیا کہ جو آپ ﷺ کی ذات اقدس پر ایمان نہیں لائے گا وہ کافر اور دائمی دوزخی ہے' یہاں خصوصی توجہ کے لائق یہ بات ہے کہ اکثر آیات میں اللہ تعالیٰ نے اپنی ذات کے ساتھ ایمان لانے کے ساتھ ہی آپ ﷺ پر ایمان کو متصلاً" بیان فرمایا ہے۔

۱ - يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَالْكِتٰبِ الَّذِيْ نَزَّلَ عَلٰى رَسُوْلِهٖ وَالْكِتٰبِ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ مِنْ قَبْلُ وَمَنْ يَّكْفُرْ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا بَعِيْدًا

(النساء - ۱۳۶)

اے ایمان والو ایمان رکھو اللہ اور اللہ کے رسول پر اور اس کتاب پر جو اپنے اس رسول پر اتاری اور اس کتاب پر جو پہلے اتاری اور جو نہ مانے اللہ اور اس کے فرشتوں اور کتابوں اور رسولوں اور قیامت کو تو وہ ضرور دور کی گمراہی میں پڑا۔

۲ - يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَاٰمِنُوْا بِرَسُوْلِهٖ يُؤْتِكُمْ كِفْلَيْنِ مِنْ رَّحْمَتِهٖ وَيَجْعَلْ لَّكُمْ نُوْرًا تَمْشُوْنَ بِهٖ وَيَغْفِرْ لَكُمْ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ

(الحدید - ۲۸)

اے ایمان والو اللہ سے ڈرو اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ وہ اپنی رحمت کے دو حصے تمہیں عطا فرمائے گا اور تمہارے لئے نور کر دے گا جن میں چلو گے اور تمہیں بخش دے گا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

۳ - اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَاَنْفِقُوْا مِمَّا جَعَلَكُمْ مُّسْتَخْلَفِيْنَ فِيْهِ ۭ فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَاَنْفَقُوْا لَهُمْ اَجْرٌ كَبِيْرٌ ۝ وَمَا لَكُمْ

اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور اس کی راہ میں کچھ وہ خرچ کرو جس میں تمہیں اوروں کا

Marfat.com

لَا تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ ۚ وَالرَّسُوْلُ يَدْعُوْكُمْ لِتُؤْمِنُوْا بِرَبِّكُمْ وَقَدْ اَخَذَ مِيْثَاقَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝٨

(الحدید ' ۷ - ۸)

جانشین کیا تو جو تم میں ایمان لائے اور اس کی راہ میں خرچ کیا ان کے لئے بڑا ثواب ہے۔ اور تمہیں کیا ہے کہ اللہ پر ایمان نہ لاؤ حالانکہ یہ رسول تمہیں بلا رہے ہیں کہ اپنے رب پر ایمان لاؤ اور بیشک وہ تم سے پہلے ہی عہد لے چکا ہے اگر تمہیں یقین ہو۔

۴ ۔ ایک مقام پر کفار کا رد اور انہیں آپ ﷺ کی ذات پر ایمان لانے کا حکم یوں دیا۔

زَعَمَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَنْ لَّنْ يُّبْعَثُوْا ۭ قُلْ بَلٰى وَ رَبِّيْ لَتُبْعَثُنَّ ثُمَّ لَتُنَبَّؤُنَّ بِمَا عَمِلْتُمْ ۭ وَذٰلِكَ عَلَي اللّٰهِ يَسِيْرٌ ۝ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَالنُّوْرِ الَّذِيْٓ اَنْزَلْنَا ۭ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ۝٨

(التغابن ' ۷ - ۸)

کافروں نے بکا کہ وہ ہرگز نہ اٹھائے جائیں گے تم فرماؤ کیوں نہیں میرے رب کی قسم تم ضرور اٹھائے جاؤ گے پھر تمہارے کو تک تمہیں جتا دیئے جائیں گے اور یہ اللہ کو آسان ہے تو ایمان لاؤ اللہ اور اس کے رسول ﷺ اور اس نور پر جو ہم نے اتارا اور اللہ تمہارے کاموں سے خبردار ہے۔

۵ ۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ کو یہ حکم دیا کہ آپ ﷺ یہ اعلان فرما دیں کہ میری دعوت تمام لوگوں کے لئے ہے اور ان کو اس پر ایمان لانا اور اس کی اتباع لازم و ضروری ہے۔

قُلْ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ جَمِيْعَا ۨ الَّذِيْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

تم فرماؤ اے لوگو ! میں تم سب کی طرف اس اللہ کا رسول ہوں کہ

Marfat.com

لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ الَّذِيْ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَكَلِمٰتِهٖ وَاتَّبِعُوْهُ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ

(الاعراف ـ ۱۵۸)

آسمانوں اور زمین کی بادشاہی اسی کو ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں جلائے اور مارے تو ایمان لاؤ اللہ اور اس کے رسول بے پڑھے غیب بتانے والے پر کہ اللہ اور اس کی باتوں پر ایمان لاتے ہیں اور ان کی غلامی کرو کہ تم راہ پاؤ۔

۶ ـ اَلَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ النَّبِيَّ الْاُمِّيَّ الَّذِيْ يَجِدُوْنَهٗ مَكْتُوْبًا عِنْدَهُمْ فِي التَّوْرٰةِ وَالْاِنْجِيْلِ يَاْمُرُهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهٰهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبٰتِ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبٰٓئِثَ وَيَضَعُ عَنْهُمْ اِصْرَهُمْ وَالْاَغْلٰلَ الَّتِيْ كَانَتْ عَلَيْهِمْ فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِهٖ وَعَزَّرُوْهُ وَنَصَرُوْهُ وَاتَّبَعُوا النُّوْرَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ مَعَهٗٓ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ

(الاعراف ـ ۱۵۷)

وہ جو غلامی کریں گے اس رسول بے پڑھے غیب کی خبریں دینے والے کی جسے لکھا ہوا پائیں گے اپنے پاس توریت اور انجیل میں وہ انہیں بھلائی کا حکم دے گا اور برائی سے منع فرمائے گا اور ستھری چیزیں ان کے لئے حلال فرمائے گا اور گندی چیزیں ان پر حرام کرے گا اور ان پر سے وہ بوجھ اور گلے کے پھندے جو ان پر تھے اتارے گا تو وہ جو اس پر ایمان لائیں اور اس کی تعظیم کریں اور اسے مدد دیں اور اس نور کی پیروی کریں جو اس کے ساتھ اترا وہی با مراد ہوئے۔

وہ کیسے آپ ﷺ پر ایمان نہیں لائیں گے حالانکہ ان سے آپ ﷺ کے بارے میں عہد لیا گیا ہے۔

Marfat.com

۷ ۔ لہٰذا اس شخص کو اللہ تعالیٰ نے کافر قرار دیا ہے۔ جو اس کے رسول ﷺ پر ایمان نہیں لاتا۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

وَمَنْ لَّمْ يُؤْمِنْ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ فَاِنَّآ اَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ سَعِيْرًا

(الفتح ۔ ۱۳)

اور جو ایمان نہ لائے اللہ اور اس کے رسول ﷺ پر تو بیشک ہم نے کافروں کے لئے بھڑکتی آگ تیار کر رکھی ہے۔

۸ ۔ اور اسی لئے اللہ تعالیٰ نے سچے مومن کی یہ صفت بیان فرمائی ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ پر ایمان رکھتا ہے۔

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَاِذَا كَانُوْا مَعَهٗ عَلٰٓى اَمْرٍ جَامِعٍ لَّمْ يَذْهَبُوْا حَتّٰى يَسْتَاْذِنُوْهُ

(النور ۔ ۶۲ اور الحجرت ۱۵)

ایمان والے تو وہی ہیں جو اللہ اور اس کے رسول پر یقین لائے اور جب رسول کے پاس کسی ایسے کام میں حاضر ہوئے ہوں جن کے لئے جمع کئے گئے ہوں تو نہ جائیں جب تک ان سے اجازت نہ لے لیں۔

تو جو اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے لیکن اس کے رسول ﷺ پر نہ لائے وہ مومن نہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ پر ایمان کا تقاضا اس کی طرف رہنمائی کرنے والے کی تعریف و ثنا اور اللہ تعالیٰ کے حکم کو بجا لانا ہے اور اللہ تعالیٰ کی طاعت اور اس کے حکم کو بجا لانا' اس کے رسول ﷺ پر ایمان لانا اور آپ ﷺ کے حکم کی بجا آوری آپ ﷺ کی طاعت ہی ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے خود اس بات کا حکم دیا ہے تو جو آپ ﷺ پر ایمان نہیں لائے گا اس نے نہ تو اللہ تعالیٰ کی طاعت کی نہ وہ اللہ تعالیٰ کا حکم بجا لایا۔ ایسا شخص تو اس ہستی کا نافرمان ہے جو اللہ عزوجل کی طرف رہنمائی کر رہی ہے اور وہ اپنے اوپر اللہ تعالیٰ کی نعمت کا انکار کر رہا ہے۔

۹ ۔ اور یہ اس لئے بھی کہ اللہ تعالیٰ نے ایمان باللہ اور ایمان بالرسول کو نفع بخش

Marfat.com

تجارت اور اللہ تعالیٰ کے عذاب سے نجات بھی بتایا ہے۔
جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰى تِجَارَةٍ تُنْجِيْكُمْ مِّنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ ⑩ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَ تُجَاهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ⑪ يَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَيُدْخِلْكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ وَمَسٰكِنَ طَيِّبَةً فِيْ جَنّٰتِ عَدْنٍ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ

(الصف، ۱۰ - ۱۲)

اے ایمان والو کیا میں بتا دوں وہ تجارت جو تمہیں دردناک عذاب سے بچا لے ایمان رکھو اللہ اور اس کے رسول پر اور اللہ کی راہ میں اپنے مال و جان سے جہاد کرو یہ تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم جانو وہ تمہارے گناہ بخش دے گا اور تمہیں باغوں میں لے جائے گا جن کے نیچے نہریں رواں اور پاکیزہ محلوں میں جو بسنے کے باغوں میں ہیں یہی بڑی کامیابی ہے۔

۱۰ - اور اس لئے بھی کہ اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کو ڈر سنایا ہے جو اس کے رسول ﷺ پر ایمان نہیں لاتے کہ اگر وہ آپ ﷺ پر ایمان لے آئیں یہ ان کے لئے بہت ہی بہتر ہے۔ ارشاد فرمایا۔

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَكُمُ الرَّسُوْلُ بِالْحَقِّ مِنْ رَّبِّكُمْ فَاٰمِنُوْا خَيْرًا لَّكُمْ وَاِنْ تَكْفُرُوْا فَاِنَّ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا

(النساء - ۱۷۰)

اے لوگو تمہارے پاس یہ رسول حق کے ساتھ تمہارے رب کی طرف سے تشریف لائے تو ایمان لاؤ اپنے بھلے اور اگر تم کفر کرو تو بیشک اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے اور اللہ علم و حکمت والا ہے۔

۱۱ - جب اللہ تعالیٰ نے جنات کا ایک گروہ آپ ﷺ کی خدمت میں بھیجا انہوں نے

Marfat.com

قرآن سنا اور اپنی قوم کی طرف انہیں ڈرانے کے لئے گئے تو انہوں نے کہا۔

يٰقَوْمَنَآ اَجِيْبُوْا دَاعِيَ اللّٰهِ وَاٰمِنُوْا بِهٖ يَغْفِرْ لَكُمْ مِّنْ ذُنُوْبِكُمْ وَيُجِرْكُمْ مِّنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ ﴿٣١﴾ وَمَنْ لَّا يُجِبْ دَاعِيَ اللّٰهِ فَلَيْسَ بِمُعْجِزٍ فِي الْاَرْضِ وَلَيْسَ لَهٗ مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءُ اُولٰٓئِكَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ

(الاحقاف ۔ ۳۱ ۔ ۳۲)

اے ہماری قوم اللہ کے منادی کی بات مانو اور اس پر ایمان لاؤ کہ وہ تمہارے کچھ گناہ بخش دے اور تمہیں دردناک عذاب سے بچا لے اور جو اللہ کے منادی کی بات نہ مانے وہ زمین میں قابو سے نکل کر جانے والا نہیں اور اللہ کے سامنے اس کا کوئی مددگار نہیں وہ کھلی گمراہی میں ہیں۔

۱۲ ۔ اسی لئے جو لوگ اللہ تعالیٰ اور آپ ﷺ کی ذات اقدس پر ایمان نہیں لائے ان کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو جہاد کا حکم دیا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا مجھے لوگوں سے جہاد کا حکم دیا ہے۔

حتی یشھدوا ان لا الہ الا اللہ وان محمد رسول اللہ

(البخاری، کتاب الایمان)

یہاں تک کہ وہ اعلان کریں اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور حضرت محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔

س حدیث میں لفظ شہادت آیا ہے اور یہ قول سے کہیں بڑھ کر ہے۔ کیونکہ توحید اور آپ ﷺ کی رسالت کی گواہی سے ہر مخالف و معارض کی نفی ہو جاتی ہے۔ اسی وجہ سے ان دونوں شہادتوں کی سب سے پہلے (مسلمان کرتے وقت) دعوت دی جاتی ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے ہے جب رسول اللہ ﷺ نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو یمن بھیجا تو فرمایا۔

دعھم الی شہادۃ ان لا الہ الا اللہ وانی ول اللہ

(البخاری، کتاب الزکاۃ)

لوگوں کو اس بات کی دعوت دو کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں۔

Marfat.com

بخاری و مسلم میں یہ الفاظ بھی ہیں۔

فلیکن اول ماتدعوھم الیہ عبادۃ اللہ فاذا عرفوا اللہ فاخبرھم

پہلے ان کو عبادت الٰہی کی دعوت دو جب اللہ کو پہچان لیں تو پھر دیگر باتوں کے بارے میں بتاؤ۔

اس سے اللہ تعالیٰ کی توحید اور اس کے رسول مصطفیٰ ﷺ کی رسالت کا اذعان و یقین ہی مراد ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کے مبلغ تو آپ ﷺ ہی ہیں اسی لئے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا۔

ان من سمع بہ ﷺ ثم لم یؤمن بہ ﷺ الا ادخلہ اللہ تعالیٰ النار

جس نے میرے بارے میں سن لیا مگر ایمان نہ لایا تو اسے اللہ تعالیٰ دوزخ میں لے جائے گا۔ (المسلم، کتاب الایمان)

یہ تمام نصوص شریفہ، حضور ﷺ کی طاعت کے لزوم اور آپ ﷺ کے اقوال مبارکہ کے حجت ہونے پر شاھد ہیں کیونکہ آپ ﷺ پر ایمان کہ آپ ﷺ رسول ہیں۔ یہ اس ایمان کی فرع ہے جو اللہ تعالیٰ کے الہ ہونے پر ہے کیونکہ اس ایمان کو بھی اللہ تعالیٰ نے ہی لازم فرمایا ہے تو جس طرح رسول پر ایمان بغیر ایمان باللہ کے صحیح نہیں اسی طرح وہ ایمان بغیر طاعت صحیح نہیں کیونکہ جس طرح اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ پر ایمان لانا لازم فرمایا ہے اس طرح آپ ﷺ کی طاعت بھی لازم فرمائی ہے۔ پھر جو اللہ کی طرف رہنمائی کر رہا ہے وہی اس کی طرف داعی ہے تو اگر آپ ﷺ کی طاعت درست نہیں تو ایمان بھی درست نہ ہو گا تو ایمان فرض و ضروری ہے تو طاعت بطریق اولیٰ فرض و لازم ہو گی۔

۳۔ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کی طاعت کو اپنی طاعت قرار دیا ہے۔

آپ ﷺ کی طاعت کے لزوم و فرضیت پر ایک یہ چیز بھی دلیل ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو اپنا رسول بنایا ہے، آپ ﷺ کی طرف وحی فرمائی، آپ ﷺ کی تائید کی،

Marfat.com

آپ ﷺ کو معصوم و محفوظ رکھا اور اپنے تک پہنچنے کے لئے واسطہ بنایا' آپ ﷺ کے لئے یہ جائز رکھا کہ اللہ تعالیٰ کی مراد کے مطابق شریعت بیان فرمائیں۔ اور لوگوں پر آپ ﷺ کی طاعت فرض فرما دی' یہ طاعت ایمان کے لئے شرط ہے اسی لئے جو اللہ تعالیٰ پر ایمان لایا لیکن اس کے رسول ﷺ پر ایمان نہ لایا تو وہ مومن نہیں اگرچہ وہ نماز پڑھے' روزے رکھے اور اپنے آپ کو مسلمان کہتا پھرے' اسی طرح جس نے اللہ تعالیٰ کی طاعت کی لیکن اس کے رسول ﷺ کی نہ کی تو وہ بھی مومن نہیں اگرچہ بنتا پھرے۔

قرآن کریم کی بہت سی آیات میں رسول اللہ ﷺ کی رسالت پر بشارت ہے بلکہ بعض میں تو آپ ﷺ کی ذات اقدس کو سراپا رسالت قرار دیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا

(الاحزاب ۔ ۴۰)

محمد ﷺ تمہارے مردوں میں کسی کے باپ نہیں ہاں اللہ کے رسول اور سب نبیوں کے پچھلے اور اللہ سب کچھ جانتا ہے۔

دوسرے مقام پر فرمایا۔

وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ

(آل عمران ۔ ۱۴۴)

اور محمد ﷺ ایک رسول ہیں ان سے پہلے اور رسول ہو چکے۔

تیسرے مقام پر فرمایا۔

اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّ نَذِيْرًا ۙ﴿۸﴾ لِّتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتُعَزِّرُوْهُ وَتُوَقِّرُوْهُ وَتُسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّ اَصِيْلًا ﴿۹﴾

(الفتح ' ۸ ۔ ۹)

بیشک ہم نے تمہیں بھیجا حاضر و ناظر اور خوشی اور ڈر سنانے والا تاکہ اے لوگو تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور رسول کی تعظیم و توقیر کرو اور صبح و شام اللہ کی پاکیزگی بولو۔

Marfat.com

تو اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو مبشر اور نذیر بنا کر بھیجا تاکہ لوگ اللہ تعالیٰ پر اور آپ ﷺ پر ایمان لائیں اور آپ ﷺ کی تعظیم و توقیر کریں' یہ تعظیم و توقیر' آپ ﷺ کی طاعت' محبت اور احکام کی بجا آوری کے بغیر نہیں ہو سکتی' جو آپ ﷺ کا نافرمان ہے' وہ مطیع نہیں' نہ اس نے آپ ﷺ کی تعظیم کی اور نہ توقیر' نہ اس نے آپ ﷺ کے پیغام کو سنا کیونکہ جو نذیر کی طاعت کر لیتا ہے وہ محفوظ ہو جاتا ہے اور جو نافرمانی کرتا ہے وہ ہلاک ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو نافرمانی کے لئے رسول نہیں بلکہ طاعت کے لئے بنایا ورنہ آپ ﷺ کو نذیر کا مقام نہ دیا جاتا۔

۴۔ اللہ کے حکم پر آپ ﷺ کی طاعت ہے

اللہ تعالیٰ نے اپنے رسولان کرام کی طاعت کے لزوم کی علت و حکمت یہ بیان فرمائی ہے۔ کہ وہ اللہ تعالیٰ کے رسول اور پیغام سنانے والے ہیں' اس کی وجہ ان کا انسان ہونا یا مرد ہونا یا خوبصورت اشکال والا ہونا نہیں' ان کی طاعت فقط اس لئے کہ انہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغام کے لئے منتخب فرمایا ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے چنے ہوتے ہیں' وہ اللہ تعالیٰ اور اس کی مخلوق کے درمیان واسطہ ہیں' ان پر وحی ان کے حسب استعداد اور اہلیت نازل کی گئی۔ وہ بندوں کی اللہ تعالیٰ کی طرف رہنمائی کرتے ہیں' وہ اس کی طرف صراط مستقیم کی نشاندہی کرتے ہیں' اللہ تعالیٰ کی ذات اقدس پر دلائل و براہین پیش کرتے ہیں' اس کے عقاب' نار اور ناراضگی سے ڈراتے ہیں' مطیع کو سعادت' جنت' رضا اور رضوان کی بشارت دیتے ہیں۔ اس وجہ سے ان کی طاعت اور ان کے احکام کا بجا لانا لازم ہوتا ہے کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کی طرف بھیجے ہوئے ہیں اگر لوگ ان کی طاعت نہیں کرتے تو انہوں نے ان کے بھیجنے والے کی طاعت نہیں کی کیونکہ رسول ﷺ کی طاعت دراصل بھیجنے والے کی طاعت ہے' اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے۔

وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا لِيُطَاعَ بِاِذْنِ اللّٰهِ — اور ہم نے کوئی رسول نہ بھیجا مگر
وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ — اس لئے کہ اللہ کے حکم سے اس

Marfat.com

فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا (النساء ـ ۶۴)

کی اطاعت کی جائے اور اگر جب وہ اپنی جانوں پر ظلم کریں تو اے محبوب تمہارے حضور حاضر ہوں اور پھر اللہ سے معافی چاہیں تو ضرور اللہ کو بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں۔

اللہ تعالیٰ نے ارسال رسل کو طاعت کے ساتھ منحصر فرما دیا ہے تو جو رسول کی طاعت نہیں کرتا اس نے اس کے بھیجنے والے کی طاعت نہیں کی اور وہ اللہ تعالیٰ کی ذات اقدس ہے۔ پھر یہاں یہ ذھن نشین رہے کہ رسول کی طاعت' اللہ تعالیٰ کے اذن' امر' تقدیر اور مشیت سے ہی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جب کوئی رسول ایسا بھیجا ہی نہیں جس کی طاعت اس کی امت پر لازم نہ کی ہو تو ان تمام رسولوں کے سربراہ اور امام ﷺ کی طاعت کا عالم کیا ہو گا؟ جو ان کی جانوں سے بھی بڑھ کر ان کے خیرخواہ اور ان کے قریب و حقدار ہیں۔

توبہ کو معلق کر دیا

یہی وجہ ہے اللہ تعالیٰ نے نافرمانوں اور گنہ گاروں کی توبہ کو ایک شرط کے ساتھ معلق کر دیا ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کی طلب بخشش (شفاعت) کے ساتھ توبہ اور استغفار کریں جب وہ توبہ کریں گے اور آپ ﷺ بھی ان کے لئے استغفار چاہیں تو وہ اللہ کو تواب و رحیم پائیں گے یعنی توبہ قبول ہو جائے گی۔

۵ ـ ثواب و عقاب' بعثت انبیاء پر موقوف ہے

جب آسمانوں' زمین اور پہاڑوں نے امانت اٹھانے سے معافی مانگ لی تو اسے حضرت آدم علیہ السلام نے اٹھا لیا' اللہ تعالیٰ نے ان کی پشت سے ان کی اولاد کو پیدا فرما کر ان سے یہ عہد لیا کہ وہ اللہ تعالیٰ پر ایمان لائیں گے اور اس کے ساتھ کسی کو کبھی بھی شریک نہیں ٹھہرائیں گے اللہ تعالیٰ کا ارشاد مبارک ہے۔

Marfat.com

وَاِذْ اَخَذَ رَبُّکَ مِنْ بَنِیْٓ اٰدَمَ مِنْ ظُھُوْرِھِمْ ذُرِّیَّتَھُمْ وَاَشْھَدَ ھُمْ عَلٰٓی اَنْفُسِھِمْ اَلَسْتُ بِرَبِّکُمْ قَالُوْا بَلٰی شَھِدْنَا

(الاعراف ۔ ۱۷۲)

اور اے محبوب یاد کرو جب تمہارے رب نے اولاد آدم کی پشت سے ان کی نسل نکالی اور انہیں خود ان پر گواہ کیا کیا میں تمہارا رب نہیں سب بولے کیوں نہیں ہم گواہ ہوئے۔

یہ عالم خلق میں ہوا پھر اللہ تعالیٰ نے انہیں عالم شہادت و وجود کی طرف پیدا فرمایا۔ اس پر حدیث قدسی شاھد ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔ اھل نار پر روز قیامت عذاب کم کر دیتا ہوں کیا وہ تمام دنیا فدیہ میں دیدے گا؟ بندے کہے گا "ہاں" اللہ فرمائے گا میں نے تجھ سے اس سے بہت آسان شے کا ارادہ کیا تھا جب تو صلب آدم تھا کہ میرے ساتھ کسی کو شریک نہ بنانا تو نے میرے ساتھ شریک نہ بنانے سے انکار کر دیا تھا۔ (البخاری' کتاب الرقاق)

اللہ تعالیٰ نے اپنی حکمت کے تحت حضرت آدم و حوا علیہما السلام کو زمین پر اتار دیا اور انسان کے ساتھ اس کا نفس ہے جو اسے برائی کی دعوت دیتا ہے۔ شیطان بھی حضرت آدم اور ان کی اولاد کا دشمن بن گیا پھر انسان کے ساتھ اس کی چاہتیں خواہشات اور شہوات ہیں پھر اس پر بھول بھی طاری ہوتی ہے۔ ان تمام نے مل کر انسان کو اس عہد قطعی سے غافل کر دیا جو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں کیا تھا کہ میں تجھ پر ایمان لاؤں گا اور شریک نہیں ٹھہراؤں گا' اطاعت کروں گا نافرمانی نہیں کروں گا تو اس سے بھول جانے والے انسان کے لئے کسی یاد دہانی کروانے والے کی ضرورت ہے جو اس معاہدہ کو یاد کرواتا رہے اس پر ایمان کی گواہی دیتا رہے اور توحید کی جس کے بارے میں بات ہوئی تھی۔ جیسا کہ کسی ایسے منذر کی ضرورت ہے جو شرک جیسی لعنت سے بچائے اور اس کفر سے جس سے منع کیا گیا تھا' اللہ تعالیٰ سے دور ہونے سے بچائے جن کا انجام دوزخ کا عذاب ہے۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ' اس لئے اللہ تعالیٰ رسول بھیجے بغیر کسی پر عذاب

Marfat.com

نہیں فرماتا تاکہ حجت قائم ہو جائے اسے وعدہ یاد دلا دیا جائے۔ اور عذاب سے بچ جائے اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِيْنَ حَتّٰى نَبْعَثَ رَسُوْلًا (بنی اسرائیل ۔ ۱۵)

اور ہم عذاب کرنے والے نہیں جب تک رسول نہ بھیج لیں۔

دوسرے مقام پر فرمایا۔

وَمَا كَانَ رَبُّكَ مُهْلِكَ الْقُرٰى حَتّٰى يَبْعَثَ فِيْٓ اُمِّهَا رَسُوْلًا يَّتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِنَا وَمَا كُنَّا مُهْلِكِي الْقُرٰٓى اِلَّا وَاَهْلُهَا ظٰلِمُوْنَ (القصص ۔ ۵۹)

اور تمہارا رب شہروں کو ہلاک نہیں کرتا جب تک ان کے اصل مرجع میں رسول نہ بھیجے جو ان پر ہماری آیتیں پڑھے اور ہم شہروں کو ہلاک نہیں کرتے مگر جب کہ ان کے مساکن ستم گار ہوں

یہ تمام اس لئے ہے تاکہ لوگ پھر عذر نہ کر سکیں عہد پر طویل زمانہ گزر جانے کی وجہ سے وہ ہمیں بھول گیا اس لئے ہر امت اور ہر بستی میں رسول بھیجے ورنہ اللہ تعالیٰ کی حجت مخلوق پر قائم تھی۔ بصورت قدرت کی نشانیاں' آیات بینات اور اس کا عدم سے وجود میں لانا اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

قُلْ فَلِلّٰهِ الْحُجَّةُ الْبَالِغَةُ فَلَوْ شَآءَ لَهَدٰىكُمْ اَجْمَعِيْنَ (الانعام ۔ ۱۴۹)

تم فرماؤ تو اللہ ہی کی حجت پوری ہے تو وہ چاہتا تو سب کی ہدایت فرماتا۔

اللہ تعالیٰ نے خود واضح فرما دیا کہ رسولوں کے بعد لوگوں کے پاس کوئی عذر نہ ہو گا۔

لِئَلَّا يَكُوْنَ لِلنَّاسِ عَلَى اللّٰهِ حُجَّةٌۢ بَعْدَ الرُّسُلِ (النساء ۔ ۱۶۵)

کہ رسولوں کے بعد اللہ کے یہاں لوگوں کو کوئی عذر نہ رہے۔

رسولوں کا آنا جیسے انسان پر حجت ہے اسی طرح جنات کے لئے بھی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے

Marfat.com

ارشاد فرمایا

يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اَلَمْ يَاْتِكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ يَقُصُّوْنَ عَلَيْكُمْ اٰيٰتِىْ وَيُنْذِرُوْنَكُمْ لِقَآءَ يَوْمِكُمْ هٰذَا ؕ قَالُوْا شَهِدْنَا عَلٰٓى اَنْفُسِنَا وَغَرَّتْهُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا وَ شَهِدُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ اَنَّهُمْ كَانُوْا كٰفِرِيْنَ

(الانعام ـ ۱۳۰)

اے جنوں اور آدمیوں کے گروہ کیا تمہارے پاس تم میں سے رسول نہ آئے تھے تم پر میری آیتیں پڑھتے اور تمہیں یہ دن دیکھنے سے ڈراتے۔ کہیں گے ہم نے اپنی جانوں پر گواہی دی اور انہیں دنیا کی زندگی نے فریب دیا اور خود اپنی جانوں پر گواہی دیں گے کہ وہ کافر تھے۔

لیکن وقت فوت ہونے کے بعد اعتراف فائدہ مند نہیں ہو گا۔ جب اللہ نے انسانوں میں سے رسول بنائے اور انہیں لوگوں کی طرف پیغام دے کر بھیجا تو لوگوں پر ان کے ساتھ کفر کو حرام قرار دے دیا' انتخاب سے پہلے رسول بقیہ لوگوں کی طرح ہی تھے جب ان کو منتخب کر لیا گیا ان پر وحی نازل فرمائی حتیٰ کہ وہ اس کے پیغامبر اور اس کی شریعت لوگوں تک پہنچانے والے بن گئے' ان کو مخصوص صفات عطا کر دی گئیں' ان کے دعویٰ کے صدق پر دلائل و براہین قائم کر دیئے گے۔ ان کی تصدیق نہ کرنے والا کافر' ان کے اقوال کی تصدیق کرنے والا مومن' جو ان کے احکام بجا لائے گا وہ مطیع' جو ان کی مخالفت کرے گا وہ مخالفت کی نوعیت کے لحاظ سے عاصی ہو گا' یہ مطیع و عاصی' ثواب و عقاب کے اعتبار سے ہے' لیکن جب تعلق کی وجہ محبت و چاہت ہو تو وہ شان کے لحاظ سے اعلیٰ' مقام کے لحاظ سے بلند اور قدر کے اعتبار سے عظیم درجہ پر فائز ہو گی' صحابہ کرام کا تعلق رسول اللہ ﷺ سے یہی محبت والا تھا' جب اللہ تعالیٰ نے تمام امم سابقہ پر اپنے اپنے رسول کی طاعت لازم فرمائی ہے تو حضور نبی اکرم ﷺ کی طاعت کا مقام کتنا بلند ہو گا؟ آپ ﷺ پر تو سلسلہ نبوت و رسالت کو اور تمام ادیان کو آپ ﷺ کے دین پر ختم کر دیا گیا' تمام مخلوق پر آپ ﷺ پر ایمان اور آپ ﷺ کی طاعت' اتباع

Marfat.com

اور نصرت لازم فرما دی' آپ ﷺ تمام مخلوق سے افضل' تمام انبیاء و رسل سے اشرف تمام رسولوں اور کائنات کے سردار اور ثقلین کے نبی ہیں۔ ﷺ

۶۔ طاعت اللہ تعالیٰ کی نعمت ہے

کامیاب وہ ہے جسے اللہ کی توفیق نصیب ہو' سعید وہ جسے اللہ تعالیٰ سعادت مند بنا دے حالانکہ وہ بطن ام میں تھا' اللہ تعالیٰ ہی خیر کا ہادی اور توفیق دینے والا ہے' اس کی نعمتیں اتنی کثیر ہیں کہ انہیں گنا اور شمار نہیں کیا جا سکتا ان میں سے ایک اہم نعمت یہ ہے کہ اپنے صالحین بندوں کو اپنی اور اپنے رسول ﷺ کی طاعت کی توفیق دیتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ' صحابہ کرام سے آزادی اور مجبوری میں اور تنگی و آسانی میں' سمع و طاعت میں' دین کی مدد و نصرت' غلبہ دین اور اس کے ابلاغ پر بیعت لیتے تھے اور اللہ تعالیٰ نے اس نعمت کا ذکر فرمایا (اور یہ نعمت سمع و طاعت پر بیعت تھی) کہ یہ تمام کی تمام اللہ تعالیٰ کا انعام اور اس کی توفیق ہے۔ ارشاد فرمایا۔

وَاذْكُرُوا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَمِيْثَاقَهُ الَّذِيْ وَاثَقَكُمْ بِهٖٓ اِذْ قُلْتُمْ سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا وَاتَّقُوا اللّٰهَ ط اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ (المائدہ ۔ ۷)	اور یاد کرو اللہ کا احسان اپنے اوپر اور وہ عہد جو اس نے تم سے لیا جب کہ تم نے کہا ہم نے سنا اور مانا اور اللہ سے ڈرو بیشک اللہ دلوں کی بات جانتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے انہیں عظیم احسان جتلایا اور وہ نعمت عظیم یہ ہے کہ انہیں اسلام کی ہدایت دی' ان کی طرف یہ عظیم رسول مبعوث فرمایا اور بیعت کے وقت جو ان سے وعدے لئے گئے تھے مثلاً اتباع' نصرت اور سمع و طاعت اور انہوں نے جواباً کہا تھا ہم ان وعدوں کو قبول کرتے ہیں اور جو آپ ﷺ حکم دیں گے ہم اسے بجا لائیں گے اور جس سے روکیں گے ہم رک جائیں گے' اللہ تعالیٰ کے ان الفاظ پر غور کیجئے۔

ومیثقه الذی واثقکم به	اور وہ عہد جو اس نے تم سے لیا۔

حالانکہ بیعت حضور ﷺ لے رہے ہیں' آپ ﷺ ہی عہد باندھ رہے ہیں لیکن وجہ

Marfat.com

یہ ہے کہ آپ ﷺ اپنی طرف سے بولتے ہی نہیں آپ ﷺ کے بول تو سراپا وحی ہوتے ہیں اور صحابہ عرض کر رہے تھے سمعنا و اطعنا (ہم سمع و طاع قبول کرتے ہیں) اس وجہ سے اللہ نے اسے تمام کا تمام اللہ کی طرف سے بندوں پر نعمت قرار دیا اور یہ بات واضح کر رہی ہے کہ آپ ﷺ کی طاعت بذاتہ لازم ہے کیونکہ آپ ﷺ نے اس کا رسول ہونے کی حیثیت سے بیعت لی اور عہد لیا اور اللہ تعالیٰ نے اسے اہل ایمان پر اپنی نعمت قرار دیا۔

۷۔ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کی طاعت کا حکم دیا ہے

قرآن کریم کی متعدد آیات میں اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کی طاعت کا حکم دیا ہے۔ خصوصاً جو شخص اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ پر ایمان رکھتا ہو اسے آپ ﷺ کی طاعت کا پابند کر دیا گیا ہے۔ درج ذیل آیات میں مختلف الفاظ میں طاعت کا حکم ہے۔

۱۔ اِنَّمَا كَانَ قَوْلَ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذَا دُعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ اَنْ يَّقُوْلُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا ؕ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۵۱﴾ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيَخْشَ اللّٰهَ وَيَتَّقْهِ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ ﴿۵۲﴾ وَاَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ لَئِنْ اَمَرْتَهُمْ لَيَخْرُجُنَّ ؕ قُلْ لَّا تُقْسِمُوْا ۚ طَاعَةٌ مَّعْرُوْفَةٌ ؕ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ

(النور ۵۱، ۵۲)

مسلمانوں کی بات تو یہی ہے جب اللہ اور رسول کی طرف بلائے جائیں کہ رسول ان میں فیصلہ فرمائے کہ عرض کریں ہم نے سنا اور حکم مانا اور یہی لوگ مراد کو پہنچے اور جو حکم مانے اللہ اور اس کے رسول کا اور اللہ سے ڈرے اور پرہیز گاری کرے تو یہی لوگ کامیاب ہیں اور انہوں نے اللہ کی قسم کھائی اپنے حلف میں حد کی کوشش سے کہ اگر تم انہیں حکم دو گے تو وہ ضرور جہاد کو نکلیں گے تم فرماؤ قسمیں نہ کھاؤ موافق شرع

Marfat.com

حکم برداری چاہئے۔ اللہ جانتا ہے
جو تم کرتے ہو۔

ان تمام آیات میں رسول اللہ ﷺ کی طاعت کا حکم ہے۔ کسی آیت کے الفاظ یہ ہیں۔

قُلْ اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ (النور ۔ ۵۴) — تم فرماؤ حکم مانو اللہ کا اور حکم مانو رسول کا

کسی جگہ الفاظ یہ ہیں

وَاَطِیْعُو اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ (الانفال ۔ ۴۶) — حکم مانو اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) کا

طاعت رسول ﷺ کا عطف طاعت اللہ پر

کئی آیات میں رسول اللہ ﷺ کی طاعت کا عطف طاعت اللہ پر ہے۔ لیکن اس کی دو صورتیں ہیں۔

۱۔ اسم رسول ﷺ کا اسم جلالت پر عطف

اس کی بھی متعدد صورتیں ہیں۔

۱۔ اسم رسول کا اسم جلالت پر عطف اور طاعت کا حکم بصیغہ امر ہے۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

قُلْ اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَالرَّسُوْلَ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ الْکٰفِرِیْنَ (آل عمران ۔ ۳۲) — تم فرما دو کہ حکم مانو اللہ اور رسول کا پھر اگر وہ منہ پھیریں تو اللہ کو خوش نہیں آتے کافر۔

دوسرے مقام پر فرمایا۔

وَاَطِیْعُوا اللّٰہَ وَالرَّسُوْلَ لَعَلَّکُمْ تُرْحَمُوْنَ (آل عمران ۔ ۱۳۲) — اور اللہ و رسول ﷺ کے فرمانبردار رہو اس امید پر کہ تم رحم کئے جاؤ

تیسرے مقام پر فرمایا۔

فَاتَّقُوا اللّٰہَ وَاَصْلِحُوْا ذَاتَ بَیْنِکُمْ وَاَطِیْعُوا — تو اللہ سے ڈرو اور اپنے آپس میں

Marfat.com

اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗٓ اِنْ کُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ
(الانفال ۔ ۱)

میل (صلح صفائی) رکھو اور اللہ اور رسول کا حکم مانو اگر ایمان رکھتے ہو۔

چوتھے مقام پر ہے۔

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ وَلَا تَوَلَّوْا عَنْہُ وَاَنْتُمْ تَسْمَعُوْنَ
(الانفال ۔ ۲۰)

اے ایمان والو اللہ اور اس کے رسول کا حکم مانو اور سن سنا کر اس سے نہ پھرو۔

پانچویں مقام پر ہے۔

وَاَطِیْعُوا اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ وَلَا تَنَازَعُوْا فَتَفْشَلُوْا وَتَذْھَبَ رِیْحُکُمْ وَ اصْبِرُوْا اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ
(الانفال ۔ ۴۶)

اور اللہ اور اس کے رسول کا حکم مانو اور آپس میں جھگڑو نہیں کہ پھر بزدلی کرو گے اور تمہاری بندھی ہوئی ہوا جاتی رہے گی اور صبر کرو بے شک اللہ صبر والوں کے ساتھ ہے۔

چھٹے مقام پر ہے۔

ءَاَشْفَقْتُمْ اَنْ تُقَدِّمُوْا بَیْنَ یَدَیْ نَجْوٰکُمْ صَدَقٰتٍ ط فَاِذْ لَمْ تَفْعَلُوْا وَتَابَ اللّٰہُ عَلَیْکُمْ فَاَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ وَاَطِیْعُوا اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ وَاللّٰہُ خَبِیْرٌ م بِمَا تَعْمَلُوْنَ
(المجادلہ ۔ ۱۳)

کیا تم اس سے ڈرے کہ تم اپنی عرض سے پہلے کچھ صدقے دو پھر جب تم نے یہ نہ کیا اور اللہ نے اپنی مہر سے تم پر رجوع فرمائی تو نماز قائم رکھو اور زکوۃ دو اور اللہ اور اس کے رسول کے فرماں بردار رہو اور اللہ تمہارے کاموں کو جانتا ہے۔

بلکہ خطاب خصوصاً خواتین کو صیغہ امر میں ہے۔ اور لفظ رسول کا عطف باسم جلالت پر ہے اور ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

Marfat.com

وَاَقِمْنَ الصَّلٰوةَ وَاٰتِيْنَ الزَّكٰوةَ وَاَطِعْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ

اور نماز قائم رکھو اور زکوۃ دو اور اللہ اور اس کے رسول کا حکم مانو

(الاحزاب ۔ ۳۳)

ان آیات میں مختلف امور مثلاً عبادات' معاملات' صلح' جنگ' خدمت خلق حضور سے عرض و نیاز کا حکم ہے۔

۲ ۔ کچھ آیات میں مضارع کا صیغہ ہے اور وہ بھی معنی امر پر ہی محمول ہے۔ لیکن لفظ رسول کا عطف اسم جلالت پر ہی ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ يُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِىْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا وَذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ

اور جو حکم مانے اللہ اور اللہ کے رسول کا اللہ اسے باغوں میں لے جائے گا جن کے نیچے نہریں رواں ہمیشہ ان میں رہیں گے اور یہی بڑی کامیابی۔

(النساء ۔ ۱۳)

دوسرے مقام پر فرمایا۔

وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا

اور جو اللہ اور اس کے رسول کا حکم مانے تو اسے ان کا ساتھ ملے گا جن پر اللہ نے فضل کیا یعنی انبیاء اور صدیق اور شہید اور نیک لوگ یہ کیا ہی اچھے ساتھی ہیں۔

(النساء ۔ ٦٩)

تیسرے مقام پر فرمایا۔

وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيْمًا

اور جو اللہ اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کرے اس نے بڑی کامیابی پائی۔

(الاحزاب ۔ ۷۱)

Marfat.com

چوتھے مقام پر فرمایا۔

وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ يُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِىْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ وَمَنْ يَّتَوَلَّ يُعَذِّبْهُ عَذَابًا اَلِيْمًا

(الفتح ۔ ۱۷)

اور جو اللہ اور اس کے رسول کا حکم مانے اللہ اسے باغوں میں لے جائے گا جن کے نیچے نہریں رواں اور جو پھر جائے گا اسے دردناک عذاب فرمائے گا۔

پانچویں مقام پر ہے۔

وَالْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنٰتُ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ يَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَ يَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَ يُطِيْعُوْنَ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ اُولٰٓئِكَ سَيَرْحَمُهُمُ اللّٰهُ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ

(التوبہ ' ۷۱)

مومن مرد اور عورتیں آپس میں دوست ہیں نیکی کا حکم اور برائی سے روکتے ہیں نماز قائم' زکوۃ ادا کرتے ہیں اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی طاعت کرتے ہیں انہی پر اللہ تعالیٰ رحم فرمائے۔ بلاشبہ وہ غالب حکمت والا ہے۔

سچے اور مستحقِ رحمت اہل ایمان کی صفت یہ ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی طاعت اختیار کرتے ہیں اور یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اطلاع و خبر ہے جو ان صفات کو اپنانے کا حکم بھی ہے۔

۳ ۔ بعض آیات میں صیغہ طلب ہے اور عطف اسم رسول کا اسم جلالت پر ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

قَالَتِ الْاَعْرَابُ اٰمَنَّا قُلْ لَّمْ تُؤْمِنُوْا وَلٰكِنْ قُوْلُوْٓا اَسْلَمْنَا وَلَمَّا يَدْخُلِ الْاِيْمَانُ فِىْ قُلُوْبِكُمْ وَاِنْ تُطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ لَا يَلِتْكُمْ مِّنْ اَعْمَالِكُمْ شَيْئًا ۭ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ

(الحجرات ۔ ۱۴)

گنوار بولے ہم ایمان لائے تم فرماؤ تم ایمان تو نہ لائے ہاں یوں کہو کہ ہم مطیع ہوئے اور ابھی ایمان تمہارے دلوں میں کہاں داخل ہوا اور اگر تم اللہ اور اس کے رسول

Marfat.com

کی فرمانبرداری کرو گے تو تمہارے
کسی عمل کا تمہیں نقصان نہ دے
گا بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

یہاں ایمان ہی طاعت اور رسول اللہ ﷺ کے امر کو قبول کرنا ہے' اگر وہ رسول اللہ ﷺ کی اطاعت کر لیں اور آپ ﷺ کے اس حکم کو مان لیں کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پر ایمان لے آؤ تو اللہ تعالیٰ ان کے اعمال میں کوئی کمی نہیں فرمائے گا بلکہ ان کو فلاح کبیر بصورت گناہوں کی بخشش اور ان پر رحمت عطا فرمائے گا ان تمام مذکورہ آیات میں اللہ تعالیٰ نے لفظ "رسول اللہ" کا عطف لفظ "اللہ" پر حکم طاعت میں اشتراک کی وجہ سے فرمایا ہے اور یہ آپ ﷺ کا انتہائی اکرام ہے کیونکہ ہمارے علم کے مطابق اللہ تعالیٰ نے اپنے مبارک اسم کے ساتھ نبی اکرم ﷺ کے نام نامی ﷺ کے سوا کسی نبی کے نام کو اپنے ساتھ متصل نہیں فرمایا تو یہ بات واضح طور پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپ ﷺ کی طاعت کی اہمیت اور اللہ تعالیٰ کی طرف اس کے حکم پر دلالت کر رہی ہے جیسا کہ یہ بات بھی آشکار ہو رہی ہے کہ آپ ﷺ کی طاعت' اللہ تعالیٰ کی طاعت میں داخل ہے اور اس طاعت کا حکم اللہ تعالیٰ نے دے رکھا ہے۔

سنت نبویہ کا تعلق قرآن کریم سے تین طرح کا ہے۔ ان آیات سے متعلقہ دو ہیں۔

۱۔ ایک حکم قرآن میں ہو اور انہی الفاظ سے وہ سنت میں بھی بیان ہوا۔

۲۔ قرآن میں الفاظ حکم مجمل تھے۔ مثلاً واقیموا الصلوۃ' واتوا الزکوۃ' احل اللہ البیع و حرم الربوا' تو سنت نے اسے واضح کر دیا' یا سنت قرآن کے عام کو خاص اور اس کے مطلق حکم کو مقید کر دیتی ہے' تو سنت کے ساتھ استدلال قرآن کریم کے ساتھ ہی استدلال ہے کیونکہ یہ اس کے تابع اور حکم قرآن سے باہر نہیں۔

۲۔ طاعت رسول ﷺ کا طاعت اللہ پر عطف

اس پر متعدد آیات ہیں۔

۱۔ یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِیْعُوا اللّٰهَ اے ایمان والو حکم مانو اللہ کا اور

Marfat.com

وَاَطِيْعُوْا الرَّسُوْلَ وَاُولِى الْاَمْرِ مِنْكُمْ فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِىْ شَىْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَى اللّٰهِ وَالرَّسُوْلِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ذٰلِكَ خَيْرٌ وَّ اَحْسَنُ تَاْوِيْلًا

(النساء ـ ۱۵۹)

حکم مانو رسول کا اور ان کا جو تم میں حکومت والے ہیں پھر اگر تم میں کسی بات کا جھگڑا اٹھے تو اسے اللہ اور رسول کے حضور رجوع کرو اگر اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتے ہو یہ بہتر ہے اور اس کا انجام سب سے اچھا۔

اللہ تعالیٰ نے یہاں طاعت رسول ﷺ کا عطف اپنی طاعت پر فرمایا ہے' الوالامر کی طاعت کو' طاعت رسول ﷺ میں ہی شامل کر دیا ہے کیونکہ ان کی مستقل طاعت نہیں ان کی طاعت اس میں ہو گی جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے تابع ہو گی اسی لئے تنازع کے وقت معاملہ کو ان کی طرف لوٹانے کا حکم نہیں بلکہ اللہ کی کتاب کی طرف اور اس کے رسول ﷺ کی طرف (آپ ﷺ کی ظاہری حیات میں) اور وصال کے بعد آپ ﷺ کی سنت کی طرف لوٹانے کا حکم ہے۔

۲ ـ اِنَّمَا يُرِيْدُ الشَّيْطٰنُ اَنْ يُّوْقِعَ بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَآءَ فِى الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ وَيَصُدَّكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَعَنِ الصَّلٰوةِ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّنْتَهُوْنَ ﴿۹۱﴾ وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاحْذَرُوْا فَاِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَا عَلٰى رَسُوْلِنَا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ

(المائدہ' ۹۱ ـ ۹۲)

شیطان یہی چاہتا ہے کہ تم میں بیر اور دشمنی ڈلوا دے شراب اور جوئے میں اور تمہیں اللہ کی یاد اور نماز سے روکے تو کیا تم باز آئے اور حکم مانو اللہ کا اور حکم مانو رسول کا اور ہوشیار رہو پھر اگر تم پھر جاؤ تو جان لو کہ ہمارے رسول کا ذمہ صرف واضح طور پر حکم پہنچا دینا ہے۔

۳ ـ قُلْ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا عَلَيْهِ مَا حُمِّلَ وَعَلَيْكُمْ مَّا

تم فرماؤ حکم مانو اللہ کا اور حکم مانو رسول کا پھر اگر تم منہ پھیرو تو

Marfat.com

حُمِّلْتُمْ وَاِنْ تُطِيْعُوْهُ تَهْتَدُوْا ط وَمَا عَلَى الرَّسُوْلِ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ (النور ـ ۵۴)

رسول کے ذمہ وہی ہے جو اس پر لازم کیا گیا اور تم پر وہ ہے جس کا بوجھ تم پر رکھا گیا اور اگر رسول کی فرمانبرداری کرو گے۔ تو راہ پاؤ گے اور رسول کے ذمہ نہیں مگر صاف پہنچا دینا۔

تو آپ ﷺ کی طاعت' سراپا ہدایت ہے اور آپ ﷺ کی معصیت سراپا گمراہی اور ضلالت ہے۔

۴ ۔ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَلَا تُبْطِلُوْٓا اَعْمَالَكُمْ (محمد ـ ۳۳)

اے ایمان والو اللہ کا حکم مانو اور رسول کا حکم مانو اور اپنے عمل باطل نہ کرو۔

۵ ۔ وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ فَاِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَاِنَّمَا عَلٰى رَسُوْلِنَا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ (التغابن ـ ۱۲)

اور اللہ کا حکم مانو اور رسول کا حکم مانو پھر اگر تم منہ پھیرو تو جان لو کہ ہمارے رسول پر صرف صریح پہنچا دینا ہے۔

"واحذروا" کے الفاظ اللہ تعالیٰ کی طرف سے شدید دھمکی ہے اور "فان تولیتم" اور "فان تولوا" آپ ﷺ کی طاعت سے اعراض اور مخالفت کے خطرناک ہونے پر دال ہیں اور واضح کر رہے ہیں کہ کسی کے اعراض و انکار سے نبی اکرم ﷺ کو کوئی نقصان نہیں کیونکہ آپ ﷺ کی ذمہ داری تو بات دلائل سے واضح کرنا تھی جو آپ ﷺ نے کر دی نقصان تو خود اعراض' مخالفت اور نافرمانی کرنے والے کو ہے' جب عاقل اور صاحب فہم کو اس بات کا علم ہو گیا کہ جو ہستی آپ ﷺ سے اعراض و مخالفت پر عذاب کی وعید سنا رہی ہے وہ اللہ تعالیٰ ہے تو جو آپ ﷺ کی طاعت کو قبول کرے گا اور دل و جان سے فدا ہو گا' آپ ﷺ کی مخالفت و نافرمانی سے بچے گا اسے اللہ تعالیٰ کیا مقام عطا فرمائے گا۔ یہی وجہ ہے جب عاصی اور کفار (جنہوں نے دنیا میں رسول اللہ ﷺ کی

Marfat.com

نافرمانی کی ہو گی) دوزخ میں داخل ہوں گے تو وہ یہ تمنا کریں گے کاش ہم نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی طاعت کی ہوتی تو آج یہ عذاب الیم نہ دیکھتے۔

اللہ تعالیٰ نے فرما دیا ہے۔

اِنَّ اللّٰهَ لَعَنَ الْكٰفِرِيْنَ وَاَعَدَّ لَهُمْ سَعِيْرًا ﴿٦٤﴾ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا لَا يَجِدُوْنَ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا ﴿٦٥﴾ يَوْمَ تُقَلَّبُ وُجُوْهُهُمْ فِى النَّارِ يَقُوْلُوْنَ يٰلَيْتَنَآ اَطَعْنَا اللّٰهَ وَاَطَعْنَا الرَّسُوْلَا ﴿٦٦﴾ وَقَالُوْا رَبَّنَآ اِنَّآ اَطَعْنَا سَادَتَنَا وَكُبَرَآءَنَا فَاَضَلُّوْنَا السَّبِيْلَا ﴿٦٧﴾ رَبَّنَآ اٰتِهِمْ ضِعْفَيْنِ مِنَ الْعَذَابِ وَالْعَنْهُمْ لَعْنًا كَبِيْرًا

(الاحزاب ' ٦٤ - ٦٨)

بیشک اللہ نے کافروں پر لعنت فرمائی اور ان کے لئے بھڑکتی آگ تیار کر رکھی ہے۔ اس میں ہمیشہ رہیں گے اس میں نہ کوئی حمایتی پائیں گے نہ مددگار جس دن ان کے منہ الٹ الٹ کر آگ میں تلے جائیں گے کہتے ہوں گے ہائے کسی طرح ہم نے اللہ کا حکم مانا ہوتا اور رسول کا حکم مانا ہوتا اور کہیں گے اے ہمارے رب ہم اپنے سرداروں اور اپنے بڑوں کے کہنے پر چلے تو انہوں نے ہمیں راہ سے بہکا دیا اے ہمارے رب انہیں آگ کا دونا عذاب دے اور ان پر بڑی لعنت کر۔

تو آیات سابقہ میں طاعت کا عطف طاعت پر ہے جو واضح کر رہا ہے کہ آپ ﷺ کی طاعت مستقل طور پر لازم ہے یعنی وہ عمل جو آپ ﷺ نے جاری فرمایا اور قرآن میں وہ نہیں بلکہ وہ زائد ہے تو اس میں طاعت لازم ہو گی اور لفظ طاعت کا طاعت پر عطف اسی راز اور حقیقت کو واضح کیا گیا ہے۔ مثلاً عورت اور اس کی پھوپھی' عورت اور اس کی خالہ کو نکاح میں جمع کرنا حرام' نکاح متعہ' ہر ذی ناب درندے اور ذی مخلب پرندے وحشی حملد کا کھانا حرام ہیں' اس طرح بہت بیوع حرام ہیں' تلی و جگر اور

Marfat.com

مچھلی و مکڑی کا کھانا حلال ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ کی طاعت اور اس کے رسول ﷺ کی طاعت آپس میں متلازم ہیں۔ ان میں جدائی نہیں' ان میں سے جس نے کسی کا انکار کیا اس نے دوسری سے انکار اور کفر کیا' ان دونوں کو مانے بغیر ایمان درست نہیں اس لئے اللہ تعالیٰ نے متعدد آیات میں ایمان اور طاعت کے درمیان ربط و اتصال بیان فرمایا ہے۔ تو طاعت' ایمان کے لوازمات میں سے ہے۔ جیسا کہ محبت' ایمان کا لازم ہے۔ اسی لئے جب طاعت کا باعث محبت ہے تو وہ اولیٰ ہو گی اس بات سے کہ باعث خوف ہو اگرچہ دونوں کا وجود اجتماعی طور پر ضروری ہے۔

ان آیات نے یہ بھی واضح کر دیا ہے کہ آپ ﷺ کی طاعت مستقل طور پر مطلوب ہے۔ اس لئے یہ ثمرات و فوائد مترتب ہوتے ہیں جیسا کہ آ رہا ہے اور اس کے ترک پر عذاب و گرفت ہے۔

پھر تم نے یہ بھی دیکھا کہ ان آیات میں طاعت صرف امت مسلمہ کو ہی حکم نہیں بلکہ تمام مخلوق کو ہے کہ اگر انہوں نے طاعت نہ کی تو ان پر اللہ تعالیٰ کی لعنت' دائمی جہنم اور عذاب الیم ہے۔ کیونکہ انہوں نے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی طاعت کے بجائے اپنے اپنے لیڈروں اور قائدین کی اتباع کی ہاں ساتھ امت کو بھی طاعت کا حکم ہے۔ دوسروں کو پہلے ایمان پر طاعت کا ہے لیکن امت کو آپ ﷺ کی اتباع اور طاعت کا حکم ہے۔

۸۔ جنات کو آپ ﷺ کی طاعت کا حکم

سابقہ آیات میں اللہ تعالیٰ نے تمام مخلوق کو عموماً اور اس امت کو خصوصاً آپ ﷺ کی طاعت کا حکم دیا ہے جیسا کہ خواتین کے لئے بھی مخصوص حکم آیا۔

واطعن الله و رسوله — تم اطاعت کرو اللہ اور اس کے رسول کی

اسی طرح جنات کے لئے بھی حکم وارد ہے۔ تاکہ جن و انس دونوں کو حکم ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے۔

Marfat.com

وَاِذْ صَرَفْنَآ اِلَيْكَ نَفَرًا مِّنَ الْجِنِّ يَسْتَمِعُوْنَ الْقُرْاٰنَ ج فَلَمَّا حَضَرُوْهُ قَالُوْٓا اَنْصِتُوْا ج فَلَمَّا قُضِيَ وَلَّوْا اِلٰى قَوْمِهِمْ مُّنْذِرِيْنَ ﴿٢٩﴾ قَالُوْا يٰقَوْمَنَآ اِنَّا سَمِعْنَا كِتٰبًا اُنْزِلَ مِنْۢ بَعْدِ مُوْسٰى مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ يَهْدِيْٓ اِلَى الْحَقِّ وَاِلٰى طَرِيْقٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿٣٠﴾ يٰقَوْمَنَآ اَجِيْبُوْا دَاعِيَ اللّٰهِ وَاٰمِنُوْا بِهٖ يَغْفِرْ لَكُمْ مِّنْ ذُنُوْبِكُمْ وَيُجِرْكُمْ مِّنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ ﴿٣١﴾ وَمَنْ لَّا يُجِبْ دَاعِيَ اللّٰهِ فَلَيْسَ بِمُعْجِزٍ فِي الْاَرْضِ وَلَيْسَ لَهٗ مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءُ اُولٰٓئِكَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ

(الاحقاف ـ ۲۹ ـ ۳۲)

اور جب کہ ہم نے تمہاری طرف کتنے جن پھیرے کان لگا کر قرآن سنتے پھر جب وہاں حاضر ہوئے آپس میں بولے خاموش رہو پھر جب پڑھنا ہو چکا اپنی قوم کی طرف ڈر سناتے پلٹے بولے اے ہماری قوم ہم نے ایک کتاب سنی کہ موسیٰ کے بعد اتاری گئی اگلی کتابوں کی تصدیق فرمائی حق اور سیدھی راہ دکھاتی اے ہماری قوم اللہ کے منادی کی بات مانو اور اس پر ایمان لاؤ کہ وہ تمہارے کچھ گناہ بخش دے اور تمہیں دردناک عذاب سے بچا لے اور جو اللہ کے منادی کی بات نہ مانے وہ زمین میں قابو سے نکل کر جانے والا نہیں اور اللہ کے سامنے اس کا کوئی مددگار نہیں وہ کھلی گمراہی میں ہیں۔

ان آیات میں مطیع مومن کا ثواب اور جزا' گناہوں کی بخشش اور عذاب الیم سے محفوظ ہونا بیان ہوا ہے اور جو طاعت کو قبول نہیں کرے گا۔ وہ زمین میں عاجز کرنے والے نہیں اور اس کا کوئی مددگار نہیں جو اسے اللہ تعالیٰ کے عذاب سے بچا لے کیونکہ وہ واضح طور پر گمراہ ہے۔ جنات نے دوسروں کو بھی شوق و خوف سے دعوت دی' ان میں سے بہت نے قبول کر لیا اور وہ وفد در وفد آپ ﷺ کی خدمت میں آتے رہے جیسا کہ متعدد روایات میں موجود ہے۔

Marfat.com

۹۔ آپ ﷺ کی سمع وطاعت

اہل ایمان کا طریق یہ تھا کہ جب بھی رسول اللہ ﷺ انہیں طلب فرماتے یا آواز دیتے تو وہ کہتے "سمعنا واطعنا" اور کافر کہتے "عصینا" اس لئے مومن کو آپ ﷺ کی سمع قبول کرنے پر جو طاعت کا باعث' محبت و وقار کا نتیجہ اور ایمان کا سبب ہے' اجر و ثواب دیا گیا ہے اس پر بہت سی نصوص ہیں' بعض میں امر ہے اور بعض میں اہل ایمان کی صفت کے طور پر بیان ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

فَاتَّقُوا اللّٰهَ مَا اسْتَطَعْتُمْ وَاسْمَعُوْا وَاَطِيْعُوْا وَاَنْفِقُوْا خَيْرًا لِّاَنْفُسِكُمْ ۗ وَمَنْ يُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ

(التغابن ۔ ۱۶)

تو اللہ سے ڈرو جہاں تک ہو سکے اور فرمان سنو اور حکم مانو اور اللہ کی راہ میں خرچ کرو اپنے بھلے کو اور جو اپنی جان کے لالچ سے بچایا گیا تو وہی فلاح پانے والے ہیں۔

مومن کی شان طاعت و سمع پر جیسا کہ فرمایا۔

اِنَّمَا كَانَ قَوْلَ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذَا دُعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ اَنْ يَّقُوْلُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا ۭ وَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ

(النور ۔ ۵۱)

مسلمانوں کی بات تو یہی ہے جب اللہ اور رسول کی طرف بلائے جائیں کہ رسول ان میں فیصلہ فرمائے کہ عرض کریں ہم نے سنا اور حکم مانا اور یہی لوگ مراد کو پہنچے

اس سے پہلے ان منافقین کا تذکرہ ہے۔ جن کے دل میں مرض اور شک تھا' اس لئے اللہ تعالیٰ نے اسے (سمع و طاعت) کو اہل ایمان پر اپنی نعمت قرار دیا۔

وَاذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَمِيْثَاقَهُ الَّذِيْ وَاثَقَكُمْ بِهٖٓ ۙ اِذْ قُلْتُمْ سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا ۡ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ

(المائدہ ۔ ۷)

اور یاد کرو اللہ کا احسان اپنے اوپر اور وہ عہد جو اس نے تم سے لیا جب کہ تم نے کہا ہم نے سنا اور مانا اور اللہ سے ڈرو بیشک اللہ

Marfat.com

دلوں کی بات جانتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے صحابہ کرام کے حق میں یہ گواہی دی کہ انہوں نے ایمان لانے کے بعد آپ ﷺ کی کامل طور پر سمع و طاعت کو قبول کیا۔

اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ ؕ كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ وَ قَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ (البقرہ - ۲۸۵)

رسول ایمان لایا اس پر جو اس کے رب کے پاس سے اس پر اترا اور ایمان والے سب نے مانا اللہ اور اس کے فرشتوں اور اس کی کتابوں اور اس کے رسولوں کو یہ کہتے ہوئے کہ ہم اس کے کسی رسول پر ایمان لانے میں فرق نہیں کرتے اور عرض کی کہ ہم نے سنا اور مانا تیری معافی اے رب ہمارے اور تیری ہی طرف پھرنا ہے۔

اور اس امت پر سمع و طاعت اللہ تعالیٰ کی عظیم نعمت ہے۔ جب سابقہ امتوں کا حال اور ان کی اپنے نبیوں کی نافرمانی کا مطالعہ کیا جائے تو پھر فرق سامنے آتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے یہود کے بارے میں فرمایا۔

وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ اٰمِنُوْا بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ قَالُوْا نُؤْمِنُ بِمَآ اُنْزِلَ عَلَيْنَا وَيَكْفُرُوْنَ بِمَا وَرَآءَهٗ وَهُوَ الْحَقُّ مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَهُمْ قُلْ فَلِمَ تَقْتُلُوْنَ اَنْۢبِيَآءَ اللّٰهِ مِنْ قَبْلُ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۹۱﴾ وَلَقَدْ جَآءَكُمْ مُّوْسٰى بِالْبَيِّنٰتِ ثُمَّ اتَّخَذْتُمُ الْعِجْلَ مِنْۢ بَعْدِهٖ وَاَنْتُمْ ظٰلِمُوْنَ ﴿۹۲﴾ وَاِذْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَكُمْ وَرَفَعْنَا فَوْقَكُمُ الطُّوْرَ خُذُوْا مَآ اٰتَيْنٰكُمْ بِقُوَّةٍ وَّاسْمَعُوْا ؕ قَالُوْا

جب ان سے کہا جائے کہ اللہ کے اتارے پر ایمان لاؤ تو کہتے ہیں وہ جو ہم پر اترا اس پر ایمان لاتے ہیں اور باقی سے منکر ہوتے ہیں حالانکہ وہ حق ہے ان کے پاس والے کی تصدیق فرماتا ہوا تم فرماؤ کہ پھر اگلے انبیاء کو کیوں شہید کیا اگر تمہیں اپنی کتاب پر ایمان تھا

Marfat.com

سَمِعْنَا وَعَصَيْنَاۃ وَاُشْرِبُوْا فِیْ قُلُوْبِهِمُ الْعِجْلَ بِكُفْرِهِمْ ؕ قُلْ بِئْسَمَا يَاْمُرُكُمْ بِهٖۤ اِيْمَانُكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ

(البقرہ ۔ ۹۱ ۔ ۹۳)

اور بیشک تمہارے پاس موسیٰ کھلی نشانیاں لے کر تشریف لایا پھر تم نے اس کے بعد بچھڑے کو معبود بنا لیا اور تم ظالم تھے اور (یاد کرو) جب ہم نے تم سے پیمان لیا اور کوہ طور کو تمہارے سروں پر بلند کیا لو جو ہم تمہیں دیتے ہیں زور سے اور سنو بولے ہم نے سنا اور نہ مانا اور ان کے دلوں میں بچھڑا رچ رہا تھا ان کے کفر کے سبب تم فرما دو کیا برا حکم دیتا ہے تم کو تمہارا ایمان اگر ایمان رکھتے ہو۔

مِنَ الَّذِيْنَ هَادُوْا يُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ عَنْ مَّوَاضِعِهٖ وَيَقُوْلُوْنَ سَمِعْنَا وَعَصَيْنَا وَاسْمَعْ غَيْرَ مُسْمَعٍ وَّرَاعِنَا لَيًّا بِاَلْسِنَتِهِمْ وَطَعْنًا فِی الدِّيْنِ وَلَوْ اَنَّهُمْ قَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا وَاسْمَعْ وَانْظُرْنَا لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ وَاَقْوَمَ ۙ وَلٰكِنْ لَّعَنَهُمُ اللّٰهُ بِكُفْرِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُوْنَ اِلَّا قَلِيْلًا

(النساء ۔ ۴۶)

کچھ یہودی کلاموں کو ان کی جگہ سے پھیرتے ہیں اور کہتے ہیں ہم نے سنا اور نہ مانا اور سنئے آپ ﷺ سنائے نہ جائیں اور راعنا کہتے ہیں زبانیں پھیر کر اور دین میں طعنہ کے لئے اور اگر وہ کہتے ہیں کہ ہم نے سنا اور مانا اور حضور ہماری بات سنیں اور حضور ہم پر نظر فرمائیں تو ان کے لئے بھلائی اور راستی میں زیادہ ہوتا لیکن ان پر تو اللہ نے لعنت کی ان کے کفر کے سبب تو یقین نہیں

Marfat.com

رکھتے مگر تھوڑا۔

یہ حال کافر ہٹ دھرم لوگوں کا ہے مستحق لعنت اور رحمت الٰہی سے محروم کر دیئے گئے لیکن جو مومن ہیں ان کا معاملہ اس کے برعکس ہے یہاں صحابہ کرام اور ان کے بعد کے لوگوں اور امت کو ان کے کثرت ایمان اور اللہ تعالیٰ کے حکم کو بجا لانے کی وجہ سے مومن کہا گیا ہے اگر یہ امر دشوار ہوتا تو پھر اس کا اظہار نہ ہوتا پھر اللہ تعالیٰ نے ان پر تخفیف بھی فرما دی جیسا کہ سورہ بقرہ کی آخری آیت کے حوالے سے گزرا ہے اسی لئے اللہ تعالیٰ نے اس امت کو حضور ﷺ کی طاعت کو ترک کرنے میں کفار اور منافقین کی مشابہت سے منع فرمایا۔ کیونکہ وہ مخلوق میں سب سے بدتر ہیں اور اہل ایمان پر حضور ﷺ کی طاعت اور آپ ﷺ کے احکام کا بجا لانا لازم ہے۔ اللہ تعالیٰ کا مبارک فرمان ہے۔

يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَا تَوَلَّوْا عَنْهُ وَاَنْتُمْ تَسْمَعُوْنَ ۝ وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ قَالُوْا سَمِعْنَا وَهُمْ لَا يَسْمَعُوْنَ ۝ اِنَّ شَرَّ الدَّوَآبِّ عِنْدَ اللّٰهِ الصُّمُّ الْبُكْمُ الَّذِيْنَ لَا يَعْقِلُوْنَ ۝ وَلَوْ عَلِمَ اللّٰهُ فِيْهِمْ خَيْرًا لَّاَسْمَعَهُمْ وَلَوْ اَسْمَعَهُمْ لَتَوَلَّوْا وَّهُمْ مُّعْرِضُوْنَ

(الانفال ۔ ۲۰)

اے ایمان والو اللہ اور اس کے رسول کا حکم مانو اور سن سنا کر اسے نہ پھیرو اور ان جیسے نہ ہونا جنہوں نے کہا ہم نے سنا اور وہ نہیں سنتے بیشک سب جانوروں میں بدتر اللہ کے نزدیک وہ ہیں جو بہرے گونگے ہیں جن کو عقل نہیں اور اگر اللہ ان میں کچھ بھلائی جانتا تو انہیں سنا دیتا اور اگر سنا دیتا جب بھی انجام کار منہ پھیر کر پلٹ جاتے۔

اس لئے نبی کریم ﷺ، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے اپنی سمع و طاعت پر بیعت لیتے چونکہ آپ ﷺ کی ذات سراپا رحمت اور اہل ایمان پر رؤف رحیم ہے اس لئے انہیں ان کی طاقت کے مطابق تلقین و تعلیم دیتے، حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

Marfat.com

بایعت النبی ﷺ السمع والطاعه فلقنی فیما استطعت

(البخاری، کتاب الاحکام)

میں نے حضور ﷺ کی سمع و طاعت پر بیعت کی آپ ﷺ نے مجھے میری طاقت کے مطابق تلقین فرمائی۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے ہے۔

کنا اذابایعنا رسول اللّٰہ ﷺ علی السمع والطاعة یقول لنا فیما استطعتم

(البخاری، کتاب الاحکام)

ہم جب رسول اللہ ﷺ کی بیعت سمع و طاعت پر کرتے تو آپ ﷺ فرماتے جس قدر تمہیں طاقت ہے۔

سرور عالم ﷺ ہر شے میں اور عسر و یسر میں صحابہ کرام سے سمع و طاعت کی بیعت لیا کرتے حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے ہے۔

بایعنا رسول اللّٰہ ﷺ علی السمع و الطاعة فی العسر والیسر والمنشط والمکرہ وعلی اثرة علینا

(البخاری، کتاب الاحکام)

ہم نے رسول اللہ ﷺ کی بیعت کی سمع و طاعت میں تنگی، آسانی خوشی، اکراہ میں اور جو ہم پر امیر مقرر ہو۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

علیک السمع و الطاعة فی عسرک و یسرک ومنشطک و مکرھک واثرة علیک

(المسلم، کتاب الامارة)

تم پر سمع و طاعت لازم ہے، تنگی، آسانی، خوشی، اکراہ میں

صحابہ کرام ہر حال میں آپ ﷺ سے کی ہوئی بیعت نبھاتے، آپ ﷺ کے احکام بجا لاتے، طاعت کرتے، آپ ﷺ کی بات کو قبول کرتے اور نافذ کرتے اگرچہ وہ ان کے سابقہ معمول و عادت کے کتنی خلاف ہو، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

Marfat.com

جب انصار نے حضور ﷺ سے عرض کیا کھجوروں کے باغات ہمارے اور مہاجرین کے درمیان تقسیم فرما دیجئے تو آپ ﷺ نے فرمایا ایسا نہیں ہو سکتا تو صحابہ نے عرض کیا سمعنا و اطعنا (البخاری' کتب مناقب الانصار) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے ہے کہ جب آپ ﷺ نے طواف اور سعی کے بعد عرفات جانے سے چار یا پانچ دن پہلے احرام کھولنے کا فرمایا تو انہوں نے عرض کیا۔

فحللنا و سمعنا واطعنا	ہم نے احرام کھول دیئے اور ہم نے آپ ﷺ کا حکم سنا اور اس کی طاعت کی۔

اسی لئے مومن مطیع اور متبع اس طاعت کا ثمر بہت جلد پا لیتا ہے اس کی ابتداء موت اور قبر میں فرشتوں کے سوالات کا وقت ہے اور اس کی انتہاء جنت میں رفاقت صالحہ اور اللہ تعالیٰ کی رضا ہے یہاں پہلی کا ذکر کرتے ہیں اور آخری کا ذکر ان شاء اللہ آگے آئے گا۔

حضرت اسماء رضی اللہ عنہا سے ہے۔ سورج گرہن کی نماز کے بارے میں جو کچھ منقول ہے اس میں ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مجھے وحی کے ذریعے بتایا گیا ہے کہ تم قبور میں آزمائے جاؤ گے فرشتہ تم سے پوچھے گا۔

ماعلمک بھذا الرجل؟	اس شخصیت کے بارے میں تو کیا جانتا ہے؟

اگر میت مومن ہوئی تو وہ عرض کرے گی۔

ھو محمد رسول اللّٰہ جاء بالبینات والھدی فاجبنا واطعنا	یہ محمد ہیں اللہ کے رسول ہیں ہمارے پاس دلائل اور ہدایت لے کر تشریف لائے تھے ہم نے آپ ﷺ کی دعوت کو قبول کیا اور آپ ﷺ کی طاعت کی۔

وہ تین مرتبہ کہے گا۔ اسے کہا جائے گا۔

Marfat.com

قد کنا نعلم انک لتؤمن به فنم صالحا ہم جانتے تھے تو ان پر ایمان رکھتا
(المسلم، کتاب الکسوف) ہے پس اب تو آرام سے سو جا۔

حضور ﷺ کا مطیع دنیا اور آخرت میں نجات، امن اور حفاظت میں ہے حتی کہ وہ اللہ تعالیٰ کی رضا و رحمت اور جنت کی سعادت پائے گا۔

۱۰۔ آپ ﷺ کی اتباع کا حکم دیا گیا ہے

آپ ﷺ کی محبت سے آپ ﷺ کی اتباع اور آپ ﷺ کے حکم کی طاعت بھی ہے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کی اور آپ ﷺ کی لائی ہوئی تعلیمات کی اتباع کا حکم دیا ہے۔ جو شخص آپ ﷺ کی راہ پر چلا، آپ ﷺ کی پیروی کی، آپ ﷺ کے طریقہ کو اپنایا، آپ ﷺ کے طریقہ پر عبادت کی، وہ فلاح و کامیابی پائے گا اسے اللہ تعالیٰ کی محبت نصیب ہو گی اللہ تعالیٰ اس کے گناہ معاف فرما دے گا اور وہ حضور ﷺ کی سنگت پائے گا کیونکہ اتباع محبت ہی سے پھوٹتی ہے۔

اللہ تعالیٰ کا مبارک فرمان ہے۔

وَرَحْمَتِیْ وَسِعَتْ كُلَّ شَیْءٍ فَسَاَكْتُبُهَا لِلَّذِیْنَ یَتَّقُوْنَ وَیُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَالَّذِیْنَ هُمْ بِاٰیٰتِنَا یُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۵۶﴾ اَلَّذِیْنَ یَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ النَّبِیَّ الْاُمِّیَّ الَّذِیْ یَجِدُوْنَهٗ مَكْتُوْبًا عِنْدَهُمْ فِی التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِیْلِ یَاْمُرُهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ وَیَنْهٰىهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَیُحِلُّ لَهُمُ الطَّیِّبٰتِ وَیُحَرِّمُ عَلَیْهِمُ الْخَبٰٓئِثَ وَیَضَعُ عَنْهُمْ اِصْرَهُمْ وَالْاَغْلٰلَ الَّتِیْ كَانَتْ عَلَیْهِمْ فَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِهٖ وَعَزَّرُوْهُ وَنَصَرُوْهُ وَاتَّبَعُوا النُّوْرَ الَّذِیْٓ اُنْزِلَ مَعَهٗٓ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۱۵۷﴾ قُلْ یٰٓاَیُّهَا النَّاسُ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَیْكُمْ

اور میری رحمت ہر چیز کو گھیرے ہے تو عنقریب میں نعمتوں کو ان کے لئے لکھ دوں گا جو ڈرتے اور زکوۃ دیتے ہیں اور وہ ہماری آیتوں پر ایمان لاتے ہیں وہ جو غلامی کریں گے اس رسول بے پڑھے غیب کی خبریں دینے والے کی جسے لکھا ہوا پائیں گے اپنے پاس توریت اور انجیل میں وہ انہیں بھلائی کا حکم دے گا اور برائی سے منع فرمائے گا اور ستھری چیزیں ان

Marfat.com

جَمِيْعَاً الَّذِیْ لَهٗ مُلْکُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ یُحْیٖ وَ یُمِیْتُ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الَّذِیْ یُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَکَلِمٰتِهٖ وَاتَّبِعُوْهُ لَعَلَّکُمْ تَهْتَدُوْنَ

(الاعراف ۔ ۱۵۶۔ ۱۵۸)

کے لئے حلال فرمائے گا اور گندی چیزیں ان پر حرام کرے گا ان پر سے وہ بوجھ اور گلے کے پھندے جو ان پر تھے اتارے گا تو وہ جو اس پر ایمان لائیں اور اس کی تعظیم کریں اور اسے مدد دیں اور اس نور کی پیروی کریں جو اس کے ساتھ اترا وہی بامراد ہوئے تم فرماؤ اے لوگو میں تم سب کی طرف اس اللہ کا رسول ہوں کہ آسمانوں اور زمین کی بادشاہی اسی کو ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ جلائے اور مارے تو ایمان لاؤ اللہ اور اس کے رسول بے پڑھے غیب بتانے والے پر کہ اللہ اور اس کی باتوں پر ایمان لاتے ہیں اور ان کی غلامی کرو کہ تم راہ پاؤ۔

اللہ تعالیٰ نے ان آیات میں بیان فرمایا میری وسیع رحمت کون پائے گا۔ فرمایا یہ متقین مومنین کے لئے ہے۔ جنہوں نے رسول کریم ﷺ کی اتباع کی جن کی کتب سابقہ میں امی صفت تھی آپ ﷺ معروف کا حکم دیتے ہیں' منکر سے روکتے ہیں' طیبات کو حلال اور خبائث کو حرام فرماتے ہیں' لوگوں سے شدت اور ننگی ختم کر کے آسانی اور خوشی عطا فرماتے ہیں۔ تو جن لوگوں نے آپ ﷺ کی تعظیم' توقیر' نصرت اور آپ ﷺ کی تعلیمات کی اتباع کر لی' وہی دنیا و آخرت میں کامیاب ہیں اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی' صفی ﷺ کو یہ اعلان کرنے کا حکم فرمایا کہ آپ ﷺ تمام کے رسول ہیں کیونکہ

Marfat.com

آپ ﷺ کی ذات گرامی کو خاتم النبین جیسی عظمت و عزت سے نوازا گیا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے تمام لوگوں کو اپنی ذات اور اپنے رسول نبی امی ﷺ پر ایمان' آپ ﷺ کی اتباع' نقش قدم کی پیروی اور آپ ﷺ کے طریقہ کو اپنانے کا حکم دیا تاکہ وہ صراط مستقیم کو پا سکیں' اتباع' ایمان سے ظہور پذیر ہوئی ہے۔ پھر اقتداء کی صورت میں دائمی عمل بن جاتا ہے' آپ ﷺ کی بات سننا' آپ ﷺ کی فکر و رائے کا غلام بننا' آپ ﷺ کے طریقہ کو اپنانا اور باکلیہ اس کا ہو جانا اور اقتداء میں خوب غلو سے کام لینا کیونکہ یہی اتباع کا معنی ہے جیسا کہ آ رہا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس سے آگاہ فرمایا ہے کہ میرے نبی مصطفیٰ ﷺ صرف وحی ہی کی اتباع کرتے ہیں ارشاد فرمایا۔

۱۔ اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا یُوْحٰٓی اِلَیَّ (الانعام ۵۰) (سورۃ یونس ۔ ۱۵) (الاحقاف ۔ ۹)
میں تو اسی کا تابع ہوں جو مجھے وحی آتی ہے۔

دوسرے مقام پر فرمایا۔

۲۔ قُلْ لَّآ اَتَّبِعُ اَهْوَآءَكُمْ (الانعام ۔ ۵۶)
تم فرماؤ میں تمہاری خواہش پر نہیں چلتا

اسی لئے اللہ تعالیٰ نے تمام لوگوں کو آپ ﷺ کی اتباع کا حکم دے رکھا ہے۔ کیونکہ آپ ﷺ کی اتباع میں ہی اللہ تعالیٰ کی اس وحی کی اتباع ہے جو آپ ﷺ کی طرف کی گئی تو جس نے آپ ﷺ کی اتباع کر لی اس نے اپنے رب عزوجل کی اتباع کر لی یہی وجہ ہے آپ ﷺ کی اتباع کی نصیحت کرتے ہوئے ایسے لوگوں کے لئے ہدایت اور فلاح کو ثابت فرمایا۔

۳۔ وَاتَّبِعُوْهُ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ
اور ان کی غلامی کرو کہ تم راہ پاؤ۔

۴۔ وَالَّذِیْنَ یَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ النَّبِیَّ الْاُمِّیَّ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ
جو لوگ رسول نبی امی کے طابع ہوئے وہ ہی کامیاب ہیں۔

Marfat.com

۵۔ ایک اور مقام پر فرمایا۔

قُلْ تَعَالَوْا اَتْلُ مَاحَرَّمَ رَبُّكُمْ عَلَيْكُمْ وَاَنَّ هٰذا صِرَاطِیْ مُسْتَقِيْمًا فَاتَّبِعُوْهُ وَلَا تَتَّبِعُوْ السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِيْلِهٖ ذٰلِكُمْ وَصّٰكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ

(الانعام، ۱۵۱، ۱۵۳)

فرما دیجئے آؤ میں تلاوت کرتا ہوں وہ چیزیں جو تم پہ تمہارے رب نے حرام کیں ہیں۔ یہ میرا سیدھا راستہ ہے کہ اس کی اتباع کرو مختلف راستوں کی اتباع نہ کرو وہ تمہیں راستہ سے بھٹکا دے گی یہ نصیحت ہے تاکہ تم تقویٰ والے بن جاؤ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے ہے۔ فرمایا جو شخص رسول اللہ ﷺ کے وصال کے وقت کی وصیت پڑھنا چاہتا ہے۔ وہ ان مذکورہ آیات کو پڑھ لے۔ قل تعالوا اتل ماحرم الایۃ

اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ کو اس امت کا ہادی اور رہبر بنایا ہے۔ تاکہ امت آپ ﷺ کی اتباع و طاعت اور آپ ﷺ کی راہ کو اپنا لے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

وَاِنَّکَ لَتَهْدِیْٓ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ○ صِرَاطِ اللّٰهِ

اور بیشک تم ضرور سیدھی راہ بتاتے ہو اللہ کی راہ

(الشوریٰ ۔ ۵۱، ۵۲)

تو جو آپ ﷺ کے پیچھے چلا، آپ ﷺ کے راستہ کی پیروی کی، آپ ﷺ کے طریق کو اپنایا وہ سعادت مند اور نجات پا گیا اور جس نے آپ ﷺ سے اعراض کیا، کسی اور کے طریق کو اپنا لیا اور کسی دوسرے کی راہ پر چل پڑا وہ گمراہ و ہلاک ہو گیا۔

وَاَنَّ هٰذَا صِرَاطِی مُسْتَقِيْمًا فَاتَّبِعُوْهُ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِيْلِهٖ

(الانعام ۔ ۱۵۲)

اور یہ کہ یہ میرا سیدھا راستہ تو اس پر چلو اور راہیں نہ چلو کہ تمہیں اس کی راہ سے جدا کر دیں گے۔

Marfat.com

صراط' واحد لایا گیا کیونکہ وہ واحد ہے اور طریقِ حق واحد ہی ہوتا ہے' سبل کو جمع لایا گیا کیونکہ وہ مختلف ہیں مثلاً ظلمات و نور' نور واحد اور ظلمات کثیر ہیں اور ان کے اسباب متعدد ہیں' اللہ تعالیٰ متعدد ظلمات سے نور واحد کی طرف نکالتا ہے جبکہ طاغوت اپنے اتباع کرنے والوں کی نور واحد سے ظلمات متعددہ کی طرف لے جاتا ہے۔

اَللّٰهُ وَلِیُّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ۙ یُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ؕ وَالَّذِیْنَ كَفَرُوْۤا اَوْلِیٰٓـُٔهُمُ الطَّاغُوْتُ ۙ یُخْرِجُوْنَهُمْ مِّنَ النُّوْرِ اِلَى الظُّلُمٰتِ ؕ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِیْهَا خٰلِدُوْنَ

(البقرہ ۔ ۲۵۷)

اللہ والی ہے مسلمانوں کا انہیں اندھیروں سے نور کی طرف نکالتا ہے اور کافروں کے حمایتی شیطان ہیں وہ انہیں نور سے اندھیروں کی طرف نکالتے ہیں یہی لوگ دوزخ والے ہیں انہیں ہمیشہ اس میں رہنا۔

آپ ﷺ کی مبارک آواز ساری کائنات میں ہمیشہ یہ کہہ رہی ہے۔ فاتبعونی (میری اتباع کرو) تاکہ "یحببکم اللہ ویغفرلکم ذنوبکم" کو حاصل کر لو یہ ایسی سعادت ہے جس کا مقابلہ دنیا و آخرت کی کوئی سعادت نہیں کر سکتی۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَیَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ۝ قُلْ اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ ۚ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّ اللّٰهَ لَا یُحِبُّ الْكٰفِرِیْنَ

(آل عمران' ۳۱ ۔ ۳۲)

اے محبوب تم فرما دو کہ لوگو اگر تم اللہ کو دوست رکھتے ہو تو میرے فرمانبردار ہو جاؤ اللہ تمہیں دوست رکھے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ تم فرما دو کہ حکم مانو اللہ اور رسول کا پھر اگر وہ منہ پھیریں تو اللہ کو خوش نہیں آتے کافر۔

شرعی ترازو "فاتبعونی" ہے۔ اسی سے مدعی ایمان اور محبت الٰہی کا وزن کیا جائے گا۔ اس میں وہ متبع ہی کامیاب ہو گا جو اقوال' افعال' احوال اور اخلاق میں آپ ﷺ کی

Marfat.com

کامل اتباع کرنے والا ہو گا ہلاک ہوا جس نے اعراض کیا جس مبارک ترازو کا تذکرہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس پر پورے عملی طور پر صحابہ اترے ہیں۔ آپ ﷺ ان کے امام اور وہ آپ ﷺ کے مقتدی' آپ ﷺ ان کے پیشوا اور وہ متبعین' آپ ﷺ ان کے قائد اور وہ آپ ﷺ کے لشکر' آپ ﷺ ان کے سردار اور وہ معاون' آپ ﷺ ان کے امام اور وہ اقتدا کرنے والے الغرض ہر شے میں ان کے لئے مقتدا اور اسوہ آپ ﷺ کی ذات اقدس تھی' اس لئے آپ ﷺ نے انہیں حکم دیا تھا کہ وہ آپ ﷺ کے افعال و احوال کو جانیں تاکہ اسی طرح ان کو بجا لا سکیں۔

۱۔ حضرت ابو حازم (سلمہ) بن دینار کہتے ہیں۔ لوگوں نے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے پوچھا آپ ﷺ کا منبر کس سے بنایا گیا تھا؟ انہوں نے فرمایا واقعتہ"

ما بقی فی الناس اعلم منی — مجھ سے بہتر جاننے والا کوئی باقی نہیں رہا۔

یہ جنگل کے جھاوں سے بنایا گیا' فلاں نے رسول اللہ ﷺ کے لئے بنوایا تھا جب اپنی جگہ نصب ہو گیا تو آپ ﷺ نے اس پر قیام فرمایا قبلہ رخ ہو کر تکبیر کہی لوگوں نے آپ ﷺ کے پیچھے قیام کیا آپ ﷺ نے قرات فرمائی' رکوع کیا لوگوں نے رکوع کیا' پھر سر اقدس اٹھایا پھر پیچھے ہٹ کر زمین پر سجدہ کیا پھر منبر پر لوٹ آئے پھر رکوع کیا' سر اقدس اٹھا کر پیچھے ہٹے زمین پر سجدہ فرمایا حتی کہ نماز مکمل فرمائی پھر لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا اے لوگو

انی صنعت هذا لتأتموابی ولتعلموا صلاتی — یہ میں نے اس لئے کیا ہے تاکہ تم میری اقتدا کرو اور میری نماز سے آگاہ ہو جاؤ۔ (البخاری' کتاب الصلاۃ)

۲۔ حضرت مالک بن حویدث رضی اللہ عنہ سے ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

صلوا کما رأیتمونی اصلی — اسی طرح نماز ادا کرو جس طرح مجھے ادا کرتے ہوئے دیکھتے ہو۔ (البخاری' کتاب الاذان)

Marfat.com

۳۔ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے ہے میں نے یوم نحر میں آپ ﷺ کو سواری سے رمی کرتے ہوئے اور یہ فرماتے ہوئے سنا

لتأخذوا منا سککم فانی لاادری لعلی لا احج بعد حجتی هذه

مناسک سیکھ لو شاید میں اس حج کے بعد حج نہ کر سکوں۔

(المسلم، کتاب الحج)

اہل سنن اور امام احمد نے یہ الفاظ نقل کئے ہیں۔

خذوا اعنی مناسککم

مجھ سے اچھی طرح مناسک حج سیکھ لو

صحابہ کرام نے ہر دشواری کو جھیل لیا

صحابہ نے جب یہ جان لیا کہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے۔ کہ یہ نبی ﷺ ان کے مقتداء، سربراہ اور مخدوم و متبوع ہیں اور ان کے لئے اللہ تعالیٰ کی منشاء کو واضح فرمانے والے ہیں تو انہوں نے آپ ﷺ کی اس درجہ اتباع کی اور اتنی کامل و اکمل کی کہ سابقہ انبیاء علیہم السلام کی اتباع کرنے والوں میں سے کسی کا کوئی فعل ان تک نہیں پہنچ سکتا۔ اگر آپ ﷺ صراحتہ" اپنے مبارک قول کے ذریعے اتباع کا حکم نہ بھی دیتے وہ تب بھی اتباع کرتے بلکہ ان کی اتباع کے لئے آپ ﷺ کا فعل ہی کافی ہے۔ اس کے علاوہ انہیں کسی اور شے کی ضرورت نہیں، جب وہ دیکھتے آپ ﷺ نے یہ عمل کیا ہے تو وہ کر گزرتے کسی اور وجہ سے نہیں صرف اس وجہ سے کہ آپ ﷺ نے کیا ہے حتیٰ کہ آپ ﷺ کے اس فعل کی علت و حکمت سے آگاہ نہ ہوتے۔

۱۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے ہے، آپ ﷺ صحابہ کو نماز پڑھاتے نعلین اتارے اور بائیں طرف رکھ دیئے صحابہ نے بھی نعلین اتار دیئے نماز سے فارغ ہو کر پوچھا صحابہ تم نے جوتے کیوں اتارے؟ عرض کیا۔

رائیناک خلعت فخلعنا

آپ ﷺ کو اتارتے ہوئے دیکھ کر ہم نے بھی اتار دیئے

(مسند احمد، ۳ = ۲۰)

۲۔ جب حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے حجر اسود کے استلام کے بارے میں پوچھا گیا تو

Marfat.com

فرمایا۔

رأیت رسول اللّٰہ یستلمه ویقبله — میں نے رسول اللہ ﷺ کو اسے استلام اور چومتے ہوئے دیکھا۔ (البخاری' کتاب الحج)

اس لئے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ پہلے حجر اسود کو استلام کرتے پھر اس پر دیر تک دونوں ہونٹ رکھ دیتے (جیسا کہ امام شافعی نے روایت کیا ہے) جب سے حضور ﷺ کو چومتے ہوئے دیکھا اسے چومنا کبھی ترک نہیں کیا حتیٰ کہ اژدحام کے وقت بھی اگرچہ ان کے ناک سے خون جاری ہو جاتا گویا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ اژدھام کو ترک بوسہ کے لئے عذر نہیں مانتے تھے۔ (فتح الباری' باب تقبیل الحجر)

۳۔ اس کی مثل ایک قول حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ہے کہ انہوں نے حجر اسود کو مخاطب کر کے کہا تھا۔

اما والله انی لاعلم انک حجر لا تضر ولا تنفع ولولا انی رأیت رسول اللّٰہ ﷺ استلمک ما استلمتک فاستلمه — اللہ کی قسم میں جانتا ہوں تو پتھر ہے نہ نقصان دے سکتا ہے اور نہ نفع میں نے رسول اللہ ﷺ کو اگر تجھے استلام کرتے ہوئے نہ دیکھا ہوتا تو تجھے استلام نہ کرتا پھر اسے استلام کیا۔

بخاری و مسلم کی روایت میں یہ الفاظ ہیں۔

ولولا انی رأیت رسول اللّٰہ ﷺ یقبلک ما قبلتک — اگر میں رسول اللہ ﷺ کو تجھے بوسہ دیتے ہوئے نہ دیکھتا تو میں تجھے کبھی بوسہ نہ دیتا۔

پھر فرمایا ہمارا ان پتھروں سے کیا تعلق؟ ہم تو مشرکین کو ان کے ساتھ دیکھتے تھے اللہ تعالیٰ نے انہیں ہلاک فرما دیا پھر فرمایا۔

شئی صنعه النبی ﷺ فلا نحب ان نترکه — ہمارے نبی ﷺ نے جو کچھ کیا ہے ہم اسے چھوڑنا پسند نہیں کرتے۔ (البخاری' کتاب الحج)

Marfat.com

بلکہ صحابہ تو یہ کہا کرتے ہم آپ ﷺ کی اتباع میں وہ ضرور کریں گے جو آپ ﷺ نے کیا کیونکہ ہم گمراہ تھے اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کے سبب ہدایت دی ہے۔ ہم جاہل تھے اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کے ذریعے تعلیم دی یہی وجہ ہے وہ متبع تھے مبتدع نہ تھے وہ اقتدا کرنے والے تھے اختراع کرنے والے نہ تھے رضی اللہ عنہم' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا یہ ارشاد اسی حقیقت کو واضح کر رہا ہے۔

۴۔ حضرت امیہ بن عبداللہ بن خالد کہتے ہیں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھا ہم گھر اور خوف کی نماز قرآن میں پاتے ہیں مگر سفر کی قرآن میں نہیں پاتے تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے بھتیجے

ان اللہ عزوجل بعث الینا محمدا ﷺ ولا نعلم شیئا وانما نفعل کما رأینا محمدا ﷺ یفعل	اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کو ہماری طرف رسول بنا کر بھیجا ہے ہم کوئی شی نہیں جانتے ہم تو وہ ہی کرتے ہیں جو رسول اللہ ﷺ کو کرتے دیکھتے ہیں۔
(مسند احمد' ۲ = ۶۵)	

نسائی کے الفاظ ہیں ہم نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھا قصر کیسے کریں حالانکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

فَلَیْسَ عَلَیْکُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَقْصُرُوْا مِنَ الصَّلٰوۃِ اِنْ خِفْتُمْ ..... ؟	تو تم پر گناہ نہیں کہ بعض نمازیں قصر سے پڑھو اگر تمہیں اندیشہ ہو۔
(النساء ۔ ۱۰۱)	

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے بھتیجے

ان رسول اللہ ﷺ اتانا ونحن ضلال فعلمنا فکان فیما علمنا ان اللہ عزوجل امرنا ان نصلی رکعتین فی السفر	رسول اللہ ﷺ ہم میں تشریف لائے ہم گمراہ تھے آپ ﷺ نے ہمیں تعلیم دی اس تعلیم میں یہ بھی تھا کہ سفر میں نماز دو رکعات ہیں۔
(نسائی' کتاب الصلوۃ)	

Marfat.com

۵ ۔ اس سلسلہ میں احادیث مسلسلہ کی روایت بھی قابل توجہ ہے اور یہ وہ روایات ہیں جنہیں صحابہ نے اس طریق و حالت و کیفیت میں بیان کیا جس میں انہوں نے اپنے محبوب آقا ﷺ سے سنا تھا۔ مثلاً تبسم، حرکت، فعل، قول، حالت یا قرات وغیرہ۔ محدثین کرام نے احادیث مسلسلہ ذکر کیں ہیں۔ بلکہ ان میں مستقل کتب تصنیف کیں اگرچہ احادیث مسلسل صحیحہ کم ہیں۔

اس باب میں روایات کافی ہیں ان میں سے کچھ کا ذکر "نشأة علم المصطلح" بعض کا ذکر "الشوق الی رسول اللّٰہ ﷺ" میں اور بعض کا تذکرہ "بدعة دعوی الاعتماد علی الکتاب دون السنه" میں ہم نے کیا ہے۔ والله الموفق والهادی الی سواء الصراط

اتباع کا مفہوم

اتباع، تبع سے مشتق ہے۔ اس کا معنی پیچھے آنا اور لاحق ہونا ہے۔ اس کا معنی ڈوب جانا، خالص ہونا اور کلی طور پر متوجہ ہونا بھی ہے۔ (تفسیر ابوالسعود، ۱ = ۲۲۳)

ابوحیان کہتے ہیں "اتبعوا" کا معنی انہوں نے پیشوا کی اقتداء کی یا انہوں نے اسے فضیلت دی کیونکہ جو کسی کی اتباع کرتا ہے وہ اسے فضیلت دیتا ہے یا انہوں نے اس کا قصد کیا تو اتباع کا معنی، کسی شے کی طرف کلی طور پر متوجہ ہو جانا، مقتدا کو افضل سمجھتے ہوئے اس کی اقتداء اور پیروی میں ڈوب جانا ہے۔ پس اتباع، مقتدا کے پیچھے پیچھے چلنا ہے، اس کے افعال کو اپنانا، اس کے تمام تصرفات میں اقتداء کرنا اس کے نقش قدم پر چلنا اور اس کے احوال پر پختگی اختیار کرنا اور اس کے دائرہ سے نہ نکلنا ہے، جب مقتدا چلے تو یہ بھی چلے جب وہ رک جائے یہ بھی رک جائے، اسی کے فعل کو کرے، اسی کی بولی بولے، اس کے احکام کو پلے باندھ لیں، ذرہ بھر اس کی متعین راہ سے نہ نکلے، اس کی تعلیمات کے ساتھ متصف ہونے سے کبھی جی نہ چرائے یہ تمام چیزیں شدت التزام، تعلیمات سے انصاف میں ڈوب جانے، اقتداء میں اخلاص اور دلی رضا کو شامل ہیں حتی کہ اتباع کرنے والے کی خواہش متبوع کی تعلیمات کے تابع ہو جائے اور تمام امور میں

Marfat.com

ہو خواہ وہ چھوٹے ہوں یا بڑے' اور جو اس کے خلاف ہو گا وہ اتباع میں ناقص ہو گا۔ اسی حقیقت کو وہ ارشاد نبوی ﷺ واضح کرتا ہے جو حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

لتتبعن سنن من قبلکم شبرا بشبر وذراعا بذراع حتی لو دخلوا فی جحر ضب لسلکتموہ

(البخاری' کتاب احادیث الانبیا)

تم اپنے سے پہلے لوگوں کی اتباع کرو گے بالشت اور زراع میں حتیٰ کہ اگر وہ کسی گوہ کے سوراخ میں داخل ہوئے تو تم بھی اسی راہ پر چلو گے۔

یعنی اگر وہ کسی تنگ سے تنگ راہ پر چلتے ہیں تو تم بھی اسی کو اختیار کر لو گے امام نووی نے فرمایا شبر' (بالشت) ذراع (بازو) اور حجر (سوراخ) شدت موافقت میں تمثیل کے طور پر آئیں ہیں۔ اس سے اتباع کا معنی واضح ہو جاتا ہے' اگر وہ کسی تنگ' تاریک اور کیڑے کے سوراخ میں داخل ہوئے تو تم بھی اس میں ضرور داخل ہو گے' اگر ان میں کسی نے بیوی سے راستہ میں نکاح کیا تو تم بھی کرو گے جیسا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے' اس روایت کو امام حاکم وغیرہ نے سند صحیح سے نقل کیا ہے۔

اتباع اور طاعت میں فرق

یہی وجہ ہے کہ اتباع اور طاعت میں فرق ہے۔ طاعت کا تعلق امر و نہی سے ہوتا ہے۔ کبھی اس پر عمل کا باعث عذاب کا خوف ہوتا ہے اور کبھی اس کا باعث محبت ہوتی ہے۔ رہی اتباع تو اس کا باعث اتباع کرنے والے کی محبت و شوق اور پیروی کے سوا کچھ نہیں ہوتا۔

ان دونوں میں تفریق باری تعالیٰ کے اس ارشاد گرامی سے واضح ہو جاتی ہے۔

وَاِنَّ رَبَّكُمُ الرَّحْمٰنُ فَاتَّبِعُوْنِیْ وَاَطِیْعُوْٓا اَمْرِیْ

اور بیشک تمہارا رب رحمٰن ہے تو میری پیروی کرو اور میرا حکم مانو (طہ - ۹۰)

یہاں حضرت ہارون علیہ السلام نے قوم کو دو چیزوں کا حکم دیا ہے۔ ایک اپنی اتباع کا اور

Marfat.com

دوسرا اپنے حکم کی طاعت کا کیونکہ طاعت کا اتباع پر عطف ہے جو تغایر چاہتا ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کی اتباع کرنے والے کو اپنی محبت کا مژدہ سنایا۔

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِىْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ (آل عمران ۔ ۳۱)

اے محبوب تم فرما دو کہ لوگو اگر تم اللہ کو دوست رکھتے ہو تو میرے فرمانبردار ہو جاؤ اللہ تمہیں دوست رکھے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

اور اس کے بعد متصلاً اپنی طاعت اور اپنے نبی ﷺ کی طاعت کا حکم دیتے ہوئے فرمایا۔

قُلْ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَ الرَّسُوْلَ (آل عمران ۔ ۳۲)

تم فرما دو کہ حکم مانو اللہ اور رسول کا

اس پر گفتگو آگے آ رہی ہے، مومن، مسلم، صاحب ایقان کو "اتباع" کا راستہ اپنانا چاہئے جس کا سرچشمہ انسان کی دلی رغبت، محبت اور غلام بن جانا ہوتا ہے۔ باقی اللہ و رسول ﷺ کی طاعت بھی اختیار کی جائے خواہ وہ محبت کی بناء پر ہو یا دنیوی و اخروی عذاب کے خوف سے ہو۔ لیکن اتباع زیادہ نافع اور قابل تحسین ہے۔

۱۱۔ آپ ﷺ کی تعلیمات کو اپنانا

اللہ تعالیٰ نے تمام مسلمانوں پر حضور ﷺ کے احکام کو بجا لانا اور آپ ﷺ کے نواہی سے رک جانا لازم فرما دیا ہے اور اس کی مخالفت کرنے والوں پر شدید عذاب کی وعید سنائی ہے اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

وَمَآ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ (الحشر ۔ ۷)

اور جو کچھ تمہیں رسول عطا فرمائیں وہ لو اور جس سے منع فرمائیں باز رہو اور اللہ سے ڈرو بیشک اللہ کا عذاب سخت ہے۔

Marfat.com

یہاں اللہ تعالیٰ کا ارشاد "وما اتکم الرسول" آپ ﷺ کے ہر حکم کو شامل ہے۔ خواہ بصورت قول ہو یا فعل یا آپ ﷺ کی تصویب و تائید ہو اور "وما نھکم" ہر منع کو شامل ہے خواہ بصورت فعل ہو یا قول تو مسلمان پر حالت منع میں اجتناب اور حالت حکم میں اتباع و طاعت لازم ہے ورنہ عاصی ہو گا اور جس نے بھی امر و نہی میں آپ ﷺ کی مخالفت و نافرمانی کی اسے اللہ کے اس شدید عذاب سے ڈرنا چاہئے جس پر آیت کا اختتام ہوا ہے' باقی یہاں یہ شرط کوئی نہیں کہ اس امر و نہی کا قرآن میں ہی ہونا ضروری ہے۔ بلکہ فرمایا جس کا حکم آپ ﷺ دیں یا جس سے آپ ﷺ منع فرمائیں کیونکہ حکم "ما" عام ہے اور سب کو شامل ہے۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فتح مکہ کے سال رمضان میں مکہ کی طرف سفر فرمایا آپ ﷺ نے اور صحابہ نے روزہ رکھا ہوا تھا۔ حتی کہ مقام کراع الغمیم پر پہنچے عرض کیا گیا لوگوں پر روزہ شاق ہو گیا ہے اور وہ آپ ﷺ کے منتظر ہیں' آپ ﷺ نے عصر کے بعد پانی کا پیالہ طلب فرمایا اور اسے بلند فرمایا تاکہ لوگ دیکھ لیں اس کے بعد آپ ﷺ نے پیا پھر عرض کیا گیا یا رسول اللہ ﷺ کچھ لوگوں نے ابھی روزہ رکھا ہوا ہے۔ تو فرمایا۔

اولئک العصاۃ اولئک العصاۃ — یہ عاصی ہیں یہ عاصی ہیں

(المسلم' کتاب الصیام)

آپ ﷺ نے قولاً افطار کا حکم نہیں دیا بس آپ ﷺ سے لوگوں کی تکلیف بیان کی گئی تو آپ ﷺ نے افطار فرما دیا تو آپ ﷺ کا فعل' الفاظ امر سے بھی زیادہ بلیغ ٹھہرا اس لئے جب انہوں نے اقطار نہ کیا تو فرمایا وہ عاصی ہیں کیونکہ انہوں نے آپ ﷺ کے امر بصورت فعل کی مخالفت کی تھی(اور وہ افطار تھا۔)

جس بات کا آپ ﷺ ہمیں حکم دیں اس کا حسب طاقت بجا لانا لازم ہے اور جس سے منع فرمائیں اس سے کلی طور پر رک جائیں کیونکہ منھیات و ممنوعات تمام کے تمام قدرت میں ہوتے ہیں۔ لہٰذا ان میں تقسیم درست نہیں رہا' امر کا معاملہ تو اس میں بقدر طاقت کہا جا سکتا ہے یعنی اس میں تخفیف ہے۔

Marfat.com

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

دعونی ماترکتکم فانما اهلک من قبلکم سؤالهم واختلافهم علی انبیاء هم فاذا نهیتکم عن شئ فاجتنبوه واذا امرتکم بشئی فاتوا منه ما استطعتم

(البخاری' کتاب الاعتصام)

وہ چھوڑ دو جسے میں چھوڑ دوں تم سے پہلے لوگ انبیاء سے سوال اور اختلاف کی وجہ سے ہلاک ہوئے جب میں تمہیں کسی شی سے منع کروں تو اس سے بچو اور جب کسی شی کے بجا لانے کا کہوں تو اسے حتی المقدور بجا لانے کی کوشش کرو۔

صحابہ کرام نے اس آیت مبارکہ سے حجیتِ حدیث پر استدلال کیا۔ بخاری و مسلم میں ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے لعنت فرمائی ہے۔ بال ملانے والیوں پر' بنو اسد کی خاتون کو یہ بات پہنچی (جس کا نام ام یعقوب تھا) وہ قرآن کا مطالعہ کرتیں تھیں حضرت کے پاس آئیں مجھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بات پہنچی ہے۔ آپ نے فرمایا میں لعنت کیوں نہ کروں جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی ہے اور یہ کتاب اللہ میں ہے' اس خاتون نے کہا۔

لقد قرأت ما بین لوحی المصحف فما وجدته

میں نے اول تا آخر قرآن پڑھا اس میں اسے میں نے کہیں نہیں پایا۔

تو آپ نے فرمایا۔

لئن کنت قراتیه لقد وجدتیه وَمَآ اٰتٰکُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰکُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا

اگر تم قرآن کی یہ آیت پڑھ لیتیں تو پا لیتی جو رسول تمہیں دے لے لو اور جس سے روکیں رک جاؤ۔

کوئی انسان جتنا بھی کمال حاصل کر لے اس کے تمام اوامر و نواہی کو تسلیم نہیں کیا جا سکتا کیونکہ وہ معصوم نہیں اور نہ ہی اسے وحی آسمانی کی تائید حاصل ہے۔ جب اللہ تعالیٰ

Marfat.com

نے اپنے مختار و مصطفٰے نبی ﷺ کو وحی و عصمت کے لئے مخصوص فرما لیا تو ہم پر آپ ﷺ کی طاعت تامہ اور تسلیم کامل لازم فرما دی' آپ ﷺ کے اوامر کو بجا لانا اور نواہی سے اجتناب ضروری قرار دے دیا۔ آپ ﷺ کو یہ اجازت دے دی کہ وہ اللہ تعالیٰ کی منشا و مراد کو لوگوں پر واضح فرمائیں اور آپ ﷺ کو مہبط وحی بنایا تو اب تمام لوگوں پر آپ ﷺ کی اتباع اور امتثال لازم و فرض ہے۔ اللہ تعالیٰ نے مصطفٰی ﷺ کو حکم' فیصل اور کامل ترازو بنایا تو جو آپ ﷺ عطا کریں لے لو اور جس سے روکیں رک جاؤ تو اس ترازو پر ہر مسلمان اپنے آپ کو پرکھ لے۔ اللہ تعالیٰ نے جب اپنے صفی نبی ﷺ کی طاعت کا حکم دیا تو کسی مقام و وقت یا حال و امر کا تعین نہیں فرمایا کہ فلاں جگہ اور موقعہ پر آپ ﷺ کی اتباع و طاعت کی جائے بلکہ ان آیات مبارکہ کے سیاق سے یہی واضح ہو رہا ہے۔ کہ تمام امور' احوال' اوقات اور مقامات میں طاعت لازم ہے خواہ امور چھوٹے ہوں یا بڑے خواہ یہ تصرفات ہوں یا خواہشات' خواہ وہ عقیدہ ہو یا عمل' خواہ عبادات ہوں یا معاملات' یہ اخلاق ہوں یا ازواق' صلح ہو یا جنگ' خواہ امر ہو یا نہی خواہ نیکی ہو یا برائی' یہ طاعت ہو یا معصیت' یہ امور دنیا یا معیشت کے ہوں یا امور اخروی' ہر شے میں غضب' حلم' غنا و فقر' الغرض دنیا و آخرت کے ہر معاملہ میں آپ ﷺ ہی کی اتباع کی جائے گی کیونکہ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کی ذات اقدس کو بے مثال رہنما' بے بدل قائد اور اسوہ حسنہ بنایا ہے۔ صلوات اللّٰہ وسلامہ علیہ

۱۲۔ اختلاف کے وقت معاملہ کو آپ ﷺ کی طرف لوٹانا فرض ہے

آپ ﷺ کی طاعت میں سے یہ ہے جب اللہ تعالیٰ' یوم آخرت اور آپ ﷺ کے ماننے والوں کے درمیان کسی معاملہ میں نزاع ہو جائے تو اسے آپ ﷺ کی طرف لوٹایا جائے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِيْ شَيْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَى اللّٰهِ وَالرَّسُوْلِ اِنْ كُنْتُمْ	اے ایمان والو حکم مانو اللہ کا اور حکم مانو رسول کا اور ان کا جو تم میں حکومت والے ہیں۔ پھر اگر تم

Marfat.com

تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ذٰلِكَ خَيْرٌ وَّاَحْسَنُ تَاْوِيْلًا (النساء ـ ۵۹)

میں کسی بات کا جھگڑا اٹھے تو اسے اللہ اور رسول کے حضور رجوع کرو اگر اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتے ہو یہ بہتر ہے اور اس کا انجام سب سے اچھا۔

تو یہاں اللہ تعالیٰ نے اپنی اور اپنے رسول ﷺ کی طاعت کا حکم دیا ہے' اللہ تعالیٰ کی طاعت اس کی کتاب کی اور اس کے نبی (جو اس کے مبلغ ہیں) کی اتباع ہے' اس کے رسول کی اطاعت آپ ﷺ کی ظاہری حیات میں آپ ﷺ کے اوامر و نواہی کی اتباع اور بعد از وصال آپ ﷺ کی سنت کی پیروی ہے اور یہ تمام ایمان کی شرط ہے۔ یہ یھا الذین امنوا .... ان کنتم تؤمنون اور اس شرط کا جواب یہی ہے اور اس کے علاوہ کوئی معنی نہیں' تو جب آپس میں اور ان کے اور حکمرانوں کے درمیان نزاع ہو جائے تو کتاب اللہ اور ظاہری حیات میں اس کے رسول ﷺ کی طرف رجوع کریں تاکہ وہ فیصلہ فرمائیں یہ تو اس وقت ہے جب آپ ﷺ کے پاس ہوں اور اگر دور ہوں اور حکم نہیں جانتے تو کسی کو آپ ﷺ کی خدمت میں بھیجیں یا خود حاضری دیں۔

اگر آپ ﷺ کی سنت سے آگاہ ہوں اس سے فیصلہ کر لیں اور یہی حکم وصال کے بعد ہے کیونکہ سنت موجود ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع اس کی کتاب قرآن کریم کی طرف ہے۔ یہ وہ فرض ہے جس میں کوئی جھگڑا نہیں اور اللہ تعالیٰ نے اس بات کا حکم دے رکھا ہے۔ یہاں اس آیت میں قابل توجہ یہ بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جب طاعت کا ذکر فرمایا یا اپنی اور اپنے رسول ﷺ کی طاعت کا حکم دیا تو طاعت کا عطف طاعت پر فرمایا تاکہ واضح رہے کہ طاعت نبی مشروط نہیں کیونکہ آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کے ارادے کو واضح فرماتے ہیں تو آپ ﷺ کا قول دین میں حجت کا درجہ رکھتا ہے' لیکن جب اولوالامر کی طاعت کی بات کی تو اس کا عطف طاعت رسول پر ڈالا کیونکہ ان کی طاعت کا آپ ﷺ کی طاعت کے تابع ہونا شرط ہے۔ جب اللہ تعالیٰ نے تنازع اور اختلاف کا بیان فرمایا کہ اس میں حکم کی طرف رجوع ضروری ہے تو وہاں اولوالامر کی

Marfat.com

ات نہیں کی صرف اتنا فرمایا۔

فردوہ الی اللہ و الرسول — پس اللہ اور رسول کی طرف رجوع کرو

درمیان میں "واو" عاطفہ کا ذکر کیا "والی الرسول" نہیں فرمایا کیونکہ رسول اللہ ﷺ جو فیصلہ دیں گے وہ اللہ ہی کا فیصلہ ہو گا جو آپ ﷺ پر وحی کیا گیا کیونکہ آپ ﷺ خواہش نفس سے بولتے ہی نہیں صلوات اللہ و سلامہ علیہ و علی الہ و صحبہ اے اللہ ہمیں بھی آپ ﷺ کے اتباع اور احباب میں شامل فرما دے۔

۱۳۔ آپ ﷺ کے فیصلہ کے بعد اختیار نہیں۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ کو اپنا رسول اور مبلغ بنانے کے ساتھ ساتھ حاکم بنایا تاکہ مسلمانوں کے درمیان متنازعہ امور میں فیصلہ دیں اس روشنی میں جو اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو عطا فرمائی ہے۔ اس شخص سے اللہ تعالیٰ نے ایمان کی نفی فرما دی ہے جو آپ ﷺ کے حکم کو تسلیم نہیں کرتا اور آپ ﷺ کے فیصلہ پر یقین نہیں کرتا کیونکہ آپ ﷺ کی معصیت کھلی گمراہی اور دین سے بغاوت و خروج ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے۔

وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗٓ اَمْرًا اَنْ يَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ اَمْرِهِمْ وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِيْنًا ط

(الاحزاب ۔ ۳۶)

اور نہ کسی مسلمان مرد نہ مسلمان عورت کو حق پہنچتا ہے کہ جب اللہ و رسول کچھ حکم فرما دیں تو انہیں اپنے معاملہ کا کچھ اختیار ہے اور جو حکم نہ مانے اللہ اور اس کے رسول ، وہ بے شک صریح گمراہی میں بہکا۔

تو کسی کو بھی آپ ﷺ کے حکم کے خلاف کرنے کا کوئی اختیار نہیں اور یہ کیوں ہے؟ صرف اس لئے کہ آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کے نبی، رسول، اس کی وحی کا مرکز، اللہ تعالیٰ کی

Marfat.com

طرف سے تصدیق شدہ اور آپ ﷺ کی سچائی پر خدا کی ضمانت ہے۔ آپ ﷺ اپنی خواہش اور مرضی سے فیصلہ دیتے ہی نہیں اس لئے اللہ تعالیٰ کسی مئومن کو آپ ﷺ کے فیصلے اور حکم کی مخالفت کی اجازت نہیں دیتا کیونکہ آپ ﷺ کے امر کی مخالفت معصیت ہے جو کھلی گمراہی کے سوا کچھ نہیں ہر چند کہ اہل علم نے اس آیت کے شان نزول میں اختلاف کیا ہے کہ یہ حضرت زینب بنت جحش کا نکاح حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں ہوئی یا حضرت زید بن حارثہ کے حضرت زینب کو طلاق دینے کے بعد ام کلثوم بنت عقبہ بن ابی معیط سے نکاح یا آپ ﷺ نے انصاری عورت و حضرت جلیبیب رضی اللہ عنہما کے بارے میں پیغام نکاح بھیجا کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔

لیکن اعتبار عموم الفاظ کا ہوتا ہے خصوصی واقعہ کا نہیں' یہی وجہ ہے کہ اس سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے حضرت طاؤس کے خلاف استدلال کیا اور انہیں عصر کے بعد دو رکعتیں ادا کرنے سے منع فرمایا' حضرت طاؤس نے عرض کیا

انما کرھت ان تتخذ سلما — مجھے یہ ناپسند ہے کہ اسے بہانہ بنایا جائے۔

تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے یہ آیت کریمہ پڑھی۔ پھر فرمایا

لا ادری تعذب علیھا ام تؤجر — میں نہیں جانتا ان پر تجھے عذاب ہو گا یا اجر دیا جائے گا۔ (الرسالہ ۔ ۴۴۳)

اسے امام شافعی' امام عبدالرزاق' دارمی' بیہقی اور خطیب نے نقل کیا ہے۔

جب اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول ﷺ کوئی فیصلہ دے دیں تو اس کی مخالفت ہرگز جائز نہیں' اس کے بعد کسی کی رائے یا قول نہیں چل سکتا بلکہ ہر معاملہ میں فیصلہ کا اختیار فقط اللہ اور اس کے رسول ﷺ کو ہے اور مسلمان کا کام اسے کامل طور پر تسلیم کرنا اور اس کی اتباع کرنا ہے۔ ورنہ عاصی قرار پائے گا اور عصیان سراپا گمراہی ہے۔

۱۴۔ آپ ﷺ کے فیصلہ کو دل و جاں سے تسلیم کرنا فرض ہے

جس طرح اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی مصطفیٰ ﷺ کو فیصل بنایا اور مسلمانوں پر آپ ﷺ

Marfat.com

کے فیصلے اور فیصلے کی طاعت لازم قرار دی اور معصیت کو حرام قرار دیا اسی طرح اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو حاکم بنایا تاکہ اللہ تعالیٰ کی رہنمائی میں لوگوں کے فیصلے فرمائیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اس شخص سے ایمان کی نفی فرما دی ہے جو آپ ﷺ کو حاکم نہیں بناتا اور جب حاکم بنا لے تو آپ ﷺ کے فیصلے کو اس طرح تسلیم کرنا لازم ہے۔ کہ دل میں کوئی تنگی یا انقباض نہ ہو بلکہ اسے کامل طور پر تسلیم کر لے اس لئے کہ آپ ﷺ نبی' رسول وحی کا سرچشمہ اور حکم خدا سے سیدھی راہ پر گامزن اور ہر قسم کی خطا و لغزش سے معصوم ہیں۔ جبکہ دوسرے خطا بھی کر سکتے ہیں اور صحیح بھی دوسرے مطیع بھی ہو سکتے ہیں اور نافرمان بھی سرکش یا محفوظ بھی ہو سکتے ہیں' محفوظ و معصوم جس کی حفاظت اللہ تعالیٰ خود کرے اس کی ضمانت دے اور اس کی تائید فرمائے' اللہ تعالیٰ نے صرف اپنے رسول ﷺ کے فیصلے کی سمع و طاعت کو علامت ایمان قرار دیا ہے کسی اور کا یہ مقام نہیں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتّٰى يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوا فِيٓ أَنفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوا تَسْلِيمًا

(النساء ۔ ٦٥)

تو اے محبوب تمہارے رب کی قسم وہ مسلمان نہ ہوں گے جب تک اپنے آپس کے جھگڑے میں تمہیں حاکم نہ بنائیں پھر جو کچھ تم حکم فرما دو اپنے دلوں میں اس سے رکاوٹ نہ پائیں اور جی سے مان لیں۔

دیکھا اللہ تعالیٰ نے اس شخص کے ایمان ہی کی نفی کر دی جو آپ ﷺ کو حاکم نہیں مانتا اور اس پر تاکید کے علاوہ قسم بھی اٹھائی "فلا و ربک لا یؤمنون حتی" پھر صرف فیصلہ ماننا ہی فقط لازم نہیں بلکہ سماعِ فیصلہ کے بعد دل میں کسی قسم کی تنگی نہ آئے اور کامل طور پر تسلیم کیا جائے "ویسلموا تسلیما" اور یہ ماننے کا انتہائی اور آخری درجہ ہے۔

حکم اللہ کا' فیصلہ مصطفےٰ ﷺ کا

جب ہم اس آیت کریمہ "حتی یحکموک" کو (جس میں اللہ تعالیٰ نے اس شخص

Marfat.com

سے ایمان کی نفی کی ہے۔ جو آپ ﷺ کو تحکیم تسلیم نہیں کرتا) اللہ تعالیٰ کے ان ارشادات عالیہ کے ساتھ ملاتے ہیں۔

اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ — حکم نہیں مگر اللہ کا

(الانعام ۔ ۵۷)

وَمَا اخْتَلَفْتُمْ فِيهِ مِنْ شَيْءٍ فَحُكْمُهٗٓ اِلَى اللّٰهِ ط — تم جس بات میں اختلاف کرو تو اس کا فیصلہ اللہ کے سپرد ہے۔

(الشوریٰ ۔ ۱۰)

تو ہم پر یہ واضح ہو جاتا ہے کہ حکم اللہ تعالیٰ کا ہے۔ نبی اکرم ﷺ اللہ تعالیٰ کی رہنمائی میں فیصلہ فرماتے ہیں اور اللہ تعالیٰ وہ آپ ﷺ کے ہاتھوں جاری کرتا ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

اِنَّآ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ لِتَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ بِمَآ اَرٰىكَ اللّٰهُ ط — اے محبوب بیشک ہم نے تمہاری طرف سچی کتاب اتاری کہ تم لوگوں میں فیصلہ کرو جس طرح تمہیں اللہ دکھائے۔

(النساء ۔ ۱۰۵)

تو حکم اللہ تعالیٰ کا ہے۔ لیکن اس نے خود آپ ﷺ کی رہنمائی فرمائی اور آپ ﷺ کے ہاتھوں سے جاری فرمایا' جس کے ذریعے آپ ﷺ نے لوگوں کے درمیان فیصلہ فرما دیا تو جو آپ ﷺ کی طاعت نہیں کرے گا تو اس نے یقیناً اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی اسی لئے اللہ تعالیٰ نے اس سے ایمان کی نفی فرما دی' عنقریب اس آیت مبارکہ کا پس منظر بھی آ رہا ہے' اللہ تعالیٰ نے اہل ایمان کی یہ صفت بیان فرمائی کہ جب انہیں فیصلہ کے لئے رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ کی طرف بلایا جاتا ہے۔ تو وہ اسے مان لیتے ہیں بخلاف منافقین کے ان کی علامت یہ ہے کہ وہ آپ ﷺ کے فیصلے سے اعراض کرتے ہیں۔ فریقین کو دعوت اور اس پر عمل اللہ تعالیٰ نے ان آیات میں بیان فرمایا ہے۔

وَيَقُوْلُوْنَ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَبِالرَّسُوْلِ وَاَطَعْنَا ثُمَّ يَتَوَلّٰى فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ ط وَمَآ — اور کہتے ہیں ہم ایمان لائے اللہ اور رسول پر اور حکم مانا پھر کچھ ان

Marfat.com

أُولٰٓئِكَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٤٧﴾ وَإِذَا دُعُوْٓا إِلَى اللّٰهِ
وَرَسُوْلِهٖ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ إِذَا فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ
مُّعْرِضُوْنَ ﴿٤٨﴾ وَإِنْ يَّكُنْ لَّهُمُ الْحَقُّ يَأْتُوْٓا
إِلَيْهِ مُذْعِنِيْنَ ﴿٤٩﴾ أَفِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ أَمِ
ارْتَابُوْٓا أَمْ يَخَافُوْنَ أَنْ يَّحِيْفَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ
وَرَسُوْلُهٗ ۚ بَلْ أُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿٥٠﴾ إِنَّمَا
كَانَ قَوْلَ الْمُؤْمِنِيْنَ إِذَا دُعُوْٓا إِلَى اللّٰهِ
وَرَسُوْلِهٖ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ أَنْ يَّقُوْلُوْا سَمِعْنَا
وَأَطَعْنَا ۭ وَأُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿٥١﴾ وَمَنْ
يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيَخْشَ اللّٰهَ وَيَتَّقْهِ
فَأُولٰٓئِكَ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ

(النور ـ ۴۷ ـ ۵۲)

میں کہ اس کے بعد پھر جاتے ہیں
اور وہ مسلمان نہیں اور جب
بلائے جائیں اللہ اور اس کے
رسول کی طرف کہ رسول ان میں
فیصلہ فرمائے تو جبھی ان کا ایک
فریق منہ پھیر جاتا ہے اور اگر ان
کی ڈگری ہو (ان کے حق میں
فیصلہ ہو) تو اس کی طرف آئیں
مانتے ہوئے کیا ان کے دلوں میں
بیماری ہے یا شک رکھتے ہیں یا یہ
ڈرتے ہیں کہ اللہ و رسول ان پر
ظلم کریں گے بلکہ وہ خود ظالم ہیں
مسلمانوں کی بات تو یہی ہے جب
اللہ اور رسول کی طرف بلائے
جائیں کہ رسول ان میں فیصلہ
فرمائے کہ عرض کریں ہم نے سنا
اور حکم مانا اور یہی لوگ مراد کو
پہنچے اور جو حکم مانے اللہ اور اس
کے رسول کا اور اللہ سے ڈرے
اور پرہیز گاری کرے تو یہی لوگ
کامیاب ہیں۔

تو مومن آپ ﷺ کے فیصلے کو کامل طور پر اور ہر حال میں تسلیم کرتے ہیں اور اعلانیہ آپ ﷺ کی طاعت بجالاتے ہیں اور وہ قواعد صحیحہ مسلمہ پر مبنی ہے کہ داعی، اللہ کے رسول اور اللہ کے مبلغ ہیں۔ وحی سے ان کی تائید کی گئی ہے' اللہ کی عصمت سے

Marfat.com

وہ معصوم ہیں' ان کا حکم اللہ تعالیٰ کا ہی ہوتا ہے اس کی رہنمائی پر آپ ﷺ گفتگو کرتے ہیں صلوات اللہ و سلامہ علیہ

یہاں یہ بات بھی نوٹ کریں اللہ تعالیٰ کے ارشاد گرامی وَاِذَا دُعُوْا اِلَی اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ لِیَحْکُمَ بَیْنَھُمْ (جب ان کو اللہ اور اس کے رسول کی طرف بلایا جاتا تاکہ وہ ان کے درمیان فیصلہ کرے) یہاں حاکم رسول اللہ ﷺ ہی ہیں کیونکہ ضمیر واحد کی ہے تثنیہ نہیں واللہ اعلم۔ جبکہ منافقین اور وہ لوگ جن کے دلوں میں مرض ہے وہ طاغوت کی طرف مقدمات لے جاتے ہیں (حالانکہ ان سے دوری کا حکم ہے) اور رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں لانے سے روکتے ہیں۔ اس وجہ سے وہ گمراہ ہیں' اللہ تعالیٰ ان کے دلی نفاق کو جانتا ہے وہ ان کے نفاق و اعراض کی عنقریب سزا دے گا اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

اَلَمْ تَرَ اِلَی الَّذِیْنَ یَزْعُمُوْنَ اَنَّھُمْ اٰمَنُوْا بِمَآ اُنْزِلَ اِلَیْکَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِکَ یُرِیْدُوْنَ اَنْ یَّتَحَاکَمُوْٓا اِلَی الطَّاغُوْتِ وَقَدْ اُمِرُوْٓا اَنْ یَّکْفُرُوْا بِہٖ وَیُرِیْدُ الشَّیْطٰنُ اَنْ یُّضِلَّھُمْ ضَلٰلًا بَعِیْدًا ﴿۶۰﴾ وَاِذَا قِیْلَ لَھُمْ تَعَالَوْا اِلٰی مَآ اَنْزَلَ اللّٰہُ وَاِلَی الرَّسُوْلِ رَاَیْتَ الْمُنٰفِقِیْنَ یَصُدُّوْنَ عَنْکَ صُدُوْدًا ﴿۶۱﴾ فَکَیْفَ اِذَآ اَصَابَتْھُمْ مُّصِیْبَۃٌ بِمَا قَدَّمَتْ اَیْدِیْھِمْ ثُمَّ جَآءُوْکَ یَحْلِفُوْنَ بِاللّٰہِ اِنْ اَرَدْنَآ اِلَّآ اِحْسَانًا وَّ تَوْفِیْقًا ﴿۶۲﴾ اُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ یَعْلَمُ اللّٰہُ مَا فِیْ قُلُوْبِھِمْ فَاَعْرِضْ عَنْھُمْ وَعِظْھُمْ وَقُلْ لَّھُمْ فِیْٓ اَنْفُسِھِمْ قَوْلًا بَلِیْغًا

(النساء ۔ ۶۰' ۶۳)

کیا تم نے انہیں نہ دیکھا جن کا دعویٰ ہے کہ وہ ایمان لائے اس پر جو اترا اور اس پر جو تم سے پہلے اترا پھر چاہتے ہیں کہ شیطان کو اپنا پنچ بنائیں اور ان کو تو حکم یہ تھا کہ اسے اصلاً نہ مانیں اور ابلیس یہ چاہتا ہے کہ انہیں دور بہکاوے اور جب ان سے کہا جائے کہ اللہ کی اتاری ہوئی کتاب اور رسول کی طرف آؤ تو تم دیکھو گے کہ منافق تم سے منہ موڑ کر پھر جاتے ہیں کیسی ہو گی جب ان پر کوئی افتاد پڑے بدلہ اس کا جو ان کے ہاتھوں نے آگے بھیجا پھر اے محبوب

Marfat.com

تمہارے حضور حاضر ہوں اللہ کی
قسم کھاتے کہ ہمارا مقصود تو بھلائی
اور میل ہی تھا ان کے دلوں کی
بات تو اللہ جانتا ہے تو تم ان سے
چشم پوشی کرو اور انہیں سمجھا دو
اور ان کے معاملہ میں ان سے رسا
بات کہو۔

و جب اہل ایمان کو حضور ﷺ کی طرف فیصلہ کے لئے بلایا جاتا ہے تو آگے سے کہتے ہیں سمعنا و اطعنا (ہم نے سنا اور قبول کیا) اور مطیع فرمانبردار اہل ایمان کی یہی شان ہے اور کچھ متکبرین کی طرح اس سے اعراض کرتے اور روکتے ہیں' ان کا حال مشرکین کے حال کی طرح ہے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

وَاِذَا قِيْلَ لَهُمُ اتَّبِعُوْا مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ قَالُوْا بَلْ نَتَّبِعُ مَآ اَلْفَيْنَا عَلَيْهِ اٰبَآءَنَا
(لقمن ـ ۲۱) (البقرہ ـ ۱۷۰)

اور جب ان سے کہا جائے اس کی پیروی کرو جو اللہ نے اتارا تو کہتے ہیں بلکہ ہم تو اس کی پیروی کریں گے جس پر ہم نے اپنے باپ دادا کو پایا۔

اس لئے اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کی ذات مقدسہ کی قسم کھا کر کہا جب تک تمام امور میں آپ ﷺ کا فیصلہ نہ مان لیں مومن نہیں ہو سکتے اور جو فیصلہ آپ ﷺ فرمائیں وہ ایسا ہے کہ ظاہر و باطن سے اسے مانا جائے جس کا فیصلہ آپ ﷺ نے فرمایا اس پر لازم ہے کہ اسے باطن سے بھی مانے چہ جائیکہ ظاہر سے' آپ ﷺ کے فیصلہ پر کسی قسم کی تنگی دل میں نہ لائے اور اسے کلی طور پر تسلیم کرے' ظاہر و باطن کو اس کے سامنے جھکا دے جب اس طرح تسلیم نہیں کرے گا مثلاً نہیں مانتا' نزاع کرتا ہے یا رد کرتا ہے تو منازعت و مخالفت کے درجہ کے مطابق ایمان ناقص ہوتا چلا جائے گا حتی کہ کفر تک پہنچ

Marfat.com

جائے گا۔

آیت کا شان نزول

جب ہم اس آیت مبارکہ کا شان نزول پڑھتے ہیں۔

فَلَا وَ رَبِّکَ لَا یُؤْمِنُوْنَ حَتّٰی یُحَکِّمُوْکَ — قسم تیرے رب کی وہ ایمان دار نہیں ہو سکتے یہاں تک کہ وہ آپ ﷺ کو فیصل نہ مان لیں۔

تو ہمیں اسی بات کی آگاہی ہوتی ہے۔

حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے ہے۔ ایک انصاری شخص کا حضرت زبیر سے پانی کے معاملہ میں جھگڑا ہوا' انصاری نے کہا پانی جانے دو' حضرت زبیر نے انکار کیا دونوں کیس حضور ﷺ کی خدمت میں لے گئے آپ ﷺ نے زبیر سے فرمایا اپنی کھیتی کو پانی پلانے کے بعد آگے جانے دو' انصاری بگڑا اور کہنے لگا یہ آپ ﷺ کے چچا کا بیٹا ہے اس لئے' آپ ﷺ کا چہرہ اقدس متغیر ہو گیا اور فرمایا زبیر کھیت کو خوب پلاؤ پھر روک لو حتی کہ دیواروں تک پہنچ جائے' حضرت زبیر کہتے ہیں میرا خیال ہے یہ آیت مبارکہ اس معاملہ میں نازل ہوئی تھی۔ (البخاری' کتاب المساقاۃ)

اس انصاری سے جو کچھ صادر ہوا اگر اسی طرح کے الفاظ حضور ﷺ کے بارے میں کسی سے صادر ہوں یا شریعت کے بارے میں تو اسے زندیق کی طرح قتل کر دیا جائے گا جیسا کہ امام قرطبی نے فرمایا اور ان کی مثل امام نووی نے علماء سے نقل کیا۔ کیونکہ وہ مرتد ہے اس پر مرتدین والے ہی احکام جاری ہوں گے۔

باقی اسے کیوں چھوڑ دیا گیا۔ ابتداءِ اسلام کی وجہ سے تاکہ لوگوں میں الفت پیدا ہو' احسن انداز اختیار کیا گیا' منافقین کی سازشوں کو ناکام بنانے کے لئے کیا فرمایا۔ لوگ لا یتحدث ان محمدا ﷺ یقتل اصحابہ — باتیں کریں گے محمد ﷺ اپنے ساتھیوں کو قتل کروا دیتا ہے۔

اس لئے امام داوودی نے فرمایا وہ شخص منافق تھا یعنی ظاہراً مسلمان مگر باطناً" اسلام کا

Marfat.com

دشمن تھا۔ باقی حدیث میں جو انصاری کا لفظ آیا ہے اس سے مراد انصار کے قبیلہ سے ہونا ہے نہ کہ مسلمانوں کا مددگار' اللہ تعالیٰ نے اس شخص کے ایمان کی نفی پر قسم اٹھائی ہے جو رسول اللہ ﷺ کو حاکم نہ مانے اور مسلمان وہ ہے جو ظاہر و باطن سے فیصلہ کو مان لے اور دل میں تنگی نہ پاتے ہوئے کامل طور پر اسے تسلیم کر لے تو ساری گفتگو اس پر شاہد ہے کہ آپ ﷺ کی طاعت' آپ ﷺ کے احکام کی بجا آوری اور آپ ﷺ کے فعل کی اقتداء کرنا لازم ہے اور جو نہیں کرے گا وہ گمراہ و کافر ہے۔

۱۵۔ آپ ﷺ کی آواز پر فی الفور لبیک کہنا فرض ہے

اللہ تعالیٰ نے اہل ایمان کو یہ حکم دیا ہے کہ جب بھی میرا نبی ﷺ تمہیں بلائے تو فی الفور حاضر ہو جاؤ' سستی نہ کرو کیونکہ اس میں قبول کرنے والی زندگی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا مبارک فرمان ہے۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَجِيْبُوْا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيْكُمْ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ يَحُوْلُ بَيْنَ الْمَرْءِ وَقَلْبِهٖ وَاَنَّهٗٓ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ (الانفال ۔ ۲۴)

اے ایمان والو اللہ اور اس کے رسول کے بلانے پر حاضر ہو جب رسول تمہیں اس چیز کے لئے بلائیں جو تمہیں زندگی بخشے گی اور جان لو کہ اللہ کا حکم آدمی اور اس کے دلی ارادوں میں حائل ہو جاتا ہے اور یہ کہ تمہیں اس کی طرف اٹھنا ہے۔

اس آیت میں الفاظ "اذا دعاکم" بڑے ہی توجہ کے لائق ہیں' ضمیر مثنیہ نہیں' واحد ہے تاکہ واضح ہو جائے کہ یہ دعوت (بلانا) ایک ہی ہے جس نے بھی رسول اللہ ﷺ کی آواز پر لبیک کہا اس نے حقیقتہ" اللہ تعالیٰ ہی کے بلانے پر حاضری دی کیونکہ آپ ﷺ کی ذات اقدس اللہ تعالیٰ کی ہی پیغامبر ہے۔ جس نے بھی آپ ﷺ کی

Marfat.com

طاعت کی اس نے آپ ﷺ کے بھیجنے والے کی طاعت کی جس نے آپ ﷺ کی آواز پر لبیک کہی اس نے اللہ کی بات کو قبول کیا' جب صحابہ سے آپ ﷺ کے بلانے پر کچھ تاخیر ہوئی تو آپ ﷺ نے متنبہ فرمایا کہ دیر نہ کیا کرو جلدی کیا کرو حتیٰ کہ وہ نماز میں تھے تب بھی فرمایا تاخیر نہ کرو کیونکہ آپ ﷺ کی طاعت اور آواز پر حاضر ہونا فی الفور لازم ہے۔ لیکن نماز ہے مثلاً تو اس کے لئے کافی وقت ہوتا ہے تو اسے بھی آپ ﷺ کی طاعت اور حکم پر چھوڑ دیا جائے۔

حضرت ابوسعید بن معلی رضی اللہ عنہ سے ہے۔ میں نماز پڑھ رہا تھا رسول اللہ ﷺ میرے پاس سے گزرے مجھے بلایا۔ نماز مکمل کر کے حاضر ہوا فرمایا۔

مامنعک ان تأتی؟ آنے سے کس نے روکا؟

عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ

انی کنت اصلی میں نماز ادا کر رہا تھا۔

فرمایا کیا اللہ تعالیٰ کا فرمان نہیں ہے؟

يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَجِيْبُوْا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاكُمْ (الانفال - ۲۴) اے ایمان والو اللہ اور اس کے رسول کے بلانے پر حاضر ہو جب رسول تمہیں اس چیز کے لئے بلائیں۔

پھر فرمایا میں تمہیں مسجد سے نکلنے سے پہلے قرآن کی عظیم سورت کی تعلیم دیتا ہوں' آپ ﷺ جب باہر تشریف لے جانے لگے تو میں نے عرض کیا تو آپ ﷺ نے مجھے الحمد للہ رب العالمین اور سبع مثانی کی تعلیم دی۔ (البخاری' کتاب التفسیر)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے۔ رسول اللہ ﷺ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لائے وہ نماز ادا کر رہے تھے آپ ﷺ نے آواز دی اے ابی انہوں نے جواب نہ دیا جلدی سے نماز مکمل کر کے حاضر ہو گے عرض کیا۔

السلام علیک ای رسول اللہ یا رسول اللہ سلام عرض ہے۔

آپ ﷺ نے جواباً سلام عنایت کیا اور فرمایا۔

Marfat.com

ما منعک ای ابی اذا دعوتک ان تجیبنی؟ میں نے بلایا تم نہیں آئے کیا وجہ؟

عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ

کنت فی الصلوۃ میں نماز میں تھا۔

فرمایا

الستت تجد فیما اوحی اللہ الی ان' کیا تم نے مجھ پر ہونے والی وحی

یا یھا الذین امنوا استجیبوا میں یہ نہیں پایا اے ایمان والو

عرض کیا ہاں یا رسول اللہ ﷺ آئندہ ایسا نہیں ہو گا۔ (مسند احمد' ۲ = ۴۱۲)

ان نصوص سے یہ باتیں سامنے آتیں ہیں۔

۱۔ حضور ﷺ جب بھی طلب فرمائیں فی الفور حاضر ہونا لازم و فرض ہے اگر فی الفور لازم نہ ہوتا تو ان دو صحابہ پر آپ ﷺ عتاب نہ فرماتے۔

۲۔ اگر آدمی نماز میں ہے۔ تب بھی حاضری فرض ہے اگر حاضر نہیں ہوتا تو گناہ گار ہو گا اگر ایسی بات نہیں تو آپ ﷺ انہیں اللہ تعالیٰ کا حکم پڑھ کر نہ سناتے' ہاں یہ آپ ﷺ کے ساتھ ہی خاص ہے ہاں نفل نماز میں والدہ کا بلانا بھی اسی کے ساتھ متصل ہے۔ جیسا کہ عابد جریج کے واقعہ میں ہے کہ انہیں تین دفعہ بلایا اتفاقاً وہ نماز میں تھے' انہوں نے ماں پر نماز کو ترجیح دی حتی کہ ماں نے بد دعا کی۔

اللھم لا تمتہ حتی تریہ وجوہ المومسات یا اللہ یہ موت سے پہلے زانیہ (المسم) عورتوں کو دیکھے

ہم نے تفصیل کے ساتھ "حقوق الوالدین" میں اسے بیان کیا ہے کیا اس حکم میں والد شامل ہے یا نہیں اس میں اختلاف ہے۔

۳۔ متعدد علماء نے تصریح کی ہے کہ نماز کی حالت میں آپ ﷺ نے یاد فرمایا حاضری دی جائے اور نماز باطل نہیں ہو گی اگرچہ یہ حکم انہوں نے دیگر نصوص سے بھی لیا۔

۴۔ جب اس شخص پر حاضر ہونا فی الفور لازم ہے۔ جو نماز (جو کہ مستقل اور اہم عبادت ہے) میں ہے تو اس شخص پر کس قدر لزوم ہو گا جو نماز میں نہیں' پھر عمومی حالات میں جس سے طاعت کا مطالبہ کیا گیا ہے۔ اس پر کتنا لزوم ہو گا؟ یہ نص خواہ

Marfat.com

بصورت آیت قرآنی یا بصورت حدیث، آپ ﷺ کی طاعت کے حتمی وجوب پر دال ہے یعنی آپ ﷺ کی طاعت پر کسی دوسری طاعت کو مقدم نہیں کیا جا سکتا خواہ وہ کتنی اہم عبادت ہی کیوں نہ ہو اس لئے کہ آپ ﷺ کی طاعت مقدم ہے اسی طرح آپ ﷺ کے بلاوے پر فی الفور حاضر ہونا مقدم ہے۔ آپ ﷺ کی طاعت اور آپ ﷺ کے حکم کو بجا لانا ایسی عبادت ہے کہ کوئی عبادت اس کا مقابلہ کر ہی نہیں سکتی جس طرح آپ ﷺ کی بات نہ ماننا اور بلاوے پر حاضر نہ ہونا اتنی بڑی معصیت ہے کہ اس کا مقابلہ کوئی معصیت نہیں کر سکتی ہے۔ اسی لئے حضور ﷺ نے ان صحابہ کرام کو عتاب فرمایا تاکہ آئندہ وہ معصیت میں نہ پڑ جائیں۔

۱۶۔ آپ ﷺ کی طاعت کو خالصتاً عبادت قرار دیا

اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صفی ﷺ کے بلاوے پر حاضر ہونا' دنیا و آخرت میں حیات ابدی پانے کا ذریعہ بنایا کیونکہ یہ اس اللہ کا حکم ہے جو بندے اور اس کے دل کے درمیان حائل ہے۔ اس طرح اللہ تعالیٰ نے جو کچھ آپ ﷺ سے صادر ہوتا ہے اسے وحی قرار دے دیا اور لوگوں پر آپ ﷺ کی طاعت لازم فرما دی حلال و حرام میں صلح و جنگ' عقیدہ و عبادت اور اخلاق و معاملات میں حتی کہ ہجرت بھی آپ ﷺ کی خاطر ہوتی اور جس نے آپ ﷺ کی طرف ہجرت کی اللہ نے اس کا اجر اپنے ذمہ لے لیا اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے

وَمَنْ يَخْرُجْ مِنْ بَيْتِهٖ مُهَاجِرًا اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ثُمَّ يُدْرِكْهُ الْمَوْتُ فَقَدْ وَقَعَ اَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا (النساء ۔ ۱۰۰)	اور جو اپنے گھر سے نکلا اللہ و رسول کی طرف ہجرت کرتا پھر اسے موت نے آ لیا تو اس کا ثواب اللہ کے ذمہ پر ہو گیا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

اگر آپ ﷺ کی طاعت ایسی خالص عبادت نہ ہوتی جس پر مہاجر کو اجر دیا جاتا ہے۔ تو آپ ﷺ کی طرف ہجرت جائز نہ ہوتی جب ہم اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد گرامی کو دیکھتے

Marfat.com

ہیں۔

مُهَاجِرًا اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ — اللہ و رسول کی طرف ہجرت کرتا ہے (النساء ۔ ۱۰۰)

اور پھر فرمایا۔

فَقَدْ وَقَعَ اَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ — اس کا ثواب اللہ کے ذمہ پر ہو گیا۔ (النساء ۔ ۱۰۰)

تو اس کے سوا ہمارے اوپر کوئی اور معنی آشکار نہیں ہوتا۔

کیونکہ اللہ تعالیٰ نے یہاں مہاجر کا اجر اپنے ذمہ لیا ہے۔ اس صورت میں جب وہ مہاجر ابھی مدینہ طیبہ آپ ﷺ تک نہیں پہنچا بلکہ راستہ میں اس کا وصال ہو گیا ہے' حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

انما الاعمال بالنیات و انما لکل امرئ مانوی فمن کانت ھجرته الی اللہ و رسوله فھجرته الی اللہ ورسوله ومن کانت ھجرته الی دنیا یصیبھا او امرأة یتزوجھا فھجرته الی ما ھاجر الیه
(البخاری' کتاب الایمان)

اعمال کا مدار نیات پر ہوتا ہے۔ اور ہر آدمی اس کی نیت کے مطابق ہے جس نے ہجرت کی اللہ و رسول ﷺ کی طرف اس کی ہجرت اللہ و رسول ﷺ کی طرف ہے اور جس نے ہجرت کی دنیا یا کسی خاتون کی خاطر اس کی ہجرت اسی کی طرف ہے۔

تو حکم کا ربط نیت سے ہے۔ جس کی ہجرت خالصتہ" اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی طرف ہو گی تو اس کا اجر اللہ تعالیٰ تعالیٰ کے ذمہ ہے اللہ تعالیٰ اس کی ہجرت کی وجہ سے اس کے گناہ معاف فرما دے گا اسی لئے حضور ﷺ نے ہجرت پر صحابہ سے بیعت لی' جس کی ہجرت دنیا کی خاطر ہوتی دین کے لئے نہ تھی تو اس کے لئے کوئی اجر و ثواب نہیں۔ اگرچہ وہ ہجرت اولیٰ میں شامل ہوا ہو' حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے ہے کہ حضرت طفیل بن عمرو الدوسی حضور ﷺ کی خدمت میں آئے اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ

Marfat.com

جب آپ ﷺ نے مدینہ کی طرف ہجرت کی تو حضرت طفیل بن عمرو آ گئے' ان کی قوم میں سے ایک آدمی بھی ساتھ تھا' مدینہ کی فضاء اسے موافق نہ آئی تو بیمار ہو گیا پریشان ہو کر قینچی لی اور اس کے ساتھ اپنی انگلیوں کے جوڑ کاٹ دیئے اس کے ہاتھ اس قدر زخمی ہو گئے حتیٰ کہ وہ فوت ہو گیا طفیل بن عمرو نے اسے خواب میں دیکھا حالت اچھی تھی لیکن ہاتھ ڈھانپے ہوئے تھے پوچھا رب کریم نے کیسا معاملہ فرمایا؟ کہا

غفرلی بهجرتی الی نبیه — میں نے اس کے نبی ﷺ کی طرف ہجرت کی تھی اس کے وسیلہ سے اللہ نے مجھے بخش دیا۔

کیا وجہ میں تجھے ہاتھ ڈھانپے دیکھ رہا ہوں اس نے کہا مجھے فرمایا گیا جو تو نے خود فاسد کیا ہم اس کو درست نہیں کریں گے یہ قصہ حضرت طفیل نے حضور ﷺ کی خدمت میں عرض کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا۔

اللهم وليديه فاغفر — اے اللہ اسے اور اس کے ہاتھوں کو معاف فرما دے

(المسلم' کتاب الایمان)

تو اللہ تعالیٰ نے اس شخص کو اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ کی طرف ہجرت کی وجہ سے معاف فرما دیا تو ہجرت کا کتنا بلند مقام ہے کہ اس کی وجہ سے گناہ معاف ہو جاتے ہیں پھر یہ معلوم ہو رہا ہے کہ ہجرت اعلیٰ درجہ کی عبادت ہے۔ تبھی تو یہ اس آدمی کے گناہوں کی بخشش کا ذریعہ بنی' ہم نے ہجرت اور اس کے مقام پر "فضائل المدينة المنورة" میں گفتگو کی ہے۔ تفصیل کے لئے اس کا مطالعہ کریں۔

یہ مسلم ہے فتنوں کے دور میں لوگ اپنے آپ کو بھول جاتے ہیں' حوادثات کی وجہ سے عبادات سے ہٹ کر دنیا کی طرف متوجہ ہو جاتے ہیں' ان کے اذہار عقول اپنے مولیٰ سے اور اس کا قرب پانے سے دور ہو جاتے ہیں کیونکہ جنگ' لوٹ مار' چوری ڈھاکے انسانی ذہن کو پریشان کر دیتے ہیں جو شخص اس حال میں بھی

Marfat.com

تعالیٰ کی عبادت اور اس کی ذات کی طرف متوجہ رہا فتنے اسے پریشان نہ کر سکے' حوادثات اور مصائب اس کے ذہن کو پراگندہ کرنے میں کامیاب نہ ہو سکے' یقیناً ایسے لوگ بہت کم ہوتے ہیں مگر ان کا عمل ان کے رب کے ساتھ تعلق میں کتنا مستحکم ہے اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے انہیں اجر و ثواب کس قدر نصیب ہو گا' ان کے اس عمل کا کوئی مقابلہ نہیں کر سکتا مگر وہ شخص جس نے اللہ کے رسول ﷺ کی طرف ہجرت کی۔

حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

العبادة فی الهرج کهجرة الی — حوادثات فتن میں عبادت' میری طرف ہجرت کے برابر ہے۔

(المسلم' کتاب الفتن)

اس حدیث مبارکہ میں دور فتنہ میں عبادت پر ابھارا گیا ہے کہ اس کا فضل اور ثواب ایسے ہے جیسے کسی نے اللہ کے نبی ﷺ کی طرف ہجرت کی۔ اس نص نے تو نہایت اعلیٰ انداز میں ہجرت کی فضیلت واضح کی ہے۔ اس طرح فتنوں کے دور میں عبادت کا مقام بھی۔

ہم یہ جانتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ کی طرف فتح مکہ سے پہلے ہجرت لازم و فرض تھی۔ حتی کہ اللہ تعالیٰ نے یہ حکم دے دیا کہ غیر مہاجر کو دوست نہیں بنایا جائے گا۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَهَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَالَّذِیْنَ اٰوَوْا وَّنَصَرُوْٓا اُولٰٓئِكَ بَعْضُهُمْ اَوْلِیَآءُ بَعْضٍ ؕ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ یُهَاجِرُوْا مَا لَكُمْ مِّنْ وَّلَایَتِهِمْ مِّنْ شَیْءٍ حَتّٰی یُهَاجِرُوْا ۚ وَاِنِ اسْتَنْصَرُوْكُمْ فِی الدِّیْنِ فَعَلَیْكُمُ النَّصْرُ اِلَّا عَلٰی قَوْمٍ بَیْنَكُمْ وَبَیْنَهُمْ مِّیْثَاقٌ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِیْرٌ

(الانفال ۔ ۷۲)

بیشک جو ایمان لائے اور اللہ کے لئے گھر بار چھوڑے اور اللہ کی راہ میں اپنے مالوں اور جانوں سے لڑے اور وہ جنہوں نے جگہ دی اور مدد کی وہ ایک دوسرے کے وارث ہیں اور وہ جو ایمان لائے اور ہجرت نہ کی تمہیں ان کا ترکہ کچھ نہیں پہنچتا جب تک ہجرت نہ کریں اور اگر وہ دین میں تم سے

Marfat.com

مدد چاہیں تو تم پر مدد دینا واجب
ہے مگر ایسی قوم پر کہ تم میں ان
میں معاہدہ ہے اور اللہ تمہارے
کام دیکھ رہا ہے۔

ہجرت کا یہ مقام ہے۔ پہلے ہم رسول اللہ ﷺ کی طرف ہجرت کا مقام بھی جان چکے جس سے واضح ہو گیا کہ ہجرت قربات میں سے اعظم اور عبادات میں سے احسن ہے پھر ہمیں اس بات کا علم بھی ہو گیا کہ حضور ﷺ کی طاعت کی عظمت کیا ہے اور یہ فی نفسہ مطلوب ہے۔

۱۷۔ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو شارع بنایا ہے

اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ کو جو عظیم درجات عطا فرمائے ان میں سے ایک یہ ہے کہ آپ ﷺ اشیاء کو حلال و حرام قرار دے سکتے ہیں۔ آپ ﷺ کا یہ وصف سابقہ کتب میں بھی تھا۔ باقی آپ ﷺ اپنی طرف سے تو کچھ نہیں کریں گے بلکہ اللہ تعالیٰ کی وحی اور رہنمائی میں ہی تعلیمات عطا فرمائیں گے کیونکہ خواہش نفس سے آپ ﷺ کلام ہی نہیں فرماتے اسی لئے اللہ تعالیٰ نے قرآن کے اجمال کی تفصیل کا بیان آپ ﷺ کے سپرد فرما رکھا ہے۔ حالانکہ اس کے بیان کی ذمہ داری اپنے ذمہ لے رکھی ہے۔ ارشاد فرمایا۔

لَا تُحَرِّكْ بِهٖ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهٖ ﴿۱۶﴾ اِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهٗ وَقُرْاٰنَهٗ ﴿۱۷﴾ فَاِذَا قَرَاْنٰهُ فَاتَّبِعْ قُرْاٰنَهٗ ﴿۱۸﴾ ثُمَّ اِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهٗ ؕ
(القیمہ' ۱۶ ـ ۱۹)

تم یاد کرنے کی جلدی میں قرآن کے ساتھ اپنی زبان کو حرکت نہ دو بیشک اس کا محفوظ کرنا اور پڑھنا ہمارے ذمہ ہے تو جب ہم اسے پڑھ چکیں تو اس وقت اس پڑھے ہوئے کی اتباع کرو بیشک اس کی باریکیوں کا تم پر ظاہر فرمانا ہمارے

Marfat.com

ذمہ ہے۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن کا بیان آپ ﷺ کے سپرد فرمایا ہے۔ اس کے لئے یہ آیت پڑھئے

وَاَنْزَلْنَآ اِلَیْکَ الذِّکْرَ لِتُبَیِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ اِلَیْھِمْ وَلَعَلَّھُمْ یَتَفَکَّرُوْنَ

(النحل ۔ ۴۴)

اور اے محبوب ہم نے تمہاری طرف یہ یادگار اتاری کہ تم لوگوں سے بیان کر دو جو ان کی طرف اترا اور کہیں وہ دھیان کریں۔

ایک اور مقام پر فرمایا۔

وَمَآ اَنْزَلْنا عَلَیْکَ الْکِتٰبَ اِلَّا لِتُبَیِّنَ لَھُمُ الَّذِی اخْتَلَفُوْا فِیْہِ وَھُدًی وَّرَحْمَۃً لِّقَوْمٍ یُّؤْمِنُوْنَ

(النحل ۔ ۶۴)

اور ہم نے تم پر یہ کتاب نہ اتاری مگر اس لئے کہ تم لوگوں پر روشن کر دو جس بات میں اختلاف کریں اور ہدایت اور رحمت ایمان والوں کے لئے۔

اور آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کی رہنمائی اور وحی کے بغیر نہ کوئی حکم دیتے ہیں اور نہ تفصیل فرماتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

اِنَّآ اَنْزَلْنَآ اِلَیْکَ الْکِتٰبَ بِالْحَقِّ لِتَحْکُمَ بَیْنَ النَّاسِ بِمَآ اَرٰکَ اللّٰہُ وَلَا تَکُنْ لِّلْخَآئِنِیْنَ خَصِیْمًا

(النساء ۔ ۱۰۵)

اے محبوب بیشک ہم نے تمہاری طرف سچی کتاب اتاری کہ تم لوگوں میں فیصلہ کرو جس طرح تمہیں اللہ دیکھائے اور دغا والوں کی طرف سے نہ جھگڑو۔

ایک اور مقام پر ہے۔

قُلْ اِنَّمَآ اَتَّبِعُ مَا یُوْحٰٓی اِلَیَّ مِنْ رَّبِّیْ

(الاعراف ۔ ۲۰۳)

تم فرماؤ میں تو اسی کی پیروی کرتا ہوں جو میری طرف میرے رب سے وحی ہوتی ہے۔

Marfat.com

ایک اور جگہ ہے۔

اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا یُوْحٰٓی اِلَیَّ ط — میں تو اسی کا تابع ہوں جو مجھے وحی آتی ہے۔ (الانعام ۵۰' یونس ۱۵' الاحقاف ۹)

حالانکہ بیان و تفصیل کی ذمہ داری اللہ تعالیٰ نے اپنے ذمہ لے رکھی ہے' نبی ﷺ تو اس کے حکم اور رہنمائی میں بیان فرمانے والے ہیں کیونکہ اپنے نفس کی طرف سے آپ ﷺ نطق تک نہیں فرماتے' یہی وجہ ہے کہ آپ ﷺ طیبات کو حلال' خبائث کو حرام اور سابقہ امتوں پر جو بوجھ تھے ان سے اپنی امت کو تخفیف عطا فرماتے ہیں۔ آپ ﷺ کا دین سراپا آسانی ہے اللہ تعالیٰ نے اسی شان کو یوں واضح فرمایا۔

اَلَّذِیْنَ یَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ النَّبِیَّ الْاُمِّیَّ الَّذِیْ یَجِدُوْنَهٗ مَکْتُوْبًا عِنْدَهُمْ فِی التَّوْرٰةِ وَالْاِنْجِیْلِ یَاْمُرُهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ وَیَنْهٰهُمْ عَنِ الْمُنْکَرِ وَیُحِلُّ لَهُمُ الطَّیِّبٰتِ وَیُحَرِّمُ عَلَیْهِمُ الْخَبٰٓئِثَ وَیَضَعُ عَنْهُمْ اِصْرَهُمْ وَالْاَغْلٰلَ الَّتِیْ کَانَتْ عَلَیْهِمْ ط فَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِهٖ وَعَزَّرُوْهُ وَنَصَرُوْهُ وَاتَّبَعُوا النُّوْرَ الَّذِیْٓ اُنْزِلَ مَعَهٗ (الاعراف - ۱۵۷)

وہ جو غلامی کریں گے اس رسول بے پڑھے غیب کی خبریں دینے والے کی جسے لکھا ہوا پائیں اپنے پاس توریت اور انجیل میں وہ انہیں بھلائی کا حکم دے گا اور برائی سے منع فرمائے گا اور ستھری چیزیں ان کے لئے حلال فرمائے گا اور گندی چیزیں ان پر حرام کرے گا اور ان پر سے وہ بوجھ اور گلے کے پھندے جو ان پر تھے اتارے گا تو وہ جو اس پر ایمان لائیں اور اس کی تعظیم کریں اور اسے مدد دیں اور اس نور کی پیروی کریں جو اس کے ساتھ اترا۔

سنت نبویہ بھی قرآن کی طرح حجت ہے' امام شافعی نے فرمایا سنت کی تین اقسام ہیں۔

۱۔ قرآن میں ایک حکم ہے۔ سنت نے بھی اس کو بیان کر دیا۔

Marfat.com

۲۔ قرآن میں حکم، مجمل، عام، مطلق ہے مگر سنت نبویہ نے اس کے اجمال کو دور کر دیا اسے مخصوص یا مقید کر دیا۔

۳۔ سنت ایسا حکم بیان کرتی ہے جو زائد ہے اور قرآن نے اسے بیان نہیں کیا۔

اسی قسم سے ہے وحشی گدھا کا حرام ہونا، نکاح متعہ کا حرام ہونا، مفتر کا حرام ہونا، بہت سی بیوع کا حرام ہونا، ذی ناب درندے اور ذی مخلب پرندے کا حرام ہونا، عورت اور اس کی پھوپھی، عورت اور اس کی خالہ کو جمع کرنا حرام ہونا وغیرہ جیسا کہ مچھلی، مکڑی، تلی، جگر غیر محرم کا شکار محرم کے لئے جو اس نے اپنے لئے شکار کیا تھا، سمندر کا مردار اور کئی بیوع کی آپ ﷺ نے اجازت دی، نوافل عبادات کی تعلیم دی خواہ وہ نماز ہو یا روزہ، دیگر اخلاق، معاملات اور قومی و بین الاقوامی معاملات پر آپ ﷺ نے ہدایات دیں ادیان سابقہ کے احکام میں جو سختیاں تھیں سنت کے ذریعے ان میں تخفیف کر دی مثلاً کپڑے یا بدن کو نجاست لگ جانے کے بعد دھونا حالانکہ مثلاً یہود میں اس کا کاٹنا ضروری تھا۔

سنت نبوی، قرآن کے مجمل احکام کو بیان کر دیتی ہے۔ مثلاً قرآن نے "اقیموا الصلاۃ" کہا تو سنت نے اس کی کیفیت، فرائض، واجبات، اوقات اور رکعتیں بتائیں قرآن نے زکوۃ کے بارے میں فرمایا "واتوا الزکوۃ" تو سنت نے اس کی تفصیلات سے آگاہ کیا اس طرح بقیہ عبادات کا معاملہ ہے۔ اس طرح قرآن نے قطع ید کا حکم دیا۔

وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوْٓا اَيْدِيَهُمَا جَزَآءً بِمَا كَسَبَا	اور جو مرد یا عورت چور ہو تو ان کا ہاتھ کاٹو ان کے کئے کا بدلہ ہے۔

(المائدہ ۔ ۳۸)

تو سنت نے واضح کیا کہ کہاں سے ہاتھ کاٹا جائے اور کتنی چوری میں کاٹا جائے اس طرح زنا کی سزا قرآن نے بیان کی۔

اَلزَّانِيَةُ وَالزَّانِىْ فَاجْلِدُوْا كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ	جو عورت بدکار ہو اور جو مرد تو ان میں ہر ایک کو سو کوڑے لگاؤ۔

(النور ۔ ۲)

Marfat.com

تو سنت نے واضح کیا کہ یہ سزا اس زانی کی ہے جو غیر شادی شدہ ہو لیکن اگر شادی شدہ ہو تو اسے رجم کیا جائے گا۔

تو اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ کو اپنا شارح بنایا اور اپنی رہنمائی میں دین کا شارع بھی اور آپ ﷺ خواہش نفس سے نہیں بولتے' اس لئے اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کی طاعت لازم فرما دی' جو آپ ﷺ کی طاعت نہیں کرتا وہ ان قرآنی مجمل احکام پر کس طرح عمل کرے گا وہ نماز کیسے ادا کرے گا' کیسے روزہ رکھے گا' کیسے زکوۃ دے گا' حج کا کیا طریقہ اپنائے گا' اپنے اور دیگر لوگوں کے ساتھ معاملات کیسے کرے گا؟ بیان کرنا اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ کی ذمہ داری ہے ہمارا کام اسے تسلیم کرنا' طاعت کرنا اور حکم کو بجا لانا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے آیت اعراف میں تین الفاظ ذکر کئے "یحل (حلال کرتے ہیں)' یحرم (حرام کرتے ہیں)' یضع (اٹھا دیتے ہیں)" یہ تینوں شارع حقیقی کے خصائص ہیں لیکن رسول اللہ ﷺ اپنی طرف سے نہیں کرتے جیسا کہ ہم نے بیان کر دیا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ اپنے نبی ﷺ کی طرف وحی فرماتا ہے۔ مثلاً بنی اسرائیل پر گوشت حرام تھا' الا ما حرم اسرائیل علی نفسه" لیکن حضور ﷺ نے اسے مباح قرار دیا حالانکہ قرآن مجید میں اس بارے میں کچھ نہیں ملتا سوائے ان کلمات کے ویحل لهم الطیبات" مثلاً توبہ ہے۔ بنی اسرائیل کے ہاں قتل کے بعد مقبول ہوتی جبکہ ہمارے دین میں استغفار اور ندامت توبہ ہے۔ اس طرح ان کے ہاں نجاست والی جگہ کو کاٹنا پڑتا مگر ہمیں دھو لینے کی اجازت ہے۔ یہ تمام اللہ تعالیٰ کی طرف سے تخفیف اور رحمت ہے جو اس نے اپنے نبی ﷺ پر وحی فرمائی اور آپ ﷺ نے انہیں جاری فرمایا' ہم پر سمع و طاعت اور فرمانبرداری لازم ہے۔

۱۸۔ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو اپنے صراط مستقیم کا ہادی بنایا ہے

راستے اور شاہراہیں بہت ہیں لیکن سب کی سب دوزخ لے جاتی ہیں سوائے ایک راستہ کے جو چلنے والے کو جنت اور اللہ تعالیٰ کی رضا تک لے جاتا ہے۔ اے مسلم

Marfat.com

ابتداء اس کی تو ہے اور انتہاء اللہ تعالیٰ کی ذات اقدس' سب سے قریبی اور چھوٹا راستہ خط مستقیم ہوا کرتا ہے اور وہ صراط مستقیم ہے۔ رسول اللہ ﷺ کے در کے علاوہ اللہ تعالیٰ نے تمام دروازے بند فرما دیئے ہیں۔ آپ ﷺ کو ایسا ہادی بنا دیا کہ اتباع کرنے والے کو پکڑ کر مولیٰ کے دروازے تک پہنچا دیں۔ اب باب الہدایت آپ ﷺ ہی ہیں' جو رہنمائی چاہتا ہے وہ رسول اللہ ﷺ کی طاعت کرے' جو اس سے اعراض و غرور کرے گا وہ ہلاک و برباد ہو جائے گا اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ کی نصیحت ان الفاظ میں بیان فرمائی۔

وَاَنَّ هٰذَا صِرَاطِیْ مُسْتَقِیْمًا فَاتَّبِعُوْهُ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِیْلِهٖ ؕ ذٰلِكُمْ وَصّٰىكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ

(الانعام - ۱۵۳)

اور یہ کہ یہ ہے میرا سیدھا راستہ تو اس پر چلو اور راہیں نہ چلو کہ تمہیں اس کی راہ سے جدا کر دے گی یہ تمہیں حکم فرمایا کہ کہیں تمہیں پرہیز گاری ملے

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے ایک خط کھینچا اور فرمایا یہ اللہ کا راستہ ہے پھر دائیں بائیں خط کھینچے اور فرمایا ان تمام راستوں پر شیطان ہے جو ان کی طرف بلا رہا ہے۔ پھر مذکورہ آیت پڑھی' (مسند احمد' ۱ = ۴۳۵) اللہ تعالیٰ نے اس صراط مستقیم کی رہنمائی فرمانے والا فقط اپنے نبی ﷺ کو بنایا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے۔

وَكَذٰلِكَ اَوْحَیْنَآ اِلَیْكَ رُوْحًا مِّنْ اَمْرِنَا ؕ مَا كُنْتَ تَدْرِیْ مَا الْكِتٰبُ وَلَا الْاِیْمَانُ وَلٰكِنْ جَعَلْنٰهُ نُوْرًا نَّهْدِیْ بِهٖ مَنْ نَّشَآءُ مِنْ عِبَادِنَا ؕ وَاِنَّكَ لَتَهْدِیْۤ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ﴿۵۲﴾ صِرَاطِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ ؕ اَلَاۤ اِلَی اللّٰهِ تَصِیْرُ الْاُمُوْرُ

(الشوریٰ - ۵۲ - ۵۳)

اور یونہی ہم نے وحی بھیجی ایک جان فزا چیز اپنے حکم سے اس سے پہلے نہ تم کتاب جانتے تھے نہ احکام شرع کی تفصیل ہاں ہم نے اسے نور کیا جس سے ہم راہ دکھاتے ہیں اپنے بندوں سے جیسے چاہتے ہیں اور بے شک تم ضرور سیدھی راہ

Marfat.com

بتاتے ہو اللہ کی راہ کہ اسی کا ہے
جو کچھ آسمانوں میں اور جو کچھ
زمین میں سنتے ہو سب کام اللہ کی
طرف پھیرتے ہیں۔

دوسرے مقام پر فرمایا۔

الٓرٰ ○ كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ اِلَيْكَ لِتُخْرِجَ النَّاسَ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ۙ بِاِذْنِ رَبِّهِمْ اِلٰى صِرَاطِ الْعَزِيْزِ الْحَمِيْدِ ۝١ اللّٰهِ الَّذِيْ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ وَوَيْلٌ لِّلْكٰفِرِيْنَ مِنْ عَذَابٍ شَدِيْدِۙ

(ابراہیم ۔ ۱)

ایک کتاب ہے کہ ہم نے تمہاری طرف اتاری کہ تم لوگوں کو اندھیروں سے اجالے میں لاؤ ان کے رب کے حکم سے اس کی راہ کی طرف جو عزت والا سب خوبیوں والا ہے۔ اللہ کہ اسی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں اور کافروں کی خرابی ہے ایک سخت عذاب سے

تو اللہ تعالیٰ نے یہ اعلان فرما دیا ہے کہ آپ ﷺ ہی صراط مستقیم کی طرف ہادی ہیں جو بھی آپ ﷺ کی آواز پر لبیک کہے گا وہی نفع پائے گا اور مقصد میں کامیاب ہو گا۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

يٰسٓ ۝١ۚ وَالْقُرْاٰنِ الْحَكِيْمِ ۝٢ۙ اِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ۝٣ۙ عَلٰي صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ

(یٰس ۱ ۔ ۴)

حکمت والے قرآن کی قسم بیشک تم سیدھی راہ پر بھیجے گئے ہو۔

ایک جگہ فرمایا

وَاِنَّكَ لَتَدْعُوْهُمْ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ

(المومنون ۔ ۷۳)

اور بیشک تم انہیں سیدھی راہ کی طرف بلاتے ہو۔

Marfat.com

اسی لئے اللہ نے باقی تمام دروازے بند فرما دیئے صرف باب رسول ﷺ ہی کھلا رکھا ہے۔ آپ ﷺ کو سراپا "ہدایت" قرار دے دیا ہے۔ تمام راستے بند کر کے صرف آپ ﷺ کا راستہ کھلا رکھا ہے اب جو بھی ہدایت چاہتا ہے در مصطفیٰ ﷺ پر آئے اللہ تعالیٰ اس پر ہدایت کی بارش فرما دے گا جو اللہ کی راہ کو پانا چاہتا ہے وہ حضور ﷺ کی آواز پر لبیک کہے اسے اللہ تعالیٰ پہلے دین میں پھر جنت میں داخل فرما دے گا' جو کسی اور کی راہ پر چلے گا وہ راستہ ہی غلط ہے' وہاں ہلاکت کے سوا کچھ ہاتھ نہیں آئے گا اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

قُلْ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ ۚ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا عَلَيْهِ مَا حُمِّلَ وَعَلَيْكُمْ مَّا حُمِّلْتُمْ ۭ وَاِنْ تُطِيْعُوْهُ تَهْتَدُوْا ۭ وَمَا عَلَى الرَّسُوْلِ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ

(النور ۔ ۵۴)

تم فرماؤ حکم مانو اللہ کا اور حکم مانو رسول کا پھر اگر تم منہ پھیرو تو رسول ﷺ کے ذمہ وہی ہے جو اس پر لازم کیا گیا اور تم پر وہ ہے جس کا بوجھ تم پر رکھا گیا اور اگر رسول کی فرمانبرداری کرو گے راہ پاؤ گے اور رسول کے ذمہ نہیں مگر صاف پہنچا دینا۔

نبی اکرم ﷺ نے خود بھی بیان فرما دیا ہے کہ داعی میں ہوں جو میرے بلاوے پر آئے گا وہ جنت میں داخل ہو گا اور جس نے نافرمانی کی اس نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی اور جس نے اللہ کی نافرمانی کر دی وہ ہلاک ہو گیا۔

۱۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے ہے۔ آپ ﷺ آرام فرما تھے فرشتے آئے ایک نے کہا آپ ﷺ سوئے ہوئے ہیں دوسرے نے کہا نہیں صرف آنکھ سوئی ہوئی ہے دل بیدار ہے پھر انہوں نے کہا اس شخصیت کی مثال ایسے ہے کوئی آدمی گھر بنائے اس میں دسترخوان لگوائے اور داعی کو بھیجے (آؤ کھانا کھاؤ) جس نے داعی کے بلاوے کو مان لیا وہ گھر میں داخل ہو کر کھانا کھائے گا اور جس نے بلاوے کو نہ مانا وہ نہ گھر میں داخل ہو گا اور نہ کھانا کھائے گا پھر انہوں نے کہا اس کی تطبیق کیا ہے؟ کہنے لگے دار سے مراد

Marfat.com

جنت ہے' داعی' نبی ﷺ کی ذات ہے جس نے ان کی طاعت کر لی اس نے اللہ کی طاعت کر لی جس نے ان کی نافرمانی کی اس نے اللہ کی نافرمانی کی اور آپ ﷺ کی ذات اقدس لوگوں کے درمیان امتیاز ہے۔ (البخاری' کتاب الاعتصام)

۲ ۔ حاکم اور ترمذی میں ہے۔

فالله هوا الملک والدار الاسلام والبیت الجنة وانت یا محمد رسول من اجابک دخل الاسلام ومن دخل الاسلام دخل الجنة ومن دخل الجنة اکل منها (الترمذی ۔ کتاب الامثال)	مالک اللہ ہے' دار' اسلام۔ بیت' جنت ہے اور اے محمد ﷺ آپ ﷺ رسول ہیں جس نے آپ ﷺ کی بات مان لی وہ مسلمان ہو گیا اور مسلمان جنت میں اور جو جنت میں جائے گا اس سے لطف اندوز ہو گا۔

۳ ۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

اما السید فهو رب العالمین واما البنیان فهوالاسلام والطعام الجنة و محمد الداعی فمن اتبعه کان فی الجنة ومن لم یتبعه عذب	اللہ رب العالمین مالک ہے' عمارت' اسلام ہے کھانا جنت اور حضور ﷺ کی ذات گرامی دعوت دینے والی ہے جو اتباع کرے گا وہ جنت میں اور جو اتباع نہ کرے گا اسے عذاب دیا جائے گا۔

اسے امام احمد' ترمذی اور ابن خزیمہ نے روایت کر کے صحیح قرار دیا۔
(مسند احمد' ۱ = ۳۹۹)

۴ ۔ اسی طرح کی روایات حضرت ربیعہ الجرشی اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی مروی ہیں۔ (مسند احمد' ۱ = ۲۶۷)

تو جس نے بھی آپ ﷺ کی اطاعت کی اور آپ ﷺ کے بلاوے پر حاضر ہو گیا وہ جنت میں داخل ہو گیا اور جس نے نافرمانی کی اور اعراض کیا وہ جہنمی ہو گیا' ایسا شخص اس

Marfat.com

سرکش اونٹ کی طرح ہے جو اپنے مالک کو کاٹ لیتا ہے۔

۵ ۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میرا ہر امتی جنت میں جائے گا مگر جس نے انکار کیا صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ

ومن ابٰی؟ — آپ ﷺ کا انکار کس نے کیا؟

فرمایا

من اطاعنی دخل الجنة ومن عصانی فقدابی — جس نے میری اطاعت کی وہ جنت میں داخل ہو گا اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے میرا انکار کیا۔

(البخاری' کتاب الاعتصام)

تو جن لوگوں نے آپ ﷺ کی دعوت کا انکار کیا اور آپ ﷺ کے احکام کی نافرمانی کی وہ جہنمی ٹھہرے۔

۶ ۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میری مثال اس شخص کی ہے جس نے آگ جلائی' جب اس کا ارد گرد روشن ہو گیا تو کیڑے مکوڑے اس میں گرنا شروع ہو گئے تو وہ انہیں پکڑ پکڑ کر آگ سے بچاتا ہے فرمایا میری اور تمہاری مثال اسی طرح کی ہے۔

انا اخذ بحجزکم عن النار هلم عن النار هلم عن النار فتغلبونی تقحمون فیها — میں تمہیں پکڑ کر آگ سے پیچھے کھینچنے والا ہوں اور آگ سے بچو آگ سے بچو لیکن تم چھڑا چھڑا کر دوزخ میں گرنے کی کوشش میں ہو۔

(البخاری' کتاب الرقاق)

۷ ۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میری اور تمہاری مثال اس شخص کی ہے جس نے آگ جلائی کیڑے مکوڑے اس میں گرنا شروع ہو گئے اور وہ انہیں آگ سے بچاتا ہے۔

وانا اخذ بحجز کم عن النار وانتم تفلتون من یدی — میں تمہیں آگ سے پیچھے دھکیل رہا ہوں اور تم چھڑا کر اس میں گر

Marfat.com

(المسلم، کتاب الفضائل) رہے ہو۔

یہ جو ہاتھوں سے نکل کر جا رہے ہیں یا تو عاصی ہیں جو ابتداء" جنت میں داخل نہ ہوں گے یا ھلاک ہونے والے ہیں جو ہمیشہ ہلاکت میں رہیں گے (والعیاذ باللہ تعالیٰ) ہر ایک کا معاملہ اپنی اپنی نافرمانی اور مخالفت کے مطابق ہو گا اور آپ ﷺ کی آواز پر لبیک کہنے والا نجات پا جائے گا۔

۱۹۔ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو بشیرو نذیر بنایا

قرآن کریم کی متعدد آیات میں حضور سرور کائنات ﷺ کا یہ بلند مقام بھی بیان ہوا ہے۔ کہ انسانیت کو متنبہ فرمانے والے ہیں اگر وہ نافرمان رہی، سیدھے راستہ سے بھٹکی رہی، اپنے رب عزوجل سے بیگانہ ہوئی، اللہ پر ایمان نہ لائی، اپنے رب اور اپنے نبی ﷺ کی نافرمانی کی اور ان کی اطاعت نہ کی بلکہ ان سے کفر کیا تو وہ عذاب الیم سے نہیں بچ سکتی، اس طرح یہ بھی بیان ہوا کہ آپ ﷺ کس طرح انجام سے متنبہ فرماتے ہیں اور اس کے مراحل کیا ہیں۔ جیسا کہ مؤمنین، متقین، صادقین، صابرین، صالحین اور عاجزی کرنے والوں کو نعیم مقیم، جنات اور ان کے اجر و ثواب کی بشارت دیتے ہیں اور منافقین و کافرین کو عذاب الیم و شدید سے آگاہ کرتے ہیں۔ تمام تو نہیں کچھ آیات کا تذکرہ کرتے ہیں تاکہ آپ ﷺ کے اس عظیم مقصد پر کچھ روشنی کا کام دے۔

اللہ تعالیٰ نے سورہ مدثر میں فرمایا۔

یٰٓاَیُّهَا الْمُدَّثِّرُ ۝ قُمْ فَاَنْذِرْ — اے بالا پوش اوڑھنے والے کھڑے ہو جاؤ پھر ڈر سناؤ

(المدثر، ۱۔ ۲)

دوسرے مقام پر فرمایا۔

اِنَّآ اَرْسَلْنٰکَ بِالْحَقِّ بَشِیْرًا وَّ نَذِیْرًا وَّلَا تُسْئَلُ عَنْ اَصْحٰبِ الْجَحِیْمِ — بیشک ہم نے تمہیں حق کے ساتھ بھیجا خوشخبری دیتا اور ڈر سناتا اور تم سے دوزخ والوں کا سوال نہ ہو گا۔

(البقرہ ۔ ۱۱۹)

Marfat.com

تیسرے مقام پر فرمایا۔

اِنَّآ اَرْسَلْنٰکَ بِالْحَقِّ بَشِیْرًا وَّ نَذِیْرًا ۭ وَاِنْ مِّنْ اُمَّةٍ اِلَّا خَلَا فِیْهَا نَذِیْرٌ (فاطر۔ ۲۴)

اے محبوب بیشک ہم نے تمہیں حق کے ساتھ بھیجا خوشخبری دیتا اور ڈر سناتا اور جو کوئی گروہ تھا سب میں ایک ڈر سنانے والا گزر چکا۔

بلکہ اللہ تعالیٰ نے تمام لوگوں کو بشارت' نذارت اور شہادت میں آپ ﷺ کی رسالت میں منحصر فرما دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

وَمَآ اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا کَآفَّةً لِّلنَّاسِ بَشِیْرًا وَّ نَذِیْرًا وَّلٰکِنَّ اَکْثَرَ النَّاسِ لَا یَعْلَمُوْنَ (سبا۔ ۲۸)

اور اے محبوب ہم نے تم کو نہ بھیجا مگر ایسی رسالت سے جو تمام آدمیوں کو گھیرنے والی ہے خوشخبری دیتا اور ڈر سناتا لیکن بہت لوگ نہیں جانتے۔

دوسرے مقام پر ہے۔

وَمَآ اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا مُبَشِّرًا وَّ نَذِیْرًا (الاسراء' ۱۰۵) الفرقان ۔ ۵۶)

اور ہم نے تمہیں نہ بھیجا مگر خوشی اور ڈر سناتا

تیسرے مقام پر فرمایا۔

یٰٓاَیُّهَا النَّبِیُّ اِنَّآ اَرْسَلْنٰکَ شَاهِدًا وَّ مُبَشِّرًا وَّ نَذِیْرًا ﴿۴۵﴾ وَّدَاعِیًا اِلَی اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَسِرَاجًا مُّنِیْرًا ﴿۴۶﴾ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِیْنَ بِاَنَّ لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ فَضْلًا کَبِیْرًا ﴿۴۷﴾ (الاحزاب' ۴۵ ۔ ۴۷)

اے غیب کی خبریں بتانے والے (نبی) بیشک ہم نے تمہیں بھیجا حاضر ناضر اور خوشخبری دیتا اور ڈر سناتا اور اللہ کی طرف اس کے حکم سے بلاتا اور چمکا دینے والا آفتاب اور ایمان والوں کو خوشخبری دو کہ ان کے لئے اللہ کا بڑا فضل ہے۔

Marfat.com

چوتھے مقام پر فرمایا۔

اِنَّآ اَرْسَلْنٰکَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّ نَذِیْرًا ۙ﴿۸﴾ لِّتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتُعَزِّرُوْهُ وَتُوَقِّرُوْهُ وَتُسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّاَصِیْلًا ﴿۹﴾

(الفتح ۔ ۸، ۹)

بیشک ہم نے تمہیں بھیجا حاضر و ناظر اور خوشی اور ڈر سناتا تاکہ اے لوگو تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور اس کی تعظیم و توقیر کرو اور صبح و شام اللہ کی پاکی بولو۔

اس لئے اللہ تعالیٰ کے حکم پر آپ ﷺ نے اپنی یہ عظیم شان بیان فرمائی اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

قُلْ لَّآ اَمْلِكُ لِنَفْسِیْ نَفْعًا وَّلَا ضَرًّا اِلَّا مَاشَآءَ اللّٰهُ وَلَوْ كُنْتُ اَعْلَمُ الْغَیْبَ لَا سْتَكْثَرْتُ مِنَ الْخَیْرِ وَمَا مَسَّنِیَ السُّوْٓءُ نْ اَنَا اِلَّا نَذِیْرٌ وَّ بَشِیْرٌ لِّقَوْمٍ یُّؤْمِنُوْنَ ﴿۱۸۸﴾

(الاعراف ۔ ۱۸۸)

تم فرماؤ میں اپنی جان کے بھلے برے کا خود مختار نہیں مگر جو اللہ چاہے اور اگر میں غیب جان لیا کرتا تو یوں ہوتا کہ میں نے بہت بھلائی جمع کر لی اور مجھے کوئی برائی نہ پہونچی میں تو یہی ڈر اور خوشی سنانے والا ہوں انہیں جو ایمان رکھتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ کو وحی سے نوازا تاکہ اس کے ذریعے تمام لوگوں کو متنبہ فرمائیں اور آپ ﷺ کے بعد یا آپ ﷺ کی ظاہری حیات کے مبلغین بھی یہ کام سرانجام دے سکیں ارشاد فرمایا۔

قُلْ اَیُّ شَیْءٍ اَكْبَرُ شَهَادَةً ؕ قُلِ اللّٰهُ شَهِیْدٌۢ بَیْنِیْ وَبَیْنَكُمْ وَاُوْحِیَ اِلَیَّ هٰذَا الْقُرْاٰنُ لِاُنْذِرَكُمْ بِهٖ وَمَنْۢ بَلَغَ

(الانعام ۔ ۱۹)

تم فرماؤ سب سے بڑی گواہی کس کی تم فرماؤ کہ اللہ گواہ ہے مجھ میں اور تم میں اور میری طرف اس قرآن کی وحی ہوئی ہے کہ میں اس سے تمہیں ڈراؤں اور جن جن کو پہنچے

Marfat.com

ایک مقام پر فرمایا۔

قُلْ اِنَّمَآ اُنْذِرُكُمْ بِالْوَحْيِ وَلَا يَسْمَعُ الصُّمُّ الدُّعَآءَ اِذَا مَا يُنْذَرُوْنَ (الانبیاء ۔ ۴۵)

تم فرماؤ کہ میں تم کو صرف وحی سے ڈراتا ہوں اور بہرے پکارنا نہیں سنتے جب ڈرائے جائیں۔

آپ ﷺ کے نذیر ہونے پر احادیث کثرت کے ساتھ ہیں یہ بھی بیان ہوا کہ آپ ﷺ نے قوم کی غمخواری کرتے ہوئے انہیں صحیح رہنمائی فرمائی تو جس نے آپ ﷺ کی طاعت کی اور مخالفت سے بچا وہ دنیا و آخرت میں کامیاب ٹھہرا اور جس نے مخالفت و نافرمانی کی وہ ہلاک ہو گیا۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے ہے جب یہ آیت کریمہ نازل ہوئی

وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ (الشعراء ۔ ۲۱۴)

اور اے محبوب اپنے قریب تر رشتہ داروں کو ڈراؤ

تو آپ ﷺ نے صفا پر تشریف فرما ہو کر آواز دی اے بنی فہر' اے بنی عدی (یہ قریش کے خاندان تھے) حتیٰ کہ تمام جمع ہو گئے جو آدمی خود نہ آ سکا اس نے نمائندہ بھیج دیا تاکہ بات کا پتہ چل جائے' ابو لھب اور قریش بھی آئے آپ ﷺ نے فرمایا اگر میں کہوں اس پہاڑ کی دوسری طرف لشکر تم پر حملہ آور ہو رہا ہے۔ کیا تم میری تصدیق کرو گے۔ انہوں نے کہا۔

ما جربنا علیک الا صدقا

ہم نے بار بار تجربہ کیا آپ ﷺ سچے ہیں

آپ ﷺ نے فرمایا

فانی نذیر لکم بین یدی عذاب شدید

میں تمہیں متنبہ کر رہا ہوں اس شدید عذاب سے جو آنے والا ہے۔

ابو لھب کہنے لگا

Marfat.com

تبالک سائر الیوم الھذا جمعتنا — تیرے لئے ھلاکت ہو اس لئے سارا دن جمع کئے رکھا۔

اس وقت اللہ کا کلام نازل ہوا۔

تَبَّتْ يَدَآ اَبِىْ لَهَبٍ وَّ تَبَّ ① مَآ اَغْنٰى عَنْهُ مَالُهٗ وَمَا كَسَبَ — تباہ ہو جائیں ابو لھب کے دونوں ہاتھ اور وہ تباہ ہو ہی گیا اسے کچھ کام نہ آیا اس کا مال اور نہ جو کمایا۔

(اللھب' ۱ - ۲)
(البخاری' کتاب التفسیر)

۲ - حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ جب یہ مذکورہ آیت مبارکہ نازل ہوئی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام قریش کو جمع فرمایا خواہ وہ عام تھے یا خاص۔ فرمایا اے بنو کعب بن لوی اپنے آپ کو آگ سے بچا لو اے بنو مرہ بن کعب' اپنے آپ کو آگ سے بچا لو اے بنو عبد شمس اپنے آپ کو آگ سے محفوظ کر لو اے بنو عبد مناف اپنے آپ کو آگ سے بچا لو اے بنو ہاشم اپنے آپ کو آگ سے محفوظ کر لو' اے بنو عبدالمطلب خود کو دوزخ سے بچا لو' اے عباس بن عبدالمطلب میں تمہیں اللہ تعالیٰ سے کسی طرح نہیں بچا سکتا' اے فاطمہ اپنے آپ کو آگ سے بچا لے کیونکہ میں تمہارے بارے میں کسی شے کا مالک نہیں ہوں سوائے اس کے کہ

ان لکم رحما سابلھا ببلالھا — تمہارا رشتہ ہے اسے میں چھانت دوں گا۔

(المسلم' کتاب الایمان)

۳ - حضرت قیصر بن مخارق رضی اللہ عنہ اور حضرت زبیر بن عمرو رضی اللہ عنہ سے ہے۔ جب مذکورہ آیت نازل ہوئی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پہاڑی پر چڑھ کر آواز دی اے بنو عبد مناف میں تمہیں متنبہ کر رہا ہوں' میری اور تمہاری مثال اس آدمی کی ہے جو دشمن کو دیکھے وہ جلدی سے اپنے خاندان میں پہنچنے کی کوشش کرتا ہے کہیں دشمن پہلے نہ پہنچ جائے اور وہ پکارتا ہے خبردار دشمن آ رہا ہے۔ (المسلم' کتاب الایمان)

۴ - حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری مثال اور اس کی مثال جس کی طرف مجھے اللہ نے مبعوث فرمایا اس شخص کی ہے جو کہے اے

Marfat.com

میری قوم میں نے ان آنکھوں سے دشمن دیکھا ہے۔ میں تمہیں دشمن سے آگاہ کر رہا ہوں۔ پس نجات کا سوچ لو اور اس قوم میں سے ایک گروہ اس کی بات مان لیتا ہے اور دوسری جگہ چلا جاتا ہے وہ نجات پا جاتے ہیں دوسرا طبقہ بات نہیں مانتا وہ وہیں رہتا ہے دشمن صبح کے وقت حملہ کر کے انہیں برباد کر دیتا ہے۔

فذالک مثل من اطاعنی فاتبع ما جئت به و مثل من عصانی و کذب بما جئت به من الحق (البخاری' کتاب الاعتصام)

یہ مثال اس شخص کی ہے جس نے میری طاعت کر کے میری تعلیمات کی اتباع کی اور مثال ہے اس آدمی کی جس نے میری نافرمانی کی اور میری لائی ہوئی حق تعلیمات کی تکذیب کی۔

پہلے طبقے کے عمل کو طاعت اور دوسرے کے عمل کو تکذیب سے تعبیر کیا ہے۔ تاکہ واضح ہو جائے کہ طاعت' تصدیق کے بعد اور تکذیب' عصیان کا سبب ہے جیسا کہ امام طیبی نے فرمایا اور فرمایا آپ ﷺ نے اپنے آپ کو رجل سے تشبیہ دی' اپنے ڈرانے کو عذاب قریب سے' آدمی کے قوم کو ڈرانے کو صبح کے لشکر سے تشبیہ دی اپنی امت میں سے طاعت اور نافرمانی کرنے والوں کو اس شخص کے ساتھ تشبیہ دی جو ڈرانے والے کی تصدیق یا تکذیب کرتا ہے۔ (فتح الباری' ۱۱۷ = ۳۱۷) تو جو شخص دشمن سے ظاہری' باطنی' اعلانیہ اور خفیہ سلامتی اور نجات چاہتا ہے وہ نذیر کی اطاعت کرے اگر اس کی اطاعت کرے گا تو محفوظ ہو جائے گا' رسول اللہ ﷺ اپنی امت کے لئے سب سے بڑھ کر سچے نذیر ہیں کیونکہ آپ ﷺ سے بڑھ کر امت پر کوئی زیادہ شفیق نہیں ہو سکتا بلکہ آپ ﷺ کی کوئی نظیر ہی نہیں اسی لئے آپ ﷺ نے اپنی امت کو ہر معصیت سے ڈرایا اور انہیں ہر طاعت کی رغبت دلائی۔

۲۰۔ آپ ﷺ کے وعدہ و آئندہ خبر کو کامل طور پر تسلیم کرنا

اللہ تعالیٰ نے کتاب اللہ میں اہل ایمان اور اہل نفاق کی رسول اللہ ﷺ کے وعدہ

Marfat.com

کی نسبت مثال بیان فرمائی ہے۔ اہل نفاق جس قدر تکذیب کرتے اسی قدر حضور ﷺ کے وعدہ کو محض دھوکہ قرار دیتے اور بزدلی دکھاتے ہوئے فرار کی راہ اپناتے حالانکہ اللہ تعالیٰ نے جو وعدہ فرمایا ہوتا وہ اس کے خلاف تھا' اہل ایمان کا عمل اس کے برعکس تھا' آپ ﷺ کا وعدہ ان کے ایمان باللہ' تعلیم و انقیاد اور آپ ﷺ کی طاعت میں اضافہ کا سبب بنتا۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے۔

هُنَالِكَ ابْتُلِيَ الْمُؤْمِنُونَ وَزُلْزِلُوا زِلْزَالًا شَدِيدًا ﴿١١﴾ وَإِذْ يَقُولُ الْمُنَافِقُونَ وَالَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ مَرَضٌ مَّا وَعَدَنَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ إِلَّا غُرُورًا ﴿١٢﴾ وَإِذْ قَالَتْ طَّائِفَةٌ مِّنْهُمْ يَا أَهْلَ يَثْرِبَ لَا مُقَامَ لَكُمْ فَارْجِعُوا وَيَسْتَأْذِنُ فَرِيقٌ مِّنْهُمُ النَّبِيَّ يَقُولُونَ إِنَّ بُيُوتَنَا عَوْرَةٌ وَمَا هِيَ بِعَوْرَةٍ إِن يُرِيدُونَ إِلَّا فِرَارًا ﴿١٣﴾ وَلَوْ دُخِلَتْ عَلَيْهِم مِّنْ أَقْطَارِهَا ثُمَّ سُئِلُوا الْفِتْنَةَ لَآتَوْهَا وَمَا تَلَبَّثُوا بِهَا إِلَّا يَسِيرًا ﴿١٤﴾ وَلَقَدْ كَانُوا عَاهَدُوا اللَّهَ مِن قَبْلُ لَا يُوَلُّونَ الْأَدْبَارَ ۚ وَكَانَ عَهْدُ اللَّهِ مَسْئُولًا ﴿١٥﴾ قُل لَّن يَنفَعَكُمُ الْفِرَارُ إِن فَرَرْتُم مِّنَ الْمَوْتِ أَوِ الْقَتْلِ وَإِذًا لَّا تُمَتَّعُونَ إِلَّا قَلِيلًا ﴿١٦﴾ قُلْ مَن ذَا الَّذِي يَعْصِمُكُم مِّنَ اللَّهِ إِنْ أَرَادَ بِكُمْ سُوءًا أَوْ أَرَادَ بِكُمْ رَحْمَةً ۚ وَلَا يَجِدُونَ لَهُم مِّن دُونِ اللَّهِ وَلِيًّا وَلَا نَصِيرًا ﴿١٧﴾ قَدْ يَعْلَمُ اللَّهُ الْمُعَوِّقِينَ مِنكُمْ وَالْقَائِلِينَ لِإِخْوَانِهِمْ هَلُمَّ إِلَيْنَا ۖ وَلَا يَأْتُونَ الْبَأْسَ إِلَّا قَلِيلًا ﴿١٨﴾ أَشِحَّةً عَلَيْكُمْ ۖ فَإِذَا جَاءَ الْخَوْفُ

وہ جگہ تھی کہ مسلمانوں کی جانچ ہوئی اور خوشی سے جھنجھوڑے گئے۔ اور جب کہنے لگے منافق جن کے دلوں میں روگ تھا ہمیں اللہ و رسول نے وعدہ نہ دیا تھا مگر فریب کا اور جب ان سے ایک گروہ نے کہا اے مدینہ والو! یہاں تمہارے ٹھہرنے کی جگہ نہیں تم گھروں کو واپس چلو اور ان میں سے ایک گروہ نبی سے اذن مانگتا تھا یہ کہہ کر ہمارے گھر بے حفاظت ہیں اور وہ بے حفاظت نہ تھے وہ تو نہ چاہتے تھے مگر بھاگنا۔ اور اگر ان پر فوجیں مدینہ کے اطراف سے آتیں پھر ان سے کفر چاہتیں تو ضرور ان کا مانگا دے بیٹھتے اور اس میں دیر نہ کرتے مگر تھوڑی اور بیشک اس سے پہلے وہ اللہ سے عہد کر چکے تھے کہ پیٹھ نہ پھیریں گے

Marfat.com

رَاَيْتَهُمْ يَنْظُرُوْنَ اِلَيْكَ تَدُوْرُ اَعْيُنُهُمْ كَالَّذِيْ يُغْشٰى عَلَيْهِ مِنَ الْمَوْتِ فَاِذَا ذَهَبَ الْخَوْفُ سَلَقُوْكُمْ بِاَلْسِنَةٍ حِدَادٍ اَشِحَّةً عَلَى الْخَيْرِ ط اُولٰٓئِكَ لَمْ يُؤْمِنُوْا فَاَحْبَطَ اللّٰهُ اَعْمَالَهُمْ وَكَانَ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرًا ۝ يَحْسَبُوْنَ الْاَحْزَابَ لَمْ يَذْهَبُوْا وَاِنْ يَّاْتِ الْاَحْزَابُ يَوَدُّوْا لَوْ اَنَّهُمْ بَادُوْنَ فِى الْاَعْرَابِ يَسْئَلُوْنَ عَنْ اَنْۢبَآئِكُمْ وَلَوْ كَانُوْا فِيْكُمْ مَّا قٰتَلُوْٓا اِلَّا قَلِيْلًا

(الاحزاب : ۱۱ - ۲۰)

اور اللہ کا وعدہ پوچھا جائے گا تم فرماؤ ہرگز تمہیں بھاگنا نفع نہ دے گا اگر موت یا قتل سے بھاگو اور جب بھی دنیا نہ برتنے دیئے جاؤ گے مگر تھوڑی۔ تم فرماؤ وہ کون ہے جو اللہ کا حکم تم پر سے ٹال دے اگر وہ تمہارا برا چاہے یا تم پر مہر (رحم) فرمانا چاہے اور وہ اللہ کے سوا کوئی حامی نہ پائیں گے نہ مددگار۔ بیشک اللہ جانتا ہے تمہارے ان کو جو اوروں کو جہاد سے روکتے ہیں اور اپنے بھائیوں سے کہتے ہیں ہماری طرف چلے آؤ اور لڑائی نہیں آتے مگر تھوڑے تمہاری مدد میں گئی کرتے (کمی کرتے) ہیں۔ پھر جب ڈر کا وقت آئے تم انہیں دیکھو گے تمہاری طرف یوں نظر کرتے ہیں کہ ان کی آنکھیں گھوم رہی ہیں جیسے کسی پر موت چھائی ہو پھر جب ڈر کا وقت نکل جائے تمہیں طعنے دیں لگیں تیز زبانوں سے مال غنیمت کے لالچ میں یہ لوگ ایمان لائے ہی نہیں تو اللہ نے ان کے عمل اکارت کر

Marfat.com

دیئے اور یہ اللہ کو آسان ہے وہ
سمجھ رہے ہیں کہ کافروں کے ابھی
نہ گئے اور اگر لشکر دوبار آئیں تو
ان کی خواہش ہو گی کہ کسی طرح
گانوں میں نکل کر تمہاری خبریں
پوچھتے اور اگر وہ تم میں رہتے
جب بھی نہ لڑتے مگر تھوڑے

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ يَرْجُوا اللّٰهَ وَالْيَوْمَ الْاٰخِرَ وَذَكَرَ اللّٰهَ كَثِيْرًا ﴿٢١﴾ وَلَمَّا رَاَ الْمُؤْمِنُوْنَ الْاَحْزَابَ قَالُوْا هٰذَا مَا وَعَدَنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَصَدَقَ اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ وَمَا زَادَهُمْ اِلَّآ اِيْمَانًا وَّتَسْلِيْمًا ﴿٢٢﴾ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَاعَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ فَمِنْهُمْ مَّنْ قَضٰى نَحْبَهٗ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّنْتَظِرُ وَمَا بَدَّلُوْا تَبْدِيْلًا ﴿٢٣﴾ لِّيَجْزِيَ اللّٰهُ الصّٰدِقِيْنَ بِصِدْقِهِمْ وَيُعَذِّبَ الْمُنٰفِقِيْنَ اِنْ شَآءَ اَوْ يَتُوْبَ عَلَيْهِمْ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا

(الاحزاب ـ ۲۰ ـ ۲۴)

بیشک تمہیں رسول اللہ کی پیروی
بہتر ہے اس کے لئے کہ اللہ اور
پچھلے دن کی امید رکھتا ہو اور اللہ
کو بہت یاد کرے اور جب
مسلمانوں نے کافروں کے لشکر دیکھے
بولے یہ ہے وہ جو ہمیں وعدہ دیا
تھا اللہ اور اس کے رسول نے اور
سچ فرمایا اللہ اور اس کے رسول
نے اور اس سے انہیں نہ بڑھا مگر
ایمان اور اللہ کی رضا پر راضی ہونا
مسلمانوں میں کچھ وہ مرد ہیں
جنہوں نے سچا کر دیا جو عہد اللہ
سے کیا تھا تو ان میں کوئی اپنی منت
پوری کر چکا اور کوئی راہ دیکھ رہا
ہے اور وہ ذرا نہ بدلے تاکہ اللہ
سچوں کو ان کے سچ کا صلہ دے اور
منافقوں کو عذاب کرے اگر چاہے

Marfat.com

یا انہیں توبہ دے بیشک اللہ بخشنے
والا مہربان ہے۔

تو اللہ تعالیٰ نے صادقین کو یہ عزت بخشی کہ انہوں نے اپنا عہد نبھا دیا اور منافقین جنہوں نے عہد توڑا اللہ تعالیٰ چاہے تو انہیں عذاب دے۔

جب آپ ﷺ کے بیان کردہ وعدہ کو تسلیم کرنا اہل ایمان کی صفت ہے اور ان کے ایمان و تسلیم میں اضافہ کا سبب ہے کیونکہ یہ آپ ﷺ کی طاعت کا آپ ﷺ کے ساتھ ایمان و محبت کا مظاہرہ ہے۔ وجہ یہ ہے ان سخت حالات میں وعدہ کو وہی مانے گا جو کامل ایمان' کامل طاعت' کامل محبت اور سچا تسلیم کرنے والا ہو گا۔ یہ شان صحابہ ہے کہ جو بھی آپ ﷺ نے خبر دی انہوں نے اس کی تصدیق کی ان اخبارات میں سے جو آپ ﷺ نے دیں اور صحابہ نے دل و جاں سے مانیں فارس' شام' عراق اور یمن کی فتح اور غزوہ ھند کی خبریں تھیں' یہ تمام کی تمام صحابہ نے تسلیم کیں اس میں انہیں ذرہ بھر شک نہ تھا بلکہ ان پر کامل یقین تھا۔

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے ہے ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے ایک آدمی نے فاقہ کی شکایت کی پھر دوسرا آیا اس نے لوٹ مار کی شکایت کی۔ آپ ﷺ نے مجھے فرمایا۔ عدی

ھل رأیت الحیرۃ ؟ کیا تو نے حیرہ شہر دیکھا ہے؟

عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں نے دیکھا تو نہیں سنا ہے۔ فرمایا۔

ن طالت بک حیاۃ لترین الظعینۃ ترتحل من الحیرۃ حتی تطوف بالکعبۃ لا تخاف الا اللہ

اگر تیری زندگی طویل ہوئی تو تم دیکھو گے خاتون حیرہ سے چل کر کعبہ کا طواف کرے گی اور اسے اللہ کے سوا کسی کا ڈر نہ ہو گا۔

میں نے دل میں سوچا قبیلہ طے کے بدکار کہاں ہوں گے جو پورے شہر لوٹ لیتے ہیں۔ فرمایا۔

ولئن طالت بک حیاۃ لتفتحن کنور اگر تو زندہ رہا تو دیکھے گا کسریٰ کے

Marfat.com

کسری　　خزانے فتح ہو جائیں گے۔

میں نے کہا کسری بن ہرمز؟ فرمایا ہاں کسری بن ہرمز پھر فرمایا اگر تیری زندگی رہی تو تو دیکھے گا ایک آدمی سونا چاندی لئے پھرے گا کوئی زکوۃ لینے والا نہ ہو گا۔ حضرت عدی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے میں نے تنہا عورت کو حیرہ سے سفر کر کے کعبہ کا طواف کرتے ہوئے دیکھا اور اسے سوائے اللہ کے کسی کا خوف نہ تھا' میں ان لوگوں میں شامل تھا جن کے ہاتھوں کسری بن ہرمز کے خزائن فتح ہوئے اور زندگی رہی تو وہ وقت بھی دیکھیں گے جب زکوۃ وصول کرنے والے نہ ہوں گے۔ (البخاری' المناقب) یعنی انہیں تیسری خبر کے بارے میں بھی یقین تھا کہ اسی طرح واقع ہو کے رہے گا جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔

جب انہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دخول مکہ کی خبر دی جو خواب کی صورت میں تھی تو انہیں ذرہ بھر شک اس کے دخول میں نہ تھا اور نہ صحت خبر میں کوئی شک تھا جب حدیبیہ کی صلح ہوئی اس معاہدہ میں تھا کہ اس سال آپ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ نہیں جائیں گے آئندہ سال جائیں گے۔ بعض نے سمجھا دخول اسی سال ہو گا ان پر وعدہ و خبر کا معاملہ دشوار گزرا حتیٰ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں نے تمہیں یہ نہیں کہا تھا کہ تم عنقریب اس سال داخل ہوں گے انہوں نے عرض کیا نہیں پھر سوچا تو واقعتہ" آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی فرمایا تھا۔

انکم ستدخلو نها　　تم عنقریب داخل ہوں گے۔

اس پر اللہ تعالیٰ نے خواب کی تصدیق فرما دی اس میں دخول کے وعدہ کے علاوہ دیگر بشارات بھی تھیں۔

لَقَدْ صَدَقَ اللّٰهُ رَسُوْلَهُ الرُّءْيَا بِالْحَقِّ　　بیشک اللہ نے سچ کر دیا اپنے رسول
لَتَدْخُلُنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ　　کا سچا خواب بیشک تم ضرور مسجد
اٰمِنِيْنَ ۙ مُحَلِّقِيْنَ رُءُوْسَكُمْ وَمُقَصِّرِيْنَ ۙ لَا　　حرام میں داخل ہو گے اگر اللہ
تَخَافُوْنَ فَعَلِمَ مَا لَمْ تَعْلَمُوْا فَجَعَلَ مِنْ دُوْنِ　　چاہے امن و امان سے اپنے سروں
ذٰلِكَ فَتْحًا قَرِيْبًا ﴿۲۷﴾ هُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ　　کے بال منڈاتے یا ترشواتے بے

Marfat.com

رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰی وَ دِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهٗ عَلَی الدِّیْنِ کُلِّهٖ وَکَفٰی بِاللّٰهِ شَهِیْدًا
(الفتح ۔ ۲۷، ۲۸)

خوف تو اس نے جانا جو تمہیں معلوم نہیں تو اس سے پہلے ایک نزدیک آنے والی فتح رکھی وہی ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور سچے دین کے ساتھ بھیجا کہ اسے سب دینوں پر غالب کرے اور اللہ کافی ہے گواہ۔

تو وہ مکہ میں داخل ہوئے حالت امن میں، انہیں خوف نہ تھا، حلق کروا کر یا قصر کروا کر اور اس داخلہ سے پہلے صلح کروائی جو فتح قریب عظیم تھی اس کے بعد دین کے غلبہ کی بشارت کا ظہور ہوا اور اس پر اللہ تعالیٰ کی گواہی تھی، آپ ﷺ نے ہمیں حوض کے بارے میں آگاہ فرمایا ہے امید ہے ہماری ملاقات آپ ﷺ سے وہاں ہو گی۔

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ ﷺ نے آٹھ سال بعد شہداء احد کی نماز جنازہ پڑھی جیسے کوئی زندہ اور اموات کو الوداع کر رہا ہو پھر منبر پر تشریف فرما ہوئے اور فرمایا۔

انی بین ایدیکم فرط وانا علیکم شهید وان موعدکم الحوض وانی لانظر الیه من مقامی
(البخاری ۔ کتاب المغازی)

میں تمہارا پہلے جا کر انتظار و انتظام کرنے والا ہوں میں تم پر گواہ ہوں، ملاقات کی جگہ حوض ہے اور میں اسی مقام سے دیکھ رہا ہوں۔

جب آپ ﷺ نے ہمارے ساتھ آگے جا کر انتظام کا وعدہ فرمایا تو آپ ﷺ ہم سے پہلے وصال فرما گئے وعدہ کی جگہ حوض ہے اور ہم امید رکھتے ہیں کہ ہم آپ ﷺ سے ملیں گے اور آپ ﷺ کے مبارک ہاتھوں سے مبارک مشروب پئیں گے جس کے بعد ہم پیاس نہیں محسوس کریں گے۔ اے اللہ ہم سب کو وہ مبارک موقعہ عطا فرما۔ (اللھم آمین)

Marfat.com

۲۱۔ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو اسوہ حسنہ بنایا

اللہ تعالیٰ اپنے نبی صفی ﷺ کو اتنا کامل بنایا' اتنے خصائص عطا فرمائے جو کسی اور انسان' انبیاء علیہم السلام میں سے کسی کو عطا نہیں فرمائے۔ آپ ﷺ کی اعلیٰ و اکمل تربیت فرمائی۔ اتنا بلند مرتبت بنایا کہ روز قیامت تمام انبیاء علیہم السلام آپ ﷺ کے جھنڈا کے نیچے ہوں گے' آپ ﷺ اللہ کی حفاظت سے محفوظ اور اس کی عصمت سے معصوم ہیں' اس لئے اللہ تعالیٰ نے تمام انسانوں کے لئے سب سے اعلیٰ رہنما بنایا اور اسوہ حسنہ قرار دے دیا اور آپ ﷺ کی اتباع و طاعت ہر ایک پر لازم فرما دی اور تمام پر لازم کر دیا کہ وہ ہر شے میں آپ ﷺ کو رہنما کامل تصور کریں۔ کیونکہ آپ ﷺ ہر شے میں کامل ہیں' انسان فطرتاً تقلید اور اتباع پر پیدا کیا گیا ہے' اس امت سے اللہ تعالیٰ کی محبت اور اس پر اس کی نہایت شفقت ہے کہ اس نے اس کے لئے اعلیٰ رہنما بنایا تاکہ یہ گمراہ نہ ہو اور نہ بھٹکتی پھرے۔ اللہ تعالیٰ نے اسے خوب آسانی عطا فرمائی اور اعلیٰ رہنما کی طرف ان کو متوجہ فرما دیا۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے۔

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ يَرْجُوا اللّٰهَ وَالْيَوْمَ الْاٰخِرَ وَ ذَكَرَ اللّٰهَ كَثِيْرًا

(الاحزاب ۔ ۲۱)

بیشک تمہیں رسول اللہ کی پیروی بہتر ہے اس کے لئے کہ اللہ اور پچھلے دن کی امید رکھتا ہو اور اللہ کو بہت یاد کرے۔

یہ آیت مبارکہ حضو ﷺ کی اقتداء میں بنیادی حیثیت اور اصل عظیم کا درجہ رکھتی ہے۔ کہ آپ ﷺ کے اقوال' افعال اور اخلاق میں پیروی کی جائے' ساتھ ہی اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کی اقتدا و پیروی والے کی صفات بھی بیان فرما دیں کہ یہ انعام اس کے لئے ہے جو اللہ تعالیٰ کا امیدوار' یوم آخرت کو مانے اور اللہ تعالیٰ کو کثرت سے یاد کرے۔ اور جو اللہ تعالیٰ پر ایمان نہ رکھے' یوم آخرت کا اسے کوئی خوف نہ ہو اور صفت منافقین قلت ذکر سے متصف ہو نہ اس کے لئے آپ ﷺ مقتداء ہیں نہ اسوہ یہ اسوہ ہر جگہ ہے گھر' مسجد' راستہ' صلح' جنگ' جنگ میں اقدام و ادبار فعل' ترک' آزدی'

Marfat.com

مجبوری' خلق' اللہ تعالیٰ سے اتصال' لباس بلکہ ہر شے میں ہے لیکن اسی کے لئے جو مذکورہ صفات کا حامل ہو' حافظ ابن کثیر اس آیت کے تحت لکھتے ہیں' یہ آیت کریمہ حضور ﷺ کے اقوال' افعال اور احوال میں اقتداء پر اصل کبیر ہے اسی لئے اللہ تعالیٰ نے غزوہ احزاب کے موقع پر صبر' استقامت' جہاد و مجاہدہ اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے کشادگی کے انتظار میں آپ ﷺ کی اقتداء کا حکم دیا' صحابہ کرام نے اسی طریق کو اپنایا' اسی شاہراہ پر وہ چلے' اسی ترازو کو انہوں نے لازم پکڑا اور یہاں تک ممکن تھا اسی کو نبھایا۔

جب آپ ﷺ نے سونے کی انگوٹھی پہنی تو انہوں نے پہن لیں اور جب آپ ﷺ نے اسے اتارا تو انہوں نے بھی انہیں اتار پھینکا' نماز میں آپ ﷺ نے نعلین اتارے صحابہ نے بھی اتار دیئے عرض کیا آپ ﷺ کے اتارنے کی وجہ سے ہم نے اتار دیئے' حضور ﷺ نے وصال کے روزے رکھے انہوں نے بھی رکھنے شروع کر دیئے حتیٰ کہ آپ ﷺ نے فرمایا میں تمہاری طرح نہیں ہوں مجھے میرا رب رات کو کھلاتا پلاتا ہے لہٰذا یہ میرے ساتھ مخصوص ہیں' آپ ﷺ کی وجہ سے سفر میں روزہ رکھا آپ ﷺ کے افطار پہ افطار کر لیا' بعض کے بارے میں پتہ چلا کہ انہوں نے افطار نہیں کیا تو فرمایا وہ عاصی ہیں۔ بعض نے آپ ﷺ کا گریباں کھلا دیکھا تو ساری زندگی گریباں کھلا رکھا' رکنین کو لمس کرتے ہوئے دیکھا تو اس کے سوا انہوں نے کسی کو لمس نہ کیا' سبتی نعلین پہنے ہوئے دیکھا تو دوسرے جوتے نہ پہنے' مثالیں تو بہت ہیں ہم یہاں صرف دو مثالیں ذکر کرتے ہیں۔ آپ ﷺ نے حکم دیا صحابہ نے تاخیر کی جب آپ ﷺ نے اس شے پر خود عمل فرمایا تو فی الفور انہوں نے عمل کیا اور کوئی بھی پیچھے نہ رہا۔

۱۔ واقعہ حدیبیہ میں ہے جب آپ ﷺ صلح نامہ سے فارغ ہوئے تو صحابہ کو فرمایا اٹھو قربانی کرو اور حلق کرواؤ تو ان میں سے کوئی آدمی نہ اٹھا حتیٰ کہ تین دفعہ فرمایا جب کوئی نہ اٹھا تو آپ ﷺ حضرت ام سلمہؓ کے ہاں تشریف لے گئے اور صحابہ کے بارے میں بتایا تو انہوں نے عرض کیا یا نبی اللہ ﷺ آپ ﷺ تشریف لے جائیں کچھ نہ فرمائیں اپنی قربانی ذبح فرما دیں اور حجام کو بلوا کر حجامت بنوا لیں' آپ ﷺ نکلے کسی سے کلام نہ

Marfat.com

فرمایا حتیٰ کہ قربانی دی اور حجام کو بلوا کر حلق فرمایا جب صحابہ نے دیکھا تو وہ کھڑے ہو گئے قربانیاں ذبح کیں اور ایک دوسرے کی حجامت کرنے لگ گئے حتیٰ کہ ممکن تھا غم کی وجہ سے جلدی میں کسی کو قتل کر دیتے۔

صحابہ کے فی الفور حکم نہ بجا لانے کی کئی حکمتیں ہو سکتی ہیں۔

۱۔ انہوں نے محسوس کیا ہو کہ حکم ندب ہے الزم نہیں

۲۔ شاید وحی نازل ہو جائے جس سے صلح باطل ٹھہرے

۳۔ اس میں اس کا اضافہ ہو جائے کہ مسلمان اس سال مکہ جائیں گے تاکہ عمرہ کے ارکان ادا کر سکیں۔

۴۔ صورت حال نے انہیں مبہوت کر ڈالا تھا کہ ہم قوت کے باوجود اپنے آپ کو کمزور تصور کر رہے ہیں۔

۵۔ مطلق امر تھا اور یہ فی الفور کا تقاضا نہیں کرتا۔

۶۔ انہوں نے یہ محسوس کیا کہ آپ ﷺ ہمیں رخصت پر عمل کرنے کا حکم دے رہے ہیں اور آپ ﷺ عزیمت پر عمل کرتے ہوئے آئندہ سال تک احرام میں رہنا چاہ رہے ہیں۔ جب صحابہ نے دیکھا آپ ﷺ نے احرام کھول دیا ہے تو انہوں نے فی الفور احرام کھول دیئے کیونکہ اس کے بعد انتظار کا کوئی مقصد ہی نہیں قول کے ساتھ فعل محض قول سے ابلغ ہوتا ہے۔

۲۔ حجتہ الوداع کے موقعہ پر احرام کھولنے کا حکم

لوگ' حج کے مہینوں میں عمرہ کو بہت بڑا گناہ تصور کرتے تھے جیسا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے۔ (البخاری' کتاب الحج)

یہ حج آپ ﷺ کا آخری تھا آپ ﷺ نے اس میں تمام جاہلیت کی رسوم پر ضرب کاری لگائی تھی مثلاً ننگے ہو کر طواف سے منع فرما دیا' مزدلفہ میں وقوف ختم کر کے عرفات میں وقوف کا حکم دیا اس طرح آپ ﷺ نے چاہا کہ شیطان نے لوگوں میں جو یہ بات پیدا کر دی ہے کہ ان دنوں عمرہ سخت گناہ ہے اسے ختم کیا جائے۔ صحابہ نے حج کا

Marfat.com

احرام باندھ رکھا تھا' آپ ﷺ نے فرمایا جس نے طواف اور سعی کر لی ہے اور قربانی ساتھ نہیں لایا وہ احرام کھول دے اور اس عمل کو عمرہ قرار دیدے لوگ متردد ہوئے جیسا کہ سیدہ عائشہؓ سے مروی روایت میں ہے۔ (المسلم' کتاب الحج)

عرض کیا ہمارے لئے اب سب کچھ حلال ہو گا؟ فرمایا سب کچھ حلال ہے' حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث میں ہے صحابہ نے عرض کیا ہم منیٰ اس حال میں جائیں گے کہ منی ٹپک رہی ہو گی۔ آپ ﷺ نے اپنے احرام نہ کھولنے کی وجہ بیان فرمائی اگر میرے ساتھ قربانی نہ ہوتی تو میں بھی احرام کھول دیتا اگر آئندہ سال عمل کا موقعہ ملا تو میں ھدی ساتھ نہیں لاؤں گا۔ مسلم میں الفاظ ہیں' تم جانتے ہو میں تم سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ کا خوف رکھتا ہوں' تم سب سے زیادہ سچا اور نیک ہوں اگر میرے ساتھ ھدی نہ ہوتی تو میں احرام کھول دیتا لہٰذا تم احرام کھول دو تو صحابہ نے یہ کہتے ہوئے "سمعنا و اطعنا" احرام کھول دیئے۔ بخاری و مسلم کی ایک روایت کے الفاظ ہیں۔

فعلوا ما امرتکم فلو لا انی سقت الھدی فعلت مثل الذی امرتکم به ولکن لایحل منی حرام حتی یبلغ الھدی محله	جو میں کہہ رہا ہوں کرو اگر میں نے ھدی ساتھ نہ لائی ہوتی تو میں بھی احرام کھول دیتا لیکن میرے لئے احرام کھولنا حلال نہیں جب تک ھدی قربان گاہ تک نہ پہنچ جائے۔

تو ان سب نے احرام کھول دیئے' جن لوگوں نے ھدی ساتھ لائی تھی انہوں نے بھی آپ ﷺ کے حکم کے مطابق کیا مثلاً حضرت ابوبکر' حضرت علی' حضرت زبیر' حضرت ابو موسیٰ' حضرت طلحہ رضی اللہ عنھم ھدی ساتھ لائے تھے یا وہ صحابہ جنہوں نے یہ کہہ کر احرام باندھا ہمارا احرام وہی ہے جو رسول اللہ ﷺ کا ہے تو جب آپ ﷺ نے فرمایا جس کے ساتھ ھدی نہیں وہ احرام کھول دے تو انہوں نے بھی احرام کھول دیا' الغرض آپ ﷺ نے حکم دیا جس نے ھدی ساتھ نہیں لائی وہ احرام حج کو عمرہ کے ساتھ بدل دے تاکہ جو غلط رسم پیدا ہو چکی ہے کہ حج کے مہینوں میں عمرہ غلط عمل ہے ختم کر دی

Marfat.com

جائے' صحابہ میں تردد ہوا کیونکہ آپ ﷺ نے احرام نہیں کھولا اور صحابہ کی عادت تھی کہ عمل آپ ﷺ کے بعد کیا کرتے۔ جب آپ ﷺ نے حکمت بیان فرما دی (قربانی کا ساتھ لانا) اور فرمایا اگر ھدی ساتھ نہ لایا ہوتا تو میں بھی احرام کھول دیتا جب انہیں اس حکمت کا علم ہو گیا تو انہوں نے آپ ﷺ کے حکم کی فی الفور تعمیل کر دی اس لئے انہوں نے اسے عجیب سمجھتے ہوئے عرض کیا تھا کہ ہمارے لئے سب کچھ حلال ہے۔ مثلاً لباس' خوشبو اور بیوی تو ان کے تعجب میں اور اضافہ ہو گیا تو جب آپ ﷺ نے حکمت بیان فرما دی تو انہوں نے فی الفور اسے قبول کر کے عمل کر لیا۔

آپ ﷺ نے اپنے طریق پر چلنے اور آپ ﷺ کی تعلیمات پر عمل پیرا ہونے پر ابھارا' سنت اور آپ ﷺ کے طریق کے خلاف چلنے والے کا رد فرمایا خواہ وہ عمل کرنے والا اس فعل کا موجد اور مخترع ہو یا ایجاد تو کسی غیر نے کیا اور اس پر عمل پیرا ہے۔ ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنھا سے ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

من احدث فی امرنا ما لیس منه فهورد — جس نے ہمارے معاملہ میں ایسی چیز
(البخاری' کتاب الصلح) — ایجاد کی جو اس میں سے نہیں تو وہ مردود ہے۔

مسلم کے الفاظ ہیں۔

من عمل عملا لیس علیه امرنا فهو رد — جس نے ایسا کام کیا جو ہمارے امر
(المسلم' کتاب الاقضیہ) — کے مطابق نہیں وہ مردود ہے۔

پہلی روایت میں عمل کی بات نہ تھی دوسری میں عمل کو بھی شامل ہے' تمام لوگوں پر یہ لازم ہے کہ ہر آدمی آپ ﷺ کی لائی ہوئی تعلیمات پر چلے اس کے سوا جو کچھ ہے وہ مردود اور غیر مقبول ہے۔

۲۲-اللہ تعالیٰ نے رسول ﷺ کی اطاعت کو اپنی طاعت قرار دیا ہے

معاملہ اپنی بلندی کو پہنچ چکا' مقام تو خوب بلند ہو گیا جب اللہ تعالیٰ نے یہ اعلان فرما دیا کہ رسول اللہ ﷺ کی طاعت' اللہ کی طاعت ہے کیونکہ آپ ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے ہی رسول بنایا' اس نے آپ ﷺ کی طاعت کا حکم دیا' اس نے آپ ﷺ کی فرمانبرداری

Marfat.com

کا حکم دیا' اس نے آپ ﷺ کی نافرمانی اور آپ ﷺ کے احکام کی مخالفت حرام قرار دی آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کی منشاء کے مطابق اس کا پیغام پہنچانے والے ہیں' آپ ﷺ ہی کی ذات اللہ تعالیٰ اور اس کی مخلوق کے درمیان واسطہ ہے' اللہ تعالیٰ کی شریعت آپ ﷺ نے ہی بیان کی پھر اس کی شرح اور تفصیل کی' اللہ تعالیٰ کی طرف ہادی آپ ﷺ ہی کی ذات ہے آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کی طرف سے مبشر و نذیر ہیں۔ یہی وجہ ہے جس نے آپ ﷺ کی اطاعت کی اس نے آپ ﷺ کو رسول بنانے والے کی اطاعت کی جس نے آپ ﷺ کی نافرمانی کی اس نے آپ ﷺ کے بھیجنے والے کی نافرمانی کی اللہ تعالیٰ کا مبارک فرمان ہے۔

مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ وَمَنْ تَوَلّٰى فَمَآ اَرْسَلْنٰكَ عَلَيْهِمْ حَفِيْظًا (النساء ـ ۸۰)

جس نے رسول کا حکم مانا اس نے اللہ کا حکم مانا اور جس نے منہ پھیرا تو ہم نے تمہیں ان کے بچانے کو نہ بھیجا۔

اس آیت میں "یطع" مضارع ہے جو حال و مستقبل پر دال ہے "اطاع" ماضی جو وقوع و ثبوت پر دال ہے' جس نے اللہ کے رسول ﷺ کی اطاعت حالاً کی اس سے اللہ تعالیٰ کی طاعت اس سے پہلے ثابت ہو گئی' کیونکہ آپ ﷺ کو رسول اللہ نے بنایا اور آپ ﷺ کی طاعت کا حکم بھی اس نے دیا لہٰذا جس نے آپ ﷺ کی اطاعت کی فی الحقیقت اس نے آپ ﷺ کی طاعت سے پہلے آپ ﷺ کے بھیجنے والے کی طاعت کی اور جس نے آپ ﷺ کی نافرمانی کی اس نے فی الحقیقت آپ ﷺ کی معصیت سے پہلے آپ ﷺ کے بھیجنے والے کی معصیت کی کیونکہ وہ آپ ﷺ کا بھیجنے والا ہے اور اس نے آپ ﷺ کی طاعت کا حکم دیا ہے اور آپ ﷺ کی معصیت کو حرام قرار دیا۔

یہ بھی ذہن نشین رہے کہ طاعت الٰہی کا حکم نقل کرنے والی بھی آپ ﷺ ہی کی ذات اقدس ہے۔ اور اللہ تعالیٰ ہی آپ ﷺ کی طاعت کا حکم فرمانے والا ہے۔ اب آپ ﷺ نے اپنی طاعت کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا جو حکم نقل فرمایا ہے جو شخص اسے نہیں مانتا تو وہ اس شخص کی مانند ہو گا جو آپ ﷺ کے اس حکم کی طاعت نہیں کرتا جو

Marfat.com

آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی طاعت کے بارے میں نقل کیا ہے' تو جس نے اللہ کے رسول ﷺ کی طاعت نہ کی اس نے اللہ تعالیٰ کی بھی طاعت نہ کی یہ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے منشاء و مراد' مخلوق پر واضح کرنے کے لئے آپ ﷺ کو منتخب فرمایا' اور اس نے ہر ہر مخلوق کی طرف الگ الگ رسول نہیں بھیجا (حالانکہ اس پر قادر ہے) اس نے تمام مخلوق کی طرف فقط ایک ہی رسول بھیجا اور اس کی طاعت و فرمانبرداری کا حکم فرمایا' امام ابن جریر طبری کہتے ہیں یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے تمام مخلوق پر حضور ﷺ کو رسول بنانے کی حکمت ہے گویا اللہ تعالیٰ فرما رہا ہے انہیں بتاؤ اے لوگو تم میں سے جو حضرت محمد ﷺ کی طاعت کرے گا اس نے آپ ﷺ کی طاعت کے ذریعے اللہ تعالیٰ کی طاعت کر لی' ان کی بات مانو' ان کے حکم کی طاعت کرو کیونکہ جب بھی یہ تمہیں کوئی حکم دیں گے تو میرا ہی ہو گا اگر کسی سے منع کریں گے تو وہ منع میری طرف سے ہو گا کوئی ہرگز یہ بات نہ کہے

انما محمد بشر مثلنا یرید ان یتفضل علینا	حضور ﷺ ہماری طرح بشر ہیں اور ہم پر فضیلت جتانے کے لئے کوشاں ہیں

پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا "ومن تولی" اے محمد ﷺ جس نے آپ ﷺ کی طاعت سے اعراض کیا تو ہم نے آپ ﷺ کو ان کے اعمال پر محافظ و محاسب نہ بنایا' ہم نے آپ ﷺ کو تفصیل کے ساتھ بیان کرنے کے لئے بھیجا' ان کے اعمال کی ذمہ داری اور ان کا محاسبہ ہمارا کام ہے' بہت سی احادیث مروی ہیں جن میں یہی معنی و حقیقت کا بیان ہے۔

۱۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

من اطاعنی فقد اطاع اللہ ومن عصانی فقد عصی اللہ	جس نے میری اطاعت کی اس نے اللہ کی طاعت کی جس نے میری نافرمانی کی اس نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی۔
(البخاری' کتاب الجہاد)	

۲۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث کا حصہ ہے۔

Marfat.com

فمن اطاع محمدا فقد اطاع الله و من عصی محمدا فقد عصی الله و محمد فرق بین الناس

(البخاری' کتاب الاعتصام)

جس نے محمد ﷺ کی طاعت کی اس نے اللہ کی طاعت کی جس نے محمد ﷺ کی نافرمانی کی اس نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی اور محمد ﷺ لوگوں کے درمیان وجہ امتیاز ہیں۔

۳۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے ہے ایک دن رسول اللہ ﷺ صحابہ میں تشریف لائے اور فرمایا کیا تم نہیں جانتے میں تمہاری طرف اللہ کا رسول ہوں' عرض کیا کیوں نہیں ہم آپ ﷺ کو اللہ کا رسول مانتے ہیں فرمایا کیا تم نہیں جانتے اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں نازل فرمایا ہے۔

من اطاعنی فقد اطاع اللہ

جس نے میری اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی

عرض کیا کیوں نہیں ہم اعلان کرتے ہیں جس نے آپ ﷺ کی طاعت کی اس نے بلاشبہ اللہ کی طاعت کی' آپ ﷺ کی طاعت' اللہ تعالیٰ کی طاعت ہی ہے۔ فرمایا اللہ کی طاعت یہ ہے کہ تم میری طاعت کرو اور میری طاعت یہ ہے کہ تم ائمہ کی طاعت کرو اگر وہ بیٹھ کر نماز پڑھائیں تو تم بھی بیٹھ کر نماز پڑھو (مسند احمد' ۲ = ۹۳)

حافظ ابن حجر حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے تحت لکھتے ہیں آپ ﷺ کا یہ جملہ "من اطاعنی فقد اطاع اللہ" یہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان سے ماخوذ ہے۔ "من یطع الرسول فقد اطاع اللہ" کیونکہ میں وہی حکم دیتا ہوں جو اللہ نے دیا تو جس نے بھی میرے حکم پر عمل کیا اس نے مجھے حکم دینے والے کے حکم کو مان لیا' یہ بھی ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ نے میری اطاعت کا حکم دیا ہے تو جس نے میری طاعت کر لی تو اس نے اللہ کے اس حکم کو مان لیا جو اس نے میری طاعت کا دیا تھا۔ اسی طرح معصیت کا معاملہ ہے' طاعت' حکم کو بجا لانا جس سے منع کیا اس سے رک جانا ہے اور معصیت اس کے برعکس ہے' جو حضور ﷺ کا مطیع ہے وہ اللہ تعالیٰ کا مطیع ہے' جو اللہ تعالیٰ کا مطیع بننا چاہتا ہے اس پر آپ ﷺ کی طاعت لازم ہے کیونکہ آپ ﷺ اس کے پیغامبر اور اس

Marfat.com

کے راستہ کے ہادی ہیں۔ جو آپ ﷺ کی طاعت نہیں کرے گا تو اس نے اپنے رب کی طاعت نہیں کی جیسا کہ جس نے آپ ﷺ کی طاعت کی مگر رب تعالیٰ کی طاعت نہ کی اس نے آپ ﷺ کی بھی طاعت نہیں کی۔

۲۳۔آپ ﷺ کی بیعت کو اللہ تعالیٰ نے اپنی بیعت قرار دیا

جیسے اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کی طاعت کو اپنی طاعت قرار دیا ہے۔ اسی طرح آپ ﷺ کی بیعت کو اپنی بیعت فرما دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے۔

اِنَّ الَّذِیْنَ یُبَایِعُوْنَکَ اِنَّمَا یُبَایِعُوْنَ اللّٰہَ یَدُاللّٰہِ فَوْقَ اَیْدِیْھِمْ ج فَمَنْ نَّکَثَ فَاِنَّمَا یَنْکُثُ عَلٰی نَفْسِہٖ وَمَنْ اَوْفٰی بِمَا عٰھَدَ عَلَیْہُ اللّٰہَ فَسَیُؤْتِیْہِ اَجْرًا عَظِیْمًا

(الفتح ۔ ۱۰)

وہ جو تمہاری بیعت کرتے ہیں وہ تو اللہ ہی سے بیعت کرتے ہیں ان کے ہاتھوں پر اللہ کا ہاتھ ہے تو جس نے عہد توڑا اس نے اپنے بڑے عہد کو توڑا اور جس نے پورا کیا وہ عہد جو اس نے اللہ سے کیا تھا تو بہت جلد اللہ اسے بڑا ثواب دے گا۔

براہ راست کس کی بیعت ہو رہی تھی اور کون بیعت لے رہا تھا رسول اللہ ﷺ، مگر اللہ تعالیٰ فرما رہا ہے "انما یبا یعون اللہ" انہوں نے اللہ کی بیعت کی، پھر فرمایا ومن اوفی بما عھد علیہ اللہ

حالانکہ بیعت لینے والے تو رسول اللہ ﷺ ہیں یہ تمام اسرار اور رموز ہیں اور حضور ﷺ کے مقام کی بلندی و عظمت کی رفعتیں ہیں۔ جو ہر عاقل مؤمن صاحب قلب سلیم، فہم ثاقب اور روشن عقل والے پر مخفی نہیں ان سے اسے آپ ﷺ کے احترام و مقام کا علم ہو جائے گا۔

آپ ﷺ نے مسلمانوں سے بیعت لی اس بیعت کی روایات میں مختلف الفاظ ہیں وہ بیعت، اسلام، عدم شرک باللہ، ایمان، ہجرت، فروغ اسلام، امامت صلاۃ، ادائیگی زکوۃ، ہر مسلمان کی خیر خواہی، عدم زنا و سرقہ، صبر، سمع و طاعت، توحید، جہاد، عدم فرار وغیرہ پر

Marfat.com

تھی پھر جس طرح آپ ﷺ نے مردوں سے بیعت لی اسی طرح خواتین سے بھی لی' ان تمام پر وفا اور عدم نقض لازم تھا اس لئے اللہ تعالیٰ نے حدیبیہ کے موقعہ پر بیعت رضوان کرنے والوں کے بارے میں فرمایا یہ اہل جنت ہیں اور اللہ کے حکم سے اس میں داخل ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ يُبَايِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَعَلِمَ مَا فِيْ قُلُوْبِهِمْ فَاَنْزَلَ السَّكِيْنَةَ عَلَيْهِمْ وَاَثَابَهُمْ فَتْحًا قَرِيْبًا ﴿۱۸﴾ وَّمَغَانِمَ كَثِيْرَةً يَّاْخُذُوْنَهَا ۭ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا

(الفتح ۔ ۱۸' ۱۹)

بیشک اللہ راضی ہوا ایمان والوں سے جب وہ اس پیڑ کے نیچے تمہاری بیعت کرتے تھے تو اللہ نے جانا جو ان کے دلوں میں ہے تو ان پر اطمینان اتارا اور انہیں جلد آنے والی فتح کا انعام دیا اور بہت سی غنیمتیں ان کو دیں اور اللہ عزت و حکمت والا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے انہیں اپنی رضا سے نوازا' ان پر سکینہ کا نزول فرمایا' فتح قریب' مغانم کثیر' عزت' رفعت اور نصرت کی خوشخبری دی اور یہ بھی خبر دی کہ ان کے دلوں میں ایمان' صدق' وفا اور سمع و طاعت موجزن ہے۔ تمام انعامات صحابہ نے پائے صرف اس لئے کہ انہوں نے آپ ﷺ کی دعوت پر لبیک کہتے ہوئے بیعت کی اور سمع و طاعت اختیار کی' سمع و طاعت اختیار کرنے والے سچے لوگوں کو ہی اللہ تعالیٰ اپنے کرم سے نوازتا ہے اور مخلوق کے بارے میں اللہ تعالیٰ کی سنت مختلف نہیں ہے۔

۴۔ آپ ﷺ سے آگے بڑھنا حرام ہے

اللہ تعالیٰ نے اہل ایمان کو اپنے نبی صفی رسول ﷺ کے ساتھ معاملات کرنے کا بھی طریقہ بتایا یہ آداب ربانیہ مختلف نوعیت کے ہیں۔ سورۃ حجرات ان تمام آداب سے مالا مال ہے جو اللہ نے بندوں کو تعلیم دیئے' ان آداب میں سے ایک اہم ادب یہ ہے کہ آپ ﷺ سے آگے نہ بڑھا جائے' کسی معاملہ میں آپ ﷺ سے پہلے کچھ نہ کیا جائے

Marfat.com

اور نہ کہا جائے بلکہ تمام امور میں آپ ﷺ کی اتباع کی جائے' جب تک آپ ﷺ کی زبان پاک سے کوئی حکم صادر نہ ہو اس وقت تک کوئی اقدام نہ کیا جائے' اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ (الحجرات ـ ۱)

اے ایمان والو اللہ اور اس کے رسول سے آگے نہ بڑھو اور اللہ سے ڈرو۔ بیشک اللہ سنتا جانتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے اہل ایمان کو اس پر خبردار فرما دیا ہے کہ آپ ﷺ کے کلام سے پہلے کلام مت کریں۔ آپ ﷺ سے پہلے کوئی فتویٰ جاری نہ کیا جائے کیونکہ یہ تمام ایذاء و تکلیف ہے اور آپ ﷺ کو تکلیف دینا حرام ہے۔ اس لئے کہ اتباع کرنے والا اپنے مقتداء کے ہمیشہ پیچھے ہوتا ہے وہ آگے نہیں ہو جاتا۔ ہم آپ ﷺ کی اتباع اور طریق پر چلنے پر مامور ہیں اتباع چاہتی یہی ہے کہ ہم آپ ﷺ کے پیچھے پیچھے چلیں' دوڑیں بھی تو پیچھے' آگے بڑھنا تو امام بننا ہے اور یہ اتباع کی ضد ہے تو جب آپ ﷺ پر تقدم حرام ہے تو عدم طاعت و مخالفت تو بطریق اولیٰ حرام ہو گی۔

۲۵۔آپ ﷺ کی آواز پر آواز بلند کرنا حرام ہے

جس طرح اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ سے آگے نہ بڑھنے کا ادب سکھایا اسی طرح آپ ﷺ کی آواز پر آواز بلند نہ کرنے کا بھی حکم دیا اسی لئے اللہ تعالیٰ نے آواز بلند کرنے والوں اور آپ ﷺ کی آواز پر آواز بلند کرنے والوں کو ڈرایا اور ان پر تنبیہ فرمائی جیسے آپ ﷺ کی بارگاہ میں آواز پست رکھنے والوں کی مدح و تعریف کی اللہ تعالیٰ کا مبارک ارشاد ہے۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْٓا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ وَلَا تَجْهَرُوْا لَهٗ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُكُمْ

اے ایمان والو اپنی آوازیں اونچی نہ کرو اس غیب بتانے والے (نبی) کی آواز سے اور ان کے حضور

Marfat.com

وَاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ ۝۲ اِنَّ الَّذِيْنَ يَغُضُّوْنَ اَصْوَاتَهُمْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ امْتَحَنَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ لِلتَّقْوٰى لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ عَظِيْمٌ ۝۳ اِنَّ الَّذِيْنَ يُنَادُوْنَكَ مِنْ وَّرَآءِ الْحُجُرٰتِ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ ۝۴ وَلَوْ اَنَّهُمْ صَبَرُوْا حَتّٰى تَخْرُجَ اِلَيْهِمْ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ

(الحجرات ۔ ۲، ۵)

بات چلا کر نہ کہو جیسے آپس میں ایک دوسرے کے سامنے چلاتے ہو کہ کہیں تمہارے عمل اکارت نہ ہو جائیں اور تمہیں خبر نہ ہو بیشک وہ جو اپنی آوازیں پست کرتے ہیں رسول اللہ کے پاس وہ ہیں جن کے دل اللہ نے پرہیزگاری کے لئے پرکھ لیا ہے ان کے لئے بخشش اور بڑا ثواب ہے بیشک وہ جو تمہیں حجروں کے باہر سے پکارتے ہیں ان میں اکثر بے عقل ہیں اور اگر وہ صبر کرتے یہاں تک کہ آپ ﷺ ان کے پاس تشریف لاتے تو یہ ان کے لئے بہتر تھا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

پہلی آیت میں آپ ﷺ کی آواز پر آواز بلند کرنے سے منع فرمایا گیا ہے اور جس طرح آپس میں بلاتکلف گفتگو کی جاتی ہے اس سے بھی منع فرمایا' لیکن جو باز نہیں آئے گا اس کے اعمال ضائع ہو جائیں گے اور اسے شعور بھی نہ ہو گا۔

دوسری آیت میں اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کو سراہا جو آپ ﷺ کی بارگاہ میں آواز کو پست رکھتے ہیں' اس کی رغبت دلائی' اور اس پر ابھارا اور فرمایا ایسے ہی دل تقویٰ والے اور اس کا محل بننے کے اہل ہیں' ان کے لئے بخشش ہے اور انہیں اجر عظیم ملے گا۔

تیسری آیت میں ان لوگوں کی مذمت فرمائی جو مدینہ طیبہ آتے ہیں' حضور ﷺ گھر تشریف فرما ہوں تو بلند آواز سے بلاتے ہیں' اللہ تعالیٰ نے ان کی مذمت فرمائی اور فرمایا

Marfat.com

انہیں عقل نہیں۔

چوتھی آیت میں فرمایا کاش یہ آپ ﷺ کی آمد کا انتظار کریں اور پھر اپنے مقصد کے بارے میں عرض کریں تو خوب بہتر ہوتا مگر یہ دیہاتی بدو ہیں' بہت سی روایات صحابہ کے احوال کے بارے میں ہیں خواہ وہ اس آیت کے نزول کا سبب ہوں یا نہ ہوں۔

۱۔ حضرت ابن ابی ملیکہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ قریب تھا صحابہ میں سے اخیار حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے آواز بلند ہو گی تو یہ آیت نازل ہوئی۔ اس کے بعد وہ دونوں رازادانہ انداز میں گفتگو کیا کرتے حتیٰ کہ دوبارہ پوچھنا پڑتا۔

(البخاری' کتاب الاعتصام)

۲۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے۔ جب یہ آیت نازل ہوئی "ان الذین یغضون اصواتھم" تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا مجھے قسم اس ذات کی جس نے آپ ﷺ پر کتاب نازل فرمائی۔ یا رسول اللہ ﷺ میں موت تک اونچی گفتگوں نہیں کروں گا بلکہ راز کے انداز میں بات کیا کروں گا' حاکم نے اس روایت کو صحیح کہا' ذہبی نے اس حکم کو ثابت رکھا۔

۳۔ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے ہے۔ بنو تیمم کے کچھ لوگ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آئے' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا قعقاع بن معبد کو ان کا امیر بنایا جائے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا خیال تھا اقرع بن حابس کو بنایا جائے دونوں میں اختلاف کی وجہ سے آواز بلند ہو گئی تو یہ آیت نازل ہوئی۔

یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُقَدِّمُوْا بَیْنَ یَدَیِ اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ (الحجرات ۔ ۱)	اے ایمان والو اللہ اور اس کے رسول سے آگے نہ بڑھو اور اللہ سے ڈرو بیشک اللہ سنتا جانتا ہے۔

۴۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے ہے' نبی اکرم ﷺ نے حضرت ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ کو غیر حاضر پایا ایک صحابی نے عرض کیا میں پتہ کر کے عرض کرتا ہوں وہ ان کی طرف گئے تو دیکھا اپنے گھر سر جھکائے بیٹھے ہیں پوچھا کیا حال ہے؟ کہنے لگے نہایت ہی بدتر' میری

Marfat.com

آواز حضور ﷺ کی آواز سے بلند ہوتی رہی' اعمال ضائع ہو گئے میں تو دوزخی بن چکا ہوں' صحابی نے آ کر تفصیل عرض کی۔ موسیٰ بن انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں وہ صحابی دوبارہ یہ بشارت لے کر گئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا ہے۔

انک لست من اهل النار ولكن من اهل الجنة — تم دوزخی نہیں ہو تم تو جنتی ہو

مسلم کی روایت میں ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے

كنا نراه يمشي بين اظهرنا رجل من اهل الجنة — ہم اپنے درمیان ایک جنتی شخص کو چلتے پھرتے دیکھا کرتے تھے۔

مسلم کی ایک روایت میں ہے حضرت سعد نے اس آدمی کا ذکر کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا۔

بل هو من اهل الجنة — بلکہ وہ تو جنتی ہے۔

(المسلم ۔ کتاب الایمان)

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے آپ ﷺ کا وہ عظیم مقام جان لیا جو آپ ﷺ کو اللہ تعالیٰ کے ہاں حاصل ہے لہٰذا اپنے اوپر آپ ﷺ کا احترام' اکرام' توقیر و وقار لازم و فرض سمجھتے تھے اور اس میں ایک ادب آپ ﷺ کی آواز پر آواز بلند نہ کرنا بھی ہے بلکہ آپ ﷺ کی مسجد مبارک میں آواز بلند نہ کرتے حتیٰ کہ آپ ﷺ کے وصال کے بعد بھی آواز پست رکھتے۔ انہوں نے واقعتہ" آپ ﷺ کا حق ادب پہچانا اور نبھایا کیونکہ اتباع کرنے والا اپنے امام و مقتدا کی آواز پر آواز بلند نہیں کیا کرتا بلکہ وہ آواز کو پست رکھتا ہے۔

حضرت سالب بن یزید رضی اللہ عنہ سے ہے. کہ میں مسجد نبوی ﷺ میں تھا کسی آدمی نے میری طرف سنگریزہ پھینکا میں نے دیکھا تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ تھے آپ ﷺ نے فرمایا جاؤ ان دو آدمیوں کو بلا کر لاؤ' میں لے آیا فرمایا تم کون ہو کہاں سے ہو' کہنے لگے ہم طائف کے رہنے والے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا۔

لو كنتما من اهل البلد وجعتكما تؤلمان فعلان اصواتكما في مسجد رسول الله صلى الله عليه وسلم — اگر تم شہر مدینہ سے ہوتے میں تمہیں سزا دیتا تم رسول اللہ ﷺ کی مسجد میں آواز بلند کر رہے ہو۔

(البخاری' کتاب الصلاۃ)

Marfat.com

مسجد نبوی میں گفتگو کرنے کے بارے میں ہم نے اپنی کتاب فضائل المدینہ المنورہ میں خاصی گفتگو کی ہے۔ دو صحابی اونچا بول رہے تھے تو اللہ تعالیٰ نے لیلۃ القدر سے آگاہ کرنے سے منع فرما دیا تھا جیسا کہ بخاری و مسلم میں ہے۔

تو جب آپ ﷺ کی آواز پر آواز بلند کرنا حرام اور اس کی وجہ سے اعمال حسنہ اور ساقط' تو آپ ﷺ کی طاعت اور فرمانبرداری کا مقام کیا ہو گا اور آپ ﷺ کی معصیت اور تکلیف پر سزا کیا ہو گی؟

۲۶-آپ ﷺ کی مخالفت کو حرام قرار دیا

طاعت کا تقاضا عدم مخالفت ہے۔ جب اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کی طاعت کا حکم دیا ہے۔ تو یہ آپ ﷺ کے عدم مخالفت کا تقاضا کرتی ہے اس لئے اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کی مخالفت پر عذاب الیم کی وعید سنائی ہے اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

لَا تَجْعَلُوْا دُعَآءَ الرَّسُوْلِ بَيْنَكُمْ كَدُعَآءِ بَعْضِكُمْ بَعْضًا قَدْ يَعْلَمُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ يَتَسَلَّلُوْنَ مِنْكُمْ لِوَاذًا فَلْيَحْذَرِ الَّذِيْنَ يُخَالِفُوْنَ عَنْ اَمْرِهٖٓ اَنْ تُصِيْبَهُمْ فِتْنَةٌ اَوْ يُصِيْبَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ (النور - ۶۳)

رسول کے پکارنے کو آپس میں ایسا نہ ٹھہرا لو جیسا تم میں ایک دوسرے کو پکارنا ہے بیشک اللہ جانتا ہے جو تم میں چپکے نکل جاتے ہیں کسی چیز کی آڑ لے کر تو ڈریں وہ جو رسول کے حکم کے خلاف کرتے ہیں کہ انہیں کوئی فتنہ پہنچے یا ان پر دردناک عذاب پڑے۔

پہلے اللہ تعالیٰ نے اہل ایمان کا بیان فرمایا کہ جب وہ آپ ﷺ کے پاس کسی معاملہ کے لئے جمع ہوں تو واپس اجازت کے بغیر نہ جائیں' جب اجازت طلب کریں تو آپ ﷺ جسے چاہیں اجازت دیں اور ان کے لئے بخشش مانگیں پھر تمام کو سمجھایا کہ آپ ﷺ کو اس طرح مخاطب نہ کیا کریں جیسے ایک دوسرے کو کرتے ہو۔ یا محمد' یا ابن عبداللہ نہ کہو بلکہ عزت' تعظیم اور اکرام کرتے ہوئے یوں عرض کرو یا رسول اللہ' یا نبی

Marfat.com

اللہ' یہ تمام ادب ہے جو اللہ تعالیٰ نے اہل ایمان کو سکھایا اس کے بعد منافقین کا معاملہ چھیڑا جن پر گفتگو بوجھ بنتی ہے وہ کوشش کرتے ہیں کسی بہانے مجلس رسول اللہ ﷺ سے نکل جائیں تو اللہ تعالیٰ نے انہیں متنبہ فرمایا کہ باز آ جاؤ ورنہ تمہیں کوئی فتنہ یا عذاب الیم گرفت میں لے لے گا دنیا میں قتل' حد' قہر اور آخرت میں جہنم کی آگ۔ پیچھے گزرا آپ ﷺ نے فرمایا۔

من احدث فی امرنا ما لیس منه فهورد اسی لئے واضح کیا کہ جو شخص ظاہر و باطن میں آپ ﷺ کے طریق اور نہج کی مخالفت کرے گا وہ دنیا و آخرت میں ذلیل ہو گا۔ پیچھے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ والی حدیث بھی گزری جس میں آپ ﷺ نے مثال دی تھی۔

فذلکم مثلی و مثلکم انا اخذ بحجزکم عن النار هلم عن النار هلم من النار فتغلبونی تقحمون فیها

یہ میری اور تمہاری مثال ہے میں تمہیں پیچھے سے پکڑ کر آگ سے دور کر رہا ہوں' آگ سے بچو تو تم مجھ سے چھڑا کر آگ میں گرنے کی کوشش میں ہو۔

اللہ تعالیٰ نے ان مخالفین کو اس لئے ڈرایا ہے۔ کیونکہ جو کسی طریق پر زندگی بسر کرتا ہے اسے موت بھی اسی طریق پر آتی ہے پھر اسے اس پر اٹھایا جاتا ہے اللہ تعالیٰ ہی ہے جو اپنی طاعت و عبادت اور اپنے رسول ﷺ کی طاعت و اتباع کی توفیق عطا فرمانے والا ہے۔

۷۷ آپ ﷺ سے تنازع حرام ہے

طاعت' مطاع کی بات تسلیم کرنے اور اس کی عدم مخالفت کا تقاضا کرتی ہے۔ اتباع تقاضا کرتی ہے کہ تبع متبوع کے پیچھے رہے' سمع تسلیم کی مقتضی ہوتی ہے اس طرح مقتدا ہونا عدم تنازع کا تقاضا کرتا ہے۔ اسی لئے رسول اللہ ﷺ جو فیصلہ دیں' جو حکم دیں یا منع فرمائیں ان میں آپ ﷺ سے تنازعت حرام ہے' عملاً اور قصداً آپ ﷺ کے طریق کے علاوہ طریق کو اختیار کرنا اور آپ ﷺ کی مخالفت کرنا۔ آپ ﷺ کے راستہ

Marfat.com

سے روکنا یہ تمام حرام ہے جس سے اعمال ضائع ہو جاتے ہیں۔ والعیاذ باللہ تعالٰی

اللہ تعالیٰ کا فرمان مبارک

اِنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا وَصَدُّوْا عَنْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَشَآقُّوا الرَّسُوْلَ مِنْم بَعْدِ مَاتَبَیَّنَ لَھُمُ الْھُدٰیلا لَنْ یَّضُرُّوا اللّٰہَ شَیْئًا وَسَیُحْبِطُ اَعْمَالَھُمْ ﴿۳۲﴾ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَلَا تُبْطِلُوْٓا اَعْمَالَکُمْ

(محمد ۳۲' ۳۳)

بیشک وہ جنہوں نے کفر کیا اور اللہ کی راہ سے روکا اور رسول کی مخالفت کی بعد اس کے کہ ہدایت ان پر ظاہر ہو چکی تھی وہ ہرگز اللہ کا کچھ نقصان نہ پہنچائیں گے اور بہت جلد اللہ ان کا کیا دھرا اکارت کر دے گا اے ایمان والو اللہ کا حکم مانو اور رسول کا حکم مانو اور اپنے عمل باطل نہ کرو۔

یہ کافر اللہ تعالیٰ کی راہ سے روکتے اور رسول اللہ ﷺ کی مخالفت کرتے' ہدایت کے بعد وہ ایمان سے پھر گئے اللہ تعالیٰ کو کوئی نقصان نہ پہنچا سکیں' ان کی اپنی بربادی ہو گی روز قیامت یہ خسارے والے بن گئے' ان کے اعمال' رائیگاں ہو گئے لہٰذا اے اہل ایمان تم اللہ تعالیٰ کی اور اس کے رسول ﷺ کی طاعت کو مضبوطی سے حاصل کر لو اور ڈرو اس سے کہیں تمہارے اعمال بھی اسی طرح ضائع نہ ہو جائیں جیسے رسول ﷺ کی مخالفت کرنے والوں کے ہو گئے ہیں۔

ان مخالفت کرنے والوں نے آپ ﷺ کی راہ کو چھوڑ کر دوسری راہ کو اپنا لیا آپ ﷺ کے اس طریق سے نکل گئے جو آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کی طرف سے لائے تھے' ان عام مسلمانوں کی راہ کو چھوڑ دیا جو انہوں نے اختیار کی اور سچے مؤمنین صادقین کے علاوہ راستے کی پیروی کرنے لگ گئے خواہ اہل ایمان کے اجماع کے خلاف ہو یا نص شریعت کے خلاف ہو تو جدھر یہ اپنی مرضی سے گئے۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں ادھر ہی چھوڑ دیا اور یہ جہنم میں پہنچ گئے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

Marfat.com

وَمَنْ يُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدٰى وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى وَنُصْلِهٖ جَهَنَّمَ وَسَآءَتْ مَصِيْرًا (النساء - ۱۱۵)

اور جو رسول کا خلاف کرے بعد اس کے کہ حق راستہ اس پر کھل چکا اور مسلمانوں کی راہ سے جدا۔ راہ چلے ہم اسے اس کے حال پر چھوڑ دیں گے اور اس دوزخ میں داخل کریں گے اور کیا ہی بری جگہ پلٹنے کی۔

غزوہ بدر میں حالت کفار بیان کرتے ہوئے اہل ایمان کو ملائکہ کے ذریعے استقامت کا تذکرہ فرمایا۔

اِذْ يُوْحِيْ رَبُّكَ اِلَى الْمَلٰٓئِكَةِ اَنِّيْ مَعَكُمْ فَثَبِّتُوا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا سَاُلْقِيْ فِيْ قُلُوْبِ الَّذِيْنَ كَفَرُوا الرُّعْبَ فَاضْرِبُوْا فَوْقَ الْاَعْنَاقِ وَاضْرِبُوْا مِنْهُمْ كُلَّ بَنَانٍ ﴿۱۲﴾ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ شَآقُّوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَمَنْ يُّشَاقِقِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَاِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ﴿۱۳﴾ ذٰلِكُمْ فَذُوْقُوْهُ وَاَنَّ لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابَ النَّارِ (الانفال - ۱۲ - ۱۴)

جب اے محبوب تمہارا رب فرشتوں کو وحی بھیجتا تھا کہ میں تمہارے ساتھ ہوں تم مسلمانوں کو ثابت رکھو عنقریب میں کافروں کے دلوں میں ہیبت ڈالوں گا تو کافروں کی گردنوں سے اوپر مارو اور ان کی ایک ایک پور (جوڑ) پر ضرب لگاؤ یہ اس لئے کہ انہوں نے اللہ اور اللہ کے رسول سے مخالفت کی اور جو اللہ اور اس کے رسول سے مخالفت کرے تو بیشک اللہ کا عذاب سخت ہے۔ یہ تو چکھو اور اس کے ساتھ یہ ہے کہ کافروں کو آگ کا عذاب ہے۔

بنو نضیر یہود کے اخراج کا بیان کرتے ہوئے فرمایا۔

Marfat.com

وَلَوْ لَآ اَنْ كَتَبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمُ الْجَلَآءَ لَعَذَّبَهُمْ فِى الدُّنْيَا وَلَهُمْ فِى الْاٰخِرَةِ عَذَابُ النَّارِ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ شَآقُّوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَمَنْ يُّشَآقِّ اللّٰهَ فَاِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ

(الحشر۔ ۳،۴)

اور اگر نہ ہوتا کہ اللہ نے ان پر گھر سے اجڑنا لکھ دیا تھا تو دنیا ہی میں ان پر عذاب فرماتا اور ان کے لئے آخرت میں آگ کا عذاب ہے یہ اس لئے کہ وہ اللہ سے اور اس کے رسول سے پھٹے (جدا) رہے اور جو اللہ اور اس کے رسول سے پھٹا رہے تو بیشک اللہ کا عذاب سخت ہے۔

تو رسول اللہ ﷺ کے مخالف کی سزا جہنم ہے اس میں اسے ذلیل کر کے ڈالا جائے گا اس کے اعمال رائیگاں' آخرت میں اس کو عذاب الیم کیونکہ حقیقی مخالفین کافر اور یہود تھے تو انہوں نے دنیا و آخرت میں اس کی سزا پائی۔ اہل ایمان کو چاہئے وہ ان کی تقلید نہ کریں ان کی مثل نہ بنیں تاکہ ان جیسی سزا ان کو نہ بھگتنا پڑے۔

۲۸۔ آپ ﷺ کی مخالفت حرام ہے

آپ ﷺ سے مخالفت اور محادت بھی حرام ہے کیونکہ یہ اہل ایمان کی صفات ہی نہیں بلکہ یہ کفار و منافقین کی صفات ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

اِنَّ الَّذِيْنَ يُحَآدُّوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ كُبِتُوْا كَمَا كُبِتَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَقَدْ اَنْزَلْنَآ اٰيٰتٍۭ بَيِّنٰتٍ ۭ وَلِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ۝

(المجادلہ ۔ ۵)

بیشک وہ جو مخالفت کرتے ہیں اللہ اور اس کے رسول کی ذلیل کئے گئے جیسے ان سے اگلوں کو ذلت دی گئی اور بیشک ہم نے روشن آیتیں اتاریں اور کافروں کے لئے خواری کا عذاب ہے۔

اللہ تعالیٰ نے مخالفت کرنے والوں کو خوب ننگا کر دیا کہ یہ لوگ ذلیل و رسوا' دنیا و آخرت میں تباہ حال اور بدبخت ہیں کیونکہ انہوں نے اللہ اور اس کے رسول ﷺ

Marfat.com

سے عناد و مخالفت والا برتاؤ کیا۔

اِنَّ الَّذِیْنَ یُحَآدُّوْنَ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗٓ اُولٰٓئِکَ فِی الْاَذَلِّیْنَ	بیشک وہ جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی مخالفت کرتے ہیں وہ سب سے زیادہ ذلیلوں میں ہیں۔
(المجادلہ ۔ ۲۰)	

پھر ان کی آخرت کی سزا بیان کی کہ وہ دائمی جہنم و آگ ہے' منافقین کا حال بیان کرتے ہوئے فرمایا۔

یَحْلِفُوْنَ بِاللّٰہِ لَکُمْ لِیُرْضُوْکُمْ ج وَاللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗٓ اَحَقُّ اَنْ یُّرْضُوْہُ اِنْ کَانُوْا مُؤْمِنِیْنَ اَلَمْ یَعْلَمُوْٓا اَنَّہٗ مَنْ یُّحَادِدِ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ فَاَنَّ لَہٗ نَارَ جَھَنَّمَ خَالِدًا فِیْھَا ط ذٰلِکَ الْخِزْیُ الْعَظِیْمُ	تمہارے سامنے اللہ کی قسم کھاتے ہیں کہ تمہیں راضی کر لیں اور اللہ و رسول کا حق زائد تھا کہ اسے راضی کرتے اگر ایمان رکھتے تھے کیا انہیں خبر نہیں کہ جو خلاف کرے اللہ اور اس کے رسول کا تو اس کے لئے جہنم کی آگ ہے کہ ہمیشہ اس میں رہے گا یہی بڑی رسوائی ہے۔
(التوبہ ۔ ۶۲' ۶۳)	

یہاں بھی نہایت ہی قابل توجہ نکتہ یہ ہے کہ ذکر دو ذاتوں کا ہے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کا مگر ضمیر واحد ہے پڑھیں۔

واللہ و رسولہ احق ان یرضوہ	اور اللہ اور اس کے رسول ﷺ حق دار ہیں کہ انہیں راضی کیا جائے۔

"یرضوھما" نہیں فرمایا' اس کے بعد مخالفت کرنے والے کی سزا بیان کی کہ وہ آگ میں دائمی داخلہ ہے جو سب سے بڑی رسوائی ہے' ان آیات کا تعلق منافقین سے ہے ان پر یہ رد کیا گیا کہ حضرت محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں جب وہ سچے ہیں تو سب سے زیادہ آپ ﷺ حقدار ہیں کہ انہیں راضی کیا جائے' ان کی مخالفت و مخاصمت انہیں جہنم میں

Marfat.com

لے جائے گی اور وہ سب سے بڑی ذلت ہے پھر اہل ایمان کو متنبہ کیا کہ جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کے مخالف ہیں ان کے ساتھ محبت نہ کرو اگرچہ وہ تمہارے کتنے عزیز و اقارب ہی ہوں' اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

لَا تَجِدُ قَوْمًا يُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ يُوَآدُّوْنَ مَنْ حَآدَّاللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَوْ كَانُوْٓا اٰبَآءَهُمْ اَوْ اَبْنَآءَهُمْ اَوْ اِخْوَانَهُمْ اَوْ عَشِيْرَتَهُمْ ط اُولٰٓئِكَ كَتَبَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الْاِيْمَانَ وَاَيَّدَهُمْ بِرُوْحٍ مِّنْهُ ط وَيُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ط رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَ رَضُوْا عَنْهُ اُولٰٓئِكَ حِزْبُ اللّٰهِ اَلَآ اِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ

(المجادلہ ۔ ۲۲)

تم نہ پاؤ گے ان لوگوں کو جو یقین رکھتے ہیں اللہ اور پچھلے دن پر کہ دوستی کریں ان سے جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول سے مخالفت کی اگرچہ وہ ان کے باپ یا بیٹے یا بھائی یا کنبے والے ہوں یہ ہیں جن کے دلوں میں اللہ نے ایمان نقش فرما دیا اور اپنی طرف کی روح سے ان کی مدد کی اور انہیں باغوں میں لے جائے گا جن کے نیچے نہریں بہیں ان میں ہمیشہ رہیں اللہ ان سے راضی اور وہ اللہ سے راضی یہ اللہ کی جماعت ہے بے شک اللہ کی جماعت کامیاب ہے۔

حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ نے بدر کے دن اپنے کافر والد کو قتل کیا۔ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے بدر کے دن اپنے بیٹے کو قتل کرنے کا ارادہ فرمایا حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ نے بدر کے دن اپنے بھائی عبید بن عمیر کو قتل کر دیا' حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے قریبی رشتہ دار کو بدر کے دن قتل کر دیا جیسا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ' حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ اور حضرت عبیدہ بن حارث رضی اللہ عنہ نے عتبہ' شیبہ اور ولید بن عتبہ کو قتل کیا۔

یہ ہے سچے مومنوں کی شان اللہ تعالیٰ ان پر رحمتوں کا نزول فرمائے اور انہیں اکرام و احترام سے جنات میں داخل فرمائے۔ وہ کامیاب ہوئے کیونکہ وہ اللہ کا لشکر تھے

Marfat.com

جبکہ شیطان کا لشکر کافر قتل ہو گئے تو جب آپ ﷺ کی مخالفت والے کافرو منافق ہیں تو اہل ایمان کو ایسے احوال سے دور رہنا لازم ہے۔

۲۹۔آپ ﷺ کو ایذاء دینا حرام ہے

مطاع کی معصیت' اس کے لئے تکلیف ہوتی ہے' اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ کی ہر ایذاء کو حرام قرار دیا ہے۔ خواہ قولاً و فعلاً ہو یا اشارۃً اس طرح آپ ﷺ کی معصیت کو بھی حرام قرار دیا ہے۔ کیونکہ یہ آپ ﷺ کی ایذاء کا سبب بنتی ہے۔ تو اہل ایمان کے لئے یہ کہاں جائز ہے کہ وہ آپ ﷺ کے لئے سبب ایذاء بنیں کیونکہ آپ ﷺ کو ایذاء دینے والا ملعون اور اللہ تعالیٰ کی رحمت سے محروم ہوتا ہے تو آپ ﷺ کی توقیر' احترام و اکرام لازم و واجب ہے۔ اللہ تعالیٰ کا مبارک فرمان ہے۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتَ النَّبِيِّ اے ایمان والو نبی کے گھروں میں نہ گھسو
اِلَّآ اَنْ يُّؤْذَنَ لَكُمْ اِلٰى طَعَامٍ غَيْرَ نٰظِرِيْنَ اِنٰىهُ جب تک اذن نہ پاؤ۔ مثلاً
وَلٰكِنْ اِذَا دُعِيْتُمْ فَادْخُلُوْا فَاِذَا طَعِمْتُمْ کھانے کے لئے بلائے جاؤ نہ یوں
فَانْتَشِرُوْا وَلَا مُسْتَاْنِسِيْنَ لِحَدِيْثٍ اِنَّ کہ خود اس کے پکنے کی راہ تکو
ذٰلِكُمْ كَانَ يُؤْذِي النَّبِيَّ فَيَسْتَحْيٖ مِنْكُمْ ہاں جب بلائے جاؤ تو حاضر ہو اور
وَاللّٰهُ لَا يَسْتَحْيٖ مِنَ الْحَقِّ وَاِذَا جب کھا چکو تو متفرق ہو جاؤ نہ یہ
سَاَلْتُمُوْهُنَّ مَتَاعًا فَسْـَٔلُوْهُنَّ مِنْ وَّرَآءِ کہ بیٹھے باتوں میں دل بہلاؤ بیشک
حِجَابٍ ذٰلِكُمْ اَطْهَرُ لِقُلُوْبِكُمْ وَقُلُوْبِهِنَّ اس میں نبی کو ایذاء ہوتی تھی تو وہ
وَمَا كَانَ لَكُمْ اَنْ تُؤْذُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَلَآ اَنْ تمہارا لحاظ فرماتے تھے اور اللہ حق
تَنْكِحُوْٓا اَزْوَاجَهٗ مِنْۢ بَعْدِهٖٓ اَبَدًا اِنَّ ذٰلِكُمْ فرمانے میں نہیں شرماتا اور جب تم
كَانَ عِنْدَ اللّٰهِ عَظِيْمًا ان سے برتنے کی کوئی چیز مانگو تو
(الاحزاب ۔ ۵۳) پردے کے باہر مانگو اس میں زیادہ
ستھرائی ہے تمہارے دلوں اور ان
کے دلوں کی اور تمہیں نہیں

Marfat.com

پہونچتا کہ رسول اللہ ﷺ کو ایذاء
دو اور نہ یہ کہ ان کے بعد کبھی
ان کی بیبیوں سے نکاح کرو بیشک یہ
اللہ کے نزدیک بڑی سخت بات
ہے۔

تو اللہ تعالیٰ نے اہل ایمان پر بغیر اجازت آپ ﷺ کے گھروں میں داخل ہونے سے منع فرمایا' جب کھانا کھا لیں تو پھر اہل بیت نبوی کا خیال رکھتے ہوئے طویل گفتگو کرنے نہ بیٹھ جائیں کیونکہ یہ آپ ﷺ کے ایذاء کا سبب ہے اور آپ ﷺ کمال حیا کی وجہ سے منع نہیں فرماتے' آپ ﷺ کی ازواجات مطہرات سے آپ ﷺ کے وصال کے بعد نکاح نہ کریں وہ دنیا و آخرت میں آپ ﷺ کی بیویاں ہیں اور اس پر اجماع ہے اس لئے اللہ تعالیٰ نے اس پر زیادہ سختی فرمائی۔

اِنَّ ذٰلِكُمْ كَانَ عِنْدَ اللّٰهِ عَظِيْمًا
(الاحزاب - ۵۳)

بیشک اللہ کے نزدیک بڑی سخت
بات ہے۔

اللہ تعالیٰ نے اس ایذاء سے مطلع فرمایا جو منافقین آپ ﷺ کو دیا کرتے پھر حکم عام کر دیا کہ جو بھی اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ کو ایذاء دے گا اس کے لئے عذاب الیم ہے' اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے۔

وَمِنْهُمُ الَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ النَّبِيَّ وَيَقُوْلُوْنَ هُوَ اُذُنٌ ۭ قُلْ اُذُنُ خَيْرٍ لَّكُمْ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَيُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَرَحْمَةٌ لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَالَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ
(التوبہ - ۶۱)

اور ان میں کوئی وہ ہیں کہ ان
غیب کی خبریں دینے والے کو
ستاتے ہیں اور کہتے ہیں وہ تو کان
ہیں تم فرماؤ تمہارے بھلے کے لئے
کان ہیں اللہ پر ایمان لاتے ہیں اور
مسلمانوں کی بات پر یقین کرتے
ہیں اور جو تم میں مسلمان ہیں ان
کے واسطے رحمت ہیں اور جو رسول

Marfat.com

اللہ کو ایذاء دیتے ہیں ان کے لئے
درد ناک عذاب ہے۔

اسی لئے اللہ تعالیٰ نے اپنے اور اپنے رسول ﷺ کو ایذاء دینے والوں کو وعید شدید سنائی خواہ وہ مخالفت آپ ﷺ کے حکم میں ہو یا جس سے آپ ﷺ نے منع فرمایا اس کے ارتکاب کے ذریعے ہو یا آپ ﷺ کی ذات اقدس میں عیب نکالے' نقص نکالے یا آپ ﷺ پر طعن کرے یا کسی بھی ذریعہ سے آپ ﷺ کو تکلیف دے تو اللہ تعالیٰ اس پر دنیا و آخرت میں لعنت فرماتا ہے اور اس کے لئے رسوا کن عذاب ہے کیونکہ رسول اللہ ﷺ کی ایذاء اللہ تعالیٰ کی ایذاء ہے جیسا کہ آپ ﷺ کی طاعت' اللہ تعالیٰ کی طاعت اور آپ ﷺ کی بیعت' اللہ تعالیٰ کی بیعت ہے' اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

اِنَّ الَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ لَعَنَھُمُ اللّٰہُ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ وَاَعَدَّلَھُمْ عَذَابًا مُّھِیْنًا (الاحزاب - ۵۷)

بیشک جو ایذاء دیتے ہیں اللہ اور اس کے رسول ﷺ کو ان پر اللہ کی لعنت ہے دنیا اور آخرت میں اور اللہ نے ان کے لئے ذلت کا عذاب تیار کر رکھا ہے۔

اس لئے حضور ﷺ نے اپنی اہل بیت اور صحابہ میں سے کسی کو بھی ایذاء پہنچانے سے منع فرمایا ہے۔ کیونکہ ان تمام کی ایذاء آپ ﷺ کی ایذاء ہے اور آپ ﷺ کی ایذا' اللہ تعالیٰ کی ایذاء ہے اور جس نے بھی اللہ تعالیٰ یا اس کے رسول ﷺ کو ایذاء دی وہ ملعون ہے اور روز قیامت اس کے لئے رسوا کن عذاب ہے۔

۳۰۔آپ ﷺ کی آواز پر بیٹھے رہنے والوں پر وعید

رسول اللہ ﷺ کے بلاوے کو جو بوجھ سمجھیں اور اس پر لبیک نہ کہیں اور بیٹھے رہیں ان پر اللہ تعالیٰ نے عتاب فرمایا ہے۔ کاش وہ آپ ﷺ کا فرمان سنتے ہی اطاعت و اتباع کرتے تو ان کے لئے خیر' نفع بخش اور اجر کا ذریعہ بنتا۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

Marfat.com

مَا كَانَ لِاَهْلِ الْمَدِيْنَةِ وَمَنْ حَوْلَهُمْ مِّنَ الْاَعْرَابِ اَنْ يَّتَخَلَّفُوْا عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ وَلَا يَرْغَبُوْا بِاَنْفُسِهِمْ عَنْ نَّفْسِهٖ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ لَا يُصِيْبُهُمْ ظَمَاٌ وَّلَا نَصَبٌ وَّلَا مَخْمَصَةٌ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَا يَطَئُوْنَ مَوْطِئًا يَّغِيْظُ الْكُفَّارَ وَلَا يَنَالُوْنَ مِنْ عَدُوٍّ نَّيْلًا اِلَّا كُتِبَ لَهُمْ بِهٖ عَمَلٌ صَالِحٌ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ ۝ وَلَا يُنْفِقُوْنَ نَفَقَةً صَغِيْرَةً وَّلَا كَبِيْرَةً وَّلَا يَقْطَعُوْنَ وَادِيًا اِلَّا كُتِبَ لَهُمْ لِيَجْزِيَهُمُ اللّٰهُ اَحْسَنَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ

(التوبہ ۔ ۱۲۰، ۱۲۱)

مدینہ والوں اور ان کے گرد دیہات والوں کو لائق نہ تھا کہ رسول اللہ سے پیچھے بیٹھ رہیں اور نہ یہ کہ ان کی جان سے اپنی جان پیاری سمجھیں یہ اس لئے کہ انہیں جو پیاس یا تکلیف یا بھوک اللہ کی راہ میں پہنچتی ہے اور جہاں ایسی جگہ قدم رکھتے ہیں جس سے کافروں کو غیظ آئے اور جو کچھ کسی دشمن کا بگاڑتے ہیں اس سب کے بدلے ان کے لئے نیک عمل لکھا جاتا ہے۔ بیشک اللہ نیکوں کا نیک (اجر) ضائع نہیں کرتا۔ اور جو کچھ خرچ کرتے ہیں چھوٹا یا بڑا اور جو نالا طے کرتے ہیں ان کے لئے لکھا جاتا ہے تاکہ اللہ ان کے سب سے بہتر کاموں کا انہیں صلہ دے۔

غزوہ تبوک کے موقعہ پر آپ ﷺ سے جو پیچھے رہے اور آپ ﷺ کے اعلان کو بوجھ محسوس کیا آپ ﷺ کی اطاعت نہ کی ان پر عتاب فرمایا کہ انہوں نے کس قدر اجر کھو دیا ورنہ انہیں جو پیاس لگتی' تھکتے' بھوکے رہتے' دشمن کا خوف لاحق ہوتا ان سب پر انہیں اجر ملتا' اسی طرح جو یہ خرچ کرتے خواہ صغیر یا کبیر قلیل یا کثیر جو بھی یہ سفر میں خرچ کرتے اللہ تعالیٰ ان کے عمل و جدوجہد پر جزا سے نوازتا۔ جیسے جیسے یہ اپنے اہل سے دور ہوئے اپنے رب تعالیٰ کے قریب ہو جاتے' ان پیچھے رہنے والوں نے حد درجہ اجر و ثواب ضائع کر دیا' اگر یہ رسول ﷺ کی اطاعت کرتے آپ ﷺ کے ساتھ سفر

Marfat.com

میں نکل پڑتے تو انہیں تمام اجر ملتا' ثواب حاصل ہوتا اور ان کے اعمال کو لکھ لیا جاتا اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

اِلَّا تَنْصُرُوْهُ فَقَدْ نَصَرَهُ اللّٰهُ اِذْ اَخْرَجَهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ثَانِيَ اثْنَيْنِ اِذْهُمَا فِي الْغَارِ اِذْ يَقُوْلُ لِصَاحِبِهٖ لَاتَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا فَاَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِيْنَتَهٗ عَلَيْهِ وَاَيَّدَهٗ بِجُنُوْدٍ لَّمْ تَرَوْهَا .....

(التوبہ ۔ ۴۰)

اگر تم محبوب کی مدد نہ کرو تو بے شک اللہ نے ان کی مدد فرمائی جب کافروں کی شرارت سے انہیں باہر تشریف لے جانا ہوا صرف دو جان سے جب وہ دونوں غار میں تھے جب اپنے یار سے فرماتے تھے. غم نہ کھا اللہ ہمارے ساتھ ہے تو اللہ نے اس پر. اپنا سکینہ اتارا اور ان فوجوں سے اس کی مدد کی جو تم نے نہ دیکھیں۔

جب تم نے اللہ کے رسول ﷺ کی مدد نہ کی اللہ تو ان کا مددگار اور موید ہے اور ۰ حفاظت کے لئے کافی. ہے اس کے بعد غار ثور کا واقعہ جو سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی معیت میں پیش آیا تھا اس. کا ذکر کیا تو جب آپ ﷺ کی بات کو بوجھ سمجھ. کر بیٹھے رہنے. والوں پر یہ عتاب ہے تو اعلانیہ اور بطور عناد نافرمانی کرنے والے اور عملاً اطاعت نہ کرنے والے کا کیا حال ہو گا؟

۳۱۔واپسی کے وقت آپ ﷺ سے اجازت لازم ہے

اللہ تعالیٰ نے لوازم ایمان میں یہ چیز رکھی ہے جو حضور ﷺ کے ساتھ ہو وہ آپ ﷺ کی اجازت لئے بغیر نہیں جا سکتا۔ اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سچے ایمان لانے والے کی یہ علامت بیان فرما دی کہ وہ آپ ﷺ سے اجازت کے بغیر نہیں جایا کرتے' جو اٹھ کر کسی کام جانا چاہتا ہے اس کا آپ ﷺ سے اذن لینا واجب اور مطلوب ہے تو آپ ﷺ کی طاعت ۔کے لوازمات میں بطریق اولیٰ یہ ہونا ضروری ہے کہ

Marfat.com

آپ ﷺ کے اذن کے بغیر آپ ﷺ کے قول کی مخالفت نہ کی جائے اور نہ ہی غیر کی رائے قبول کی جائے اور یہ تو بہت دور کی بات ہے کیونکہ آپ ﷺ کی مبارک رائے' مذہب اور عقیدہ سے بڑھ کر کسی کی رائے اور عقیدہ ہو ہی نہیں سکتا۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَإِذَا كَانُوا مَعَهُ عَلَىٰ أَمْرٍ جَامِعٍ لَّمْ يَذْهَبُوا حَتَّىٰ يَسْتَأْذِنُوهُ ۚ إِنَّ الَّذِينَ يَسْتَأْذِنُونَكَ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ فَإِذَا اسْتَأْذَنُوكَ لِبَعْضِ شَأْنِهِمْ فَأْذَن لِّمَن شِئْتَ مِنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمُ اللَّهَ ۚ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ

(النور ـ ٦٢)

ایمان والے تو وہی ہیں جو اللہ اور اس کے رسول پر یقین لائے اور جب رسول کے پاس کسی ایسے کام میں حاضر ہوئے ہوں جس کے لئے جمع کئے گئے ہوں تو نہ جائیں جب تک ان سے اجازت نہ لے لیں وہ جو تم سے اجازت مانگتے ہیں وہی ہیں جو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاتے ہیں پھر جب وہ تم سے اجازت مانگیں اپنے کسی کام کے لئے تو ان میں جسے تم چاہو اجازت دے دو اور ان کے لئے اللہ سے معافی مانگو بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

ابن قیم لکھتے ہیں جب اللہ تعالیٰ نے اس بات کو لوازم ایمان میں سے رکھا ہے کہ جب کوئی آپ ﷺ کے ساتھ ہے تو وہ کہیں بھی آپ ﷺ سے اذن کے بغیر نہیں جا سکتا تو ایمان کے لوازمات میں سے اس چیز کا ہونا بطریق اولیٰ ہو گا کہ آپ ﷺ کے اذن کے بغیر کسی کے قول اور مذہب کو قبول نہیں کیا جائے گا اور آپ ﷺ کی اجازت کا علم آپ ﷺ کی شریعت سے ہی معلوم ہو سکتا ہے۔

جب مجلس سے کسی کام پر اجازت لے کر جانا لوازم ایمان میں سے ہے تو

Marfat.com

آپ ﷺ کی طاعت اور کامل فرمانبرداری' لوازم ایمان میں سے کیوں نہ ہو گی؟ اللہ تعالیٰ نے ایسے لوگوں کے لئے اللہ اور اس کے رسول پر ایمان ثابت فرمایا ہے پھر آپ ﷺ کی منشاء کے مطابق اجازت کا ذکر فرما دیا۔

لمن شئت منهم اجازت دو ان میں سے جسے چاہو

پھر اپنے رسول ﷺ سے فرمایا ان اذن طلب کرنے والے کے لئے دعا فرمائیں اور اللہ تعالیٰ سے بخشش مانگیں۔ ان الله غفور رحيم

۳۲۔آپ ﷺ کی طاعت سے منہ موڑنا حرام ہے

اللہ تعالیٰ نے اہل ایمان پر اپنی طاعت اور اپنے رسول ﷺ کی طاعت لازم فرمائی ہے اور ان پر ان طاعتوں کو چھوڑنا حرام قرار دیا ہے۔ جیسا کہ اس سے منہ موڑنا اور اس کو ترک کرنا حرام ہے کیونکہ آپ ﷺ سے منہ موڑنا اہل ایمان کی صفت نہیں بلکہ کفار و ملحدین کی علامت ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ سے منہ موڑنے کو کفر فرمایا ہے۔ ساتھ یہ بھی بتا دیا کہ اس منہ موڑنے کا نقصان آپ ﷺ کو نہیں بلکہ ان کی اپنی اپنی ذات کو ہے کیونکہ آپ ﷺ پر تو اللہ کا پیغام پہنچانا لازم تھا وہ آپ ﷺ نے پورا کر دیا اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَا تَوَلَّوْا عَنْهُ وَاَنْتُمْ تَسْمَعُوْنَ ﴿۲۰﴾ وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ قَالُوْا سَمِعْنَا وَهُمْ لَا يَسْمَعُوْنَ ﴿۲۱﴾ اِنَّ شَرَّ الدَّوَآبِّ عِنْدَاللّٰهِ الصُّمُّ الْبُكْمُ الَّذِيْنَ لَا يَعْقِلُوْنَ ﴿۲۲﴾ وَلَوْ عَلِمَ اللّٰهُ فِيْهِمْ خَيْرًا لَّاَسْمَعَهُمْ وَلَوْ اَسْمَعَهُمْ لَتَوَلَّوْا وَّهُمْ مُّعْرِضُوْنَ

(الانفال ـ ۲۰ ـ ۲۳)

اے ایمان والو اللہ اور اس کے رسول کا حکم مانو اور سن سنا کر اسے نہ پھیرو اور ان جیسے نہ ہونا جنہوں نے کہا ہم نے سنا اور وہ نہیں سنتے بیشک سب جانوروں میں بدتر اللہ کے نزدیک وہ ہیں، جو بہرے گونگے ہیں جن کو عقل نہیں اور اگر اللہ ان میں کچھ بھلائی جانتا تو انہیں سنا دیتا اور اگر سنا ا

Marfat.com

جب بھی انجام کار منہ پھیر کر پلٹ جاتے۔

اللہ تعالیٰ نے پہلے اہل ایمان کو اپنی اور اپنے حبیب ﷺ کی طاعت کا حکم دیا اور پھر انہیں آپ ﷺ کی مخالفت اور کفار کی مشابہت سے منع فرمایا۔ اسی لئے فرمایا۔

وَلَا تَوَلَّوْا عَنْهُ اس سے نہ پھیرو

یعنی آپ ﷺ کی طاعت اور فرمانبرداری نہ ترک کرنا اور ان کفار و منافقین کے مشابہ نہ ہونا کیونکہ یہ سراپا شر اور پاگل ہیں۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

وَيَقُوْلُوْنَ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَبِالرَّسُوْلِ وَاَطَعْنَا ثُمَّ يَتَوَلّٰى فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ وَمَآ اُولٰٓئِكَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۴۷﴾ وَاِذَا دُعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ اِذَا فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ مُّعْرِضُوْنَ

(النور ۔ ۴۷۔ ۴۸)

اور کہتے ہیں ہم ایمان لائے اللہ اور رسول پر اور حکم مانا پھر کچھ ان میں کہ اس کے بعد پھر جاتے ہیں اور وہ مسلمان نہیں اور جب بلائے جائیں اللہ اور اس کے رسول کی طرف کہ رسول ان میں فیصلہ فرمائے تو جبھی ان کا ایک فریق منہ پھیر جاتا ہے۔

یہ منافق کہتے تھے کہ ہم ایمان لے آئے ہیں۔ لیکن ان کے اعمال ان کے قول کی نفی کرتے' اپنی زبان سے کہتے ہیں ہم ایماندار ہیں مگر اپنے افعال سے اپنے اقوال کی تردید کرتے اور آپ ﷺ سے منہ موڑتے اور اعراض کرتے اس لئے ان کے بارے میں فرمایا۔

وَمَآ اُولٰٓئِكَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ یہ لوگ مومن نہیں

جب ان نازل شدہ تعلیمات میں اتباع نبوی ﷺ کا کہا جاتا ہے تو یہ اعراض کرتے ہوئے تکبر کرتے ہیں اور یہ فقط ان کے کفر و عناد کی وجہ سے ہے پھر اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ سے منہ موڑنے کی سزا بیان کی کہ یہ دنیا دار ہو چکے ہیں اور آپ ﷺ کے احکام

Marfat.com

ترک کر چکے ہیں۔ ان کے جہاد سے عذر بیان کرتے ہوئے فرمایا۔

لَيْسَ عَلَى الْأَعْمٰى حَرَجٌ وَّلَا عَلَى الْأَعْرَجِ حَرَجٌ وَّلَا عَلَى الْمَرِيْضِ حَرَجٌ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ يُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهٰرُ وَمَنْ يَّتَوَلَّ يُعَذِّبْهُ عَذَابًا اَلِيْمًا

اندھے پر تنگی نہیں اور نہ لنگڑے پر مضائقہ اور نہ بیمار پر مواخذہ اور جو اللہ اور اس کے رسول کا حکم مانے اللہ اسے باغوں میں لے جائے گا اور جس نے منہ پھیر لیا اسے دردناک عذاب فرمائے گا۔

(الفتح - ۱۷)

"وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ يُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ" اور "مَنْ يَّتَوَلَّ يُعَذِّبْهُ عَذَابًا اَلِيْمًا" میں مطابقت بھی ملاحظہ کیجئے۔ باقی عذاب دنیا میں بھی ہے اور آخرت میں بھی

ایک اور مقام پر فرمایا۔

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۳۱﴾ قُلْ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْكٰفِرِيْنَ

اے محبوب تم فرما دو کہ لوگو اگر تم اللہ کو دوست رکھتے ہو تو میرے فرمانبردار ہو جاؤ اللہ تمہیں دوست رکھے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے تم فرما دو کہ حکم مانو اللہ اور رسول کا پھر اگر وہ منہ پھیریں تو اللہ کو خوش نہیں آتے کافر۔

(آل عمران - ۳۱ - ۳۲)

تو جس نے آپ ﷺ کے حکم کی مخالفت کی اللہ تعالیٰ اسے اپنا محبوب نہیں بناتا' یہ بات اس پر شاہد ہے کہ آپ ﷺ کے طریقہ اور مذہب میں مخالفت کفر ہے' اللہ تعالیٰ ایسی صفت والے کو پسند نہیں کرتا اگرچہ وہ محبت اور تقرب کا مدعی ہو ہاں اگر حضور ﷺ کی اتباع کرے تو پھر محبوب بن سکتا ہے اس کے علاوہ تو گنجائش ہی نہیں باقی جس نے منہ موڑا اس نے اپنے آپ کو ہلاک کیا حضور ﷺ کو اس کا کیا نقصان کیونکہ آپ ﷺ کی ذمہ داری پیغام الٰہی کا ابلاغ تھا وہ آپ ﷺ نے کر دیا' اللہ تعالیٰ نے شراب' جوا'

Marfat.com

انصاب اور ازلام کی حرمت بیان کرنے کے بعد فرمایا۔

وَاَطِیْعُوْا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَاحْذَرُوْا فَاِنْ تَوَلَّیْتُمْ فَاعْلَمُوا اَنَّمَا عَلٰی رَسُوْلِنَا الْبَلٰغُ الْمُبِیْنَ (المائدہ ۔ ۹۲)

اور حکم مانو اللہ کا اور حکم مانو رسول کا اور ہوشیار رہو پھر اگر تم پھر جاؤ تو جان لو کہ ہمارے رسول کا ذمہ صرف واضح طور پر حکم پہنچا دینا ہے۔

ایک مقام پر فرمایا۔

وَاَطِیْعُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ فَاِنْ تَوَلَّیْتُمْ فَاِنَّمَا عَلٰی رَسُوْلِنَا الْبَلٰغُ الْمُبِیْنَ (التغابن ۔ ۱۲)

اور اللہ کا حکم مانو اور رسول کا حکم مانو پھر اگر تم منہ پھیرو تو جان لو کہ ہمارے رسول پر صرف صریح پہنچا دینا ہے۔

رسالت (پیغام) اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے' رسول پر ابلاغ اور ہم پر تسلیم و طاعت لازم ہے۔ جو طاعت و عمل سے انکار کرے گا' اس کا بوجھ اسے اٹھانا ہو گا۔ بارگاہ خداوندی میں اسے پرسش ہو گی وہ جو چاہے عذاب دے کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے اپنا پیغام کامل طور پر پہنچا دیا۔

۳۳۔آپ ﷺ کی معصیت حرام ہے

اللہ تعالیٰ نے جس طرح اپنے نبی و صفی ﷺ کی طاعت' اقتداء اور اتباع کا حکم دیا ہے۔ اس طرح آپ ﷺ کی معصیت کو حرام قرار دیتے ہوئے واضح اور کھلی گمراہی فرمایا ہے۔ اگر عقیدہ میں معصیت ہو تو ایسے عاصی کے لئے عذاب شدید اور دائمی جہنم ہوتا ہے۔ جب اللہ تعالیٰ کا اس پر ایسا عذاب مقرر فرمانا عاصی کے گناہ کی عظمت پر دال ہے۔ اور اس لئے اہل ایمان کے لئے اثم' عدوان اور معصیت رسول ﷺ کے بارے میں سرگوشی کرنا حرام کر دیا کیونکہ یہ تمام چیزیں کفار و منافقین کی صفات ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے۔

Marfat.com

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ نُهُوْا عَنِ النَّجْوٰى ثُمَّ يَعُوْدُوْنَ لِمَا نُهُوْا عَنْهُ وَيَتَنٰجَوْنَ بِالْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَمَعْصِيَتِ الرَّسُوْلِ وَاِذَا جَآءُوْكَ حَيَّوْكَ بِمَا لَمْ يُحَيِّكَ بِهِ اللّٰهُ وَيَقُوْلُوْنَ فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ لَوْ لَا يُعَذِّبُنَا اللّٰهُ بِمَا نَقُوْلُ حَسْبُهُمْ جَهَنَّمُ يَصْلَوْنَهَا فَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ۝ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا تَنَاجَيْتُمْ فَلَا تَتَنَاجَوْا بِالْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَمَعْصِيَتِ الرَّسُوْلِ وَتَنَاجَوْا بِالْبِرِّ وَالتَّقْوٰى وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْٓ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ

(المجادلہ' ۸ ـ ۹)

کیا تم نے انہیں نہ دیکھا جنہیں بری مشورت سے منع فرمایا گیا تھا۔ پھر وہی کرتے ہیں جس کی ممانعت ہوئی تھی اور آپس میں گناہ اور حد سے بڑھنے اور رسول کی نافرمانی کے مشورے کرتے ہیں اور جب تمہارے حضور حاضر ہوتے تو ان لفظوں سے تمہیں مجرا کرتے ہیں جو لفظ اللہ نے تمہارے اعزاز میں نہ کہے اور اپنے دلوں میں کہتے ہیں اللہ عذاب کیوں نہیں کرتا ہمارے اس کہنے پر۔ انہیں جہنم بس ہے اس میں دھنیں گے تو کیا ہی برا انجام۔ اے ایمان والو تم جب آپس میں مشورت کرو تو گناہ اور حد سے بڑھنے اور رسول کی نافرمانی کی مشورت نہ کرو اور نیکی اور پرہیزگاری کی مشورت کرو اور اللہ سے ڈرو جس کی طرف اٹھائے جاؤ گے۔

اللہ تعالیٰ نے یہود اور کفار کے بارے میں بتایا کہ وہ اثم' عدوان اور رسول کی معصیت کے بارے میں سرگوشیاں کرتے ہیں ان کے لئے عذاب جہنم کافی ہے۔ اے اہل ایمان تم ایسی سرگوشیوں سے بچو تم کفار و منافقین کی طرح نہ بنو بلکہ تم پر نیکی اور تقویٰ کی سرگوشیاں لازم ہیں۔

Marfat.com

جب کسی مؤمن پر ایمان سے بڑھ کر کوئی نعمت نہیں۔

بَلِ اللّٰهُ يَمُنُّ عَلَيْكُمْ اَنْ هَدٰكُمْ لِلْاِيْمَانِ (الحجرات - ۱۷)

بلکہ اللہ تم پر احسان رکھتا ہے کہ اس نے تمہیں اسلام کی ہدایت کی۔

اور نعمتِ رسول ﷺ سے بڑھ کر کوئی نعمت نہیں۔

لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ (آل عمران - ۱۶۴)

بیشک اللہ کا بڑا احسان ہوا مسلمانوں پر کہ ان میں انہی میں سے ایک رسول بھیجا۔

اسی لئے اہل ایمان پر آپ ﷺ کی معصیت حرام فرما دی' فرعون نے اپنے رسول کی معصیت کی تو اسے عذاب شدید کی سزا ہوئی اسی طرح جو حضور ﷺ کی معصیت اختیار کرے اسے بھی ایسی ہی سزا ہو گی اللہ تعالیٰ نے فرمایا

اِنَّآ اَرْسَلْنَا اِلَيْكُمْ رَسُوْلًا شَاهِدًا عَلَيْكُمْ كَمَآ اَرْسَلْنَآ اِلٰى فِرْعَوْنَ رَسُوْلًا ﴿۱۵﴾ فَعَصٰى فِرْعَوْنُ الرَّسُوْلَ فَاَخَذْنٰهُ اَخْذًا وَّبِيْلًا ﴿۱۶﴾ فَكَيْفَ تَتَّقُوْنَ اِنْ كَفَرْتُمْ يَوْمًا يَّجْعَلُ الْوِلْدَانَ شِيْبًا (المزمل - ۱۵ ۱۷)

بیشک ہم نے تمہاری طرف ایک رسول بھیجے کہ تم پر حاضر ناظر ہیں جیسے ہم نے فرعون کی طرف رسول بھیجے تو فرعون نے اس رسول کا حکم نہ مانا تو ہم نے اسے سخت گرفت سے پکڑا پھر کیسے بچو گے اگر کفر کرو اس دن جو بچوں کو بوڑھا کر دے گا۔

اگر تم نے بھی حضور ﷺ کی تکذیب کی تو تمہیں بھی وہی سزا ہوگی جو فرعون کو دی گئی اور اللہ تعالیٰ تمہیں سخت پکڑے گا' رسول اللہ ﷺ کی معصیت صرف مردوں سے مخصوص نہیں خواتین کو بھی شامل ہے۔ جس طرح مردوں سے سرزد ہو سکتی ہے خواتین سے بھی ممکن ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ کو حکم دیا تم خواتین سے بیعت لو اس میں عدم معصیت رسول ﷺ کی شرط بھی لگاؤ۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے

Marfat.com

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اِذَا جَآئَكَ الْمُؤْمِنٰتُ يُبَايِعْنَكَ عَلٰٓى اَنْ لَّا يُشْرِكْنَ بِاللّٰهِ شَيْئًا وَّلَا يَسْرِقْنَ وَلَا يَزْنِيْنَ وَلَا يَقْتُلْنَ اَوْلَادَهُنَّ وَلَا يَاْتِيْنَ بِبُهْتَانٍ يَّفْتَرِيْنَهٗ بَيْنَ اَيْدِيْهِنَّ (الممتحنہ - ۱۲)

اے نبی جب تمہارے حضور مسلمان عورتیں حاضر ہوں اس پر بیعت کرنے کو کہو کہ اللہ کا کچھ شریک نہ ٹھہرائیں گی اور نہ چوری کریں گی اور نہ بدکاری اور نہ اپنی اولاد کو قتل کریں گی اور نہ وہ بہتان لائیں گی جسے اپنے ہاتھوں اور پاؤں کے درمیان یعنی موضع ولادت میں اٹھائیں اور کسی نیک بات میں تمہاری نافرمانی نہ کریں گی تو ان سے بیعت لو اور اللہ سے ان کی مغفرت چاہو بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

تو آپ ﷺ ہمیشہ انہی شرائط پر بیعت لیا کرتے تھے۔

۱۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے ہے رسول اللہ ﷺ ہر مہاجرہ خاتون کے سامنے مذکورہ آیت رکھتے جو ان شرائط کو مان لیتی فرماتے میں نے تجھے بیعت کر لیا ہے۔

ولا و الله ما مست يد امراة قط فى المبايعة ما يبايعن الابقوله قد بايعتک على ذلک

اللہ کی قسم بیعت کرتے ہوئے آپ ﷺ کے ہاتھ نے عورت کے ہاتھ کو کبھی نہیں چھوا صرف زبان سے فرماتے میں نے تمہیں بیعت کر لیا ہے۔ (البخاری، کتاب التفسیر)

۲۔ حضرت امیمہ بنت رقیقہ کا بیان ہے۔ میں خواتین کے ساتھ آپ ﷺ سے بیعت ہونے کے لئے حاضر ہوئی ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ہم آپ ﷺ کی اس پر بیعت کرتی ہیں، اللہ کے ساتھ کسی کو شرک نہیں بنائیں گی، چوری نہیں کریں گی زنا اور

Marfat.com

اولاد کو قتل نہیں کریں گی' کسی پر بہتان نہیں لگائیں گی اور کسی بھی معروف میں آپ ﷺ کی معصیت نہیں کریں گی۔ آپ ﷺ نے فرمایا ساتھ کہو جتنی ہم طاقت رکھتی ہیں۔ پھر میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ

اللہ و رسولہ ارحم لنا من انفسنا هلم نبایعک یا رسول اللہ	اللہ و رسول ﷺ تو ہماری ذاتوں سے بھی بڑھ کر رحیم ہیں آپ ﷺ ہاتھ دیجئے تاکہ ہم بیعت کریں۔

آپ ﷺ نے فرمایا۔

انی لا اصافح النساء انما قولی لمائة امراۃ کقولی لا مرأۃ واحدۃ (المؤطا۔ کتاب البیعتہ)	میں خواتین سے مصافحہ نہیں کیا کرتا اور ایک سو خواتین کے لئے میرا قول اسی طرح ہے جیسے ایک کے لئے۔

تو آپ ﷺ نے جب بھی بیعت لی تو مناسبت کے حوالے سے اپنی شرائط پر بیعت لی۔ اب آپ ﷺ کے آخری سالوں میں یہ بیعت کے بارے میں روایت ملاحظہ کیجئے۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے ہے میں نے نماز عید رسول اللہ ﷺ' حضرت ابوبکر' حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہم کے ساتھ متعدد دفعہ ادا کی ہے نماز پہلے اور خطبہ بعد میں ہوا کرتا' ایک موقعہ پر آپ ﷺ منبر سے نیچے تشریف لائے میں آج بھی دیکھ رہا ہوں آپ ﷺ دست اقدس سے لوگوں کو بیٹھنے کا فرما رہے ہیں پھر آپ ﷺ بلال رضی اللہ عنہ کے ساتھ خواتین میں تشریف لے گئے۔ یہ آیت تلاوت فرمائی۔

يَاَيُّهَا النَّبِيُّ اِذَا جَآئَكَ الْمُؤْمِنٰتُ يُبَايِعْنَكَ عَلٰٓى اَنْ لَّا يُشْرِكْنَ بِاللّٰهِ شَيْئًا وَّلَا يَسْرِقْنَ وَلَا يَزْنِيْنَ وَلَا يَقْتُلْنَ اَوْلَادَهُنَّ وَلَا يَاْتِيْنَ بِبُهْتَانٍ يَّفْتَرِيْنَهٗ بَيْنَ اَيْدِيْهِنَّ وَاَرْجُلِهِنَّ (الممتحنہ ۔ ۱۲)	اے نبی ﷺ جب تمہارے حضور مسلمان عورتیں حاضر ہوں اس پر بیعت کرنے کو کہ اللہ کا کچھ شریک نہ ٹھہرائیں گی اور نہ چوری کریں گی اور نہ بدکاری اور نہ اپنی اولاد کو قتل کریں گی اور نہ وہ بہتان لائیں گی جسے اپنے ہاتھوں اور

Marfat.com

پاؤں کے درمیان یعنی موضع
ولادت میں اٹھائیں۔

اور پوچھا تم سب کو یہ شرائط منظور ہیں ایک خاتون نے نمائندگی کرتے ہوئے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ منظور ہیں فرمایا صدقات دو' حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے کپڑا بچھایا اور خواتین نے سونے کی بالیاں اور انگوٹھیاں اس میں پھینک دیں۔ (البخاری' کتاب التفسیر)

یہ روایت آخری حیات کی ہے۔ کیونکہ یہ مسلم ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ مدینہ منورہ میں ہجرت کے بعد آئے تھے' بلکہ آپ ﷺ نے بعض بدری صحابہ سے بھی اسی طرح کی بیعت لی تھی ان میں بعض نقباء بھی تھے۔

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ ﷺ نے صحابہ سے بیعت لی۔ تم اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ بناؤ گے' چوری' زنا' اولاد کو قتل' بہتان بازی' نہیں کرو گے اور معروف میں میری نافرمانی نہیں کرو گے جو ان شرائط کو پورا کرے گا اس کا اجر اللہ تعالیٰ کے ذمے' جس نے کسی کا ارتکاب کیا دنیا میں اس کی سزا ہو گی وہ اس کا کفارہ ہے اور جس پر اللہ تعالیٰ نے پردہ ڈال دیا وہ اللہ تعالیٰ کا معاملہ ہے۔ چاہے معاف فرما دے چاہے عذاب دے تو ہم نے ان شرائط پر آپ ﷺ کی بیعت کی۔ (البخاری' کتاب الایمان)

تو رسول اللہ ﷺ کی معصیت کھلی گمراہی ہے کیونکہ مسلمان تو طاعت و فرمانبرداری کرنے والا ہوتا ہے اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗٓ اَمْرًا اَنْ يَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ اَمْرِهِمْ وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِيْنًا

(الاحزاب ـ ۳۶)

اور نہ کسی مسلمان مرد نہ مسلمان عورت کو پہنچتا ہے کہ جب اللہ و رسول کچھ حکم فرما دیں تو انہیں اپنے معاملہ کا کچھ اختیار رہے اور جو حکم نہ مانے اللہ اور اس کے رسول کا وہ بے شک صریح گمراہی میں بہکا۔

Marfat.com

کبھی معصیت رسول ﷺ کفر ہوتی ہے جس کی سزا دائمی جہنم کا عذاب ہے۔
اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

قُلْ اِنِّیْ لَنْ یُّجِیْرَنِیْ مِنَ اللّٰہِ اَحَدٌ وَّلَنْ اَجِدَ مِنْ دُوْنِہٖ مُلْتَحَدًا ○ اِلَّا بَلٰغًا مِّنَ اللّٰہِ وَرِسٰلٰتِہٖ وَمَنْ یَّعْصِ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ فَاِنَّ لَہٗ نَارَ جَھَنَّمَ خٰلِدِیْنَ فِیْھَآ اَبَدًا ﴿۲۳﴾ حَتّٰٓی اِذَا رَاَوْا مَا یُوْعَدُوْنَ فَسَیَعْلَمُوْنَ مَنْ اَضْعَفُ نَاصِرًا وَّ اَقَلُّ عَدَدًا

(الجن ۔ ۲۲، ۲۴)

تم فرماؤ ہرگز مجھے اللہ سے کوئی نہ بچائے گا اور ہرگز اس کے سوا کوئی پناہ نہ پاؤں گا مگر اللہ کا پیام پہنچاتا اور اس کی رسالتیں اور جو اللہ اور اس کے رسول کا حکم نہ مانے تو بیشک ان کے لئے جہنم کی آگ ہے جن میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں یہاں تک کہ جب دیکھیں گے جو وعدہ دیا جاتا ہے تو اب جان جائیں گے کہ کس کا مددگار کمزور اور کس کی گنتی کم۔

جب وہ جہنم میں داخل ہوں گے وہاں وعدہ کے مطابق عذاب پائیں گے مگر مددگاروں کو کمزور دیکھیں گے بخلاف مؤمنین صادقین اور فرمانبرداروں کے اس لئے اللہ تعالیٰ نے دونوں فریقوں کا حال بیان فرما دیا ہے۔ سچے اہل ایمان مخلص فرمانبرداروں کے لئے جنت ہے وہ ہمیشہ اس میں رہیں گے۔ عاصی، مخالف کافروں کے لئے رسوا کن عذاب اور دائمی جہنم کی سزا ہو گی۔ اللہ تعالیٰ کا مبارک فرمان ہے۔

تِلْکَ حُدُوْدُ اللّٰہِ وَمَنْ یُّطِعِ اللّٰہَ وَ رَسُوْلَہٗ یُدْخِلْہُ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِھَا الْاَنْھٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْھَا وَذٰلِکَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ ﴿۱۳﴾ وَمَنْ یَّعْصِ اللّٰہَ وَ رَسُوْلَہٗ وَیَتَعَدَّ حُدُوْدَہٗ یُدْخِلْہُ نَارًا خَالِدًا فِیْھَا وَلَہٗ عَذَابٌ مُّھِیْنٌ

(النساء ۔ ۱۳، ۱۴)

یہ اللہ کی حدیں ہیں اور جو حکم مانے اللہ اور اللہ کے رسول کا اللہ اسے باغوں میں لے جائے گا جن کے نیچے نہریں رواں ہمیشہ ان میں رہیں گے اور یہی ہے بڑی کامیابی اور جو اللہ اور اس کے رسول کی

Marfat.com

نافرمانی کرے اور اس کی کل
حدوں سے بڑھ جائے اللہ اسے
آگ میں داخل کرے گا جس میں
ہمیشہ رہے گا اور اس کے لئے
خواری کا عذاب ہے۔

تو مطیع کی جزا دائمی جنت اور عظیم کامیابی اور عاصی کی سزا دائمی جہنم اور رسوا کن عذاب۔ اگر آپ ﷺ کی طاعت لازم و فرض نہ ہوتی تو مطیع دائمی جنت اور فوز عظیم کا مستحق کیسے بن گیا' اس طرح اگر آپ ﷺ کی معصیت کبیر نہ تھی تو عاصی دائمی جہنمی کیوں بن گیا؟ اس لئے روز قیامت معصیت کا مرتکب جب اپنا عذاب و عقاب دیکھے گا اور اہل طاعت کے لئے ثواب و انعامات دیکھے گا تو نادم ہو گا مجھ سے غلطی ہو گئی کاش میں معصیت کا مرتکب نہ ہوتا لیکن اب سوائے افسوس کے کچھ نہ ہو گا۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيدٍ وَجِئْنَا بِكَ عَلَىٰ هَٰؤُلَاءِ شَهِيدًا ﴿٤١﴾ يَوْمَئِذٍ يَوَدُّ الَّذِينَ كَفَرُوا وَعَصَوُا الرَّسُولَ لَوْ تُسَوَّىٰ بِهِمُ الْأَرْضُ وَلَا يَكْتُمُونَ اللَّهَ حَدِيثًا

(النساء ـ ۴۱' ۴۲)

تو کیسی ہو گی جب ہم ہر امت سے ایک گواہ لائیں اور اے محبوب تمہیں ان پر گواہ اور نگہبان بنا کر لائیں اس دن تمنا کریں گے وہ جنہوں نے کفر کیا اور رسول کی نافرمانی کی' کاش انہیں مٹی میں دبا کر زمین برابر کر دی جائے اور کوئی بات اللہ سے نہ چھپا سکیں۔

اس خوفناک منظر میں اللہ تعالیٰ نے کفر اور معصیت رسول کو متصل کر دیا ہے۔ اس دن اللہ تعالیٰ اہل ایمان گنہ گاروں کو معافی دے گا اور کفار و مخالفین کو ذلیل فرمائے گا تو وہ تمنا کریں گے کاش ہم مٹی ہو جائیں اگر انکار کریں تو ان کے جوارح بول کر گواہی دیں گے حالانکہ وہ اللہ تعالیٰ سے کچھ چھپا نہیں سکتے اسی لئے وہ یہ کہیں گے۔

Marfat.com

وَيَوْمَ يَعَضُّ الظَّالِمُ عَلٰى يَدَيْهِ يَقُوْلُ يٰلَيْتَنِى اتَّخَذْتُ مَعَ الرَّسُوْلِ سَبِيْلًا ﴿۲۷﴾ يٰوَيْلَتٰى لَيْتَنِىْ لَمْ اَتَّخِذْ فُلَانًا خَلِيْلًا ﴿۲۸﴾ لَقَدْ اَضَلَّنِىْ عَنِ الذِّكْرِ بَعْدَ اِذْ جَآءَنِىْ وَكَانَ الشَّيْطٰنُ لِلْاِنْسَانِ خَذُوْلًا

اور جس دن ظالم اپنے ہاتھ چبا چبا لے گا کہ ہائے کس طرح سے میں نے رسول کے ساتھ راہ لی ہوتی وائے خرابی میری ہائے کسی طرح میں نے فلانے کو دوست نہ بنایا ہوتا بیشک اس نے مجھے بہکا دیا میرے پاس آئی ہوئی نعمت سے اور شیطان آدمی کو بے مدد چھوڑ دیتا ہے۔

کیا وہاں ندامت فائدہ دے گی؟ ہرگز نہیں

اسی لئے اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کو حکم دیا کہ اہل معصیت سے براءت کا اظہار کرو۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ ﴿۲۱۴﴾ وَاخْفِضْ جَنَاحَكَ لِمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۲۱۵﴾ فَاِنْ عَصَوْكَ فَقُلْ اِنِّىْ بَرِىْٓءٌ مِّمَّا تَعْمَلُوْنَ (الشعراء ـ ۲۱۴، ۲۱۶)

اور اے محبوب اپنے قریب تر رشتہ داروں کو ڈراؤ اور اپنی رحمت کا بازو بچھاؤ اپنے پیرو مسلمانوں کے لئے تو اگر وہ تمہارا حکم نہ مانیں تو فرما دو میں تمہارے کاموں سے بے علاقہ ہوں۔

یہاں "انی بری ء مما تعملون" کے الفاظ نہایت ہی قابل توجہ ہیں۔ آپ ﷺ اہل معصیت کے اعمال سے براءت کا اعلان فرما رہے ہیں۔ یہی وجہ ہے جس یہودی، نصرانی یا کسی اور نے آپ ﷺ کو پایا مگر آپ ﷺ پر اور آپ ﷺ کی تعلیمات پر ایمان نہ لایا تو وہ کافر ہے اور جہنم کا مستحق ہے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قسم ہے اس ذات اقدس کی مجھے اگر کسی یہودی یا نصرانی نے پایا مگر وہ مجھ پر ایمان نہ لایا تو وہ جہنمی ہے۔ (المسلم، کتاب الایمان)

Marfat.com

اسی لئے آپ ﷺ نے اپنی امت کو حسب طاقت اپنے احکام بجا لانے اور تمام نواہی سے بچنے کا حکم دیا اور آپ ﷺ نے ایسا حکم ہی نہیں دیا جس کی طاقت نہ ہو معصیت میں یہ شرط نہیں کہ قول ہی کی مخالفت ہو وہ فعل کی مخالفت کی صورت میں بھی ہو سکتی ہے۔ کبھی آپ ﷺ کا عمل' نہی میں قول سے بلند و ابلغ ہو سکتا ہے اس کا مخالف' عاصی ہو گا۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ ﷺ نے رمضان میں مکہ کی طرف سفر فرمایا تمام نے روزہ رکھا ہوا تھا جب مقام کراع الغمیم میں پہنچے تو روزہ کے شاق ہونے کے بارے میں آپ ﷺ سے عرض کیا گیا آپ ﷺ نے پانی کا پیالہ منگوا کر بلند فرمایا تاکہ لوگ دیکھ لیں پھر وہ پی لیا اس کے بعد لوگوں نے افطار کر لیا' بعض نے نہ کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا یہ عاصی ہیں یہ عاصی ہیں۔ (المسلم' کتاب الصیام)

سفر میں افطار و صوم دونوں جائز ہیں لیکن جب شاق ہونے کی وجہ سے آپ ﷺ نے افطار فرما دیا اور آپ ﷺ کا افطار (فعل) آپ ﷺ کے امر سے زیادہ اہمیت رکھتا ہے) جب بعض نے افطار نہ کیا تو وہ عاصی ٹھہرے کیونکہ آپ ﷺ نے ان کی مشقت کی وجہ سے افطار فرمایا تھا۔

اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کے نافرمان کے لئے دخول نار کی سزا رکھی ہے جیسا کہ مطیع کے لئے دخول جنت انعام رکھا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میری تمام امت جنت میں جائے گی مگر جس نے انکار کیا۔ صحابہ نے عرض کیا۔

یا رسول اللہ ﷺ

ومن یابی؟ انکاری کون ہے؟

آپ ﷺ نے فرمایا۔

من اطاعنی دخل الجنۃ ومن عصانی فقد ابی

(البخاری' کتاب الاعتصام)

جس نے میری اطاعت کی وہ جنت میں داخل ہو گا اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے انکار کیا۔

Marfat.com

اس طرح کی روایت ابن حبان اور طبرانی نے اوسط میں ثقہ رجال سے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے اور امام احمد اور حاکم نے حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت کی ہے۔

(مسند احمد' ۵ = ۲۵۸)

اور یہ اس لئے ہے کہ جس نے رسول اللہ ﷺ کی نافرمانی کی وہ اللہ کا نافرمان ٹھہرا جس نے آپ ﷺ کو اپنا رسول بنایا ہے جیسا کہ آپ ﷺ کی اطاعت بجا لانے والے نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی جس نے آپ ﷺ کو بھیجا ہے' حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے فرشتوں کی گفتگو گزری ہے۔ جس میں تھا۔

فمن اطاع محمدا ﷺ فقد اطاع الله ومن عصى محمدا ﷺ فقد عصى الله ومحمد ﷺ فرق بين الناس

(البخاری' کتاب الاعتصام)

جس نے حضرت محمد ﷺ کی اطاعت کی اس نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی اور جس نے حضرت محمد ﷺ کی نافرمانی کی اس نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی حضرت محمد ﷺ کی ذات گرامی لوگوں کے درمیان وجہ امتیاز ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

من اطاعنى فقد اطاع الله ومن عصانى فقد عصى الله

(البخاری' کتاب الجهاد)

جس نے میری طاعت کی اس نے بلاشبہ اللہ تعالیٰ کی طاعت کی اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی۔

صحابہ کرام کا اپنے رسول اور اپنے محبوب ﷺ کی طاعت اور عدم معصیت میں عظیم کردار ہے۔ اگر کوئی معاملہ ان پر دشوار ہوا تو اللہ تعالیٰ نے ان پر اور اس امت پر رحمت و شفقت فرماتے ہوئے اس میں تخفیف فرما دی' جب ہم اس امت کو اور سابقہ امتوں کو دیکھتے تو فرق عظیم پاتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے یہود کے بارے میں فرمایا۔

Marfat.com

وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ اٰمِنُوْا بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ قَالُوْا نُؤْمِنُ بِمَآ اُنْزِلَ عَلَيْنَا وَيَكْفُرُوْنَ بِمَا وَرَآءَهٗ وَهُوَ الْحَقُّ مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَهُمْ قُلْ فَلِمَ تَقْتُلُوْنَ اَنْبِيَآءَ اللّٰهِ مِنْ قَبْلُ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۹۱﴾ وَلَقَدْ جَآءَكُمْ مُّوْسٰى بِالْبَيِّنٰتِ ثُمَّ اتَّخَذْتُمُ الْعِجْلَ مِنْ بَعْدِهٖ وَاَنْتُمْ ظٰلِمُوْنَ ﴿۹۲﴾ وَاِذْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَكُمْ وَرَفَعْنَا فَوْقَكُمُ الطُّوْرَ خُذُوْا مَآ اٰتَيْنٰكُمْ بِقُوَّةٍ وَّاسْمَعُوْا ؕ قَالُوْا سَمِعْنَا وَعَصَيْنَا ۚ وَاُشْرِبُوْا فِىْ قُلُوْبِهِمُ الْعِجْلَ بِكُفْرِهِمْ ؕ قُلْ بِئْسَمَا يَاْمُرُكُمْ بِهٖٓ اِيْمَانُكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ

(البقرہ ' ۹۱ ـ ۹۳)

اور جب ان سے کہا جائے کہ اللہ کے اتارے پر ایمان لاؤ تو کہتے ہیں وہ جو ہم پر اترا اس پر ایمان لاتے ہیں اور باقی سے منکر ہوتے ہیں حالانکہ وہ حق ہے ان کے پاس والے کی تصدیق فرماتا ہوا تم فرماؤ کہ پھر اگلے انبیاء کو کیوں شہید کیا اگر تمہیں اپنی کتاب پر ایمان تھا اور تمہارے پاس موسیٰ کھلی نشانیاں لے کر تشریف لایا پھر تم نے اس کے بعد بچھڑے کو معبود بنا لیا اور تم ظالم تھے اور (یاد کرو) جب ہم نے تم سے پیمان لیا اور کوہ طور کو تمہارے سروں پر بلند کیا لو جو ہم تمہیں دیتے زور سے اور سنو بولے ہم نے سنا اور نہ مانا اور ان کے دلوں میں بچھڑا رچ رہا تھا ان کے کفر کے سبب تم فرما دو کیا برا حکم دیتا ہے تم کو تمہارا ایمان اگر ایمان رکھتے ہو۔

دوسرے مقام پر انہی کے بارے میں فرمایا۔

مِنَ الَّذِيْنَ هَادُوْا يُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ عَنْ مَّوَاضِعِهٖ وَيَقُوْلُوْنَ سَمِعْنَا وَ عَصَيْنَا وَاسْمَعْ غَيْرَ مُسْمَعٍ وَّرَاعِنَا لَيًّا

کچھ یہودی کلاموں کو ان کی جگہ سے پھیرتے ہیں اور کہتے ہیں ہم نے سنا اور نہ مانا اور سنئے آپ ﷺ سنائے نہ جائیں اور راعنا کہتے ہیں

Marfat.com

بِاَلْسِنَتِهِمْ وَطَعْنًا فِی الدِّیْنِ وَلَوْ اَنَّهُمْ قَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا وَاسْمَعْ وَانْظُرْنَا لَكَانَ خَیْرًا لَّهُمْ وَاَقْوَمَ وَلٰكِنْ لَّعَنَهُمُ اللّٰهُ بِكُفْرِهِمْ فَلَا یُؤْمِنُوْنَ اِلَّا قَلِیْلًا

(النساء ـ ۴۶)

زبانیں پھیر کر اور دین میں طعنہ کے لئے اور اگر وہ کہتے کہ ہم نے سنا اور مانا اور حضور ہماری بات سنیں اور حضور ہم پر نظر فرمائیں تو ان کے لئے بھلائی اور راستی میں زیادہ ہوتا لیکن ان پر تو اللہ نے لعنت کی ان کے کفر کے سبب تو یقین نہیں رکھتے مگر تھوڑا۔

وہ کیسا ایمان تھا جس نے انہیں عدم طاعت اور نافرمانی کی اجازت دی؟ انہوں نے معصیت اختیار کی بچھڑے کی عبادت کی۔ حضرات انبیاء علیہم السلام کو شہید کیا' اپنی کتاب میں تحریف کر دی تعلیمات حق کا انکار کیا' اپنے رب اور اپنے رسول علیہ السلام کی نافرمانی کی اسی لئے اللہ تعالیٰ نے ان کے کفر کے سبب ان پر لعنت فرمائی اور ان میں سے اکثریت ایمان نہ لائی' حضور ﷺ کا معاملہ بحمد للہ ان کے برعکس ہے' طاعت و فرمانبرداری' سمع و تسلیم میں یہ ضرب المثل ٹھہرے اور تو اور خود اللہ تعالیٰ نے ان کی گواہی دی جب اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد گرامی نازل ہوا۔

لِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ ؕ وَاِنْ تُبْدُوْا مَا فِیْۤ اَنْفُسِكُمْ اَوْ تُخْفُوْهُ یُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللّٰهُ فَیَغْفِرُ لِمَنْ یَّشَآءُ وَ یُعَذِّبُ مَنْ یَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ

(البقرہ ـ ۲۸۴)

اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے اور اگر تم ظاہر کرو جو کچھ تمہارے جی میں ہے یا چھپاؤ اللہ تم سے اس کا حساب لے گا تو جسے چاہے گا بخشے گا اور جسے چاہے گا سزا دے گا اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔

صحابہ کرام پر یہ معاملہ گراں گزرا اور اس آیت سے خوف زدہ ہو گئے کہ اللہ تعالیٰ کے

Marfat.com

ہاں ہر بڑے اور چھوٹے عمل پر ہمارا محاسبہ ہو گا' یہ ان کے قوی ایمان اور صدق یقین اور حسن خیال کی علامت تھی تو وہ گھٹنوں کے بل رونے لگے تو اللہ تعالیٰ نے یہ حکم منسوخ فرما دیا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے کہ جب یہ آیت مذکورہ نازل ہوئی تو صحابہ آپ ﷺ کی خدمت اقدس میں آئے گھٹنوں کے بل ہو کر عرض کرنے لگے ہمیں پہلے ہی کافی احکام دیئے ہوئے ہیں نماز' روزہ' جہاد اور صدقہ اب آپ ﷺ پر یہ آیت نازل ہوئی ہے اس کی طاقت ہمارے اندر نہیں آپ ﷺ نے فرمایا کیا تم اہل کتاب کی طرح یہ کہنا چاہتے ہو؟

سمعنا و عصینا بل قولوا سمعنا واطعنا غفرانک ربنا والیک المصیر

ہم نے سنا اور ہم نے نافرمانی کی بلکہ کہو ہم نے سنا' طاعت کی اپنی بخشش عطا فرما اے ہمارے رب اور تیری طرف ہی پلٹنا ہے۔

صحابہ نے عرض کیا ہم یہی کہیں گے

سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا غُفْرَانَکَ رَبَّنَا وَاِلَیْکَ الْمَصِیْرُ

ہم نے سنا طاعت کی اے ہمارے رب تیری بخشش اور تیری طرف پلٹنا ہے۔

تو اللہ نے یہ آیت نازل فرما دی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَیْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ کُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِکَتِهٖ وَکُتُبِهٖ وَ رُسُلِهٖ لَا نُفَرِّقُ بَیْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ وَقَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا غُفْرَانَکَ رَبَّنَا وَاِلَیْکَ الْمَصِیْرُ

(البقرہ ۔ ۲۸۵)

ایمان لایا اس پر جو اس کے رب کے پاس سے اس پر اترا اور ایمان والے سب نے مانا اللہ اور اس کے فرشتوں اور اس کی کتابوں اور اس کے رسولوں کو یہ کہتے ہوئے کہ ہم اس کے کسی رسول پر ایمان لانے میں فرق نہیں کرتے

Marfat.com

اور عرض کی کہ ہم نے سنا اور مانا
تیری معافی ہو اے رب ہمارے
اور تیری ہی طرف پھرنا ہے۔

جب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اس کے مطابق کیا تو اللہ تعالیٰ نے یہ حکم منسوخ فرماتے ہوئے یہ آیت نازل فرما دی۔

لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا ؕ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ ؕ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ اِنْ نَّسِيْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَآ اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ ۚ وَاعْفُ عَنَّا ۗ وَاغْفِرْ لَنَا ۗ وَارْحَمْنَا ۗ اَنْتَ مَوْلٰنَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ۔

(البقرہ ۔ ۲۸۶)

اللہ کسی جان پر بوجھ نہیں ڈالتا مگر اس کی طاقت بھر اس کا فائدہ ہے جو اچھا کمایا اور اس کا نقصان ہے جو برائی کمائی اے رب ہمارے ہمیں نہ پکڑ ہم بھولیں یا چوکیں اے رب ہمارے اور ہم پر بھاری بوجھ نہ رکھ جیسا تو نے ہم سے اگلوں پر رکھا تھا۔ اے رب ہمارے اور ہم پر وہ بوجھ نہ ڈال جس کی ہمیں سہار (برداشت) نہ ہو اور ہمیں معاف فرما دے اور بخش دے اور ہم پر مہر کر تو ہمارا مولیٰ ہے تو کافروں پر ہمیں مدد دے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے ہے جب یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

وان تبدوا ما فی انفسکم او تخفوہ یحاسبکم بہ اللہ

اگر تم ظاہر کرو جو کچھ تمہارے جی میں ہے یا چھپاؤ اللہ تم سے اس کا حساب لے گا۔

صحابہ کے دل پریشان ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں فرمایا تم یہ کہو

Marfat.com

سمعنا واطعنا وسلمنا — ہم نے سنا' قبول کیا اور تسلیم کیا

تو اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں میں ایمان ڈال دیا اور یہ آیت نازل ہوئی۔

لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا لَهَا مَاكَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَااكْتَسَبَتْ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ اِنْ نَّسِيْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَا رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَآ اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا

(البقرہ ۔ ۲۸۶)

اللہ کسی جان پر بوجھ نہیں ڈالتا مگر اس کی طاقت بھر اس کا فائدہ ہے جو اچھا کمایا اور اس کا نقصان ہے جو برائی کمائی اے رب ہمارے ہمیں نہ پکڑ اگر ہم بھولیں یا چوکیں اے رب ہمارے اور ہم پر بھاری بوجھ نہ ڈال جیسا تو نے ہم سے اگلوں پر رکھا تھا۔

وَاغْفِرْلَنَا وَارْحَمْنَا اَنْتَ مَوْلٰنَا

(البقرہ ۔ ۲۸۶)

اور ہمیں معاف فرما دے اور بخش دے اور ہم پر مہر کر تو ہمارا مولیٰ ہے۔

اللہ نے اس امت پر رحمت کرتے ہوئے دل کے تصورات سے درگزر فرما دیا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

ان الله تجاوز لامتی ما حدثت به انفسها مالم يتكلموا او يعملوا به

(البخاری' کتاب الطلاق)

اللہ تعالیٰ نے میری امت سے اس معاملہ میں درگزر کی ہے جو ان کے دل سوچتے ہیں جب تک اسے منہ پر نہ لائے یا اس پر عمل نہ کرے

جب انہوں نے تسلیم کر لیا' سمع و طاعت کا اعلان کردیا تو پھر اللہ تعالیٰ نے ان پر رحمت و شفقت کرتے ہوئے ان کے دلوں کے تصورات سے درگزر فرما لیا بخلاف سابقہ امتوں کے انہوں نے تکبر و انکار کر کے مخالفت کی۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ان دونوں آیات کی تلاوت کا حکم دیا ہے۔

حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

Marfat.com

من قرأ بالا یتین من آخر سورة البقرة فی لیلة کفتاه

جس نے رات کو سورہ بقرہ کی آخری دو آیات پڑھ لیں اس کے لئے کافی ہیں۔ (البخاری' فضائل القرآن)

مؤمن کو چاہئے وہ ان آیات میں بار بار غور کرے کہ تسلیم کرنے والے اور مطیع کو کیا کیا حاصل ہوتا ہے تاکہ وہ اللہ تعالیٰ سے ثواب' عفو اور مغفرت حاصل کر سکے اور وہ تو غفور رحیم ہے۔

۳۴۔اللہ تعالیٰ نے تمام سابقہ انبیاء سے آپ ﷺ کے بارے میں عہد لیا

آپ ﷺ کی طاعت کی فرضیت پر ایک اہم چیز یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کے بارے میں تمام انبیاء علیہم السلام سے عہد لیا ہے اور وہ عہد آپ ﷺ پر بصورت ایمان آپ ﷺ کی نصرت و تائید اور آپ ﷺ کی اتباع ہے۔ جیسا کہ ان انبیاء علیہم السلام کو یہ بھی حکم تھا کہ وہ اپنی اپنی امت (جو آپ ﷺ کو پائیں) کو آپ ﷺ پر ایمان' آپ ﷺ کی مدد' آپ ﷺ کی اتباع و طاعت بجا لائیں۔

اللہ تعالیٰ کا مبارک فرمان ہے۔

وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ النَّبِيّٖنَ لَمَآ اٰتَيْتُكُمْ مِّنْ كِتٰبٍ وَّ حِكْمَةٍ ثُمَّ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَلَتَنْصُرُنَّهٗ قَالَ ءَاَقْرَرْتُمْ وَاَخَذْتُمْ عَلٰى ذٰلِكُمْ اِصْرِىْ قَالُوْٓا اَقْرَرْنَا قَالَ فَاشْهَدُوْا وَاَنَا مَعَكُمْ مِّنَ الشّٰهِدِيْنَ

اور یاد کرو جب اللہ نے پیغمبروں سے ان کا عہد لیا جو میں تم کو کتاب و حکمت دوں پھر تشریف لائے تمہارے پاس وہ رسول کہ تمہاری کتابوں کی تصدیق فرمائے تم ضرور ضرور اس پر ایمان لانا اور ضرور ضرور اس کی مدد کرنا فرمایا کیوں تم نے اقرار کیا اور اس پر میرا بھاری ذمہ لیا سب نے عرض کی کہ ہم نے اقرار کیا فرمایا تو ایک (آل عمران ۔ ۸۱)

Marfat.com

دوسرے پر گواہ ہو جاؤ اور میں
آپ تمہارے ساتھ گواہوں میں
ہوں۔

حضرت علی اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنھم سے ہے۔ اور یہ حضرت قتادہ' حضرت سدی اور امام حسن و طاووس رحمتہ اللہ علیہم سے بھی ہے جیسا کہ طبری' ابن کثیر اور سیوطی نے اسے تفسیر کے تحت نقل کیا ہے۔

ما بعث الله نبيا من الانبياء الا اخذ ميثاقه ليؤمنن بمحمد ﷺ وينصرنه ان خرج وهم احياء	اللہ تعالیٰ نے ہر نبی سے یہ عہد لیا کہ اگر آپ ﷺ اس کی زندگی میں تشریف لائیں تو آپ ﷺ پر ایمان لائیں اور آپ ﷺ کی مدد کریں۔

اس آیت کریمہ میں "النبیین" کا لفظ اہم ہے۔ یہ ہر نبی اور رسول کو شامل ہے کیونکہ ہر رسول' نبی ہے لیکن ہر نبی' رسول نہیں ہوتا کیونکہ نبی وہ ہوتا ہے جس پر وحی ہو مگر اسے تبلیغ کا حکم نہ ہو لیکن رسول کو وحی بھی ملتی ہے اور حکم تبلیغ بھی' تو لفظ نبی' رسول سے عام ہے اس لئے جب اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کی ختم نبوت کا ذکر فرمایا تو "خاتم النبین" فرمایا تاکہ آپ ﷺ تمام انبیاء اور رسول کے خاتم ہوں' جب آپ ﷺ انبیاء کے خاتم ہیں تو رسولوں کے بھی خاتم ٹھہرے یہ وہ راز ہے جو اللہ تعالیٰ نے خاتم النبین میں رکھا ہے۔ ارشاد فرمایا۔

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَ خَاتَمَ النَّبِيّٖنَ (الاحزاب ۔ ۴۰)	محمد ﷺ تمہارے مردوں میں کسی کے باپ نہیں ہاں اللہ کے رسول ہیں اور سب نبیوں کے پچھلے

تو آپ ﷺ اللہ کے رسول ہیں' تمام انبیاء اور مرسلین کے خاتم ہیں اگر خاتم المرسلین کہا جاتا تو پھر آپ ﷺ کے بعد نبی آنے کا احتمال رہ جاتا جب خاتم النبین فرما دیا تو انبیا اور مرسلین دونوں کے لئے آپ ﷺ خاتم قرار پائے۔

Marfat.com

تو اللہ تعالیٰ نے حضرات انبیاء علیہم السلام سے پختہ عہد لیا اس بات کا کہ وہ نبی مصطفیٰ ﷺ پر ایمان لائیں گے اور ان کی مدد کریں گے جب انہوں نے اس بات کا اقرار کر لیا تو انہیں اس پر گواہ بنایا اور خود بھی گواہ بنا جو سب سے بڑی گواہی ہے۔

اور یہ عہد اللہ نے صرف آپ ﷺ کے بارے میں ہی لیا ہے کیونکہ آپ ﷺ کی رسالت عام ہے بخلاف دیگر انبیاء و رسل کے ان کی نبوت و رسالت محدود و مخصوص تھی۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے سابقہ تمام انبیاء کو آپ ﷺ کی ذات اقدس کے بارے میں' آپ ﷺ کے مقام بعثت' زمانہ' مقام نبوت' آپ ﷺ کی علامات و صفات سے آگاہ فرما رکھا تھا۔

حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

انی عند الله لخاتم النبین وان ادم لمنجدل فی طینته وساخبرکم باول امری انا دعوة ابراهیم وبشارة عیسٰی ورؤیا امی التی رات حین ولدتنی و قدخرج منها نور ساطع اضاء ت منه قصور الشام	میں اللہ تعالیٰ کے ہاں خاتم النبین تھا جب آدم ابھی مٹی میں تھے میں تمہیں ابتدائی معاملہ کی خبر دیتا ہوں میں ابراہیم کی دعا' عیسیٰ کی بشارت اور اپنی والدہ کا خواب جو ولادت کے وقت دیکھا ایک نور نکلا جس سے شام کے محلات روشن ہو گئے۔
(مسند احمد' ۴ = ۱۲۷)	

اسے امام احمد' ابن حبان' حاکم نے صحیح کہا' ذہبی نے حکم ثابت رکھا' بزار' طبرانی' ابن سعد بیہقی اور بخاری نے تاریخ میں اور بغوی نے نقل کیا ہے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا یہ ہے۔

رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيهِمْ رَسُولًا مِّنْهُمْ	اے رب ہمارے اور بھیج ان میں
(البقرہ ۔ ۱۲۹)	ایک رسول انہیں میں سے

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بشارت یہ ہے۔

وَمُبَشِّرًا بِرَسُولٍ يَأْتِي مِنْ بَعْدِي اسْمُهُ	اور ان رسول کی بشارت سناتا ہوا

Marfat.com

اَحْمَدُ جو میرے بعد تشریف لائیں گے
(الصف ۔ ٦) ان کا نام احمد ہے۔

اللہ تعالیٰ نے ہمیں آگاہ فرما دیا ہے کہ آپ ﷺ کا تذکرہ سابقہ کتب میں موجود تھا اور وہ لوگ آپ ﷺ کے بارے میں علم رکھتے تھے جیسا کہ بہت سے احبار اور رھبان نے اس کے بارے میں بتایا اس کا تفصیلی تذکرہ ہم نے "فضائل النبی" میں کیا ہے۔

معراج کی رات انبیاء کا سلام اسی عہد کو واضح کرتا ہے۔ ہر نبی نے آپ ﷺ کو مرحبا یا نبی الصالح' الاخ الصالح کہا جبکہ حضرت آدم اور حضرت ابراہیم علیہما السلام نے مرحبا یا نبی الصالح وابن الصالح کہا یہ ان کا اعتراف اور آپ ﷺ کی تعظیم کا اظہار تھا۔ جیسا کہ حدیث حضرت مالک بن صعصہ اور حضرت ابوذر رضی اللہ عنہما میں ہے۔

اس کا سب سے واضح ثبوت معراج کی رات ہی تمام انبیاء علیہم السلام کا بیت المقدس میں امام بننا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا' وہاں انبیاء علیہ السلام جمع تھے۔

فحانت الصلاة فاممتهم نماز کا وقت ہوا تو میں نے انہیں
(المسلم' کتاب الایمان) جماعت کروائی۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا۔

ثم دخلت بيت المقدس فجمع لی الانبياء عليهم السلام فقد منی جبريل حتی اممتهم
(النسائی ۔ کتاب الصلاۃ)

پھر میں بیت المقدس میں داخل ہوا تمام انبیاء علیہم السلام کو میرے لئے جمع کیا گیا تھا مجھے جبریل نے آگے کیا میں نے ان کی امامت کی۔

ہم امام اور مقتدی کے تعلق سے اچھی طرح آگاہ ہیں؛ مقتدی' امام کے رکوع سے پہلے رکوع نہیں کرتا' امام کے سجدہ سے پہلے سجدہ نہیں کرتا کیونکہ امام اقتداء کے لئے بنایا جاتا ہے جب وہ تکبیر کہے تم بھی تکبیر کہو جب وہ رکوع کرے تم رکوع کرو جب وہ سجدہ

Marfat.com

کرے تم سجدہ کرو' تو ہم انبیاء علیہم السلام کی متابعت سے آگاہ ہو چکے باقی یہ بھی ساتھ ذہن میں ہونا چاہئے کہ امام افضل ہوا کرتا ہے خصوصاً" ایسے مقام پر تو وہی امام ہو گا جو تمام سے اخیر' افضل' اکمل اور اعم ہو یہی وجہ ہے کہ جبریل نے آپ ﷺ کو آگے کیا تھا۔ اگر ان انبیاء علیہم السلام میں سے کوئی بھی اپنی ظاہری حیات میں ہوتے تو آپ ﷺ کی بعثت کے بعد وہ آپ ﷺ کی ہی اتباع کرتے جیسا کہ آیت مبارکہ میں عہد و میثاق سے واضح ہے اس لئے آپ ﷺ کا فرمان ہے۔

لو کان موسی حیا ما وسعه الا ان یتبعنی — اگر حضرت موسیٰ علیہ السلام زندہ ہوتے تو میری اتباع ہی کرتے۔

(مسند احمد' ۳ ـ ۳۳۸)

بعض روایات میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور بعض میں حضرت یوسف علیہ السلام کا تذکرہ بھی ہے' اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کے بارے میں تمام انبیاء علیہم السلام سے عہد لیا اس بنا پر تمام انبیاء نے اپنی اپنی امت سے لیا کہ آپ ﷺ پر ایمان' آپ ﷺ کی مدد اور آپ ﷺ کی اتباع کرنا' اس کو اطاعت' فرمانبرداری اور اتباع کہا جاتا ہے ورنہ آپ ﷺ پر ایمان لانے اور آپ ﷺ کی مدد کرنے کا کیا معنی؟ قطع نظر اہل کتاب کے انہوں نے ضد' عناد اور حسد کی وجہ سے آپ ﷺ کا انکار کیا ورنہ حقیقت کو وہ بھی پہچان چکے تھے اور آپ ﷺ کا یقین تھا کیونکہ آپ ﷺ کو اس طرح پہچانتے تھے جیسے وہ اپنی اولاد کو پہچانتے تھے خود اللہ تعالیٰ نے اس سے آگاہ فرما دیا ہے۔ جب انبیاء علیہم السلام پر آپ ﷺ کی اتباع و طاعت لازم ہے تو آپ ﷺ کی اتباع و طاعت میں امت آپ ﷺ کے متبعین کا اور ان لوگوں کا جو آپ ﷺ کی محبت کا دعویٰ کرتے ہیں کیا حال ہو گا؟ بلاشبہ ان لوگوں پر آپ ﷺ کی اتباع اور فرمانبرداری و طاعت اور محبت زیادہ ضروری اور لازم ہے۔

Marfat.com

معصیت کے اسباب

جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو جنت میں پیدا کیا' فرشتوں کو حکم سجدہ دیا تو ابلیس کے علاوہ سبھی نے سجدہ کیا۔ اس نے تکبر کیا اور انہیں حقیر جانا تو وہ معصیت کی وجہ سے لعنتی اور دھتکار دیا گیا اس کا دھوکہ حضرت آدم علیہ السلام کے جنت سے نکلنے کا سبب بنا اس نے درخت کے بارے میں خیرخواہی کرتے ہوئے قسم اٹھائی اللہ تعالیٰ نے تینوں کو جنت سے نکال دیا (حضرت آدم و حوا علیہما اسلام اور ابلیس) ابلیس نے حضرت آدم کی اولاد سے انتقام کی ٹھانتے ہوئے یہ حلف اٹھایا وہ کسی کو مطیع نہیں رہنے دے گا کہیں وہ جنت میں نہ چلے جائے اور حضرت آدم کے گروہ میں شامل نہ ہو جائے' اللہ تعالیٰ سے تاقیامت زندگی مانگی تاکہ آپ علیہ السلام کی اولاد بھٹکا سکے اللہ تعالیٰ نے اسے مہلت دے دی' اولاد آدم کو اس خبیث دشمن سے آگاہ کر دیا کہ یہ تمہارا کھلا دشمن ہے اور انہیں اس کی اتباع سے ڈرایا' اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں اور اپنے نبی ﷺ کی زبان سے اس کے طریقے' ہتھکنڈے' وسائل گمراہی تفصیل کے ساتھ بیان فرمائے اور اس کی اتباع کا نتیجہ نار جہنم کی صورت میں بتا دیا اب جو شخص ابلیس کی طاعت کرے گا' اس کی راہ کو اپنا لے گا' اس کے پیچھے لگے گا وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کا عاصی و نافرمان ہو گا۔

ابلیس کے مخلوق کو گمراہ کرنے کے لئے دو اہم وسائل ہیں۔

۱۔ شہوات ۲۔ اتباع ھوا و خواہش

مرسلان کرام کی طاعت اور شیطان کی طاعت کبھی بھی کسی بندے کے دل میں جمع نہیں ہو سکتیں بلکہ ان میں سے ایک ہی ہو گی۔

فَمَنْ يَّكْفُرْ بِالطَّاغُوْتِ وَيُؤْمِنْۢ بِاللّٰهِ فَقَدِاسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى

تو جو شیطان کو نہ مانے اور اللہ پر ایمان لائے اس نے بڑی محکم گرہ تھامی

(البقرہ ۔ ۲۵۶)

Marfat.com

ہم نے اس پر تفصیلی گفتگو اپنی کتاب "العداوة بين الانسان والشيطان واثر ذلک على الجريمة" میں بیان کی ہے۔ یہاں کچھ آیات قرآنی کا تذکرہ بغیر تفسیر کے ذکر کر رہے ہیں جن میں اللہ تعالیٰ نے بنی آدم کو شیطان سے متنبہ کیا ہے اور اس کا انسان کے لئے اعمال باطلہ کو مزین کر کے پیش کرنا بیان فرمایا ہے۔ تاکہ وہ اسے گمراہ کر سکے۔
اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ قَالَ ءَاَسْجُدُ لِمَنْ خَلَقْتَ طِيْنًا ﴿٦١﴾ قَالَ اَرَءَيْتَكَ هٰذَا الَّذِىْ كَرَّمْتَ عَلَىَّ لَئِنْ اَخَّرْتَنِ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ لَاَحْتَنِكَنَّ ذُرِّيَّتَهٗٓ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿٦٢﴾ قَالَ اذْهَبْ فَمَنْ تَبِعَكَ مِنْهُمْ فَاِنَّ جَهَنَّمَ جَزَآؤُكُمْ جَزَآءً مَّوْفُوْرًا ﴿٦٣﴾ وَاسْتَفْزِزْ مَنِ اسْتَطَعْتَ مِنْهُمْ بِصَوْتِكَ وَاَجْلِبْ عَلَيْهِمْ بِخَيْلِكَ وَرَجِلِكَ وَشَارِكْهُمْ فِى الْاَمْوَالِ وَالْاَوْلَادِ وَعِدْهُمْ وَمَا يَعِدُهُمُ الشَّيْطٰنُ اِلَّا غُرُوْرًا ﴿٦٤﴾ اِنَّ عِبَادِىْ لَيْسَ لَكَ عَلَيْهِمْ سُلْطٰنٌ وَّكَفٰى بِرَبِّكَ وَكِيْلًا

(بنی اسرائیل ۔ ۶۱، ۶۵)

اور یاد کرو جب ہم نے فرشتوں کو حکم دیا کہ آدم کو سجدہ کرو تو ان سب نے سجدہ کیا سوا ابلیس کے بولا کیا میں اسے سجدہ کروں جسے تو نے مٹی سے بنایا بولا دیکھ تو جو یہ تو نے مجھ سے معزز رکھا اگر تو نے مجھے قیامت تک مہلت دی تو ضرور میں اس کی اولاد کو پیس ڈالوں گا مگر تھوڑا فرمایا دور ہو تو ان میں جو تیری پیروی کرے گا تو بے شک سب کا بدلہ جہنم ہے بھرپور سزا اور ڈگاوے (بہکاوے) ان میں سے جس پر قدرت پائے اپنی آواز سے اور ان پر لام باندھ (فوج چڑھا) لا اپنے سواروں اور پیادوں کا اور ان کا ساجھی ہو مالوں اور بچوں میں اور وعدہ دے اور شیطان انہیں وعدہ نہیں دیتا مگر فریب سے بیشک جو میرے بندے ہیں ان پر تیرا کچھ

Marfat.com

قابو نہیں اور تیرا رب کافی ہے
کام بنانے کو

دوسرے مقام پر فرمایا ہے۔

يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ لَا يَفْتِنَنَّكُمُ الشَّيْطٰنُ كَمَآ اَخْرَجَ اَبَوَيْكُمْ مِّنَ الْجَنَّةِ يَنْزِعُ عَنْهُمَا لِبَاسَهُمَا لِيُرِيَهُمَا سَوْاٰتِهِمَا ۭ اِنَّهٗ يَرٰىكُمْ هُوَ وَ قَبِيْلُهٗ مِنْ حَيْثُ لَا تَرَوْنَهُمْ ۭ اِنَّا جَعَلْنَا الشَّيٰطِيْنَ اَوْلِيَاۗءَ لِلَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ (الاعراف ۔ ۲۷)

اے آدم کی اولاد خبردار تمہیں شیطان فتنہ میں نہ ڈالے جیسا تمہارے ماں باپ کو بہشت سے نکالا اتروا دیئے ان کی شرم کی چیزیں انہیں نظر پڑیں بیشک وہ اور اس کا کنبہ تمہیں وہاں سے دیکھتے ہیں کہ تم انہیں نہیں دیکھتے بیشک ہم نے شیطانوں کو ان کا دوست کیا ہے جو ایمان نہیں لاتے۔

تیسرے مقام پر فرمایا۔

كَمَثَلِ الشَّيْطٰنِ اِذْ قَالَ لِلْاِنْسَانِ اكْفُرْ فَلَمَّا كَفَرَ قَالَ اِنِّىْ بَرِيْۗءٌ مِّنْكَ اِنِّىْٓ اَخَافُ اللّٰهَ رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ ۝۱۶ فَكَانَ عَاقِبَتَهُمَآ اَنَّهُمَا فِي النَّارِ خَالِدَيْنِ فِيْهَا وَذٰلِكَ جَزٰۗؤُا الظّٰلِمِيْنَ (الحشر ۔ ۱۶، ۱۷)

شیطان کی کہاوت جب اس نے آدمی سے کہا کہ کفر کر پھر جب اس نے کفر کر لیا بولا میں تجھ سے الگ ہوں میں اللہ سے ڈرتا ہوں جو سارے جہان کا رب ہے تو ان دونوں کا انجام یہ ہوا کہ وہ دونوں آگ میں ہیں ہمیشہ اس میں رہے اور ظالموں کی یہی سزا ہے۔

چوتھے مقام پر فرمایا۔

اِنَّ الشَّيْطٰنَ لَكُمْ عَدُوٌّ فَاتَّخِذُوْهُ عَدُوًّا ۭ اِنَّمَا يَدْعُوْا حِزْبَهٗ لِيَكُوْنُوْا مِنْ اَصْحٰبِ السَّعِيْرِ

بیشک شیطان تمہارا دشمن ہے تو تم بھی اسے دشمن سمجھو وہ تو اپنے

Marfat.com

(فاطر۔ ٦) گروہ کو اس لئے بلاتا ہے کہ دوزخیوں میں ہوں۔

پانچویں مقام پر فرمایا۔

اِنَّمَا یُرِیْدُ الشَّیْطٰنُ اَنْ یُّوْقِعَ بَیْنَکُمُ الْعَدَاوَۃَ وَالْبَغْضَآءَ فِی الْخَمْرِ وَ الْمَیْسِرِ وَیَصُدَّکُمْ عَنْ ذِکْرِ اللّٰہِ وَعَنِ الصَّلٰوۃِ فَھَلْ اَنْتُمْ مُّنْتَھُوْنَ

شیطان یہی چاہتا ہے کہ تم میں بیر اور دشمنی ڈلوا دے شراب اور جوئے میں اور تمہیں اللہ کی یاد اور نماز سے روکے تو کیا تم باز آئے (المائدہ ۔ ۹۱)

چھٹے مقام پر فرمایا۔

وَزَیَّنَ لَھُمُ الشَّیْطٰنُ اَعْمَالَھُمْ (الانفال ۴۸) (النمل ۔ ٦۳) (النمل ۔ ۲۴) (العنکبوت ۳۸) (الانعام ۴۳)

اور شیطان نے ان کے اعمال ان کی نگاہ میں سنوار لے

اللہ تعالیٰ نے اتباع شیطان کو اس کی عبادت فرمایا ہے انسان اپنے دشمن کی عبادت کیسے کر سکتا ہے؟ اس بات کو اللہ تعالیٰ نے بیان فرمایا۔

اَلَمْ اَعْھَدْ اِلَیْکُمْ یٰبَنِیْٓ اٰدَمَ اَنْ لَّا تَعْبُدُوا الشَّیْطٰنَ اِنَّہٗ لَکُمْ عَدُوٌّ مُّبِیْنٌ (یس ۔ ٦۰)

اے اولاد آدم کیا میں نے تم سے عہد نہ لیا تھا کہ شیطان کو نہ پوجنا بیشک وہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔

شیطان' انسان پر کئی راستوں سے حملہ آور ہوتا ہے' اسے مختلف رغبتیں دلاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی طاعت سے دور لے جانے کی کوشش کرتا ہے۔ اس سے شریعت کی مخالفت اور معاصی و منکرات کا ارتکاب کرواتا ہے تاکہ وہ اس کے لشکر کا سپاہی بن جائے جو جہنمی ہے اللہ کا ارشاد ہے۔

اِسْتَحْوَذَ عَلَیْھِمُ الشَّیْطٰنُ فَاَنْسٰھُمْ ذِکْرَ اللّٰہِ اُولٰٓئِکَ حِزْبُ الشَّیْطٰنِ اَلَآ اِنَّ حِزْبَ الشَّیْطٰنِ ھُمُ الْخٰسِرُوْنَ (المجادلہ ۔ ۱۹)

ان پر شیطان غالب آ گیا تو انہیں اللہ کی یاد بھلا دی وہ شیطان کے گروہ ہیں سنتا ہے بیشک شیطان ہی کا گروہ ہار میں ہے۔

Marfat.com

ایک اور مقام پر فرمایا۔

اِنَّ الشَّیْطٰنَ لَکُمْ عَدُوٌّ فَاتَّخِذُوْهُ عَدُوًّا اِنَّمَا یَدْعُوْا حِزْبَهٗ لِیَکُوْنُوْا مِنْ اَصْحٰبِ السَّعِیْرِ (فاطر ۔ ٦)

بیشک شیطان تمہارا دشمن ہے تو تم بھی اسے دشمن سمجھو وہ تو اپنے گروہ کو اسی لئے بلاتا ہے کہ دوزخیوں میں ہوں۔

شیطان کے انسان پر حملہ آور ہونے کی تین اہم راہیں ہیں۔

۱۔ نفس ۲۔ شہوات ۳۔ ھویٰ

اللہ تعالیٰ نے ان تینوں سے انسان کو متنبہ فرمایا ہے۔

۱۔ نفس برائی کا حکم دیتا ہے' اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

اِنَّ النَّفْسَ لَاَمَّارَةٌۢ بِالسُّوْٓءِ اِلَّا مَا رَحِمَ رَبِّیْ (یوسف ۔ ۵۳)

بیشک نفس تو برائی کا بڑا حکم دینے والا ہے مگر جس پر میرا رب رحم کرے۔

۲۔ کبھی نفس ملہمہ ہوتا ہے جیسا کہ ارشاد فرمایا

وَ نَفْسٍ وَّمَا سَوّٰهَا ۝۷ فَاَلْهَمَهَا فُجُوْرَهَا وَتَقْوٰهَا ۝۸ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰهَا وَقَدْ خَابَ مَنْ دَسّٰهَا (الشمس ۔ ۷' ۱۰)

اور جان کی اور اس کی جس نے اسے ٹھیک بنایا پھر اس کی بدکاری اور اس کی پرہیز گاری دل میں ڈالی بیشک مراد کو پہونچا جس نے اسے ستھرا کیا اور نامراد ہوا جس نے اسے مصیبت میں چھپایا۔

۳۔ نفس لوامہ وہ ہے جو اپنے صاحب کو خطا' تقصیر و عصیان پر ملامت کرتا ہے۔

وَلَآ اُقْسِمُ بِالنَّفْسِ اللَّوَّامَةِ (القیمہ ۔ ۲)

اور اس جان کی قسم جو اپنے اوپر ملامت کرے۔

۴۔ نفس مطمئنہ پھر راضیہ پھر مرضیہ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

Marfat.com

يٰٓاَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ﴿۲۷﴾ ارْجِعِيْٓ اِلٰى رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً ﴿۲۸﴾ فَادْخُلِيْ فِيْ عِبَادِيْ ﴿۲۹﴾ وَادْخُلِيْ جَنَّتِيْ (الفجر ـ ۲۷، ۳۰)

اے اطمینان والی جان اپنے رب کی طرف واپس ہو یوں کہ تو اس سے راضی وہ تجھ سے راضی پھر میرے خاص بندوں میں داخل ہو اور میری جنت میں آ۔

جب نفس اس کامل مرتبہ کو پا لیتا ہے تو اب وہ اللہ کے بندوں "عبادی" میں شامل ہو جاتا ہے۔ اب شیطان اس پر حملہ آور نہیں ہو سکتا اب اس کا کوئی کنٹرول اس پر نہیں جیسا کہ فرمایا۔

اِنَّ عِبَادِيْ لَيْسَ لَكَ عَلَيْهِمْ سُلْطٰنٌ (بنی اسرائیل ـ۶۵) (الحجر ـ ۴۲)

بیشک جو میرے بندے ہیں ان پر تیرا کچھ قابو نہیں۔

ایک اور جگہ فرمایا

اِنَّهٗ لَيْسَ لَهٗ سُلْطٰنٌ عَلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ (النحل ـ ۹۹)

بیشک اس کا کوئی قابو ان پر نہیں جو ایمان لائے اور اپنے رب ہی پر بھروسہ رکھتے ہیں۔

خود ابلیس کی زبانی بتایا

فَبِعِزَّتِكَ لَاُغْوِيَنَّهُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿۸۲﴾ اِلَّا عِبَادَكَ مِنْهُمُ الْمُخْلَصِيْنَ (ص ـ ۸۲ ـ ۸۳)

تیری عزت کی قسم ضرور میں ان سب کو گمراہ کر دوں گا مگر جو ان میں تیرے چنے ہوئے بندے ہیں

خود باری تعالیٰ نے اس کی زبان سے نقل فرمایا۔

رَبِّ فَاَنْظِرْنِيْٓ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ ﴿۳۶﴾ قَالَ فَاِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِيْنَ ﴿۳۷﴾ اِلٰى يَوْمِ الْوَقْتِ الْمَعْلُوْمِ ﴿۳۸﴾ قَالَ رَبِّ بِمَآ اَغْوَيْتَنِيْ لَاُزَيِّنَنَّ

اے میرے رب تو مجھے مہلت دے اس دن تک کہ وہ اٹھائے جائیں فرمایا تو ان میں سے ہے جن

Marfat.com

لَهُمْ فِی الْاَرْضِ وَلَاُغْوِیَنَّهُمْ اَجْمَعِیْنَ ﴿۳۹﴾
اِلَّا عِبَادَکَ مِنْهُمُ الْمُخْلَصِیْنَ ﴿۴۰﴾ قَالَ هٰذَا
صِرَاطٌ عَلَیَّ مُسْتَقِیْمٌ ﴿۴۱﴾ اِنَّ عِبَادِیْ لَیْسَ
لَکَ عَلَیْهِمْ سُلْطٰنٌ اِلَّا مَنِ اتَّبَعَکَ مِنَ
الْغٰوِیْنَ ﴿۴۲﴾ وَاِنَّ جَهَنَّمَ لَمَوْعِدُهُمْ اَجْمَعِیْنَ

کو اس معلوم وقت کے دن تک
مہلت ہے بولا اے رب میرے
قسم اس کی کہ تم نے مجھے گمراہ کیا
میں انہیں زمین میں بھلاوے دوں
گا اور ضرور میں ان سب کو بے
راہ کروں گا مگر جو ان میں تیرے
چنے ہوئے بندے ہیں یہ راستہ
سیدھا میری طرف آتا ہے بیشک
میرے بندوں پر تیرا کچھ قابو نہیں
سوا ان گمراہوں کے جو تیرا ساتھ
دیں اور بے شک جہنم ان سب کا
وعدہ ہے۔

جو پہلے تین نفوس والے لوگ ہیں ان پر شیطان کا تسلط اور کنٹرول ہوتا ہے۔ لیکن جب نفس کامل ہو جاتا ہے تو پھر شیطان حملہ آور نہیں ہو سکتا ہاں جب غفلت ہو جائے۔

اِنَّ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا اِذَا مَسَّهُمْ طٰٓئِفٌ مِّنَ
الشَّیْطٰنِ تَذَکَّرُوْا فَاِذَا هُمْ مُّبْصِرُوْنَ
(الاعراف ۔ ۲۰۱)

بیشک وہ جو ڈر والے ہیں جب
انہیں کسی شیطانی خیال کی ٹھیس
لگتی ہے ہوشیار ہو جاتے ہیں اسی
وقت ان کی آنکھیں کھل جاتی
ہیں۔

اس لئے ہر نفس کے اعمال کا محاسبہ رکھا گیا ہے۔ ارشاد فرمایا

لِیَجْزِیَ اللّٰهُ کُلَّ نَفْسٍ مَّا کَسَبَتْ
(ابراہیم ۔ ۵۱)

اس لئے کہ اللہ ہر جان کو اس کی
کمائی کا بدلہ دے۔

دوسرے مقام پر ہے۔

اِنَّ السَّاعَةَ اٰتِیَةٌ اَکَادُ اُخْفِیْهَا لِتُجْزٰی کُلُّ

بیشک قیامت آنے والی ہے قریب

Marfat.com

نَفْسٍ بِمَا تَسْعٰی (طٰہٰ - ۱۵)

تھا کہ میں اسے سب سے چھپاؤں کہ ہر جان اپنی کوشش کا بدلہ پائے۔

جب نفس، اطاعت کرنے والوں کا اجر و ثواب دیکھے گا اور اپنی عقوبت و سزا کو تو پھر پچھتائے گا مگر اب کیا فائدہ؟

اَنْ تَقُوْلَ نَفْسٌ یّٰحَسْرَتٰی عَلٰی مَا فَرَّطْتُّ فِیْ جَنْۢبِ اللّٰہِ وَاِنْ کُنْتُ لَمِنَ السّٰخِرِیْنَ (الزمر - ۵۶)

کہ کہیں کوئی جان یہ نہ کہے کہ ہائے افسوس ان تقصیروں پر جو میں نے اللہ کے بارے میں کیں اور بیشک میں ہنسی بنایا کرتا تھا۔

انسان کو جو پریشانیاں اور سزائیں ملتی ہیں وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس نفس کی وجہ سے ہوتی ہیں۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

وَمَآ اَصَابَکَ مِنْ سَیِّئَۃٍ فَمِنْ نَّفْسِکَ (النساء - ۷۹)

اور جو برائی پہنچے وہ تیری اپنی طرف سے ہے۔

حضرت ابوسعید اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

ما یصیب المسلم من نصب ولا وصب ولا ھم ولا حزن ولا اذی ولاغم حتی الشوکۃ یتالھا الاکفر اللہ بھا من خطایا (البخاری)

مسلمان کو جو تکلیف، پریشانی، تنگی، غم اور حزن حتیٰ کہ کانٹا چبتا ہے اس کی جگہ اللہ تعالیٰ اس کے گناہ معاف فرما دیتا ہے۔

جس نے اپنے نفس کو کنٹرول کر لیا۔ اپنے رب سے ڈرتا رہا اس کا ٹھکانہ جنت ہے۔

خواہشات

انسان کے لئے مختلف اشیاء دنیوی مزین کی گئیں اگر وہ انہیں طاعت الٰہی میں خرچ کرے تو وہ خیر ہوتی ہیں اور اگر تکبر، فخر و غرور، اللہ تعالیٰ سے دوری اور اس کی نافرمانی

Marfat.com

میں خرچ کرے تو شر بن جاتی ہیں۔
اللہ تعالیٰ کا مبارک ارشاد ہے۔

زُيِّنَ لِلنَّاسِ حُبُّ الشَّهَوٰتِ مِنَ النِّسَآءِ وَالْبَنِيْنَ وَالْقَنَاطِيْرِ الْمُقَنْطَرَةِ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَالْخَيْلِ الْمُسَوَّمَةِ وَالْاَنْعَامِ وَالْحَرْثِ ذٰلِكَ مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَاللّٰهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ الْمَاٰبِ ﴿۱۴﴾ قُلْ اَؤُنَبِّئُكُمْ بِخَيْرٍ مِّنْ ذٰلِكُمْ لِلَّذِيْنَ اتَّقَوْا عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا وَاَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ وَّ رِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِالْعِبَادِ

(آل عمران - ۱۴' ۱۵)

لوگوں کے لئے آراستہ کی گئی ان خواہشوں کی محبت عورتیں اور بیٹے اور تلے اوپر سونے چاندی کے ڈھیر اور نشان کئے ہوئے گھوڑے اور چوپائے اور کھیتی یہ جتنی دنیا کی پونجی ہے اور اللہ ہے جس کے پاس اچھا ٹھکانا تم فرماؤ کیا میں تمہیں اس سے بہتر چیز بتا دوں پرہیز گاروں کے لئے ان کے رب کے پاس جنتیں ہیں جن کے نیچے نہریں رواں ہمیشہ ان میں رہیں گے اور ستھری بی بیاں اور اللہ کی خوشنودی اور اللہ بندوں کو دیکھتا ہے۔

ایک اور مقام پر فرمایا

فَخَلَفَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ اَضَاعُوا الصَّلٰوةَ وَاتَّبَعُوا الشَّهَوٰتِ فَسَوْفَ يَلْقَوْنَ غَيًّا

(مریم - ۵۹)

تو ان کے بعد ان کی جگہ وہ ناخلف آئے جنہوں نے نمازیں گنوائیں اور اپنی خواہشوں کے پیچھے ہوئے تو عنقریب وہ دوزخ میں غی کا جنگل پائیں گے۔

شہوات کی اتباع' شیطان کا حکم ہوتا ہے کیونکہ برائی کا حکم وہی دیتا ہے وہ طاعت کا حکم نہیں دیتا ورنہ وہ بڑی طاعت کیوں نہ کرتا اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

Marfat.com

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ وَمَنْ يَّتَّبِعْ خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ فَاِنَّهٗ يَاْمُرُ بِالْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ

(النور ـ ۲۱)

اے ایمان والو شیطان کے قدموں پر نہ چلو او جو شیطان کے قدموں پر چلے تو وہ تو بے حیائی اور بری ہی بات بتائے گا۔

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ كُلُوْا مِمَّا فِى الْاَرْضِ حَلٰلًا طَيِّبًا وَّلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ﴿۱۶۸﴾ اِنَّمَا يَاْمُرُكُمْ بِالسُّوْٓءِ وَالْفَحْشَآءِ وَاَنْ تَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ

(البقرہ ـ ۱۶۸ ـ ۱۶۹)

اے لوگو کھاؤ جو کچھ زمین میں حلال پاکیزہ ہے اور شیطان کے قدم پر قدم نہ رکھو بیشک وہ تمہارا کھلا دشمن ہے وہ تو تمہیں یہی حکم دے گا بدی اور بے حیائی کا اور یہ کہ اللہ پر وہ جوڑو جس کی تمہیں خبر نہیں۔

اس بارے میں بہت سی آیات ہیں کہ شیطان فواحش اور منکرات کا حکم دیتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ ایسا کوئی حکم نہیں دیتے۔

اھواء (خواہشیں)

اس پر بھی بہت سی نصوص ہیں مگر بض کا تذکرہ کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

اَفَمَنْ كَانَ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّهٖ كَمَنْ زُيِّنَ لَهٗ سُوْٓءُ عَمَلِهٖ وَاتَّبَعُوْٓا اَهْوَآءَهُمْ

(محمد ـ ۱۴)

تو کیا جو اپنے رب کی طرف سے روشن دلیل پر ہو اس جیسا ہو گا جس کے برے عمل اسے بھلے دکھائے گئے اور وہ اپنی خواہشوں کے پیچھے چلے۔

آگے فرمایا۔

وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّسْتَمِعُ اِلَيْكَ حَتّٰٓى اِذَا

اور ان میں سے بعض تمہارے

Marfat.com

خَرَجُوْا مِنْ عِنْدِکَ قَالُوْا لِلَّذِیْنَ اُوْتُوْا الْعِلْمَ مَاذَا قَالَ اٰنِفًا اُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ طَبَعَ اللّٰهُ عَلٰی قُلُوْبِهِمْ وَاتَّبَعُوْٓا اَهْوَآءَ هُمْ

(محمد ـ ۱۶)

ارشاد سنتے ہیں یہاں تک کہ جب تمہارے پاس سے نکل کر جائیں علم والوں سے کہتے ہیں ابھی انہوں نے کیا فرمایا یہ ہیں وہ جن کے دلوں پر اللہ نے مہر کر دی اور اپنی خواہشوں کے تابع ہوئے۔

تو اتباع خواہش وہی لوگ کرتے ہیں جو گمراہ اور اپنے نفوس پر ظلم کرنے والے ہوتے ہیں اس لئے اللہ تعالیٰ نے اتباع خواہش سے منع فرمایا ہے' سب سے سخت خواہش کا بندہ وہ ہوتا ہے جو اسے اپنا معبود بنا کر اس کی اتباع کرتا ہے اور کبھی اس کی مخالفت نہیں کرتا اسی لئے ایسے لوگوں کی اقتداء اور اتباع سے منع کیا گیا۔

اللہ تعالیٰ کا مبارک فرمان ہے۔

وَاتْلُ عَلَیْهِمْ نَبَاَ الَّذِیْٓ اٰتَیْنٰهُ اٰیٰتِنَا فَانْسَلَخَ مِنْهَا فَاَتْبَعَهُ الشَّیْطٰنُ فَکَانَ مِنَ الْغٰوِیْنَ ﴿۱۷۵﴾ وَلَوْ شِئْنَا لَرَفَعْنٰهُ بِهَا وَلٰکِنَّهٗٓ اَخْلَدَ اِلَی الْاَرْضِ وَاتَّبَعَ هَوٰىهُ

(الاعراف ـ ۱۷۵' ۱۷۶)

اور اے محبوب انہیں اس کا احوال سناؤ جسے ہم نے اپنی آیتیں دیں تو وہ ان سے صاف نکل گیا تو شیطان اس کے پیچھے لگا تو گمراہوں میں ہو گیا اور ہم چاہتے تو آیتوں کے سبب اسے اٹھا لیتے مگر وہ تو زمین پکڑ گیا اور اپنی خواہش کا تابع ہوا۔

اللہ تعالیٰ کا یہ بھی فرمان ہے۔

بَلِ اتَّبَعَ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْٓا اَهْوَآءَ هُمْ بِغَیْرِ عِلْمٍ فَمَنْ یَّهْدِیْ مَنْ اَضَلَّ اللّٰهُ وَمَا لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِیْنَ

(الروم ـ ۲۹)

بلکہ ظالم اپنی خواہشوں کے پیچھے ہو لئے بے جانے' تو اسے کون ہدایت کرے جسے خدا نے گمراہ کیا اور ان کا کوئی مددگار نہیں۔

Marfat.com

مشرکین کے بارے میں فرمایا۔

اِنْ یَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ وَمَا تَھْوَی الْاَنْفُسُ (النجم ۔ ۲۳)

وہ تو نرے گمان اور نفس کی خواہشوں کے پیچھے ہیں۔

اتباع ھوی سے منع کرتے ہوئے فرمایا۔

یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کُوْنُوْا قَوّٰمِیْنَ بِالْقِسْطِ شُھَدَآءَ لِلّٰہِ وَلَوْ عَلٰٓی اَنْفُسِکُمْ اَوِالْوَالِدَیْنِ وَالْاَقْرَبِیْنَ اِنْ یَّکُنْ غَنِیًّا اَوْ فَقِیْرًا فَاللّٰہُ اَوْلٰی بِھِمَا فَلَا تَتَّبِعُوا الْھَوٰٓی اَنْ تَعْدِلُوْا وَاِنْ تَلْوٗٓا اَوْ تُعْرِضُوْا فَاِنَّ اللّٰہَ کَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرًا (النساء ۔ ۱۳۵)

اے ایمان والو انصاف پر خوب قائم ہو جاؤ اللہ کے لئے گواہی دیتے چاہے اس میں تمہارا نقصان ہو یا ماں باپ کا یا رشتہ داروں کا جس پر گواہی دو وہ غنی ہو یا فقیر ہو بہرحال اللہ کو اس کا سب سے زیادہ اختیار ہے تو خواہش کے پیچھے نہ جاؤ کہ حق سے الگ پڑو اور اگر تم ہیر پھیر کرو یا منہ پھیرو تو اللہ کو تمہارے کاموں کی خبر ہے

اللہ تعالیٰ نے یہ بھی بیان فرما دیا کہ اتباع ھوا گمراہ کر دیتی ہے۔

یٰا دَاوٗدُ اِنَّا جَعَلْنٰکَ خَلِیْفَۃً فِی الْاَرْضِ فَاحْکُمْ بَیْنَ النَّاسِ بِالْحَقِّ وَلَا تَتَّبِعِ الْھَوٰی فَیُضِلَّکَ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اِنَّ الَّذِیْنَ یَضِلُّوْنَ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰہِ لَھُمْ عَذَابٌ شَدِیْدٌ بِمَا نَسُوْا یَوْمَ الْحِسَابِ (ص ۔ ۲۶)

اے داؤد بیشک ہم نے تجھے زمین میں نائب کیا تو لوگوں میں سچا حکم کر اور خواہش کے پیچھے نہ جانا کہ تجھے اللہ کی راہ سے بہکاوے گی بیشک وہ جو اللہ کی راہ سے بہکتے ہیں ان کے لئے سخت عذاب ہے اس پر کہ وہ حساب کے دن کو بھول بیٹھے۔

سب سے بدتر یہ ہے کہ انسان ھوٰی کو خدا بنا لے اور اس کی سمع و طاعت اختیار

Marfat.com

کرے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

اَرَأَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوٰاهُ اَفَاَنْتَ تَكُوْنُ عَلَيْهِ وَكِيْلًا

(الفرقان ۔ ۴۳)

کیا تم نے اسے دیکھا جس نے اپنی جی کی خواہش کو اپنا خدا بنا لیا تو کیا تم اس کی نگہبانی کا ذمہ لو گے۔

اَفَرَأَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوٰهُ وَاَضَلَّهُ اللّٰهُ عَلٰى عِلْمٍ وَّخَتَمَ عَلٰى سَمْعِهٖ وَ قَلْبِهٖ وَجَعَلَ عَلٰى بَصَرِهٖ غِشٰوَةً فَمَنْ يَّهْدِيْهِ مِنْۢ بَعْدِ اللّٰهِ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ

(الجاثیہ۔ ۲۳)

بھلا دیکھ تو وہ جس نے اپنی خواہش کو اپنا خدا ٹھہرا لیا اور اللہ نے اسے باوصف علم کے گمراہ کیا اور اس کے کان اور دل پر مہر لگا دی اور اس کی آنکھوں پر پردہ ڈالا اور اللہ کے بعد اسے کون راہ دکھائے تو کیا تم دھیان نہیں کرتے۔

جب انسان خواہش کو خدا بنا لے تو اب اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی اسے ہدایت نہیں دے سکتا۔ اس لئے اللہ نے اصحاب ھوا کی اتباع سے منع فرما رکھا ہے' کیونکہ وہ تو راستوں میں متفرق ہو کر ہر وادی میں ٹھوکریں کھا رہے ہیں' اللہ تعالیٰ نے فرمایا

وَلَا تَتَّبِعُوْٓا اَهْوَآءَ قَوْمٍ قَدْ ضَلُّوْا مِنْ قَبْلُ وَاَضَلُّوْا كَثِيْرًا وَّضَلُّوْا عَنْ سَوَآءِ السَّبِيْلِ

(المائدہ ۔ ۷۷)

اور ایسے لوگوں کی خواہش پر نہ چلو جو پہلے گمراہ ہو چکے اور بہتوں کو گمراہ کیا اور سیدھی راہ سے بہک گئے۔

اپنے نبی ﷺ کی زبان اقدس سے کہلوایا۔

قُلْ اِنِّيْ نُهِيْتُ اَنْ اَعْبُدَ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ قُلْ لَّآ اَتَّبِعُ اَهْوَآءَكُمْ قَدْ ضَلَلْتُ اِذًا وَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُهْتَدِيْنَ

(الانعام ۔ ۵۶)

تم فرماؤ مجھے منع کیا گیا ہے کہ انہیں پوجوں جن کو تم اللہ کے سوا پوجتے ہو تم فرماؤ میں تمہاری خواہش پر نہیں چلتا یوں ہو تو میں بہک جاؤں۔

Marfat.com

پھر فرمایا۔

وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَ الَّذِينَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَآ (الانعام ۔ ۱۵۰)

اور ان کی خواہش کے پیچھے نہ چلنا جو ہماری آیتیں جھٹلاتے ہیں۔

ایسی بہت سی آیات ہیں۔

(البقرہ ۔ ۱۲۰، ۱۴۵) (المائدہ ۴۸، ۴۹) (الرعد ۳۷) المومنون ۷۱) (الشوریٰ ۱۵) (الجاثیہ ۱۸) (القمر ۳)

اللہ تعالیٰ نے متعدد آیات میں اپنے نبی ﷺ کو کفار کی عدم اتباع کا فرمایا کیونکہ وہ اتباع اھواء کے بندے ہیں اور اس کی اتباع کی وجہ سے راہ گم کر چکے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کا مبارک فرمان ہے۔

فَاِنْ لَّمْ يَسْتَجِيْبُوْا لَكَ فَاعْلَمْ اَنَّمَا يَتَّبِعُوْنَ اَهْوَآءَهُمْ وَمَنْ اَضَلُّ مِمَّنِ اتَّبَعَ هَوٰهُ بِغَيْرِ هُدًى مِّنَ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ (القصص ۔ ۵۰)

پھر اگر وہ یہ تمہارا فرمانا قبول نہ کریں تو جان لو کہ بس وہ اپنی خواہشوں ہی کے پیچھے ہیں اور اس سے بڑھ کر گمراہ کون جو اپنی خواہش کی پیروی کرے اللہ کی ہدایت سے جدا بیشک اللہ ہدایت نہیں فرماتا ظالم لوگوں کو۔

دوسری جگہ فرمایا۔

وَقَالُوْٓا اِنْ نَّتَّبِعِ الْهُدٰى مَعَكَ نُتَخَطَّفْ مِنْ اَرْضِنَا اَوَلَمْ نُمَكِّنْ لَّهُمْ حَرَمًا اٰمِنًا يُّجْبٰٓى اِلَيْهِ ثَمَرٰتُ كُلِّ شَىْءٍ رِّزْقًا مِّنْ لَّدُنَّا وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ (القصص ۔ ۵۷)

اور کہتے ہیں اگر ہم تمہارے ساتھ ہدایت کی پیروی کریں تو لوگ ہمارے ملک سے ہمیں اچک لے جائیں گے کیا ہم نے انہیں جگہ نہ دی امان والی حرم میں جس کی طرف ہر چیز کے پھل لائے جاتے

Marfat.com

ہیں ہمارے پاس کی روزی لیکن
ان میں اکثر کو علم نہیں۔

ہم دیکھتے ہیں عدم طاعت او ارتکاب معصیت کا سبب شیطان کا نفوس کو خواہشات کی طرف متوجہ کر کے گمراہ کرنا ہے۔ جس کی وجہ سے نفس، طاعت سے بھاگتا اور معصیت کا مرتکب ہوتا ہے' انسان سے وہ حسد اور انتقام لیتا ہے کیونکہ ابوالبشر اس کے جنت سے نکلنے کا سبب بنے تھے تو انسان کو اپنے دشمن اول اور اس کی شھوات و اھواء کے شر سے بچنے کی ہمیشہ تدبیر کرتے رہنا چاہئے اور اپنے نفوس کو اس سے اس قدر بچایا جائے کہ اس پر حملہ آور نہ ہو سکے۔

اِنَّ عِبَادِیْ لَیْسَ لَکَ عَلَیْهِمْ سُلْطٰنٌ (الحجر۔ ۴۲) بیشک میرے بندوں پر تیرا کچھ قابو نہیں۔

اور اس سے قلعہ و حفاظت میں چلا جائے۔

اِلَّا عِبَادَکَ مِنْهُمُ الْمُخْلَصِیْنَ (الحجر۔ ۴۰) مگر جو ان میں تیرے چنے ہوئے بندے ہیں۔

تاکہ اس کے شر سے بچا جا سکے' اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی طاعت بجا لا کر دارین کی سعادتوں کو پایا جا سکے اس فصل کو ختم کرنے سے پہلے ہم چاہتے ہیں اس چیز کو واضح کر دیں کہ معصیت و نافرمانی کی سزا کیا ہے؟ اور طاعت و فرمانبرداری کا انعام کیا ہے؟ احسن اللہ تعالی ختامنا جمیعا بفضلہ و کرمہ۔

Marfat.com

معصیت کی سزا

ہم یہاں صرف اخروی سزا پر اکتفاء نہیں کر رہے بلکہ معصیت پر جو بھی دنیوی و اخروی نقصانات' سزائیں اور مذمتیں وارد ہوئیں ہیں ان کو بیان کرتے ہیں ان میں سے کچھ کا تعلق دنیا سے کچھ کا آخرت سے ہے' کچھ ان میں سے عقائد سے متعلق ہیں اور کچھ مادی ہیں ہاں تمام کا ذکر نہیں بعض کا ہو گا۔

معصیت دو طرح کی ہوتی ہے مکفرہ (کافر بنا دینے والی) اور غیر مکفرہ۔ ہماری گفتگو عمومی ہو گی کیونکہ اس امت کے عاصی کی سزا اور کافر اور مرتد کی سزا کے درمیان فرق کبیر ہے واللہ تعالٰی ھوالمعین

۱۔ وہ اللہ تعالٰی کا نافرمان بن جاتا ہے

حضور ﷺ کا نافرمان اللہ تعالٰی کا نافرمان ہوتا ہے۔ جیسے کہ مصطفٰی ﷺ کا مطیع اللہ تعالٰی کا مطیع ہوتا ہے کیونکہ آپ ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔ اللہ تعالٰی نے ہی آپ ﷺ کی طاعت کا حکم دیا اور آپ ﷺ کی معصیت کو حرام فرمایا ہے تو جس نے آپ ﷺ کی نافرمانی کی اس نے آپ ﷺ کے بھیجنے والے کی نافرمانی کی جیسے کہ آپ ﷺ کی طاعت کرنے والے نے آپ ﷺ کے بھیجنے والے کی طاعت کی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث پیچھے گزری ہے۔

من اطاعنی فقد اطاع الله ومن عصانی فقد عصی الله (بخاری و مسلم)

جس نے میری طاعت کر لی اس نے اللہ تعالٰی کی طاعت کی جس نے میری نافرمانی کی اس نے اللہ کی نافرمانی کی۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے ہے۔

فمن اطاع محمدا ﷺ فقد اطاع الله ومن عصی محمد ﷺ فقد عصی اللّٰه محمد فرق بین الناس

جس نے محمد ﷺ کی اطاعت کی اس نے اللہ تعالٰی کی طاعت کی اور جس نے محمد ﷺ کی نافرمانی کی اس

Marfat.com

(البخاری) نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی حضرت محمد ﷺ لوگوں کے درمیان وجہ امتیاز ہیں۔

۲۔ وہ شیطان کا سپاہی ہے

اللہ تعالیٰ نے اپنی مبارک کتاب میں دو لشکروں کا ذکر فرمایا ہے۔ (۱) حزب اللہ' اور وہ اہل ایمان و تقویٰ اور اطاعت کرنے والوں کا گروہ ہے (۲) حزب الشیطان' یہ کفار' منافقین اور فاسقین کا گروہ ہے ہر عاصی' شیطان کا سپاہی ہے' ہر عاصی کی نسبت اس سے گناہ کی مقدار ہے مثلاً فاسق کا درجہ کافر و منافق جیسا نہیں' شیطان کا تمام گروہ خائب و خاسر اور جہنمی ہے' اللہ تعالیٰ نے حزب اللہ کے بارے میں فرمایا۔

اِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوا الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ رٰكِعُوْنَ ۝ وَمَنْ يَّتَوَلَّ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فَاِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْغٰلِبُوْنَ

(المائدہ - ۵۵' ۵۶)

تمہارے دوست نہیں مگر اللہ اور اس کا رسول اور ایمان والے کہ نماز قائم کرتے ہیں اور زکوۃ دیتے ہیں اور اللہ کے حضور جھکے ہوئے ہیں اور جو اللہ اور اس کے رسول اور مسلمانوں کو اپنا دوست بنائے تو بیشک اللہ ہی کا گروہ غالب ہے۔

حزب الشیطان کے بارے میں فرمایا۔

اِسْتَحْوَذَ عَلَيْهِمُ الشَّيْطٰنُ فَاَنْسٰىهُمْ ذِكْرَ اللّٰهِ اُولٰٓئِكَ حِزْبُ الشَّيْطٰنِ اَلَآ اِنَّ حِزْبَ الشَّيْطٰنِ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ

(المجادلہ - ۱۹)

ان پر شیطان غالب آ گیا تو انہیں اللہ کی یاد بھلا دی وہ شیطان کے گروہ ہیں سنتا ہے بیشک شیطان ہی کا گروہ ہار میں ہے۔

حزب شیطان کے عذاب اور ٹھکانے کے بارے میں فرمایا

اِنَّ الشَّيْطٰنَ لَكُمْ عَدُوٌّ فَاتَّخِذُوْهُ عَدُوًّا اِنَّمَا

بیشک شیطان تمہارا دشمن ہے تو تم

Marfat.com

يَدْعُوْا حِزْبَهٗ لِيَكُوْنُوْا مِنْ اَصْحٰبِ السَّعِيْرِ (فاطر۔ ٦)

بھی اسے دشمن سمجھو وہ تو اپنے گروہ کو اسی لئے بلاتا ہے کہ دوزخیوں میں ہوں۔

۳۔ عاصی سے توفیق چھن جاتی ہے

اللہ تعالیٰ جب کسی بندے سے خیرو بھلائی کا ارادہ فرماتے ہیں تو اسے صحیح راہ کی رہنمائی فرماتے ہیں' طاعت کی اور عمل صالح کی توفیق دیتے ہیں' اسے اپنے صالحین بندوں میں شامل فرما لیتے ہیں اور جب بھلائی کا ارادہ نہ ہو تو اسے طاعت کی توفیق نہیں دیتے اور نہ ہی عمل صالح کی طرف اس کو توجہ دلاتے ہیں' مؤمن مطیع جان رہا ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی توفیق ہے۔

وَمَا تَوْفِيْقِيْٓ اِلَّا بِاللّٰهِ ۭ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَاِلَيْهِ اُنِيْبُ (ھود۔ ۸۸)

اور میری توفیق اللہ ہی کی طرف سے ہے میں نے اسی پر بھروسہ کیا اور اسی کی طرف رجوع ہوتا ہوں۔

تو عاصی سے توفیق چھین لی جاتی ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ عاصی سے اپنی مدد دور فرما لیتا ہے لہٰذا وہ حق کو نہیں پہنچ پاتا اور مطیع کا معاملہ اس کے برعکس ہے' عاصی کے لئے اتنی سزا' ذلت اور اھانت کافی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس سے اپنی مدد اور توفیق دور کر دی ہے۔

۴۔ اللہ تعالیٰ عاصی سے محبت نہیں فرماتا

اللہ تعالیٰ جیسے بندوں سے کفر پسند نہیں فرماتا اسی طرح وہ فسق اور عصیان کو پسند نہیں فرماتا کیونکہ فسق' ذنوب کبار اور عصیان' تمام معاصی کو شامل ہے' کتاب اللہ میں بہت سی آیات ہیں جن سے معاصی سے ناپسندیدگی کا اظہار کیا گیا ہے۔ جیسا کہ ان میں کفر اور فسوق پر اللہ کی ناپسندیدگی کا تذکرہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کا مقدس فرمان ہے۔

Marfat.com

وَاعْلَمُوْآ اَنَّ فِيْكُمْ رَسُوْلَ اللّٰهِ لَوْ يُطِيْعُكُمْ فِىْ كَثِيْرٍ مِّنَ الْاَمْرِ لَعَنِتُّمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ حَبَّبَ اِلَيْكُمُ الْاِيْمَانَ وَزَيَّنَهٗ فِىْ قُلُوْبِكُمْ وَكَرَّهَ اِلَيْكُمُ الْكُفْرَ وَالْفُسُوْقَ وَالْعِصْيَانَ اُولٰٓئِكَ هُمُ الرّٰشِدُوْنَ

(الحجرات - ۷)

اور جان لو کہ تم میں اللہ کے رسول ہیں بہت معاملوں میں اگر یہ تمہاری خوشی کریں تو تم ضرور مشقت میں پڑو لیکن اللہ نے تمہیں ایمان پیارا کر دیا ہے اور اسے تمہارے دلوں میں آراستہ کر دیا اور کفر اور حکم عدولی اور نافرمانی تمہیں ناگوار کر دی ایسے ہی لوگ راہ پر ہیں۔

یہاں اللہ تعالیٰ نے ناپسندیدگی میں عصیان کو کفرو فسوق کے ساتھ بیان فرمایا ہے۔ اور اہل ایمان پر لازم قرار دیا کہ وہ رسول اللہ ﷺ کی تعظیم و توقیر کریں' آپ ﷺ کا ادب بجا لائیں' آپ ﷺ کے حکم کے سامنے سر خم کریں کیونکہ آپ ﷺ ان کے فوائد' ان سے زیادہ جانتے ہیں' ان پر ان کی ذوات سے بھی بڑھ کر شفیق ہیں' آپ ﷺ کی مبارک رائے' ان کی ذوات کے بارے میں ان کی اپنی رائے سے کہیں بڑھ کر ہے' اس لئے اللہ تعالیٰ نے اہل ایمان کے لئے کفر' فسوق اور عصیان کو مبغوض قرار دیا (عصیان' تمام معاصی کو شامل ہے) ہاں ان کے دلوں کو ایمان سے مزین' ایمان کو محبوب اور حسین بنا دیا۔

جب اللہ تعالیٰ معاصی کو پسند نہیں فرماتا تو اسے اہل ایمان کے لئے مبغوض اور ناپسند بنا دیا اللہ تعالیٰ معاصی کے مرتکب کو محبوب نہیں بناتا' اللہ تعالیٰ نے متعدد آیات کریمہ میں مختلف معاصی پر اپنی عدم محبت کا ذکر فرمایا ہے۔

ان اللّٰه لا يحب المفسدين

(القصص - 77)

بیشک اللہ فسادیوں کو دوست نہیں رکھتا

واللّٰه لا يحب المفسدين

(المائدہ - 64)

اللہ فسادیوں کو نہیں چاہتا

Marfat.com

فان اللّٰہ لا یحب الکفرین (آل عمران - 32)	اللہ کو خوش نہیں آتے.کافر
واللّٰہ لا یحب الظلمین (آل عمران - 57)	ظالم اللہ کو نہیں بھاتے
ان اللّٰہ لایحب من کان مختالا فخورا (النساء - 36)	اللہ کو خوش نہیں آتا کوئی اترانے والا بڑائی مارنے والا
لا یحب اللّٰہ الجھر بالسوء من القول (النساء - 148)	اللہ پسند نہیں کرتا بری بات کا اعلان کرنا
ان اللّٰہ لا یحب الخائنین (الانفال - 58)	بیشک دھوکہ دینے والے اللہ کو پسند نہیں
انہ لا یحب المستکبرین (النحل - 23)	وہ مغروروں کو پسند نہیں فرماتا
ان اللّٰہ لا یحب کل خوان کفور (الحج - 38)	اللہ دوست نہیں رکھتا ہر بڑے دغا باز ناشکرے کو
ان اللّٰہ لا یحب من کان خوانا اثیما (النساء 107)	اللہ نہیں چاہتا کسی بڑے دغاباز گنہگار کو
ان اللّٰہ لا یحب الفرحین (القصص - 76)	اللہ اترانے والوں کو دوست نہیں رکھتا
فان اللّٰہ لا یرضٰی عن القوم الفسقین (التوبہ - 96)	تو بیشک اللہ تو فاسق لوگوں سے راضی نہ ہو گا
ولا یرضی لعبادہ الکفر (الزمر - 7)	اور اپنے بندوں کی ناشکری اسے پسند نہیں

Marfat.com

۵۔اس کا معالہ اللہ کے سپرد ہوتا ہے

جو معاصی کا ارتکاب کرتا ہے تو اس کی سزا دنیوی (مادی یا جسمانی) ہو گی یا پھر وہ خصوصی توبہ کی محتاج ہو گی یا عام توبہ اور فعل خیرات کے تحت آئے گی۔ کیونکہ

ان الحسنت یذھبن السیئات — نیکیاں' برائیوں کو ختم کر دیتی ہیں۔

تو جس نے بھی معاصی کا ارتکاب کیا وہ دنیوی سزا کا محتاج ہو گا تاکہ وہ اس گناہ کا کفارہ بن سکے اور جب وہ اسے سزا نہیں ہوئی تو اب اس کا معاملہ اللہ کے سپرد ہو گیا چاہے' روز قیامت اسے عذاب دے یا اسے معاف فرما دے اسی طرح معاملہ ہے اس گناہ کا جس کے لئے خصوصی توبہ ضروری ہوتی ہے' یہ بھی اللہ تعالیٰ کی مشیت کے تحت ہے چاہے اسے معاف فرما دے یا عذاب دے اگرچہ ہم یہ حسن ظن رکھنے کے پابند ہیں کہ تمام گناہ معاف فرما دینے والا ہے۔

سود کھانے والے کے بارے میں فرمایا۔

فَمَنْ جَآءَهٗ مَوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ فَانْتَهٰى فَلَهٗ مَا سَلَفَ ؕ وَاَمْرُهٗۤ اِلَى اللّٰهِ — تو جسے اس کے رب کے پاس سے نصیحت آئی اور وہ باز رہا تو اسے حلال ہے جو پہلے لے چکا اور اس کا کام خدا کے سپرد ہے۔ (البقرہ ۔ ۲۷۵)

تو سود کھانے والا کا معاملہ اللہ کے سپرد ہے چاہے وہ اسے عذاب دے یا معاف فرما دے۔ پیچھے حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے گزرا ہے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

من اصاب من ذلک شیئا فعوقب فی الدنیا فھو کفارۃ له ومن اصاب من ذلک شیئاثم ستره الله فھو الی الله ان شاء عفا عنه وان شاء عاقبه (بخاری و مسلم) — جس نے بھی کسی معاصی کا ارتکاب کیا اور دنیا میں اسے سزا دے دی گئی وہ اس کے لئے کفارہ بن گئی اور جس نے ارتکاب کیا پھر اللہ

Marfat.com

تعالیٰ نے اسے چھپا دیا اس کا معاملہ
اللہ تعالیٰ کے سپرد ہے چاہے اسے
معاف فرما دے اور چاہے اسے
عذاب دے۔

۶۔ عاصی گمراہ ہے۔

جب سرور عالم ﷺ کی سنت کا (عملاً) ترک گمراہی ہے تو آپ ﷺ کی نافرمانی گمراہی کیوں نہ ہو گی؟ بلکہ یہ تو کھلی گمراہی اور بھٹک جانا ہے' اس پر متعدد نصوص ہیں کہ ترک سنت سراپا گمراہی ہے اور گمراہی سے نجات' سنت کا تمسک ہے' آپ ﷺ کی معصیت گمراہی اور بھٹک جانا ہے اس پر یہ آیت گواہ ہے۔

وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِيْنًا — اور جو حکم نہ مانا اللہ اور اس کے رسول کا بیشک صریح گمراہی بہکا۔

(الاحزاب ۔ ۳۶)

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے ہے ایک شخص نے حضور ﷺ کے سامنے خطبہ دیا اور کہا جس نے اللہ و رسول ﷺ کی طاعت کی اس نے ہدایت پائی۔

ومن یعصمهما فقد غوی — جس نے ان دونوں کی نافرمانی کی وہ گمراہ ہو گیا

آپ ﷺ نے فرمایا۔

بئس الخطیب انت قل ومن یعص الله و رسوله — تو اچھا خطیب نہیں یوں کہو جس نے اللہ کی اور اس کے رسول کی نافرمانی کی۔

(المسلم' کتاب الجمعہ)

کیونکہ اللہ تعالیٰ کی معصیت ہی گمراہی کے لئے کافی ہے اس طرح رسول ﷺ کی معصیت بھی گمراہی کے لئے کافی ہے۔

Marfat.com

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے ہے۔

من سره ان يلقى الله غدا مسلما فليحافظ على هؤلاء الصلوات حيث ينادى بهن فان الله شرع لنبيكم سنن الهدى وانهن من سنن الهدى ولوانكم صليتم فى بيوتكم كما يصلى هذا المنافق فى بيته لتركتم سنة نبيكم ولو تركتم سنة نبيكم لضللتم

(المسلم، کتاب المساجد)

جو کل اپنے اللہ تعالیٰ سے ملاقات کا آرزو مند ہے وہ ان نمازوں کی اذان کے وقت حفاظت کرے اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ کے لئے سنن ھدی جاری فرمائی ہیں یہ نمازیں ان میں سے ہیں اگر تم نے گھروں میں پڑھ لیں تو تم نے نبی ﷺ کی سنت کو ترک کیا اور اگر تم نے اپنے نبی ﷺ کی سنت ترک کر دی تو تم گمراہ ہو جاؤ گے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

فمن رغب عن سنتى فليس منى

(البخاری، کتاب النکاح)

جس نے میرے طریقے سے اعراض کیا وہ ہمارا نہیں۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے آپ ﷺ کا خطبہ منقول ہے۔ جس میں فرمایا حمد و صلوۃ کے بعد سب سے بہتر کلام، کتاب اللہ ہے۔

خير الهدى هدى محمد ﷺ و شر الامور محدثاتها وكل بدعة ضلالة

(البخاری، کتاب الجمعہ)

سب سے اچھا راستہ حضور ﷺ کا ہے اور تمہارے اپنے پیدا کردہ امور بدتر ہیں اور ہر بدعت گمراہی ہے

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے ہے کہ آپ ﷺ نے خطبہ حجتہ الوداع میں فرمایا۔

الافلا ترجعوا بعدى ضلالا يضرب بعضكم رقاب بعض الا يبلغ الشاهد

سنو، میرے بعد گمراہ نہ ہونا ایک دوسرے کو قتل نہ کرنا، سنو، حاضر،

Marfat.com

الغائب — غائب کو میرے ارشادات پہنچا دے۔

آپ ﷺ نے امت کو گمراہی سے بچنے کے لئے کتاب و سنت سے تمسک کی تعلیم دی حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے ہے آپ ﷺ نے فرمایا۔

انی قد ترکت فیکم ما ان اعتصتم به فلن تضلوا کتاب الله و سنة نبیه ﷺ (المستدرک، ۱ = ۹۳)

میں تمہارے درمیان ایسی چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں اگر تم نے ان کے ساتھ تمسک کیا تو تم گمراہ نہیں ہو سکتے وہ اللہ کی کتاب اور اس کے نبی ﷺ کی سنت ہے۔

کتاب و سنت اس امت کو گمراہی سے کیوں نہیں بچائیں گے؟ حالانکہ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کے واسطہ سے ہی اس امت کو گمراہی سے نکالا ہے۔

حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ سے ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے یوم حنین کو انصار سے فرمایا۔

الم اجد کم ضلالا فهدا کم الله بی (البخاری، کتاب المغازی)

کیا تم گمراہ نہ تھے اللہ تعالیٰ نے میرے سبب تمہیں ہدایت دی

جب اللہ تعالیٰ نے تمام مخلوق کو ابتداء" آپ ﷺ کے سبب سے گمراہی سے ہدایت بخشی تو اب اور بعد میں آپ ﷺ کے طریقہ و سنت سے تمسک اسے گمراہی سے کیوں نہیں نکال سکے گا' آپ ﷺ کی راہ کو چھوڑنا' طاعت نہ کرنا اور آپ ﷺ کی سنت سے اعراض یقیناً گمراہی بلکہ کھلی گمراہی ہے۔

۷۔ معصیت نفاق ہے

اللہ تعالیٰ نے جس طرح لوگوں کو اپنی مقدس کتاب قرآن کی طرف بلایا ہے۔ اسی طرح اپنے نبی ﷺ کی طرف بھی بلایا ہے۔ لیکن اہل نفاق اعراض کرتے ہیں اور آنے سے روکتے ہیں ہاں جب اس کے نتیجہ میں انہیں مصیبت پہنچتی ہے تو پھر جھوٹی قسمیں

Marfat.com

اٹھا اٹھا کر کہتے ہیں ہم صالح اور نیک ہیں' اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ يَزْعُمُوْنَ اَنَّهُمْ اٰمَنُوْا بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّتَحَاكَمُوْٓا اِلَى الطَّاغُوْتِ وَقَدْ اُمِرُوْٓا اَنْ يَّكْفُرُوْا بِهٖ ۭ وَيُرِيْدُ الشَّيْطٰنُ اَنْ يُّضِلَّهُمْ ضَلٰلًۢا بَعِيْدًا ۝۶۰ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا اِلٰى مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَاِلَى الرَّسُوْلِ رَاَيْتَ الْمُنٰفِقِيْنَ يَصُدُّوْنَ عَنْكَ صُدُوْدًا

(النساء ـ ۶۰' ۶۱)

کیا تم نے انہیں نہ دیکھا جن کا دعویٰ ہے کہ وہ ایمان لائے اس پر جو تمہاری طرف اترا اور اس پر جو تم سے پہلے اترا پھر چاہتے ہیں کہ شیطان کو اپنے پنچ بنائیں اور ان کو تو حکم یہ تھا کہ اسے اصلاً نہ مانیں اور ابلیس یہ چاہتا ہے کہ انہیں دور بھکاوے اور جب ان سے کہا جائے کہ اللہ کی اتاری ہوئی کتاب اور رسول کی طرف آؤ تو تم دیکھو گے کہ منافق تم سے منہ موڑ کر پھر جاتے ہیں۔

اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کی عظمت بیان کی ہے جو اللہ و رسول ﷺ کی طاعت اختیار کرتے ہیں۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ ۚ فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِيْ شَيْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَى اللّٰهِ وَالرَّسُوْلِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ۭ ذٰلِكَ خَيْرٌ وَّاَحْسَنُ تَاْوِيْلًا

(النساء ـ ۵۹)

اے ایمان والو حکم مانو اللہ کا اور حکم مانو رسول کا اور ان کا جو تم میں حکومت والے ہیں پھر اگر تم میں کسی بات کا جھگڑا اٹھے تو اسے اللہ اور رسول کے حضور رجوع کرو اگر اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتے ہو یہ بہتر ہے اور اس کا انجام سب سے اچھا۔

تو اہل ایمان' اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کے مطیع و فرمانبردار ہوتے ہیں اور اگر

Marfat.com

ان کے درمیان کوئی اختلاف و جھگڑا پیدا ہو جائے تو اسے اللہ کی طرف (اس کی کتاب کی طرف) اور اس کے رسول ﷺ (ظاہری حیات میں) کی طرف اور بعد از وصال آپ ﷺ کی سنت کی طرف رجوع کرتے ہیں۔ رہے منافقین تو وہ مطیع نہیں ہوتے اور اگر انہیں کتاب اللہ اور سنت رسول ﷺ کی طرف بلایا جائے تو وہ اعراض کرتے ہیں اور دوسروں کو بھی آپ ﷺ کی طرف آنے سے منع کرتے ہیں یہی حال کفار کا ہے۔ ارشاد فرمایا۔

وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا اِلٰى مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَاِلَى الرَّسُوْلِ قَالُوْا حَسْبُنَا مَا وَجَدْنَا عَلَيْهِ اٰبَآءَنَا اَوَلَوْ كَانَ اٰبَآؤُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ شَيْئًا وَّلَا يَهْتَدُوْنَ (المائدہ - ۱۰۴)	جب ان سے کہا جائے آؤ اس طرف جو اللہ نے اتارا اور اس کی طرف کہیں ہمیں وہ بہت ہے جس پر ہم نے اپنے باپ دادا کو پایا کیا اگرچہ ان کے باپ دادا نہ کچھ جانیں نہ راہ پر ہوں۔

تو منافق اور کفار اعراض میں اور اس پر اکتفاء میں جو ان کے پاس ہے اگرچہ وہ باطل ہے مشترک ہی ہیں اس لئے اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو آپ ﷺ کی معصیت سے اور آپ ﷺ کے حکم سے اعراض سے ڈرایا ہے تاکہ کہیں ان کا حال بھی اہل نفاق جیسا نہ ہو جائے۔

۸۔ آپ ﷺ کا مخالف کافر ہے

معاملہ اس وقت اپنی انتہاء کو پہنچ جاتا ہے۔ جب اللہ تعالیٰ نے یہ اعلان فرما دیا جس نے اس کے رسول ﷺ کی نافرمانی کی' جس نے آپ ﷺ کے طریق' مذہب' نہج اور سلوک میں مخالفت کی وہ کافر ہے' اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِىْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۳۱﴾ قُلْ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاِنْ تَوَلَّوْا	اے محبوب تم فرما دو کہ لوگو اگر تم اللہ کو دوست رکھتے ہو تو میرے فرمانبردار ہو جاؤ اللہ تمہیں دوست

Marfat.com

فَاِنَّ اللّٰهَ لَا یُحِبُّ الْکٰفِرِیْنَ
(آل عمران ۔ ۳۱' ۳۲)

رکھے گا تمہارے گناہ بخش دے گا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے تم فرما دو کہ حکم مانو اللہ اور رسول کا پھر اگر وہ منہ پھیریں تو اللہ کو خوش نہیں آتے کافر۔

حافظ ابن کثیر فرماتے ہیں یہ آیت واضح کر رہی ہے کہ آپ ﷺ کے طریقہ کی مخالفت کفر ہے اور جو اپنے اندر یہ برائی رکھتا ہو اسے اللہ تعالیٰ پسند ہی نہیں کرتا اگرچہ وہ اللہ تعالیٰ کے محب ہونے اور قریبی ہونے کا دعویٰ کرتا پھرے ہاں آپ ﷺ کی اتباع کرے آپ ﷺ نبی امی اور خاتم الرسل ہیں' ثقلین جن و انس کے رسول ہیں' انبیاء و رسول ہی نہیں اولوا العزم پیغمبر بھی ہوتے اور آپ ﷺ کی بعثت ہوتی تو انہیں بھی آپ ﷺ ہی کی اتباع کرنا ہوتی' آپ ﷺ کی طاعت اور آپ ﷺ کی شریعت کی اتباع میں داخل ہونا پڑتا تو جو یہ کہتا ہے کہ میں اللہ کا محب ہوں اس پر اس کے رسول ﷺ کی طاعت و متابعت لازم ہے' اگر اس نے آپ ﷺ کی اتباع چھوڑ دی اور اس پر ڈٹا رہا تو وہ کافر ہے اور اللہ تعالیٰ کافر سے محبت نہیں کرتا۔

پیچھے حدیث حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ گزری ہے آپ ﷺ نے فرمایا میری ساری امت جنت میں جائے گی مگر جس نے انکار کیا صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ انکار کرنے والا کون ہے۔

آپ ﷺ نے فرمایا۔

من اطاعنی دخل الجنۃ ومن عصانی فقد ابی
(البخاری)

جس نے میری طاعت کی وہ جنت میں ہے اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے انکار کیا

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے ہے۔

فمن اتبعه کان فی الجنۃ ومن لم یتبعه عذب

جس نے اتباع کر لی وہ جنتی ہے اور جس نے اتباع نہ کی اسے

Marfat.com

عذاب دیا جائے گا۔

اسے امام احمد' ابن خزیمہ' ترمذی (دونوں نے صحیح کہا) نے روایت کیا

۹۔ عاصی سے جہاد

جب معصیت' شعائر اسلام میں سے کسی کی ہو مثلاً اہل شہر ترک اذان پر یا زکوۃ نہ دینے پر اتحاد کر لیتے ہیں تو ان کے خلاف قتال کیا جائے گا اس پر صحابہ کرام کا اجماع ہے۔ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے دور میں جیسے مرتدین کے خلاف جنگ کی گئی اس طرح مانعین زکوۃ کے خلاف بھی۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے' حضور ﷺ کا وصال ہوا' حضرت ابوبکر خلیفہ بنے' عربوں میں سے کچھ لوگوں نے کفر اختیار کیا' حضرت عمرؓ نے حضرت ابوبکرؓ سے کہا جو شخص لا الہ الا اللہ کہتا ہے۔ اس کے خلاف ہم جنگ کیسے کریں؟ تو انہوں نے فرمایا جو نماز اور زکوۃ میں فرق کرے گا اس کے خلاف میں جنگ کروں گا کیونکہ زکوۃ مال کا حق ہے اللہ کی قسم اگر انہوں نے اونٹ کی نکیل کی مقدار بھی زکوۃ روکی جو رسول اللہ ﷺ کو ادا کرتے تھے تو ان سے قتال کروں گا' حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں مجھ پر اس سے شرح صدر ہو گیا۔

تو زکوۃ اسلام کا رکن ہے یہ ہر صاحب نصاب خواہ مرد ہو یا خاتون اس پر لازم ہے جو اسے ادا نہ کرے اس کے خلاف سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے جہاد جاری رکھا' بعض صحابہ نے ایک ارشاد نبوی کی وجہ سے اس پر اعتراض اٹھایا مگر آپ ﷺ نے انہیں اس کا صحیح مفہوم سمجھایا تو وہ بھی مطمئن ہو گئے تو ترک زکوۃ اللہ تعالیٰ اور اس کی رسول ﷺ کی معصیت ہے کیونکہ اس کا انہوں نے حکم دے رکھا ہے' امام خطابی فرماتے ہیں' اذان اسلام کا شعار ہے اس کا ترک ناجائز ہے۔ اگر اہل شہر اس کے ترک پر اتحاد کر لیں تو حاکم پر ان کے خلاف جہاد لازم ہے۔

۱۰۔ عاصی کے اعمال ضائع

اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کا عاصی' اللہ کے غضب کی جگہ ہوتا ہے۔

Marfat.com

دنیا و آخرت میں اس کی سزا ہے۔ ایک سزا یہ ہے کہ اس کے تمام اعمال ضائع ہیں۔ اس کا کوئی عمل مقبول نہیں خصوصاً جب وہ معصیت اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی کبیر معصیت ہو۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

اِنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا وَصَدُّوْا عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَشَآقُّوا الرَّسُوْلَ مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَیَّنَ لَهُمُ الْهُدٰی لَنْ یَّضُرُّوا اللّٰهَ شَیْـًٔا ؕ وَ سَیُحْبِطُ اَعْمَالَهُمْ ﴿۳۲﴾ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَلَا تُبْطِلُوْۤا اَعْمَالَكُمْ

(محمد ۔ ۳۲۔ ۳۳)

بیشک وہ جنہوں نے کفر کیا اور اللہ کی راہ سے روکا اور رسول کی مخالفت کی بعد اس کے کہ ہدایت ان پر ظاہر ہو چکی تھی وہ ہرگز اللہ کو کچھ نقصان نہ پہنچائیں گے اور بہت جلد اللہ ان کا کیا دھرا اکارت کرے گا اے ایمان والو اللہ کا حکم مانو اور رسول کا حکم مانو اور اپنے عمل باطل نہ کرو۔

یہاں اللہ تعالیٰ نے اہل ایمان کو اپنی اور اپنے رسول ﷺ کی طاعت کا حکم دیا تاکہ ان کے اعمال کہیں باطل نہ ہو جائیں جیسے کہ وہ شخص جو مرتد ہو گیا' وہ شخص جس نے اللہ کی راہ سے کسی کو روکا' رسول اللہ ﷺ کی مخالفت کی تو اللہ تعالیٰ اس کے سابقہ تمام اعمال باطل فرما دے گا اور اس کا کوئی عمل قبول نہیں فرمائے گا۔ اور اس مخالفت اور ارتداد میں فقط اسی کا نقصان ہے۔ اللہ تعالیٰ کا مبارک فرمان ہے۔

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْۤا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِیِّ وَلَا تَجْهَرُوْا لَهٗ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ

(الحجرات ۔ ۲)

اے ایمان والو اپنی آوازیں اونچی نہ کرو اس غیب بتانے والے (نبی) کی آواز سے اور ان کے حضور بات چلا کر نہ کہو جیسے آپس میں ایک دوسرے کے سامنے چلاتے ہو کہ کہیں تمہارے عمل اکارت نہ ہو جائیں اور تمہیں خبر نہ ہو

Marfat.com

اللہ تعالیٰ نے اس امت کو اپنے نبی ﷺ کی آواز سے اپنی آواز کو بلند کرنے سے منع فرمایا ہے۔ کیونکہ آپ ﷺ کے سامنے یا آپ ﷺ کی آواز پر بلند آواز معصیت کبیرہ ہے۔ اس طرح بلا تکلف کلام سے بھی منع فرمایا کیونکہ یہ بھی معصیت کبیرہ ہے اور دونوں انسان کے اعمال باطل ہونے کا ذریعہ ہیں حالانکہ اسے شعور ہی نہ ہو۔

۱۱۔ عاصی لعنت کا مستحق بن جاتا ہے

لعنت' اللہ تعالیٰ کی رحمت سے دور ہو جانا ہے تو جس نے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی ایسی سخت نافرمانی کی جس پر عتاب مرتب ہوگا تو ایسا شخص رحمت الٰہی سے دور اور دھتکار دیا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

اِنَّ الَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ اللّٰہَ وَ رَسُوْلَہٗ لَعَنَھُمُ اللّٰہُ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ وَاَعَدَّلَھُمْ عَذَابًا مُّھِیْنًا (الاحزاب ۔ ۵۷)

بیشک جو ایذا دیتے ہیں اللہ اور اس کے رسول ﷺ کو ان پر اللہ کی لعنت ہے دنیا اور آخرت میں اور اللہ نے ان کے لئے ذلت کا عذاب تیار کر رکھا ہے۔

جس نے اللہ تعالیٰ کی مخالفت کی اس کے نواہی کا ارتکاب کیا اس کے اوامر کو ترک کیا اس کے رسول ﷺ کو کسی عیب یا نقص یا کسی اور ذریعہ سے اذیت دی(اور یہ تمام کبائر ہیں)تو ایسا شخص دنیا و آخرت میں لعنت کا اور روز قیامت عذاب کا مستحق ہو گا۔

اسی لئے حضور ﷺ نے نافرمانوں پر لعنت کی تھی کیونکہ انہوں نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی نافرمانی کی تھی (البخاری' کتاب المغازی)

انہوں نے عہد کر کے بے وفائی کی' عقد کر کے خلاف کیا اس طرح آپ ﷺ نے رعل' ذکوان اور بنو لحیان پر بھی لعنت فرمائی۔

۱۲۔ روز قیامت افسوس

جب قیامت قائم ہو گی کفار اپنے اعمال کے مطابق آئیں گے انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے اوامر کی مخالفت کی ہو گی' انہوں نے طاعت نہ کی ہو گی اب اپنی معصیت

Marfat.com

پر شرمندہ ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

اِنَّ اللّٰهَ لَعَنَ الْكٰفِرِيْنَ وَاَعَدَّلَهُمْ سَعِيْرًا ﴿٦٤﴾ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ۚ لَا يَجِدُوْنَ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا ﴿٦٥﴾ يَوْمَ تُقَلَّبُ وُجُوْهُهُمْ فِى النَّارِ يَقُوْلُوْنَ يٰلَيْتَنَآ اَطَعْنَا اللّٰهَ وَ اَطَعْنَا الرَّسُوْلَا ﴿٦٦﴾ وَقَالُوْا رَبَّنَآ اِنَّآ اَطَعْنَا سَادَتَنَا وَكُبَرَآءَ نَا فَاَضَلُّوْنَا السَّبِيْلَا ﴿٦٧﴾ رَبَّنَآ اٰتِهِمْ ضِعْفَيْنِ مِنَ الْعَذَابِ وَالْعَنْهُمْ لَعْنًا كَبِيْرًا

(الاحزاب - ٦٤' ٦٨)

بیشک اللہ نے کافروں پر لعنت فرمائی اور ان کے لئے بھڑکتی آگ تیار کر رکھی ہے اس پر ہمیشہ رہیں گے اس میں نہ کوئی حمایتی پائیں گے نہ مددگار جس دن ان کے منہ الٹ الٹ کر آگ میں تلے جائیں گے کہتے ہوں گے ہائے کسی طرح ہم نے اللہ کا حکم مانا ہوتا اور رسول کا حکم مانا ہوتا اور کہیں گے اے ہمارے رب ہم اپنے سرداروں اور اپنے بڑوں کے کہنے پر چلے تو انہوں نے ہمیں راہ سے بہکا دیا اے ہمارے رب انہیں آگ کا دونا عذاب دے اور ان پر بڑی لعنت کر۔

جب کفار دوزخ میں داخل ہوں گے تو وہ اس تمنا کا اظہار کریں گے کاش ہم نے دنیا میں اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی طاعت کی ہوتی تو آج دوزخ میں داخل نہ ہوتے' انہوں نے نافرمانی کی ہوئی تھی اس لئے جہنم میں داخل ہوں گے اب افسوس اور حسرت کوئی نفع نہیں دے گا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

وَيَوْمَ يَعَضُّ الظَّالِمُ عَلٰى يَدَيْهِ يَقُوْلُ يٰلَيْتَنِى اتَّخَذْتُ مَعَ الرَّسُوْلِ سَبِيْلًا ﴿٢٧﴾ يٰوَيْلَتٰى لَيْتَنِىْ لَمْ اَتَّخِذْ فُلَانًا خَلِيْلًا ﴿٢٨﴾ لَقَدْ اَضَلَّنِىْ عَنِ الذِّكْرِ بَعْدَ اِذْ جَآءَنِىْ وَكَانَ

اور جس دن ظالم اپنے ہاتھ چبا چبا لے گا کہ ہائے کس طرح سے میں نے رسول ﷺ کے ساتھ راہ لی ہوتی وائے خرابی میری ہائے کس

Marfat.com

الشَّيْطٰنُ لِلْاِنْسَانِ خَذُوْلًا
(الفرقان ـ ۲۷ـ ۲۹)

طرح میں نے فلانے کو دوست نہ بنایا ہوتا بیشک اس نے مجھے بہکا دیا میرے پاس آئی ہوئی نصیحت سے اور شیطان آدمی کو بے مدد چھوڑ دیتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے یہاں ان ظالموں کی پریشانی کی خبر دی ہے۔ جنہوں نے آپ ﷺ اور آپ ﷺ کی حق تعلیمات کو چھوڑ دیا تھا اور انہوں نے غیر رسول ﷺ کا راستہ اپنایا روز قیامت انہیں ندامت' حسرت اور افسوس کچھ نفع نہیں دے گا' اللہ تعالیٰ نے اس ظالم کا یہی افسوس یہاں ذکر کیا کہ وہ کہے گا کاش میں رسول ﷺ کی راہ کو اپنا لیتا اور اس کی راہ پر نہ چلتا جس نے مجھے اس سے گمراہ و منحرف کیا' اللہ تعالیٰ کا ارشاد مبارک ہے۔

فَكَيْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍۢ بِشَهِيْدٍ وَّجِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰٓؤُلَآءِ شَهِيْدًا ﴿۴۱﴾ يَوْمَئِذٍ يَّوَدُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَعَصَوُا الرَّسُوْلَ لَوْ تُسَوّٰى بِهِمُ الْاَرْضُ وَلَا يَكْتُمُوْنَ اللّٰهَ حَدِيْثًا
(النساء ـ ۴۱ـ ۴۲)

تو کیسی ہو گی جب ہم ہر امت سے ایک گواہ لائیں اور اے محبوب تمہیں ان سب پر گواہ اور نگہبان بنا کر لائیں اس دن تمنا کریں گے وہ جنہوں نے کفر کیا اور رسول کی نافرمانی کی کاش انہیں مٹی میں دبا کر زمین برابر کر دی جائے اور کوئی بات اللہ سے نہ چھپا سکیں گے۔

یعنی جب ان احوال کا ظہور ہو گا' کفار و نافرمانوں کی ذلت' رسوائی اور عذاب دیکھیں گے تو وہ کفار جنہوں نے رسول ﷺ کی نافرمانی کی ہو گی' اتباع و طاعت کو قبول نہ کیا تھا وہ آج تمنا کریں گے کاش زمین پھٹ جائے اور ہمیں نگل جائے لیکن ایسا کہاں ہو گا؟ غیر صالح انسان موت کے بعد ہی افسوس و حسرت کا اظہار شروع کر دے گا۔ چہ جائیکہ وقوع قیامت کے بعد' حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب میت کو لوگ اٹھاتے ہیں اگر صالح ہو تو کہتی ہے مجھے جلدی لے چلو اور اگر بد ہو

Marfat.com

افسوس مجھے کہاں لے جا رہے ہو؟ انسان کے علاوہ اس کی آواز ہر کوئی سن رہا ہوتا ہے اگر انسان سن لے تو بے ہوش ہو جائے۔ (البخاری' کتاب الجنائز)

فاسق' فاجر' کافر کو ندامت صالح کے علاوہ ندامت ہو گی آپ ﷺ سے مروی ہے فرمایا جو بھی فوت ہوتا ہے پریشان و نادم ہوتا ہے۔ عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ

وما ندامته؟ — اس کی ندامت کیسی؟

فرمایا

ان کان محسنا ندم ان لا یکون ازداد وان کان مسئیا ندم ان یکون نزع (ترمذی' کتاب الزھد) — اگر اچھا ہوا تو اس پر نادم ہو گا کاش اس میں اضافہ کرتا اور اگر برا ہوا تو اس پر نادم ہو گا کاش میں یہ کام نہ کرتا۔

قیامت کے ناموں میں سے ایک نام "یوم الحسرت" بھی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

وَاَنْذِرْ هُمْ يَوْمَ الْحَسْرَةِ اِذْ قُضِيَ الْاَمْرُ وَهُمْ فِيْ غَفْلَةٍ وَّهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ (مریم - ۳۹) — اور انہیں ڈر سناؤ پچھتاوے کے دن کا جب کام ہو چکے گا اور وہ غفلت میں ہیں اور نہیں مانتے۔

یعنی دوزخ میں کفار حسرت کریں گے لیکن ان کی حسرت کسی قسم کا انہیں نفع نہیں دے گی۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے ہے آپ ﷺ نے فرمایا' روز قیامت موت کو مینڈھے کی صورت میں لایا جائے گا پھر اہل جنت کو آواز دی جائے گی وہ دیکھیں گے پوچھا جائے گا اسے پہچانتے ہو عرض کریں گے ہاں یہ موت ہے تمام نے اسے دیکھ لیا ہے پھر اہل دوزخ کو آگاہ کیا جائے گا وہ کہیں گے یہ موت ہے اسے سب نے دیکھ لیا ہے پھر اسے ذبح کر دیا جائے گا پھر فرمایا جائے گا۔

یااھل الجنة خلود فلا موت و یااھل النار خلود فلا موت — اے اہل جنت اب یہاں ہمیشہ رہو اب موت نہیں اے اہل جہنم یہاں ہمیشہ رہو اب موت نہیں۔

Marfat.com

پھر آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی وانذرھم

(البخاری، کتاب التفسیر)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کی روایت میں یہ اضافہ ہے۔

فیزداد فرحا ال فرحھم ویزداد اہل النار حزنا الی حزنھم

اہل جنت کی خوشی میں مزید اضافہ اور اہل نار کے غم میں مزید غم ہو گا۔

باقی یہ حدیث ان کفار کے بارے میں ہے جو دائمی جہنمی ہوں گے اس امت کے عاصیوں کا یہ معاملہ نہیں کیونکہ اس امت کے عاصی عذاب نار کے بعد وہاں سے نکل کر جنت میں داخل ہو جائیں گے اور جو ہمیشہ نار میں رہیں گے وہ کفار و مشرک ہوں گے یہی وجہ ہے کہ ان کے غم میں مزید اضافہ ہو گا' یہ آپ ﷺ کی ظاہری حیات کے کافر اور بعد کے کافر ہیں جنہوں نے آپ ﷺ پر نہ ایمان لایا اور نہ آپ ﷺ کی طاعت کی وہ دائما" جہنم میں رہیں گے۔

۱۳۔ عاصی جنت میں پہلے داخل ہونے والوں میں نہ ہو گا۔

معصیت کی دو اقسام ہیں' مکفرہ اور غیر مکفرہ' معصیت مکفرہ اپنے مرتکب کو دائمی دوزخی بنا دیتی ہے او معصیت غیر مکفرہ اپنے مرتکب کو پہلے دوزخ میں لے جائے گی پھر حساب پر یا شفاعت مصطفیٰ ﷺ یا اس امت کے کسی اور شفیع کی شفاعت یا رحمت الٰہی (کہ اس کا گناہ یہودی یا نصرانی پر ڈال دو) سے وہاں سے نکال کر جنت میں لے جایا جائے گا۔ ہم نے اس پر تفصیلی گفتگو اپنی کتاب "الخصائص التی انفرد بھا ﷺ" میں کیا ہے۔

تو دونوں فریق جنت میں داخل نہیں ہوں گے۔ پہلا کفر کی وجہ سے اور وہ کبھی بھی جنت میں داخل نہ ہو گا' دوسرا فریق ابتدائی جنتیوں کے ساتھ داخل نہ ہو گا بلکہ دوزخ میں داخل ہو گا وہاں بقدر معصیت عذاب بھگت کر پھر شفاعات اور رحمت الٰہی کی وجہ سے دوزخ سے نکل کر جنت میں داخل ہو گا' اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ سے یہی

Marfat.com

وعدہ فرمایا ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ میری ساری امت جنت میں داخل ہو گی مگر جس نے انکار کیا۔ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ انکار کرنے والا کون ہے؟ فرمایا "جس نے میری اطاعت کی وہ جنت میں داخل ہو گا اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے انکار کیا" آپ ﷺ کا یہ ارشاد گرامی بھی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے گزرا کہ

انا اخذ بحجز کم عن النار هلم عن النار هلم عن النار فتغلبونی تقحمون فیها (بخاری و مسلم)

میں تمہیں پیچھے سے پکڑ کر دوزخ سے یہ کہتے ہوئے دور کرنے کی کوشش کروں گا اس سے بچو اس سے بچو اور تم مجھ سے چھڑا کر اس میں پڑنے کی کوشش کرو گے۔

مسلم میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے بھی اسی طرح کی روایت مروی ہے۔

اللہ تعالیٰ کا مبارک ارشاد ہے۔

وَاِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا كَانَ عَلٰى رَبِّكَ حَتْمًا مَّقْضِيًّا ﴿۷۱﴾ ثُمَّ نُنَجِّي الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَّنَذَرُ الظّٰلِمِيْنَ فِيْهَا جِثِيًّا (مریم - ۷۱، ۷۲)

اور تم میں کوئی ایسا نہیں جس کا گزر دوزخ پر نہ ہو تمہارے رب کے ذمہ پر یہ ضرور ٹھہری ہوئی بات ہے پھر ہم ڈر والوں کو بچا لیں گے اور ظالموں کو اس میں چھوڑ دیں گے گھٹنوں کے بل گرے۔

پل صراط جہنم کی پشت پر بچھایا گیا ہے۔ وہاں تمام جنوں اور انسانوں نے گزرنا ہے۔ وہاں سے ہر کوئی اپنے اپنے اعمال صالحہ کے مطابق گزرے گا۔ کوئی بجلی کی چمک کی طرح، کوئی تیز ہوا کی طرح اور کوئی تیز رفتار گھوڑے کی طرح گزرے گا اسی طرح جہنم میں بھی لوگ حسب ذنوب و اثام گریں گے۔ سب سے اوپر والا طبقہ میں اس امت کے عاصی ہوں گے۔ حضور ﷺ اور آپ ﷺ کی امت کے صلحا، متقین اور شہداء ان عاصیوں کی شفاعت کریں گے۔ یہ عاصی ابتداً جنت میں داخل نہیں بلکہ دوزخ میں جائیں

Marfat.com

گے ان کو گناہوں سے پاک کر کے جنت میں منتقل کیا جائے گا۔ اس لئے کثرت کے ساتھ آپ ﷺ سے منقول ہے۔ والدین کا نافرمان' ہمیشہ شراب پینے والا' رحم منقطع کرنے والا اور چغلخور جنت میں داخل نہ ہوں گے۔

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

انما مدلجون فلا یدلجن مصعب ولا مضعف — ہم پانی نکالنے والے ہیں نہ سرکش اونٹ کے ذریعہ سے نکالو اور نہ کمزور سے

ایک آدمی نے سرکش اونٹنی پر پانی لادھا اور وہ گر پڑا اس کی ھڈی ٹوٹ گئی اور فوت ہو گیا آپ ﷺ نے اس پر جنازہ پڑھنے کا حکم دیا۔ اس کے بعد تین دفعہ اعلان فرمایا۔

ان الجنة لا تحل لعاص — عاصی جنت میں داخل نہ ہو گا

اسے امام احمد' طبرانی اور حاکم نے روایت کیا۔

آپ ﷺ کا یہ ارشاد گرامی بھی گزر چکا ہے کہ جس نے انکار کیا وہ جنت میں داخل نہ ہو گا۔

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس امت کا حشر تین گروہوں میں ہو گا۔ ایک تو وہ ہوں گے جو بلا حساب جنت میں داخل کر دیئے جائیں گے' دوسرے وہ جن کا تھوڑا حساب ہو گا پھر جنت میں داخل کر دیئے جائیں گے تیسری قسم کے وہ لوگ ہیں جو اپنی پشتوں پر پہاڑوں جیسے گناہ لے کر آئیں گے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا یہ کون ہے؟ حالانکہ وہ انہیں سب سے بہتر جانتا ہے۔ عرض کریں گے تیرے بندوں میں سے کچھ بندے ہیں۔ فرمائے گا ان سے یہ بوجھ اتار کر یہود و نصاریٰ پر لاد دو

ادخلو هم برحمتی الجنة — اور انہیں میری رحمت سے جنت میں داخل کر دو۔ (المستدرک ' ۱ = ۵۸)

اسے حاکم نے روایت کر کے صحیح کہا اور ذھبی نے اس حکم کو ثابت رکھا۔

اور اس صحابیؓ سے مروی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

Marfat.com

يجئى يوم القيامة ناس من المسلمين بذنوب امثال الجبال فيغفرها الله لهم ويضعها على اليهود والنصارى
(المسلم، کتاب التوبہ)

روز قیامت مسلمانوں میں سے کچھ لوگ پہاڑوں کی طرح گناہ لائیں گے۔ اللہ تعالیٰ انہیں معاف فرما دے گا اور انہیں یہود و نصاریٰ پر ڈال دے گا۔

ان پہاڑوں جیسے گناہوں کی مسلمانوں سے بخشش، شفاعت کے ذریعہ ہو گی ہم عنقریب اس پر تذکیر کے لئے بخاری و مسلم کی احادیث کا تذکرہ کریں گے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

يخرج قوم من النار بعد مامسهم منها سفع ليدخلون الجنة فيسميهم اهل الجنة الجهنميين
(البخاری، کتاب الرقاق)

دوزخ سے کچھ لوگ نکلیں گے انہیں آگ نے چھوا ہو گا۔ انہیں اہل جنت، جہنمی کا نام دیں گے۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب جنتی، جنت میں اور دوزخی، دوزخ میں داخل ہو جائیں گے تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ جس کے دل میں رائی کے برابر ایمان ہے۔ اسے دوزخ سے نکال لو انہیں نکال کر نہر حیات میں ڈالا جائے گا۔

فينبتون كما تنبت الجنة فى حميل السيل
(بخاری و مسلم)

وہ اگے گئے جیسے کہ دانہ سیلاب کے کوڑے میں اگتا ہے۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

يخرج قوم من النار بشفاعة محمد ﷺ فيدخلون الجنة يسمون الجهنميين
(البخاری، کتاب الرقاق)

دوزخ سے کچھ لوگ حضور ﷺ کی شفاعت سے نکلیں گے اور جنت میں داخل ہوں گے۔ انہیں جہنمی کہا جائے گا۔

Marfat.com

حدیث شفاعت میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر مجھے کہا جائے گا۔

ارفع رأسک وسل تعطه وقل یسمع واشفع تشفع فارفع رأسی فاحمد ربی بتحمید یعلمنی ثم اشفع فیحدلی حدا ثم اخرجهم من النار وادخلهم الجنة ثم اعود فاقع ساجدا" مثله فی الثالثة او الرابعة فی ما یبقی فی النار الا من حبسه القرآن

(البخاری، کتاب الرقاق)

سر اٹھاؤ اور مانگو عطا کیا جائے گا، شفاعت کرو قبول کی جائے گی، میں سر اٹھا کر اپنے رب کی حمد کروں گا جو مجھے سکھائی جائے گی۔ پھر میں شفاعت کروں گا میرے لئے حد مقرر کر دی جائے گی پھر میں انہیں دوزخ سے نکال کر جنت میں داخل کروں گا پھر حاضر ہو جاؤں گا سجدہ کروں گا اسی طرح تیسری یا چوتھی دفعہ ہو گا حتیٰ کہ دوزخ میں وہی رہے گا جسے قرآن روک لے گا۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

انی لاعلم اخر اهل النار خروجا منها واخر اهل الجنة دخولا رجل یخرج من النار حبوا فیقول الله اذهب فادخل الجنة

(البخاری، کتاب الرقاق)
(المسلم، کتاب الایمان)

دوزخ سے آخری نکلنے والے اور جنت میں آخری داخل ہونے والے کو بھی جانتا ہوں ایک شخص گھٹنوں کے بل دوزخ سے نکلے گا اللہ تعالیٰ فرمائیں گے جاؤ جنت میں داخل ہو جاؤ۔

Marfat.com

شفاعات نبوی ﷺ

حضور ﷺ کو بہت سی شفاعتیں عطا کی گی ہیں اور ان کا تذکرہ احادیث میں ہے۔ کچھ کا تذکرہ مبارکہ ملاحظہ کر لیجئے۔

۱۔ مخلوق کو سختی محشر سے بچانے کے لئے شفاعت۔

۲۔ کچھ امتیوں کو جنت میں بلا حساب داخل کروانے کے لئے شفاعت۔

۳۔ امت کے کچھ لوگ جن کا حساب ہو گا اور وہ عذاب کے مستحق ٹھہریں گے ان کو عذاب سے بچانے کے لئے شفاعت۔

۴۔ اپنی امت کے عاصی لوگوں کو دوزخ سے نکالنے کے لئے شفاعت۔

۵۔ جنت میں بلندی درجات کے لئے شفاعت۔

۶۔ اہل مدینہ منورہ کے لئے خصوصی شفاعت۔

۷۔ امت کے اہل کبائر کے لئے شفاعت۔

۸ ان لوگوں کے لئے جن کی نیکیاں اور برائیاں برابر ہوں گی۔ دخول جنت کی شفاعت اور رائج قول کے مطابق انہیں اہل اعراف کہا جاتا ہے۔

۹۔ تمام لوگوں سے پہلے اپنی امت کے دخول جنت کے لئے شفاعت۔

۱۰۔ اپنے چچا حضرت ابو طالب کے لئے شفاعت۔

۱۱۔ اس شخص کے لئے شفاعت جس نے کلمہ توحید پڑھا لا الہ اللہ محمد رسول اللہ لیکن خیر کوئی نہ کی۔

۱۲۔ ان قبور والوں کی شفاعت جن پر آپ ﷺ نے کھجور کی شاخیں گاڑی تھیں۔

۱۳۔ آپ ﷺ کی امت کی بعض کی بعض کے حوالے سے شفاعت۔

حدیث انس رضی اللہ عنہ میں جو الفاظ گزرے "الا من حبسه القرآن" (مگر جسے قرآن روک لے) سے مراد وہ لوگ ہیں جن کا دوزخی ہونا دائمی ہے۔ آپ ﷺ کا ارشاد گرامی " فیحد لی حدا" (میرے لئے حد مقرر کی جائے گی) اس کی تفسیر دوسری روایات میں ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا مجھے کہا جائے گا جاؤ

من کان فی قلبه مثقال حبة من براو جس کے دل میں گندم یا جو کے

Marfat.com

شعیرۃ من ایمان فاخرجه منها	برابر ایمان ہے اسے دوزخ سے نکال لو۔

مجھے کہا جائے گا جاؤ

فمن کان فی قلبه مثقال حبة من خردل من ایمان فا خرجه منها	جس کے دل میں رائی کے برابر ایمان ہے اسے دوزخ سے نکال لو۔

پھر مجھے کہا جائے گا جاؤ۔

فمن کان فی قلبه ادنٰی ادنٰی ادنٰی من مثقال حبة من خردل من ایمان فاخرجه من النار فانطلق فا فعل (البخاری، کتاب التوحید) (المسلم، کتاب الایمان)	جس کے دل میں رائی سے کم اس سے بھی کم اس سے بھی کم مقدار ایمان ہے۔ اسے بھی دوزخ سے نکال لو میں جاؤں گا اور ایسا ہی کروں گا۔

نبی اکرم ﷺ ہی صرف اپنی امت کے لئے شفاعت نہیں فرمائیں گے بلکہ آپ ﷺ کی امت کے صلحاء و متقی بھی اپنی نجات کے بعد اپنے دوزخی بھائیوں کی شفاعت کریں گے۔ اس پر بھی متعدد احادیث شاھد ہیں ہم صرف دو کا تذکرہ کرتے ہیں۔

۱۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے دیدار الٰہی اور حساب و کتاب میں جو روایت مروی ہے اس کا آخری حصہ ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

ثم یضرب الجسر علی جهنم و تحل الشفاعة ویقولون اللهم سلم سلم	پھر جہنم پر پل بچھایا جائے گا اور شفاعت حلال کر دی جائے گی وہ کہیں گے اے اللہ سلامتی سلامتی

عرض کیا گیا یا رسول اللہ ﷺ جسر کیا ہے؟ فرمایا

دحض مزلة فیه خطاطیف وکلالیب	وہ وحشت، گرنا، اس میں کڑک

Marfat.com

وحسک فیمر المؤمنون کطرف العین وکالبرق وکالریح وکالطیر وکاجاوید الخیل والرکاب	ہے' کتے اور کانٹے۔ اہل ایمان آنکھ جھپکنے کی طرح یا بجلی' ہوا' پرندے یا گھوڑے یا سوار کی طرح گزریں گے۔

جس کی حفاظت کی گئی وہ نجات پا جائے گا۔ جس کو چھوڑ دیا گیا۔ وہ جہنم میں گر جائے گا۔ حتیٰ کہ اہل ایمان جہنم سے خلاصی پا لیں گے۔ قسم اس ذات اقدس کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے تم میں سے ہر کوئی اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں روز قیامت اپنے دوزخی بھائیوں کے لئے التجائیں کر رہا ہو گا' کچھ کہیں گے۔

ربنا کانوا یصومون معنا ویصلون ویحجون	اے ہمارے رب انہوں نے ہمارے ساتھ روزے رکھے نمازیں پڑھیں اور حج کئے۔

تو ان سے کہا جائے گا۔

اخرجوا من عرفتم فتحرم صورهم علی النار	جنہیں تم پہچانتے ہو انہیں نکال لو ان کے اجسام پر آگ حرام کر دی گئی ہے۔

اسی طرح دوزخ سے کثیر مخلوق کو نکال لیا جائے گا۔ اب دوزخ نصف ساق اور گھٹنوں تک رہ جائے گی پھر وہ عرض کریں گے۔

ربنا ما بقی فیها احد ممن امرتنابه	اے ہمارے رب جس کا تم نے حکم دیا تھا اب ان میں سے یہاں کوئی نہیں رہا۔

حکم ہو گا تم پھر جاؤ

فمن وجدتم فی قلبه مثقال دینار من یمان فاخرجوه	جس کے دل میں مثقال دینار کے برابر ایمان پاؤ اسے دوزخ سے نکال لو۔

Marfat.com

اب دوبارہ کثیر مخلوق نکال لی جائے گی۔ عرض کریں گے یا اللہ جن کے بارے میں آپ نے حکم دیا تھا ہم نے وہ تمام نکال لئے حکم ہو گا پھر جاؤ۔

فمن وجدتم فی قلبه مثقال نصف دینار من خیر فاخرجوه

جس کے دل میں مثقال نصف دینار کے برابر ایمان پاؤ اسے نکال لو۔

پھر خلق کثیر جہنم سے نکال لی جائے گی اور عرض کریں گے اے ہمارے رب جس جس کے بارے میں آپ نے ارشاد فرمایا تھا انہیں نکال لیا گیا ہے۔ حکم ہو گا پھر جاؤ

فمن وجدتم فی مثقال ذرة من خیر فاخرجوه

جس کے دل میں ذرہ برابر ایمان ہے۔ اسے نکال لو۔

پھر خلق کثیر باہر لائی جائے گی اور عرض کریں گے ہمارے پرور دگار آپ نے جس جس کے بارے میں فرمایا تھا ہم نے کسی کو وہاں نہیں چھوڑا۔ (المسلم' کتاب الایمان) (البخاری' کتاب التوحید)

یہ حدیث اس امت کا حال بیان کر رہی ہے کہ اس کی تین اقسام ہوں گیں۔

۱۔ محفوظ و سالم جسے کوئی تکلیف عارض نہ ہو گی۔

۲۔ مخدوش' خدشہ کے بعد عذاب وغیرہ سے نجات پائے گی۔

۳۔ نار جہنم میں گر جائے گی' پہلے،نجات کے بعد ان کی شفاعت کریں گے' اللہ تعالیٰ ان کی شفاعت قبول فرمائے گا۔

پھر ارحم الراحمین ذات کی رحمت کا اظہار ہو گا۔ جیسا کہ حدیث کے آخری الفاظ ہیں۔

حیث یقبض قبضة من النار فیخرج من قال لا اله الا الله ولم یعمل خیرا قط فی حیاته و یلقیهم فی نهر الحیاة فاذا خرجوا وختم فی رکابهم' یعرفون بعتقاء الله تعالٰی

پھر اللہ تعالیٰ مٹھ بھرے گا اور نکال لے گا ہر اس شخص کو جس نے لا الہ الا اللہ کہا اور پوری زندگی میں ایک نیکی بھی نہ کی ہو گی' انہیں نہر حیات میں ڈال دے گا' ان کی گردنوں پر یہ مہر ہو گی۔ "یہ اللہ تعالیٰ کے آزاد کردہ ہیں"

Marfat.com

۲ ۔ حضرت عبداللہ ابی الجدعا رضی اللہ عنہ سے ہے میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا۔

یدخل الجنة بشفاعة رجل من امتی اکثر من بنی تمیم — میری امت کے ایک آدمی کی شفاعت سے بنو تمیم سے زیادہ لوگ جنت میں جائیں گے۔

ہم نے عرض کیا۔

سواک یا رسول اللہ ﷺ — یا رسول اللہ ﷺ آپ ﷺ کی شفاعت کے علاوہ؟

آپ ﷺ نے فرمایا۔

نعم سوای — ہاں یہ میری شفاعت کے علاوہ ہے۔

اسے امام احمد' حاکم' ابن حبان نے صحیح کہا' ابن ماجہ' ابویعلی اور دارمی نے نقل کیا ہے۔ (مسند احمد' ۳ ۔ ۴۶۹)

ان نصوص میں دو اہم امور ہیں۔

۱ ۔ حضور ﷺ کی امت سے لوگ دوزخ میں داخل ہوں گے کیونکہ ان کا نمازی ہونا اور روزہ دار ہونا وغیرہ بتا رہا ہے کہ وہ اہل ایمان ہیں اور اللہ تعالیٰ مشرک کے علاوہ جس کو چاہے معاف فرما دے۔

۲ ۔ یہ لوگ جنت میں ابتداً داخل نہ ہوں گے بلکہ پہلے دوزخ میں جائیں گے وہاں عذاب ہو گا پھر شفاعت وغیرہ کے ذریعہ سے جنت آئیں گے۔

اگر یہ سوال اٹھایا جائے کہ انہوں نے اعمال صالح کئے مثلاً نماز' روزہ اور حج ادا کئے ایمان بھی تھا پھر دوزخ کیسے چلے گئے؟ اس کا جواب یہ حدیث مفلس ہے۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ ﷺ نے پوچھا مفلس کون ہے؟ عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ

المفلس فینا من لا درهم له ولا متاع — ہمارے ہاں مفلس وہ ہے جس کے

Marfat.com

پاس رقم اور سامان نہ ہو۔

آپ ﷺ نے فرمایا نہیں۔

المفلس من امتی یأتی یوم القیامة بصلاة وصیام و زکاة

روز قیامت میرا وہ امتی مفلس ہو گا جو نماز روزہ زکوۃ لے کر آئے گا۔

لیکن اس کے ساتھ ساتھ

قد شتم هذا وقذف هذا وأكل مال هذا و سفک دم هذا و ضرب هذا فیعطی من حسناته وهذا من حسناته فان فنیت حسناته قبل ان یقضی ما علیه اخذ من خطایا هم فطرحت علیه ثم طرح فی النار

اس نے کسی کو گالی دی' کسی پر تہمت لگائی' کسی کا مال کھایا' کسی کا خون بہایا' کسی کو مارا ہو گا تو اس کی نیکیاں دوسرے کو دے دی جائیں گی۔ اگر حقوق ادا ہونے سے پہلے نیکیاں ختم ہو جائیں گی۔ تو دوسرے لوگوں کے گناہ اس پر ڈال دیئے جائیں گے اور اسے جہنم میں پھینک دیا جائے گا۔

(المسلم' کتاب البر)

تو یہ اس امت سے دوزخ میں جانے والے ہیں۔ یا تو انہوں نے نیک عمل نہیں کئے کہ وہ جنت میں جائیں' یا انہوں نے عمل کئے مگر وہ فاسد تھے ان سے نیکیاں لے لی گئیں اور ان کے پاس سوائے گناہوں کے کچھ نہ رہ گیا۔ تو وہ دوزخ میں چلے گئے پھر اللہ کی رحمت سے شفاعت نصیب ہوئی۔

جو بھی حال ہو یہ عاصی لوگ پہلے دوزخ میں پھر وہاں سے حضور ﷺ کی شفاعت' آپ ﷺ کے کسی امتی کی شفاعت سے جنت میں آئیں گے۔ تو ابتداً جنت میں داخل تو نہ ہوئے بلکہ شفاعت موخر ہو گی باقی کتنی دیر عذاب میں رہیں گے اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے۔ اسأل الله السلامة والتوفیق

Marfat.com

۱۴۔ دائمی دوزخ میں

ہم نے ذکر کیا معصیت دو طرح کی ہوتی ہے۔ ان میں ایک غیر مکفر تھی جس کا مرتکب پہلے دوزخ میں داخل ہو گا پھر وہاں سے عذاب بھگت کر جنت میں آئے گا۔ دوسری قسم ہے مکفر (کافر بنانے والی) اس کی دو انواع ہیں ایک یہ کہ اسلام و ایمان لائے ہی نہیں ساری زندگی کفرو گمراہی پر رہے۔ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کی نافرمانی کی اور یہ دائمی جہنم کے مستحق قرار پائے۔ دوسرے یہ کہ اسلام تو لائے مگر مرتد ہو گئے تو یہ بھی دائمی جہنمی ٹھہرے۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ وَ يَتَعَدَّ حُدُوْدَهٗ يُدْخِلْهُ نَارًا خَالِدًا فِيْهَا وَلَهٗ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ (النساء ۔ ۱۴)

اور جو اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرے اور اس کی کل حدوں سے بڑھ جائے اللہ اسے آگ میں داخل کرے گا جس میں ہمیشہ رہے گا اور اس کے لئے خواری کا عذاب ہے۔

دوسرے مقام پر فرمایا۔

اَلَمْ يَعْلَمُوْٓا اَنَّهٗ مَنْ يُّحَادِدِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَاَنَّ لَهٗ نَارَ جَهَنَّمَ خَالِدًا ؕ فِيْهَا ؕ ذٰلِكَ الْخِزْيُ الْعَظِيْمُ (التوبہ ۔ ۶۳)

کیا انہیں خبر نہیں کہ جو خلاف کرے اللہ اور اس کے رسول کے تو اس کے لئے جہنم کی آگ ہے کہ ہمیشہ اس میں رہے گا یہی بڑی رسوائی ہے۔

تو جس نے بھی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی معصیت کی ان کی حدود سے تجاوز کیا' آپ ﷺ کی مخالفت کی تو اس کے لئے رسوائی اور عظیم ذلت کے ساتھ دائمی جہنم ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ فَاِنَّ لَهٗ نَارَ جَهَنَّمَ ۔ جو اللہ اور اس کے رسول کا حکم نہ
خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ○ حَتّٰٓى اِذَا رَاَوْا مَا ۔ مانے تو بیشک ان کے لئے جہنم کی

Marfat.com

يُوْعَدُوْنَ فَسَيَعْلَمُوْنَ مَنْ اَضْعَفُ نَاصِرًا وَّ اَقَلُّ عَدَدًا

(الجن ـ ۲۳، ۲۴)

آگ ہے جس میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں یہاں تک کہ جب دیکھیں گے جو وعدہ دیا جاتا ہے تو اب جان جائیں گے کہ کس کا مددگار کمزور اور کس کی گنتی کم۔

تو کافر معاند جب روز قیامت دیکھیں گے ان کا ہرگز کوئی مددگار نہیں اور اللہ تعالیٰ کے لشکر (جنہیں اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے سوا کوئی نہیں جانتا) کے مقابلہ میں بہت ہی کم ہیں اور اس کے علاوہ دیگر سزائیں، عقوبات اور ذلتیں اٹھائیں گے۔ خواہ وہ معصیت غیر مکفرہ ہو یا مکفرہ، غیر مکفرہ معصیت پر سزا مکفرہ معصیت جیسی نہ ہو گی، پہلی مسلمان مومن سے بھی سرزد ہو سکتی ہے۔ جبکہ دوسری صرف کافر، معاند یا مرتد سے ہو سکتی ہے۔ مومن کو دونوں سے ڈرنا چاہئے کیونکہ وہ غیب نہیں جانتا، کیا علم کیا لکھ دیا جائے اس لئے ڈرتے رہنا چاہئے۔ کسی عمل و اعتقاد پر کوئی بھروسہ نہیں تاکہ دھوکہ نہ ہو جائے۔

Marfat.com

Marfat.com

مطیع کے لئے ثواب واجر

Marfat.com

Marfat.com

اطاعت کرنے والے کا ثواب و اجر

عاصی کی سزائیں اور عقوبات کے بعد ہم مطیع کے لئے دنیا و آخرت میں اجر و ثواب کا کچھ تذکرہ کر دیتے ہیں۔ اور یہ فصل اپنے اختتام کو پہنچ جائے گی۔

۱۔ اللہ کا مطیع ہوتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس بات سے آگاہ فرما دیا ہے کہ جس نے آپ ﷺ کی اطاعت کر لی وہ اللہ تعالیٰ کا مطیع قرار پا جاتا ہے۔ اس لئے کہ رسول کی طاعت اس کے بھیجنے والے کی طاعت ہے اور اس لئے بھی کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ کی طاعت کا حکم دے رکھا ہے اور اسی بات سے ہمیں رسول اللہ ﷺ نے بھی آگاہ فرمایا ہے۔ اس کا تذکرہ پیچھے ہو چکا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا مبارک فرمان ہے۔

مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ وَمَنْ تَوَلّٰى فَمَآ اَرْسَلْنٰكَ عَلَيْهِمْ حَفِيْظًا (النساء ۔ ۸۰)

جس نے رسول کا حکم مانا بیشک اس نے اللہ کا حکم مانا اور جس نے منہ پھیرا تو ہم نے تمہیں ان کے بچانے کو نہ بھیجا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا۔

من اطاعنی فقد اطاع الله ومن عصانی فقد عصی الله (بخاری و مسلم)

جس نے میری طاعت کر لی اس نے اللہ تعالیٰ کی طاعت کی اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے اللہ کی نافرمانی کی۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا۔

فمن اطاع محمدا ﷺ فقد اطاع الله ومن عصی محمدا ﷺ فقد عصی الله (البخاری)

جس نے محمد ﷺ کی طاعت کی اس نے اللہ کی طاعت کی اور جس نے محمد ﷺ کی نافرمانی کی اس نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی۔

Marfat.com

۲۔ طاعت سراپا اللہ کی توفیق ہے۔

اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ نے ہمیں بہت سی نصوص کے ذریعے رسول اللہ ﷺ کی طاعت کا حکم دیا ہے' تو جس نے رسول اللہ ﷺ کی اوامرو نواہی میں عملاً اتباع کی تو اس نے طاعت رسول ﷺ کی صورت میں اوامر الہیہ کا نفاذ کیا اور یہ اللہ تعالیٰ کی ہی توفیق ہے۔ اس توفیق کی علامت آپ ﷺ کی طاعت اور فرمانبرداری ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے مطیع کے دل میں رشد و ہدایت اور اسے عمل صالح کی طرف متوجہ فرما دیا اور سب کچھ اللہ تعالیٰ کی توفیق سے ہی ہوتا ہے۔

وَمَا تَوْفِيقِيْ اِلَّا بِاللّٰهِ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَاِلَيْهِ اُنِيْبُ (ھود ۔ ۸۸)

اور میری توفیق اللہ ہی کی طرف سے ہے میں نے اسی پر بھروسہ کیا اور اسی کی طرف رجوع کرتا ہوں۔

دوسرے مقام پر اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے۔

وَاذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَمِيْثَاقَهُ الَّذِيْ وَاثَقَكُمْ بِهٖٓ اِذْ قُلْتُمْ سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا ۡ وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ (المائدہ ۔ ۷)

اور یاد کرو اللہ کا احسان اپنے اوپر اور وہ عہد جو اس نے تم سے لیا جب کہ تم نے کہا ہم نے سنا اور مانا اور اللہ سے ڈرو بے شک اللہ دلوں کی بات جانتا ہے۔

تو طاعت' اللہ تعالیٰ کا خصوصی عطیہ و نعمت ہے۔ جس پر شکر و تقویٰ لازم ہے کیونکہ یہی وہ عہد تھا جو ابتدا خلق کے وقت انسان سے اللہ تعالیٰ نے لیا تھا' مطیع پر کتنا اللہ تعالیٰ کا کرم ہے کہ وہ طاعت و اتباع نبوی ﷺ کی صورت میں اوامر الہیہ اور اوامر رسول ﷺ کے سایہ میں زندگی بسر کر رہا ہے۔ جبکہ بہت سے لوگوں کو اس کا علم نہیں ان پر شیطان کا تسلط ہے۔ انہیں خواہشات' شہوات اور طویل امیدوں نے گھیر رکھا ہے اور وہ سیدھی راہ سے بھٹک چکے ہیں۔

Marfat.com

۳۔ طاعت مومن کا وصف ہے۔

کتاب اللہ کی بہت سی آیات اور سنت نبویہ ﷺ میں اللہ تعالیٰ کی طاعت اور اس کے رسول ﷺ کو مومن کا وصف قرار دیا' اسی لئے فرمایا۔ جس نے رسول اللہ ﷺ کا حق طاعت پورا کیا وہ اللہ تعالیٰ کے کرم سے مومن ہے۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

وَالْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنٰتُ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ يَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَيُطِيْعُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ اُولٰٓئِكَ سَيَرْحَمُهُمُ اللّٰهُ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ

(التوبہ ۔ ۷۱)

اور مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں ایک دوسرے کے رفیق ہیں۔ بھلائی کا حکم دیں اور برائی سے منع کریں اور نماز قائم رکھیں اور زکوۃ دیں اور اللہ و رسول کا حکم مانیں یہ ہیں جن پر عنقریب اللہ رحم کرے گا بے شک اللہ غالب حکمت والا ہے۔

دوسرے مقام پر فرمایا۔

اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ وَقَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ

(البقرہ ۔ ۲۸۵)

رسول ایمان لایا اس پر جو اس کے رب کے پاس سے اس پر اترا اور ایمان والے سب نے مانا اللہ اور اس کے فرشتوں اور اس کی کتابوں اور اس کے رسولوں کو یہ کہتے ہوئے کہ ہم اس کے کسی رسول پر ایمان لانے میں فرق نہیں کرتے اور عرض کی کہ ہم نے سنا اور مانا تیری معافی ہو اے رب ہمارے لئے اور تیری ہی طرف پھرنا ہے۔

Marfat.com

تیسرے مقام پر فرمایا۔

يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْاَنْفَالِ ۭ قُلِ الْاَنْفَالُ لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ ۚ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَصْلِحُوْا ذَاتَ بَيْنِكُمْ وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗٓ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ

(الانفال ۔ ۱)

اے محبوب تم سے غنیمتوں کو پوچھتے ہیں تم فرماؤ غنیمتوں کے مالک اللہ اور رسول ہیں تو اللہ سے ڈرو اور اپنے آپس میں صلح صفائی رکھو اور اللہ اور رسول کا حکم مانو اگر ایمان رکھتے ہو۔

چوتھے مقام پر فرمایا۔

اِنَّمَا كَانَ قَوْلَ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذَا دُعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ اَنْ يَّقُوْلُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا ۭ وَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ

(النور ۔ ۵۱)

مسلمانوں کی بات تو یہی ہے جب اللہ اور رسول کی طرف سے بلائیں جائیں کہ رسول ان میں فیصلہ فرمائے کہ عرض کریں ہم نے سنا اور حکم مانا اور یہی لوگ مراد کو پہنچے۔

اللہ تعالیٰ پر ایمان اور اس کے رسول ﷺ پر ایمان رکھنے والا مطیع ہوتا ہے' جیسے جیسے ایمان قوی ہوتا ہے طاعت میں اضافہ ہوتا جاتا ہے یہاں تک کہ طاعت سراپا شکر بن جاتی ہے۔ اسی لئے حضور ﷺ اس قدر عبادت فرماتے کہ قدم مبارک سوجھ جایا کرتے' جب عرض کیا جاتا کہ آپ ﷺ کے اگلے اور پچھلے تمام معاملات پر مغفرت کا اعلان ہے تو فرماتے۔

افلا اکون عبدا شکورا

(بخاری و مسلم)

کیا میں اس کا شکر گزار بندہ نہ بنوں۔

پیچھے اس امت کے مومن اور یہود کے درمیان تقابل گزرا کہ یہ "سمعنا و اطعنا" کہتے ہیں اور وہ "سمعنا و عصینا" کہا کرتے تھے۔ اس کفر کی بنا پر وہ کفر کے مستحق ٹھہرے جبکہ اس امت کے مومن دائمی جنتی بن گئے۔

Marfat.com

اللہ تعالیٰ نے جس طرح رسول اللہ ﷺ کی طاعت کو کامل مومن کی علامت فرمایا ہے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کو راضی کرنا بھی مومن کی علامت قرار دیا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے منافقین کے بارے میں فرمایا۔

يَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ لَكُمْ لِيُرْضُوْكُمْ وَاللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗٓ اَحَقُّ اَنْ يُّرْضُوْهُ اِنْ كَانُوْا مُؤْمِنِيْنَ (التوبہ - ۶۲)

تمہارے سامنے اللہ کی قسم کھاتے ہیں کہ تمہیں راضی کر لیں اور اللہ و رسول کا حق زائد تھا کہ اسے راضی کرتے اگر ایمان رکھتے تھے۔

یہاں غور کیجئے "یرضوہ" میں ضمیر واحد ہے۔ تثنیہ نہیں "یرضوھما" نہیں فرمایا۔ اس میں راز و لطف ہے۔

۴۔ مطیع' اللہ تعالیٰ کا محبوب ہوتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ کی اتباع کرنے کو بہت سے اعزازات سے نوازا ہے۔ ان میں اہم اعزاز یہ ہے کہ مطیع کو اللہ تعالیٰ اپنا محبوب بنا لیتا ہے۔ کیونکہ مطیع نے اللہ تعالیٰ کی محبت اور اس کے رسول ﷺ کی محبت کو ہر مخلوق کی محبت سے مقدم رکھا اس طرح اس نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی طاعت کو ہر مخلوق کی طاعت پر مقدم رکھا۔ لہٰذا وہ محبت الٰہی کا مستحق ٹھہرا' اللہ تبارک و تعالیٰ کا فرمان ہے۔

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ (آل عمران - ۳۱)

اے محبوب تم فرما دو کہ لوگو اگر تم اللہ کو دوست رکھتے ہو تو میرے فرمانبردار ہو جاؤ اللہ تمہیں دوست رکھے گا تمہارے گناہ بخش دے گا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

اسی وجہ سے اللہ تعالیٰ بندوں سے اسی عبادت کو قبول فرماتا ہے۔ جو آپ ﷺ کی نہج' طریق اور سنت پر ہو' اسی لئے بہت سی آیات کا اختتام اللہ کے مطیع اور رسول

Marfat.com

اللہ ﷺ کے مطیع کے لئے محبت الٰہی کے تذکرہ پر ختم کیا گیا ہے۔ اگرچہ طاعت کے مظاہر مختلف ہیں۔

اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ	بیشک بھلائی والے اللہ کے محبوب ہیں۔ (البقرہ ۔ ۱۹۵)
اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ التَّوَّابِیْنَ وَ یُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِیْنَ (البقرہ ۔ ۲۲۲)	بیشک اللہ پسند کرتا ہے بہت توبہ کرنے والوں کو اور پسند رکھتا ہے ستھروں کو
فَاِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الْمُتَّقِیْنَ (آل عمران۔ ۷۶)	بیشک پرہیز گار اللہ کو پیارے ہیں۔
وَاللّٰہ یُحِبُّ الصّٰبِرِیْنَ (آل عمران ۔ ۱۵۹)	اور صبر والے اللہ کو محبوب ہیں
اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الْمُتَوَکِّلِیْنَ (آل عمران ۔ ۱۵۹)	بیشک توکل والے اللہ کو پیارے ہیں۔
اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الْمُقْسِطِیْنَ (المائدہ ۔ ۴۲)	انصاف والے اللہ کو پسند ہیں۔
وَاللّٰہُ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ (المائدہ ۔ ۹۳)	اور اللہ نیکوں کو دوست رکھتا ہے۔
وَاللّٰہُ یُحِبُّ الْمُطَّهِّرِیْنَ (التوبہ ۔ ۱۰۸)	اور ستھرے اللہ کو پیارے ہیں۔
اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الَّذِیْنَ یُقَاتِلُوْنَ فِیْ سَبِیْلِهٖ	بیشک اللہ دوست رکھتا ہے انہیں

Marfat.com

صَفًّا..... جو اس کی راہ میں لڑتے ہیں صف
(الصف ۔ ۴) باندھ کر۔

یہ تمام طاعت الٰہی اور طاعت رسول اللہ ﷺ کے مظاہر ہیں۔

اللہ تعالیٰ اس چیز کو محبوب رکھتا ہے کہ لوگ اس کی اور اس کے حبیب ﷺ کی طاعت اختیار کریں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کو اپنے ساتھ اور اپنے حبیب ﷺ کے ساتھ ایمان نہایت ہی محبوب ہے۔ تو اللہ تعالیٰ اس ایمان کو اپنے صالح بندوں کے دلوں میں مزین فرما دیتا ہے اور جسے یہ مقام حاصل ہو جائے وہ اللہ تعالیٰ کا محبوب ہو جاتا ہے۔

اللہ عزوجل کا فرمان مقدس ہے۔

وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ فِيْكُمْ رَسُوْلَ اللّٰهِ لَوْ يُطِيْعُكُمْ فِيْ كَثِيْرٍ مِّنَ الْاَمْرِ لَعَنِتُّمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ حَبَّبَ اِلَيْكُمُ الْاِيْمَانَ وَزَيَّنَهٗ فِيْ قُلُوْبِكُمْ وَ كَرَّهَ اِلَيْكُمُ الْكُفْرَ وَالْفُسُوْقَ وَالْعِصْيَانَ اُولٰٓئِكَ هُمُ الرّٰشِدُوْنَ
(الحجرات ۔ ۷)

اور جان لو کہ تم میں اللہ کے رسول ہیں بہت معاملوں میں اگر یہ تمہاری خوشی کریں تو تم ضرور مشقت میں پڑو لیکن اللہ نے تمہیں ایمان پیارا کر دیا ہے اور اسے تمہارے دلوں میں آراستہ کر دیا اور کفر اور حکم عدولی اور نافرمانی تمہیں ناگوار کر دی ایسے ہی لوگ راہ پر ہیں۔

۵۔ مطیع، لشکر خدا کا سپاہی ہے

اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو دو گروہ بنا دیا ہے، "حزب اللّٰہ" اور "حزب الشیطان" اللہ تعالیٰ کا گروہ یہ لوگ ہیں جو اللہ تعالیٰ پر ایمان لا کر اس کی طاعت، اس کے احکام اور اس کے رسول ﷺ کے احکام بجا لاتے ہیں اور وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ سے ہی تعلق دوستی بناتے ہیں۔ جس کی یہ صفات ہوں وہ اللہ تعالیٰ کے لشکر کا سپاہی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان گرامی ہے۔

Marfat.com

إِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوا الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ رٰكِعُوْنَ ﴿۵۵﴾ وَمَنْ يَّتَوَلَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فَاِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْغٰلِبُوْنَ

(المائدہ - ۵۵-۵۶)

تمہارے دوست نہیں مگر اللہ اور اس کا رسول اور ایمان والے کہ نماز قائم کرتے ہیں اور زکوۃ دیتے ہیں اور اللہ کے حضور جھکے ہوئے ہیں اور جو اللہ اور اس کے رسول اور مسلمانوں کو اپنا دوست بنائے تو بیشک اللہ ہی کا گروہ غالب ہے۔

دوسرے مقام پر فرمایا۔

إِنَّ الَّذِيْنَ يُحَآدُّوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗٓ اُولٰٓئِكَ فِي الْاَذَلِّيْنَ ﴿۲۰﴾ كَتَبَ اللّٰهُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِيْ اِنَّ اللّٰهَ قَوِيٌّ عَزِيْزٌ ﴿۲۱﴾ لَا تَجِدُ قَوْمًا يُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ يُوَآدُّوْنَ مَنْ حَآدَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَوْ كَانُوْٓا اٰبَآءَهُمْ اَوْ اَبْنَآءَهُمْ اَوْ اِخْوَانَهُمْ اَوْ عَشِيْرَتَهُمْ اُولٰٓئِكَ كَتَبَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الْاِيْمَانَ وَاَيَّدَهُمْ بِرُوْحٍ مِّنْهُ وَيُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ اُولٰٓئِكَ حِزْبُ اللّٰهِ اَلَآ اِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ

(المجادلہ - ۲۰-۲۲)

بے شک وہ جو اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کرتے ہیں وہ سب سے زیادہ ذلیلوں میں ہیں۔ اللہ لکھ چکا کہ ضرور میں غالب آؤں گا اور میرے رسول' بے شک اللہ قوت والا عزت والا ہے تم نہ پاؤ گے ان لوگوں کو جو یقین رکھتے ہیں اللہ اور پچھلے دن پر کہ دوستی کریں ان سے جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول سے مخالفت کی اگرچہ وہ ان کے باپ یا بیٹے یا بھائی یا کنبے والے ہوں یہ ہیں جن کے دلوں میں اللہ نے ایمان نقش فرما دیا اور اپنی طرف کی روح سے ان کی مدد کی اور انہیں باغوں میں لے جائے گا جن کے نیچے نہریں

Marfat.com

بہیں۔ ان میں ہمیشہ رہیں اللہ ان
سے راضی اور وہ اللہ سے راضی
یہ اللہ کی جماعت ہے سنت ہے
اللہ ہی کی جماعت کامیاب ہے۔

تو اہل ایمان' اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے دشمنوں اور مخالفین کو دوست نہیں بناتے۔ اگرچہ وہ کتنے ہی عزیز کیوں نہ ہوں۔ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں میں ایمان لکھ دیا ہے۔ اللہ ان سے راضی اور وہ اس سے راضی ہو چکے۔ اللہ نے انہیں کامیاب گروہ میں شامل فرما لیا ہے اب ان کا ٹھکانہ دائمی جنت ہے۔

۶۔ ان کے عمل میں کوئی کمی نہ ہو گی۔

اللہ تعالیٰ کی طاعت کرنے والے اور اس کے رسول کی طاعت کرنے والے پر اللہ تعالیٰ کا یہ فضل ہے کہ جب وہ طاعت و اتباع کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے اجر میں کسی قسم کی کوئی کمی نہیں فرماتا' اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے۔

قَالَتِ الْاَعْرَابُ اٰمَنَّا قُلْ لَّمْ تُؤْمِنُوْا وَلٰكِنْ قُوْلُوْٓا اَسْلَمْنَا وَلَمَّا يَدْخُلِ الْاِيْمَانُ فِيْ قُلُوْبِكُمْ ۭ وَاِنْ تُطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ لَا يَلِتْكُمْ مِّنْ اَعْمَالِكُمْ شَيْـــًٔا ۭ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ

(الحجرات ۔ ۱۴)

گنوار بولے ہم ایمان لائے تو فرماؤ تم ایمان تو نہ لائے ہاں یوں کہو کہ ہم مطیع ہوئے اور ابھی ایمان تمہارے دلوں میں کہاں داخل ہوا اور اگر تم اللہ اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کرو گے تو تمہارے کسی عمل کا تمہیں نقصان نہ دے گا بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

پہلے ان کے اتمام ایمان کے دعویٰ کا رد فرمایا کہ ابھی ان کے دلوں میں ایمان متمکن نہیں ہوا۔ اس کے بعد واضح فرمایا جب وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی طاعت کریں گے تو ان کے اجر میں کمی نہیں کی جائے گی بلکہ وہ کامل و تام اجر پائیں گے۔

Marfat.com

۷۔ اسے اجر حسن ملتا ہے

اللہ تعالیٰ اپنے مطیع اور رسول کریم ﷺ کے مطیع کے اجر میں کمی نہیں فرماتا کیونکہ انہیں اجر حسن بلکہ ان کے اعمال سے احسن فرماتا ہے۔ بلکہ ان کے اجور و حسنات میں کئی گنا اضافہ فرما دیتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

قُلْ لِّلْمُخَلَّفِيْنَ مِنَ الْاَعْرَابِ سَتُدْعَوْنَ اِلٰى قَوْمٍ اُولِيْ بَاْسٍ شَدِيْدٍ تُقَاتِلُوْنَهُمْ اَوْ يُسْلِمُوْنَ فَاِنْ تُطِيْعُوْا يُؤْتِكُمُ اللّٰهُ اَجْرًا حَسَنًا وَاِنْ تَتَوَلَّوْا كَمَا تَوَلَّيْتُمْ مِّنْ قَبْلُ يُعَذِّبْكُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا

(الفتح ۔ ۱۶)

ان پیچھے رہ گئے ہوئے گنواروں سے فرماؤ عنقریب تم ایک سخت لڑائی والی قوم کی طرف بلائے جاؤ گے۔ کہ ان سے لڑو یا وہ مسلمان ہو جائیں۔ پھر اگر تم فرمان مانو گے اللہ تمہیں اچھا ثواب دے گا اور اگر پھر جاؤ گے جیسے پہلے پھر گئے تو تمہیں درد ناک عذاب دے گا۔

حسنات میں اضافہ پر نصوص متعدد ہیں۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ خَيْرٌ مِّنْهَا

(النمل ۔ ۸۹) (القصص ۔ ۸۴)

جو نیکی لائے اس کے لئے اس سے بہتر صلہ ہے۔

دوسرے مقام پر فرمایا۔

اِنَّ اللّٰهَ لَا يَظْلِمُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ وَاِنْ تَكُ حَسَنَةً يُّضٰعِفْهَا وَيُؤْتِ مِنْ لَّدُنْهُ اَجْرًا عَظِيْمًا

(النساء ۔ ۴۰)

اللہ ایک ذرہ بھر ظلم نہیں فرماتا اور اگر کوئی نیکی ہو تو اسے دونی کرتا اور اپنے پاس سے بڑا ثواب دیتا ہے۔

Marfat.com

اضافہ کی مقدار کی بارے میں فرمایا۔

مَثَلُ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ اَنْبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِيْ كُلِّ سُنْبُلَةٍ مِّائَةُ حَبَّةٍ وَاللّٰهُ يُضٰعِفُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ

(البقرہ ۔ ۲۶۱)

ان کی کہاوت جو اپنے مال اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں اس دانہ کی طرح جس نے اگائیں سات بالیں' ہر بال میں سو دانے اور اللہ اس سے بھی زیادہ بڑھائے جس کے لئے چاہے اور اللہ وسعت والا علم والا ہے۔

اس مبارک آیت میں سات تک پھر سات سو تک پھر جتنا اللہ چاہے تک' حسنات میں اضافہ کا ذکر ہے۔

اس سلسلہ میں احادیث بھی کافی ہیں۔

۱۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

اذا احسن احد کم اسلامه فکل حسنة یعملها تکتب له بعشر امثالها الی سبعماتة ضعف

(البخاری' کتاب الایمان)

جب کوئی اپنے اسلام کو بہتر کرے تو وہ جو بھی نیکی کرے گا اسے دس سے لے کر سات سو گنا تک اجر ملے گا۔

۲۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے اللہ تعالیٰ سے بیان کیا۔

وان هم بها فعملها کتبها الله عزوجل له عنده عشر حسنات الی سبعمائة ضعف الی اضعاف کثیرة

(البخاری' کتاب الرقاق)

اگر وہ ارادہ کرے پھر اس پر عمل کرے تو اللہ تعالیٰ اپنے ہاں اس کے عوض دس سے لے کر سات سو تک اور کئی گنا لکھ لیتا ہے۔

یہ تمام اللہ کا فضل ہے اور یہ اسی کو وہ عطا فرماتا ہے جو اس کی طاعت کرے اور

Marfat.com

اس کے رسول ﷺ کی طاعت کرے۔

۸ ۔ ہدایت کا حصول

جب منافقین نے اپنے ایمان کے پختہ اور مضبوط ہونے پر حلف اٹھایا اور کہا اللہ کا رسول ﷺ ہمیں دشمنوں کے خلاف جہاد کا حکم دے تو ہم فی الفور اس پر عمل پیرا ہو کر جہاد کے لئے چل پڑیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کا رد کرتے ہوئے فرمایا جہاد سراپا طاعت ہے اور یہ قوم تو تکذیب کرنے والی ہے' اپنے رسول ﷺ سے فرمایا انہیں کہو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی طاعت کریں۔ اگر انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے اوامر و نواہی میں طاعت کر لی تو یہ ہدایت پا لیں گے اور حق و رشد پر گامزن ہو جائیں گے۔

وَاَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ لَئِنْ اَمَرْتَهُمْ لَيَخْرُجُنَّ ۭ قُلْ لَّا تُقْسِمُوْا ۚ طَاعَةٌ مَّعْرُوْفَةٌ ۭ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۝۵۳ قُلْ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا عَلَيْهِ مَا حُمِّلَ وَعَلَيْكُمْ مَّا حُمِّلْتُمْ ۭ وَاِنْ تُطِيْعُوْهُ تَهْتَدُوْا ۭ وَمَا عَلَى الرَّسُوْلِ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ

(النور ۔ ۵۳' ۵۴)

اور انہوں نے اللہ کی قسم کھائی اپنے حلف میں حد کی کوشش سے کہ اگر تم انہیں حکم دو گے تو وہ ضرور جہاد کو نکلیں گے تم فرماؤ قسمیں نہ کھاؤ موافق شرع حکم برداری چاہئے اللہ جانتا ہے جو تم کرتے ہو' تم فرماؤ حکم مانو اللہ کا اور حکم مانو رسول کا پھر اگر تم منہ پھیرو تو رسول کے ذمہ وہی ہے جو اس پر لازم کیا گیا اور تم پر وہ ہے جس کا بوجھ تم پر رکھا گیا اور اگر رسول کی فرمانبرداری کرو گے راہ پاؤ گے اور رسول کے ذمہ نہیں مگر صاف پہنچا دینا۔

Marfat.com

اتباع کرنے والا مؤمن نور' ہدایت اور بصیرت پر ہوتا ہے۔ جب وہ اللہ کو پکارے یا رب کی عبادت کرے یا کسی عمل میں طاعت کرے وہ یقین و ایقان پر ہوتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا مبارک فرمان ہے۔

قُلْ هٰذِهٖ سَبِيْلِيْٓ اَدْعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ عَلٰى بَصِيْرَةٍ اَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِيْ وَسُبْحٰنَ اللّٰهِ وَمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ (یوسف - ۱۰۸)

تم فرماؤ یہ میری راہ ہے میں اللہ کی طرف بلاتا ہوں' میں اور جو میرے قدموں پر چلیں دل کی آنکھیں رکھتے ہیں اور اللہ کو تقدس ہے اور میں شرک کرنے والا نہیں۔

وہ اپنے عمل و دعوت میں منتشر نہیں ہوتا بلکہ یقین و ہدایت پر ہوتا ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اس کی رہنمائی فرما دی ہے کہ وہ اس کے رسول ﷺ کے طریقہ پر ہے۔

۹۔ فلاح کا حصول

اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی و صفی محمد ﷺ پر ایمان' آپ ﷺ کی طاعت و اتباع اور نصرت کو عبد مومن کے فلاح اور رحمت الٰہی کے حصول کا سبب بنا دیا ہے یہ کیسے نہ ہو؟ آپ ﷺ کی ذات نے وہ بوجھ اور بیڑیاں کاٹ پھینکیں جو سابقہ امتوں پر تھیں' طیبات کو حلال اور خبائث کو حرام فرمایا' ہر خیر کی رہنمائی فرمائی' ہر شر و خبث سے ڈرایا اور منع فرمایا یہ تمام امت کی خیر خواہی ہے۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

وَرَحْمَتِيْ وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ فَسَاَكْتُبُهَا لِلَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَالَّذِيْنَ هُمْ بِاٰيٰتِنَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۵۶﴾ الَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ النَّبِيَّ الْاُمِّيَّ الَّذِيْ يَجِدُوْنَهٗ مَكْتُوْبًا عِنْدَهُمْ فِي التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِيْلِ يَاْمُرُهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ

اور میری رحمت ہر چیز کو گھیرے ہے تو عنقریب نعمتوں کو ان کے لئے لکھ دوں گا جو ڈرتے اور زکوۃ دیتے ہیں اور وہ ہی ہماری آیتوں پر ایمان لاتے ہیں وہ جو غلامی کریں

Marfat.com

وَيَنْهٰهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبٰتِ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبٰٓئِثَ وَيَضَعُ عَنْهُمْ اِصْرَهُمْ وَالْاَغْلٰلَ الَّتِيْ كَانَتْ عَلَيْهِمْ فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِهٖ وَ عَزَّرُوْهُ وَنَصَرُوْهُ وَاتَّبَعُوا النُّوْرَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ مَعَهٗٓ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ

(الاعراف ـ ۱۵۶ ـ ۱۵۷)

گے اس رسول بے پڑھے غیب کی خبریں دینے والے کی جسے لکھا ہوا پائیں گے اپنے پاس توریت اور انجیل میں وہ انہیں بھلائی کا حکم دے گا اور برائی سے منع فرمائے گا اور ستھری چیزیں ان کے لئے حلال فرمائے گا اور گندی چیزیں ان پر حرام کرے گا اور ان پر سے وہ بوجھ اور گلے کے پھندے جو ان پر تھے اتارے گا تو وہ جو اس پر ایمان لائیں اور اس کی تعظیم کریں اور اسے مدد دیں اور اس نور کی پیروی کریں جو اس کے ساتھ اترا وہی بامراد ہوئے۔

دوسرے مقام پر ارشاد ہوتا ہے۔

اِنَّمَا كَانَ قَوْلَ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذَا دُعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ اَنْ يَّقُوْلُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۵۱﴾ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيَخْشَ اللّٰهَ وَيَتَّقْهِ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ

(النور ـ ۵۱، ۵۲)

مسلمانوں کی بات تو یہی ہے جب اللہ اور رسول کی طرف بلائے جائیں کہ رسول ان میں فیصلہ فرمائے کہ عرض کریں ہم نے سنا اور حکم مانا اور یہی لوگ مراد کو پہنچے اور جو حکم مانے اللہ اور اس کے رسول کا اور اللہ سے ڈرے اور پرہیزگاری کرے تو یہی لوگ کامیاب ہیں۔

Marfat.com

تو جس نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی طاعت کر لی وہ سعادت مند' کامیاب اور صاحب فوز و فلاح ٹھہرا' صحابہ کرامؓ اسی شان کے مالک تھے۔

۱۔ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے قصہ محاقلہ میں ہے۔

فنهانا رسول الله عن امر كان لنا نافعا وطواعية الله و رسوله انفع لنا
(المسلم' كتاب البيوع)

ہمیں رسول اللہ ﷺ نے اس کام سے منع فرمایا جس میں ہمارا نفع تھا مگر اللہ و رسول کی طاعت ہمارے لئے زیادہ نفع مند ہے۔

۲۔ حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا سے قصہ طلاق میں ہے کہ مجھے حضرت معاویہ اور حضرت ابو جہم رضی اللہ عنہما نے پیغام نکاح بھیجا۔ رسول اللہ ﷺ نے اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کے بارے میں فرمایا۔ میں نے اسے ناپسند کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا۔

طاعة الله و طاعة رسوله ﷺ خير لک
(المسلم' كتاب الطلاق)

اللہ کی طاعت اور اس کے رسول کی طاعت تیرے لئے بہتر ہے۔

میں نے آپ ﷺ کے حکم کے مطابق نکاح کر لیا اس کے بعد مجھ پر رشک کیا جاتا تھا۔ یہ ظفر و سعادت صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی طاعت اور اس کے رسول ﷺ کی طاعت میں ہے۔ واقعہ یہ ہے کہ اسے غیر مسلم بھی مانتے ہیں وہ قصہ پڑھئے جس میں ہے کہ دجال نے تمیم داری اور ان کے ساتھیوں سے رسول اللہ ﷺ کے بارے میں پوچھا۔

اخبرونی عن نبی الاميين ما فعل؟

مجھے امیین کے نبی کے بارے میں بتایئے ان کا کیا حال ہے؟

انہوں نے کہا کہ انہوں نے مکہ سے تحریک شروع کی ہے اور اب یثرب میں ہیں۔ کہنے لگا

اقاتله العرب؟

کیا عربوں کے ساتھ ان کی لڑائی ہوئی ہے؟

ہم نے کہا "ہاں" کہنے لگا

کیف صنع بهم؟

کیسا رہا؟

Marfat.com

ہم نے بتایا آپ ﷺ غالب آ گئے اور انہوں نے آپ ﷺ کی طاعت کر لی۔ کہنے لگا

اما ان ذاک خیر لھم ان یطیعوہ (المسلم، کتاب الفتن)

ان کے لئے یہی بہتر ہے کہ ان کی طاعت کریں۔

۱۰۔ مطیع اللہ کا مخلص ہوتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے رسولان کرام کی تشریف آوری اور ان پر کتب کے نزول کے ساتھ اہل کتاب پر حجت تام فرما دی مگر انہوں نے بغض، حسد اور بغاوت و سرکشی کی وجہ سے اختلاف کیا، اللہ جل شانہ نے ہمیں آگاہ فرمایا کہ اگر وہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حجت بازی سے کام لیں تو انہیں کہہ دو رسول اللہ ﷺ اور آپ ﷺ کے طریقہ و مذہب اور امر میں فرمانبرداری کرنے والے تمام لوگ اللہ تعالیٰ کی عبادت میں مخلص ہیں اور اس کے ساتھ وہ کسی کو شریک بنانے کے لئے ہرگز تیار نہیں، اسی لئے آپ ﷺ پر یہ لازم تھا کہ آپ ﷺ اہل کتاب اور عرب کو اپنے دین و شریعت اور طریق کی دعوت دیں۔ اگر وہ اسلام لے آئیں تو ہدایت پا جائیں گے اور اگر وہ نہیں مانتے تو اس میں آپ ﷺ کا کوئی نقصان نہیں۔ کیونکہ آپ ﷺ کی ذمہ داری پیغام الٰہی موثر انداز میں پہنچانا ہے اور وہ آپ ﷺ نے پوری کر دی۔

اللہ تعالیٰ کا مبارک ارشاد ہے۔

فَاِنْ حَآجُّوْکَ فَقُلْ اَسْلَمْتُ وَجْهِیَ لِلّٰهِ وَمَنِ اتَّبَعَنِ وَقُلْ لِّلَّذِیْنَ اُوْتُوا الْکِتٰبَ وَالْاُمِّیّٖنَ ءَاَسْلَمْتُمْ فَاِنْ اَسْلَمُوْا فَقَدِاهْتَدَوْا وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا عَلَیْکَ الْبَلٰغُ وَاللّٰهُ بَصِیْرٌ بِالْعِبَادِ

(ال عمران - ۲۰)

پھر اے محبوب اگر وہ تم سے حجت کریں تو فرما دو میں اپنا منہ اللہ کے حضور جھکائے ہوں اور جو میرے پیرو ہوئے اور کتابیوں اور ان پڑھوں سے فرماؤ کیا تم نے گردن رکھی ہیں اگر وہ گردن رکھیں جب تو راہ پا گئے اور اگر منہ پھیریں تو تم پر تو یہی حکم پہنچا دینا ہے اور اللہ بندوں کو دیکھ رہا ہے۔

Marfat.com

اللہ تعالیٰ اتباع کرنے والے اہل ایمان اور مشرک اہل کتاب کا حال ان الفاظ میں بیان فرماتا ہے۔

قُلْ اَتُحَآجُّوْنَنَا فِی اللّٰہِ وَھُوَ رَبُّنَا وَرَبُّکُمْ وَلَنَآ اَعْمَالُنَا وَلَکُمْ اَعْمَالُکُمْ وَنَحْنُ لَہٗ مُخْلِصُوْنَ (البقرہ ۔ ۱۳۹)

تم فرماؤ کیا اللہ کے بارے میں جھگڑتے ہو حالانکہ وہ ہمارا بھی مالک ہے اور تمہارا بھی اور ہماری کرنی (ہمارے اعمال) ہمارے ساتھ اور تمہارے اعمال تمہارے ساتھ اور ہم نرے اسی کے ہیں۔

اسی وجہ سے نبی اکرم ﷺ نے اپنے صحابہؓ کو اللہ عزوجل کی اس تعلیم (وہی ہمارا رب ہے) کو بار بار یاد کرنے کا حکم ارشاد فرمایا۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

جب تم بستر پر لیٹنے لگو تو نماز والا وضو کرو پھر دائیں طرف لیٹ جاؤ اور یہ پڑھو

اللھم انی اسلمت وجھی الیک وفوضت امری الیک والجأت ظھری الیک رغبۃ ورھبۃ الیک لا ملجاء ولا منجاء منک الا الیک' امنت بکتابک الذی انزلت ونبیک الذی ارسلت

اے اللہ میری ذات تجھے ماننے والی ہے۔ میں نے اپنا معاملہ تیرے سپرد کر دیا' میری پشت شوق و خوف میں تیری پناہ چاہتی ہے۔ تجھ سے تیری طرف کوئی پناہ دینے والا نہیں میں تیری نازل کردہ کتاب پر ایمان لایا اور تیرے مبعوث فرمودہ نبی پر ایمان لایا۔

اور آخری کلمات یہ فرمائے

فان مت من لیلتک مت وانت علی الفطرۃ

اگر تم اس رات فوت ہو گئے تو تمہاری موت فطرت پر ہو گی۔

(البخاری' کتاب الدعوات)

Marfat.com

رسول اللہ ﷺ ہر فرض نماز کے بعد اعلانیہ طور پر ہر عمل خالصۃً اللہ کے لئے کرنے کا اظہار فرماتے اور صحابہؓ کا بھی یہی معمول تھا۔

حضرت ابو زبیر سے ہے کہ حضرت ابن زبیرؓ ہر نماز کے سلام کے بعد یہ پڑھا کرتے۔

لا اله الا الله وحده لا شريک له له الملک وله الحمد وهو علی کل شئی قدير لاحول ولا قوة الا بالله' لا اله الا الله ولا نعبد الا اياه له النعمة وله الفضل وله الثناء الحسن لا اله الا الله مخلصين له الدين ولو کره الکافرون

اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں ذات و صفات میں اس کا کوئی ہم پلہ نہیں' ملک اسی کا' حمد اسی کی اور وہ ہر شے پر قادر ہے' اللہ تعالیٰ کی مدد کے بغیر برائی سے پھرنے اور نیکی بجا لانے کی طاقت کہاں؟ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں ہم اسی کی عبادت کرتے ہیں۔ ہر نعمت اسی کی ہے' فضل اسی کا' ثنا حسن اسی کی' اللہ کے سوا کوئی پرستش کے لائق نہیں' دین خالص اسی کے لئے ہے اگرچہ کافر ناپسند کریں۔

اور فرمایا آپ ﷺ ہر نماز کے بعد لا الہ الا اللہ پڑھا کرتے تھے۔

(المسلم' کتاب المساجد)

مسلم مطیع اپنے نفس کو اپنے مولیٰ کی بارگاہ میں ہمیشہ جھکائے رکھتا ہے' اللہ کے حکم کی تابعداری اور فرمانبرداری کے لئے ہر وقت تیار رہتا ہے۔ اور اس کا نفس' شیطان یا ھویٰ کے تابع نہیں ہوتا' مومن' اپنے دین کو اپنے رب کے لئے خالص بناتا ہے' اپنے تمام امور کو شوق و خوف کی کیفیت میں اللہ تعالیٰ کے سپرد کرتا ہے۔ مومن مطیع کی یہی شان ہے کہ اپنے مولیٰ و مالک کا بن کر رہے۔

Marfat.com

۱۱۔ آپ ﷺ کا مطیع نجات پائے گا۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ کو نذیر و بشیر بنا کر بھیجا۔ جس نے بھی انجام سے خبردار کرنے والے کی اطاعت کر لی' وہ ہلاکت سے نجات پا گیا اور جس نے اس کی نہ مانی وہ ہلاک ہو جائے گا' اس موضوع پر تفصیل گزری' بعض نئی چیزیں یہاں ذکر کر دیتے ہیں۔

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میری مثال اور اس شخص کی مثال جسے اللہ تعالیٰ نے مبعوث فرمایا اس شخص کی ہے جو کہے: اے قوم میں نے دشمن کو اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے میں تمہیں اعلانیہ متوجہ کر رہا ہوں پس اپنی نجات کا سوچ لو۔ ان میں ایک گروہ اس کی مان کر وہاں سے نکل جاتا ہے تو وہ نجات پا جائے گا' دوسرے نے اس کی بات جھٹلا دی' دشمن نے اسے تباہ و برباد کر دیا۔

فذلک مثل من اطاعنی فاتبع ما جئت به ومثل من عصانی و کذب بما جئت من الحق

(البخاری' کتاب الاعتصام)

یہ مثال ہے ان لوگوں کی جنہوں نے میری طاعت کی اور میری تعلیمات کی اتباع کر لی اور مثال ہے ان لوگوں کی جنہوں نے میری نافرمانی کی اور میری تعلیمات کی تکذیب کی۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ۔ فرشتوں نے یہ مثال بیان کی' اس شخصیت کی مثال اس کی طرح ہے جس نے گھر بنایا اس میں دسترخوان لگایا پھر داعی کو بھیجا تو جس نے داعی کی بات مان لی گھر میں داخل ہو گیا تو اس نے کھانا تناول کر لیا اور جس نے داعی کی بات نہ مانی وہ نہ داخل دار ہوا اور نہ کھانا تناول کر سکا تو فرشتوں نے کہا۔

فالدار الجنة والداعی محمد

(البخاری' کتاب الاعتصام)

دار سے مراد جنت ہے اور داعی حضور ﷺ کی ذات گرامی ہے۔

تو جس نے رسول اللہ ﷺ کی طاعت کی اس نے دوزخ سے نجات پائی اور جس نے اطاعت نہ کی وہ ہلاک ہو گیا اور کیڑے مکوڑوں کی طرح آگ میں واقع ہو گیا حالانکہ آپ ﷺ نے امت کو بار بار متنبہ فرما دیا۔

Marfat.com

۱۲۔ قبر میں مطیع کا امان پانا

قبور کے احوال سن کر دل دہل جاتے ہیں' مخلص اور صادق لوگ ڈر جاتے ہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ اطاعت کرنے والے اور مخلصین کو قبور کے عذاب' وحشت اور اس کی گرفت سے محفوظ رکھتا ہے۔ اور یہ تمام اللہ تعالیٰ کا فضل ہے۔

حضرت اسماء رضی اللہ عنہا سے صلاۃِ خوف کے واقعہ میں ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا قبور میں تمہیں آزمائش میں ڈالا جائے گا۔

فیؤتی احدکم فیقال ما علمک بھذا الرجل؟ فاما المومن فیقول ھو محمد ھو رسول اللہ جاءنا بالبینات والھدی فاجبنا واطعنا فیقال لہ نعم قد کنا نعلم انک لتؤمن بہ فنم صالحا

(المسلم' صلاۃ الخوف)

اور پوچھا جائے گا اس ذات کے بارے میں تو کیا علم رکھتا ہے؟ اہل ایمان کہے گا یہ اللہ کے رسول ہیں' ہمارے پاس دلائل و براہین لے کر تشریف لائے تھے ہم نے ان کی دعوت کو قبول کیا اور طاعت کی اسے کہا جائے گا ہاں ہم جانتے تھے تو ان پر ایمان رکھتا ہے اب تو میٹھی نیند سو جا۔

اتباع و طاعت کرنے والا مومن ابتداً ان کی برکات کا صلہ بوقت موت اور قبر میں سوالات کے وقت بھی پاتا ہے اور انتہاً جنت میں اعلیٰ و احسن رفاقت اور اللہ تعالیٰ کی رضا پاتا ہے۔

۱۳۔ طاعت و اتباع کرنے والے کی اللہ تعالیٰ توبہ قبول فرماتا ہے۔

کسی بھی مسلمان کے لئے یہ سعادت ہے کہ اللہ تعالیٰ اس پر رحمت سے متوجہ ہو اور جب وہ توبہ کرے تو اس کی توبہ قبول فرما لے' متبع اور مطیع کو ہی یہ مقام حاصل ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا مقدس فرمان ہے۔

لَقَدْ تَّابَ اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ وَالْمُهٰجِرِيْنَ بے شک اللہ کی رحمتیں متوجہ

Marfat.com

وَالْاَنْصَارِ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ فِيْ سَاعَةِ الْعُسْرَةِ مِنْ بَعْدِ مَا كَادَ يَزِيْغُ قُلُوْبُ فَرِيْقٍ مِنْهُمْ ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ اِنَّهٗ بِهِمْ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ

(التوبہ ۔ ۱۱۷)

ہوئیں ان غیب کی خبریں بتانے والے اور ان مہاجرین اور انصار پر جنہوں نے مشکل کی گھڑی میں ان کا ساتھ دیا بعد اس کے کہ قریب تھا کہ ان میں کچھ لوگوں کے دل پھر جائیں پھر ان پر رحمت سے متوجہ ہوا بے شک وہ ان پر نہایت مہربان رحم والا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے غزوہ تبوک کے موقعہ پر مہاجرین اور انصار صحابہ رضی اللہ عنہم پر جو خصوصی کرم فرمایا تو اس کا سبب آپ ﷺ کی اتباع ہی تھا۔ حالانکہ سواری' زاد راہ اور پانی مین بہت کمی تھی اور یہ سب اللہ تعالیٰ کا فضل و لطف ہے۔

۱۴۔ مطیع کا صاحب فوز ہونا

اللہ تعالیٰ کا مطیع پر خصوصی رحمت فرمانا' اس کے اجر میں کمی نہ فرمانا بلکہ اس کے اجر وثواب میں خوب اضافہ فرمانا اور دنیا و آخرت میں اسے نجات عطا فرمانا یہ تمام مطیع کے لئے فوز عظیم ہے اور اس کا کیا مقام ہو گا؟ جب اس کے ساتھ دخول جنت' اس میں ہمیشہ رہنا' گناہوں کی مغفرت اور رحمت الہیہ کا حصول بھی ہو جائے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا ۙ يُّصْلِحْ لَكُمْ اَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيْمًا

(الاحزاب' ۷۰' ۷۱)

اے ایمان والو اللہ سے ڈرو اور سیدھی بات کہو تمہارے اعمال تمہارے لئے سنوار دے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا اور اللہ اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کرے اس نے بڑی کامیابی پائی۔

Marfat.com

دوسرے مقام پر فرمایا۔

اِنَّمَا كَانَ قَوْلَ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذَادُعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ اَنْ يَّقُوْلُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۵۱﴾ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَ يَخْشَ اللّٰهَ وَيَتَّقْهِ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ

(النور۔ ۵۱، ۵۲)

مسلمانوں کی بات تو یہی ہے جب اللہ اور رسول کی طرف بلائے جائیں کہ رسول ان میں فیصلہ فرمائے کہ عرض کریں ہم نے سنا اور حکم مانا اور یہی لوگ مراد کو پہنچے اور جو حکم مانے اللہ اور اس کے رسول کا اور اللہ سے ڈرے اور پرہیزگاری کرے تو یہی لوگ کامیاب ہیں۔

تو جس نے آپ ﷺ کے ہر امر و نہی میں طاعت کی اس نے تمام خیر کو پا لیا اور وہ دنیا و آخرت کے عذاب و شر سے امن پا گیا' اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ ؕ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ يُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا وَذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ

(النساء ۔ ۱۳)

یہ اللہ کی حدیں ہیں اور جو حکم مانے اللہ اور اللہ کے رسول کا اسے باغوں میں لے جائے گا جن کے نیچے نہریں رواں ہمیشہ ان میں رہیں گے اور یہی ہے بڑی کامیابی

۱۵۔ مطیع کے گناہوں کی مغفرت

اللہ تعالیٰ نے ہمیں مطلع فرمایا ہے کہ وہ اپنے ساتھ شرک کرنے والے کو معاف نہیں فرماتا اس کے سوا تمام گناہوں کو معاف فرما دیتا ہے۔ جیسا کہ باری تعالیٰ نے فرمایا۔

اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَادُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدِ افْتَرٰٓى اِثْمًا عَظِيْمًا

(النساء ۔ ۴۸)

بے شک اللہ نہیں بخشتا کہ اس کے ساتھ کفر کیا جائے اور کفر سے نیچے جو کچھ ہے جسے چاہے معاف فرما دیتا ہے۔ اور جس نے خدا کا

Marfat.com

شریک ٹھہرایا اس نے بڑا گناہ کا طوفان باندھا۔

دوسرے مقام پر فرمایا

قُلْ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا ۭ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ (الزمر۔ ۵۳)

تم فرماؤ اے میرے وہ بندو جنہوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہوں بیشک اللہ سب گناہ بخش دیتا ہے۔ اور وہی بخشش فرمانے والا اور رحم کرنے والا ہے۔

مومن مطیع نے جن گناہوں کا ارتکاب کیا ہوتا ہے۔ وہ توبہ اور معافی مانگ لیتا ہے تو اللہ تعالیٰ معاف فرما دیتا ہے۔ کہیں اسے آزمائش میں ڈالتا ہے جس میں صبر کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ معاف فرما دیتا ہے۔ بعض اوقات اس کی نیکیوں پر اسے معافی مل جاتی ہے۔ اسی لئے بہت سی آیات میں آپ ﷺ کے مطیع اور متبع کے لئے گناہوں کی مغفرت کی بشارت ہے۔ بخلاف ان لوگوں کے جنہوں نے اللہ تعالیٰ کا شریک ٹھہرایا اور اس کے رسول ﷺ کی مخالفت کی۔ بلکہ اللہ تعالیٰ اس امت کے متبعین کے گناہ یہود و نصاریٰ پر ڈال دے گا اور اس امت کو دوزخ سے آزاد فرما دے گا۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے۔

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ۭ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ (آل عمران ۔ ۳۱)

اے محبوب تم فرما دو کہ لوگو اگر تم اللہ کو دوست رکھتے ہو تو میرے فرمانبردار ہو جاؤ اللہ تمہیں دوست رکھے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

تو اتباع کا ثمر اور ثواب، متبع کے لئے اللہ تعالیٰ کی محبت و رحمت اور اس کے

Marfat.com

گناہوں کی مغفرت و بخشش ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ غفور رحیم ہے۔
اللہ تعالیٰ کا مبارک فرمان ہے۔

قَالَتِ الْاَعْرَابُ اٰمَنَّا ؕ قُلْ لَّمْ تُؤْمِنُوْا وَلٰكِنْ قُوْلُوْٓا اَسْلَمْنَا وَلَمَّا يَدْخُلِ الْاِيْمَانُ فِيْ قُلُوْبِكُمْ وَاِنْ تُطِيْعُوا اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ لَا يَلِتْكُمْ مِّنْ اَعْمَالِكُمْ شَيْـًٔا ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ

دیہاتی بولے ہم ایمان لائے تم فرماؤ تم ایمان تو نہ لائے ہاں یوں کہو کہ ہم مطیع ہوئے اور ابھی ایمان تمہارے دلوں میں کہاں داخل ہوا اور اگر تم اللہ اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کرو گے تو تمہارے کسی عمل کا تمہیں نقصان نہ دے گا بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ (الحجرات - ۱۴)

مطیع کے کسی عمل سے بھی کوئی کمی نہ ہو گی' اللہ تعالیٰ اس کے گناہ معاف کر دے گا اور اس پر رحمت فرمائے گا۔

جب جنات کو اطلاع ہوئی کہ نبی اکرم ﷺ کے مطیع اور متبع کے لئے اللہ تعالیٰ کے ہاں اس کے گناہوں کی مغفرت ہے تو وہ دوسرے جنات کی طرف بشارت دینے والے بن کر لوٹے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے۔

واذ صرفنا الیک نفرا من الجن يَسْتَمِعُوْنَ الْقُرْاٰنَ فَلَمَّا حَضَرُوْهُ قَالُوْٓا اَنْصِتُوْا فَلَمَّا قُضِيَ وَلَّوْا اِلٰى قَوْمِهِمْ مُّنْذِرِيْنَ ﴿۲۹﴾ قَالُوْا يٰقَوْمَنَآ اِنَّا سَمِعْنَا كِتٰبًا اُنْزِلَ مِنْۢ بَعْدِ مُوْسٰى مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ يَهْدِيْٓ اِلَى الْحَقِّ وَاِلٰى طَرِيْقٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۳۰﴾ يٰقَوْمَنَآ اَجِيْبُوْا دَاعِيَ اللّٰهِ وَاٰمِنُوْا بِهٖ يَغْفِرْ لَكُمْ مِّنْ ذُنُوْبِكُمْ وَيُجِرْكُمْ مِّنْ عَذَابٍ

اور جب کہ ہم نے تمہاری طرف کتنے جن پھیرے کان لگا کر قرآن سنتے پھر جب وہاں حاضر ہوئے آپس میں بولے خاموش رہو پھر جب پڑھنا ہو چکا اپنی قوم کی طرف ڈر سناتے پلٹے بولے اے ہماری قوم ہم نے ایک کتاب سنی کہ موسیٰ کے بعد اتاری گئی اگلی کتابوں کی

Marfat.com

أَلِيْمٍ

(الاحقاف ـ ۲۹، ۳۱)

تصدیق فرماتی حق اور سیدھی راہ دکھاتی اے ہماری قوم اللہ کے منادی کی بات مانو اور اس پر ایمان لاؤ کہ وہ تمہارے کچھ گناہ بخش دے اور تمہیں درد ناک عذاب سے بچا لے۔

اللہ تعالیٰ نے ان اہل ایمان کے بارے میں فرمایا جو آپ ﷺ کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے آپ ﷺ پر ایمان لے آئے' آپ ﷺ کی اتباع کی اور اللہ تعالیٰ سے مغفرت اور گناہوں کو ساقط کرنے کی دعا کی تو اللہ تعالیٰ ان کی دعا قبول فرماتا ہے۔ اور انہیں ان کی امید سے بڑھ کر عطا فرماتا ہے۔ انہیں کے بارے میں فرمایا۔

رَبَّنَآ اِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُّنَادِيْ لِلْاِيْمَانِ اَنْ اٰمِنُوْا بِرَبِّكُمْ فَاٰمَنَّا رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَكَفِّرْ عَنَّا سَيِّاٰتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ ﴿۱۹۳﴾ رَبَّنَا وَاٰتِنَا مَاوَعَدْتَّنَا عَلٰى رُسُلِكَ وَلَا تُخْزِنَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ﴿۱۹۴﴾ فَاسْتَجَابَ لَهُمْ رَبُّهُمْ اَنِّيْ لَآ اُضِيْعُ عَمَلَ عَامِلٍ مِّنْكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى بَعْضُكُمْ مِّنْ بَعْضٍ فَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا وَاُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَ اُوْذُوْا فِيْ سَبِيْلِيْ وَقٰتَلُوْا وَقُتِلُوْا لَاُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَلَاُدْخِلَنَّهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ثَوَابًا مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ الثَّوَابِ

(آل عمران ـ ۱۹۳، ۱۹۵)

اے رب ہمارے ہم نے ایک منادی کو سنا کہ ایمان کے لئے ندا فرماتا ہے کہ اپنے رب پر ایمان لاؤ تو ہم ایمان لائے اے رب ہمارے تو ہمارے گناہ بخش دے اور ہماری برائیاں دور کر دے اور ہماری موت اچھوں کے ساتھ کر۔ اے رب ہمارے اور ہمیں دے وہ جس کا تو نے ہم سے وعدہ کیا ہے اپنے رسولوں کی معرفت اور ہمیں قیامت کے دن رسوا نہ کر بے شک تو وعدہ خلاف نہیں کرتا تو ان کی دعا سن لی ان کے رب نے کہ میں تم میں کام والے کی محنت

Marfat.com

ضائع نہیں کرتا مرد ہو یا عورت تم
آپس میں ایک ہو تووہ جنہوں نے
ہجرت کی اور اپنے گھروں سے
نکالے گئے اور میری راہ میں
ستائے گئے اور لڑے اور مارے
گئے میں ضرور ان کے سب گناہ
اتار دوں گا اور ضرور انہیں باغوں
میں لے جاؤں گا جن کے نیچے
نہریں جاری ہیں اللہ کے پاس کا
ثواب اور اللہ ہی کے پاس اچھا
ثواب ہے۔

جب قیامت کا دن آئے گا تو اللہ تعالیٰ اہل ایمان کے گناہ یہود و نصاریٰ پر ڈالے گا جنہوں نے اس کے رسولوں اور نبیوں سے کفر کیا اور ان کی نافرمانی کی' ان کو مستحق نار ٹھہرایا جائے گا لیکن امت کے وہ لوگ جنہوں نے رسول اللہ ﷺ کی طاعت کی' آپ ﷺ پر ایمان لائے اور اتباع کی مگر غفلت کی وجہ سے گناہ ہو گئے ان کی مغفرت کر دی جائے گی۔

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

اذا کان یوم القیامة دفع الله عزوجل الی کل معهم یهودیا او نصرانیا فیقول هذا فکاک من النار
(المسلم' کتاب التوبہ)

روز قیامت اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کی طرف ایک یہودی یا نصرانی دے گا اور فرمائے گا یہ تیری جہنم سے آزادی ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ایک روایت یوں ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا۔

لا یموت رجل مسلم الا ادخل الله مکانه النار یهودیا او نصرانیا
(المسلم' کتاب التوبہ)

جو آدمی مسلمان فوت ہو گا۔ اللہ تعالیٰ اس کے عوض دوزخ میں یہودی یا نصرانی کو ڈالے گا۔

Marfat.com

۱۶۔ مطیع پر خصوصی رحمت

اللہ تعالیٰ کی رحمتوں میں سے ایک یہ ہے کہ وہ اپنے رسول ﷺ کی اتباع کرنے والے اہل ایمان پر دنیاو آخرت میں خصوصی رحمت فرماتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد مبارک ہے۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَاْكُلُوا الرِّبٰوٓا اَضْعَافًا مُّضٰعَفَةً وَّاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿۱۳۰﴾ وَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِيْٓ اُعِدَّتْ لِلْكٰفِرِيْنَ ﴿۱۳۱﴾ وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ

(آل عمران ۔ ۱۳۰، ۱۳۲)

اے ایمان والو سود دونا دون نہ کھاؤ اور اللہ سے ڈرو اس امید پر کہ تمہیں فلاح ملے اور اس آگ سے بچو جو کافروں کے لئے تیار کر رکھی ہے۔ اللہ و رسول کی بات مانو تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔

ترک ربا میں اللہ و رسول ﷺ کی بات مان لو تاکہ اللہ تعالیٰ تم پر اپنی رحمتوں کا نزول فرمائے۔ دوسرے مقام پر فرمایا۔

وَالْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنٰتُ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ يَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَيُطِيْعُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ اُولٰٓئِكَ سَيَرْحَمُهُمُ اللّٰهُ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ

(التوبہ ۔ ۷۱)

اور مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں ایک دوسرے کے رفیق ہیں بھلائی کا حکم دیں اور برائی سے منع کریں اور نماز قائم رکھیں اور زکوۃ دیں اور اللہ و رسول کا حکم مانیں یہ ہیں جن پر عنقریب اللہ رحم کرے گا بیشک اللہ غالب حکمت والا ہے۔

یعنی اللہ تعالیٰ اہل ایمان سے دوست' نیکی کی تلقین' برائی سے روکنا' اقامت نماز' ادائیگی زکوۃ اللہ تعالیٰ کی طاعت' رسول اللہ ﷺ کی طاعت' اللہ تعالیٰ اپنے مطیع کو عزت سے نوازتا ہے۔ کیونکہ عزت اللہ تعالیٰ کے لئے اور اس کے رسول ﷺ کی اور اللہ تعالیٰ کی عطا سے اہل ایمان کی' اللہ تعالیٰ نے اہل ایمان و عمل اور صالحین سے زمین میں

Marfat.com

خلافت کا وعدہ فرمایا تو ان سے یہ مطالبہ فرمایا کہ وہ اللہ ہی کی عبادت،کریں' اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ بنائیں' نماز قائم کریں' زکوۃ ادا کریں اور اس کے رسول ﷺ کی طاعت کریں' جب وہ ان شرائط کو پورا کریں گے تو اللہ تعالیٰ ان پر رحمت فرمائے گا۔
اللہ تعالیٰ کا مبارک فرمان ہے۔

وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِي ارْتَضٰى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا يَعْبُدُوْنَنِيْ لَا يُشْرِكُوْنَ بِيْ شَيْـًٔا وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ﴿۵۵﴾ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ

(النور ۔ ۵۵' ۵۶)

اللہ نے وعدہ دیا ان کو جو تم میں سے ایمان لائے اور اچھے کام کئے کہ ضرور انہیں زمین میں خلافت دے گا جیسی ان سے پہلوں کو دی اور ضرور ان کے لئے جما دے گا ان کا دین جو ان کے لئے پسند فرماتا ہے اور ضرور ان کے اگلے خوف کو امن سے بدل دے گا۔ میری عبادت کریں میرا شریک کسی کو نہ ٹھہرائیں اور جو اس کے بعد ناشکری کرے تو وہ لوگ بے حکم ہیں اور نماز قائم کرو اور زکوۃ دو اور رسول کی فرمانبرداری کرو اس امید پر کہ تم پر رحم ہو۔

اس امت پر اللہ تعالیٰ کی یہ خصوصی رحمت ہے کہ اس نے اس امت کے نبی ﷺ کو سراپا رحمت بنا دیا جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ

(الانبیاء ۔ ۱۰۷)

اور ہم نے تمہیں نہ بھیجا مگر رحمت سارے جہان کے لئے۔

۱۔ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا۔

انا محمد و احمد والمقفی والحاشر' و

میں محمد' احمد' پیچھے آنے والا' حاشر'

Marfat.com

نبی التوبة و نبی الرحمة — نبی توبہ اور نبی رحمت ہوں۔
(المسلم، کتاب الفضائل)

۲۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

انی لم ابعث لعانا وانما بعثت رحمة — میں رحمت سے دور کرنے والا نہیں بلکہ سراپا رحمت بن کر آیا ہوں۔
(المسلم، کتاب الحج)

اس امت پر اللہ تعالیٰ کا یہ بھی کرم ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال اس امت سے پہلے ہو گیا تاکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پہلے جا کر امت کے لئے انتظام فرمائیں۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے اس کو امت مرحومہ فرما دیا اور آخرت میں اس پر عذاب نہیں رکھا' صرف دنیا میں عذاب رکھ دیا۔

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

امتی امة مرحومة لیس علیها فی الاخرة عذاب انما عذابها فی الدنیا القتل و الفتن والزلازل — میری امت کو امت مرحومہ بنا دیا گیا ہے۔ آخرت میں اس پر عذاب نہیں صرف دنیا میں قتل' فتنے اور زلزلے کی صورت میں ہے۔

اسے امام احمد' ابوداؤد اور حاکم نے صحیح قرار دیا' ذھبی نے حکم برقرار رکھا' امام بخاری نے تاریخ میں' شھاب قضاعی نے مسند' بیھقی نے شعب میں' طبرانی نے معجم صغیر میں نقل کیا۔ اس کی بعض سندیں صحیح اور بعض حسن ہیں' حافظ ابن حجر نے سند ابی داؤد کو حسن قرار دیا اور طبرانی کے رجال کے بارے میں فرمایا تمام ثقہ ہیں' اس کا ایک شاھد محدث ابویعلی نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا' حافظ ابن حجر نے اسے بھی صحیح کہا ہے جیسا کہ اس جیسے اور شواھد بھی ہیں۔

لیکن اس حدیث کا محل اس امت کے عظیم لوگ ہیں کیونکہ شفاعت کے بارے میں بہت سی احادیث ہیں کچھ کا ذکر پیچھے آیا بھی ہے۔

Marfat.com

۱۷۔ اطاعت کرنے والوں سے اللہ تعالیٰ کا راضی ہونا۔

اس وقت یہ معاملہ اپنی انتہا کی بلندی پر پہنچ جاتا ہے۔ کہ حدیبیہ کے دن جب آپ ﷺ نے صحابہؓ کو بیعت کی دعوت دی انہوں نے آپ ﷺ کی اطاعت کی اور آپ ﷺ کے حکم کو تسلیم کیا تو اللہ تعالیٰ نے ان سے اپنے راضی ہونے کا اعلان فرما دیا اس طرح مہاجرین' انصار اور ان کی احسان کے ساتھ اتباع کرنے والوں کو اپنی رضا کی بشارت عطا فرمائی۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ يُبَايِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَعَلِمَ مَا فِيْ قُلُوْبِهِمْ فَاَنْزَلَ السَّكِيْنَةَ عَلَيْهِمْ وَاَثَابَهُمْ فَتْحًا قَرِيْبًا (الفتح - ۱۸)

بے شک اللہ راضی ہوا ایمان والوں سے جب وہ اس پیڑ کے نیچے بیعت کرتے تھے تو اللہ نے جانا جو ان کے دلوں میں تھا تو ان پر اطمینان اتارا اور انہیں جلد آنے والی فتح کا انعام دیا۔

دوسرے مقام پر فرمایا۔

وَالسّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهٰجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ وَالَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ ۙ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ وَاَعَدَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ تَحْتَهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ۭ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ (التوبہ - ۱۰۰)

اور سب میں اگلے پہلے مہاجر اور انصار اور جو بھلائی کیا تو ان کے پیرو ہوئے اللہ ان سے راضی اور وہ اللہ سے راضی اور ان کے لئے تیار کر رکھے ہیں باغ جن کے نیچے نہریں بہیں ہمیشہ ہمیشہ ان میں رہیں یہی بڑی کامیابی ہے۔

جب اللہ تعالیٰ ان مہاجرین اور انصار سے راضی ہے۔ جو ان کے ساتھ بغض' عداوت رکھے گا یا ان کو برا بھلا کہے گا خصوصاً ان کے اوائل کو تو اس کی سزا کتنی بڑی ہو گی؟

Marfat.com

اللہ تعالیٰ صحابہ کرامؓ کی احسان میں اتباع کرنے والوں سے رضا اور دائمی جنت کا وعدہ فرما رہا ہے۔ حالانکہ وہ سینکڑوں سال ہو گئے چلے گئے تو یہ وعدہ حضور ﷺ کی اتباع کرنے والوں کو بطریق اولی حاصل ہو گا۔ کیونکہ صحابہ کرامؓ کو یہ فضل اور درجہ فقط آپ ﷺ کی اتباع کے سبب ہی حاصل ہوا ہے۔

اسی لئے جب رسول ﷺ نے ستر مبلغین تبلیغ کے لئے بھیجے اور انہیں دھوکہ کے ساتھ قبیلہ رعل، زکوان اور عصیہ نے قتل کر دیا تو حضرت انس رضی اللہ عنہ اور حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ پر ان کے بارے میں وحی نازل کی۔ اس کے الفاظ یہ ہیں۔

بلغوا عنا قومنا انا قد لقینا ربنا فرضی عنا ورضینا عنه

(البخاری، کتاب الجہاد)

ہماری طرف سے ہماری قوم کو یہ پیغام دے دو ہم نے اپنے رب سے اس حال میں ملاقات کی ہے کہ وہ ہم سے راضی اور ہم اس سے راضی ہیں۔

روز قیامت اس امت پر جنت اور اس کی نعمتیں نچھاور کرنے کے بعد اپنی رضا عطا فرمائے گا۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ اہل جنت سے فرمائے گا اے اہل جنت تو وہ عرض کریں گے۔

لبیک ربنا و سعدیک والخیر فی یدیک

اے ہمارے پروردگار ہم حاضر ہیں تیرے حضور تمام خیر تیرے قبضہ قدرت میں ہے۔

فرمائے گا، کیا تم راضی ہو؟ عرض کریں گے۔

وما لنا لانرضی یا رب؟ وقد اعطیتنا مالم تعط ابدا من خلقک

اے ہمارے رب ہمارے راضی نہ ہونے کی بھی کوئی وجہ نہیں ہو سکتی ہے۔ آپ نے ہمیں وہ کچھ

Marfat.com

عطا فرما دیا جو کسی اور مخلوق کو نہیں دیا۔

تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔

الا اعطیکم افضل من ذالک؟ کیا میں تمہیں اس سے افضل عطا کروں؟

وہ عرض کریں گے۔

یا رب و ای شئی افضل من ذالک؟ اے ہمارے مالک و خالق اس سے بھی بڑھ کر کوئی شے ہے؟

اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔

احل علیکم رضوانی فلا اسخط علیکم بعدہ ابدا میں نے تمہیں اپنی رضا عطا فرما دی اب اس کے بعد کبھی بھی تم سے ناراض نہیں ہوں گا۔

(بخاری و مسلم، کتاب الرقاق)

اہل جنت کون ہیں؟ آپ ﷺ کی طاعت کرنے والے، آپ ﷺ کا فرمان نہیں پڑھا "من اطاعنی دخل الجنۃ" (جس نے میری طاعت کر لی وہ جنتی ہے) اس لئے تو وہ اس قدر فضل، ثواب اور عزت پا رہے ہیں کیونکہ جنت دار تکریم اور جزا و ثواب ہے۔

۱۸۔ دخول جنت

اللہ تعالیٰ نے اپنے اور اپنے رسول ﷺ کی اطاعت کرنے والوں اور اہل عمل صالح کے لئے بطور ثواب جنات تیار کی ہیں اور یہ نعمت کبریٰ ہیں۔ خصوصاً جب ہم عاصیوں کے عذاب جہنم سے آگاہ ہوں۔ العیاذ باللہ تعالیٰ

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

لَيْسَ عَلَى الْأَعْمٰى حَرَجٌ وَّلَا عَلَى الْأَعْرَجِ حَرَجٌ وَّلَا عَلَى الْمَرِيْضِ حَرَجٌ اندھے پر تنگی نہیں اور نہ لنگڑے پر مضائقہ اور نہ بیمار پر مواخذہ

Marfat.com

وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ يُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ وَمَنْ يَّتَوَلَّ يُعَذِّبْهُ عَذَابًا اَلِيْمًا

(الفتح ۔ ۱۷)

اور جو اللہ اور اس کے رسول کا حکم مانے اللہ اسے باغوں میں لے جائے گا جن کے نیچے نہریں رواں اور جو پھر جائے گا اسے دردناک عذاب فرمائے گا۔

لفظ طاعت کے بغیر عمل صالح پر ثواب کا تذکرہ کثیر آیات میں ہے۔

وَمَنْ يَّعْمَلْ مِنَ الصّٰلِحٰتِ مِنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَاُولٰٓئِكَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ وَلَا يُظْلَمُوْنَ نَقِيْرًا

(النساء ۔ ۱۲۴)

اور جو کچھ بھلے کام کرے گا مرد ہو یا عورت اور ہو مسلمان تو وہ جنت میں داخل کئے جائیں گے اور انہیں تل بھر نقصان نہ دیا جائے گا۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے۔

وَقِيْلَ لِلَّذِيْنَ اتَّقَوْا مَاذَآ اَنْزَلَ رَبُّكُمْ قَالُوْا خَيْرًا لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةٌ وَلَدَارُ الْاٰخِرَةِ خَيْرٌ وَلَنِعْمَ دَارُ الْمُتَّقِيْنَ ۝ جَنّٰتُ عَدْنٍ يَّدْخُلُوْنَهَا تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ لَهُمْ فِيْهَا مَا يَشَآءُوْنَ كَذٰلِكَ يَجْزِی اللّٰهُ الْمُتَّقِيْنَ

(النحل ۔ ۳۰، ۳۱)

اور ڈر والوں سے کہا گیا تمہارے رب نے کیا اتارا بولے خوبی جنہوں نے اس دنیا میں بھلائی کی ان کے لئے بھلائی ہے اور بے شک پچھلا گھر سب سے بہتر اور کیا ہی اچھا گھر پرہیز گاروں کا بسنے کے باغ جن میں جائیں گے ان کے نیچے نہریں رواں اور انہیں وہاں ملے گا جو چاہیں' اللہ ایسا ہی صلہ دیتا ہے پرہیز گاروں کو۔

Marfat.com

ایک مقام پر ارشاد ہے۔

فَخَلَفَ مِنْ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ اَضَاعُوا الصَّلٰوةَ وَاتَّبَعُوا الشَّهَوٰتِ فَسَوْفَ يَلْقَوْنَ غَيًّا ﴿۵۹﴾ اِلَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَاُولٰٓئِكَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ وَلَا يُظْلَمُوْنَ شَيْئًا جَنّٰتِ عَدْنِ ِالَّتِيْ وَعَدَ الرَّحْمٰنُ عِبَادَهٗ بِالْغَيْبِ اِنَّهٗ كَانَ وَعْدُهٗ مَاْتِيًّا

(مریم ۔ ۵۹' ۶۱)

تو ان کے بعد ان کی جگہ وہ ناخلف آئے جنہوں نے نمازیں گنوائیں اور اپنی خواہشوں کے پیچھے ہوئے تو عنقریب وہ گمراہی کے انجام سے دو چار ہوں گے۔ مگر جو تائب ہوئے اور ایمان لائے اور اچھے کام کئے تو یہ لوگ جنت میں جائیں گے اور انہیں کچھ نقصان نہ دیا جائے۔ بسنے کے باغ جن کا وعدہ رحمٰن نے اپنے بندوں سے غیب میں کیا بے شک اس کا وعدہ آنے والا ہے۔

دوسرے مقام پر فرمایا۔

وَمَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَاُولٰٓئِكَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ يُرْزَقُوْنَ فِيْهَا بِغَيْرِ حِسَابٍ

(المومن ۔ ۴۰)

اور جو اچھا کام کرے مرد خواہ عورت اور ہو مسلمان تو وہ جنت میں داخل کئے جائیں گے۔ وہاں بے گنتی رزق پائیں گے۔

تیسرے مقام پر فرمایا۔

رَبَّنَا وَاٰتِنَا مَا وَعَدْتَّنَا عَلٰى رُسُلِكَ وَلَا تُخْزِنَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ فَاسْتَجَابَ لَهُمْ رَبُّهُمْ اَنِّيْ لَآ اُضِيْعُ عَمَلَ عَامِلٍ مِّنْكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى ج بَعْضُكُمْ مِّنْ بَعْضٍ ج فَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا وَاُخْرِجُوْا مِنْ

اے رب ہمارے اور ہمیں دے وہ جس کا تو نے ہم سے وعدہ کیا ہے اپنے رسولوں کی معرفت اور ہمیں قیامت کے دن رسوا نہ کر بے شک تو وعدہ خلاف نہیں کرتا تو

Marfat.com

دِيَارِهِمْ وَاُوْذُوْا فِىْ سَبِيْلِىْ وَقٰتَلُوْا وَقُتِلُوْا لَاُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَلَاُدْخِلَنَّهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِىْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ثَوَابًا مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ الثَّوَابِ

(آل عمران ۔ ۱۹۳' ۱۹۵)

ان کی دعا سن لی ان کے رب نے کہ میں تم میں کام والے کی محنت ضائع نہیں کرتا مرد ہو یا عورت تم آپس میں ایک ہو تو وہ جنہوں نے ہجرت کی اور اپنے گھروں سے نکالے گئے اور میری راہ میں ستائے گئے اور لڑے اور مارے گئے میں ضرور ان کے سب گناہ اتار دوں گا اور ضرور انہیں باغوں میں لے جاؤں گا جن کے نیچے نہریں رواں اللہ کے پاس کا ثواب اور اللہ ہی کے پاس اچھا ثواب ہے۔

چوتھے مقام پر ہے۔

اِنَّ اللّٰهَ يُدْخِلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِىْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ

(الحج ۔ ۱۴' ۲۳) (محمد ۔ ۱۲)

بے شک اللہ داخل کرے گا انہیں جو ایمان لائے اور بھلے کام کئے باغوں میں جن کے نیچے نہریں جاری ہیں۔

یہ تمام کی تمام آیات قرانیہ میں عمل صالح کی تصریح ہے اور عمل صالح آپ ﷺ کی شریعت کی اتباع اور آپ ﷺ کی سنت کے مطابق ہی بن سکتا ہے۔ اور یہی آپ ﷺ کی طاعت ہے اور اسی کو طاعت الٰہی کہا جاتا ہے ہاں اس کے ساتھ اللہ اور رسول ﷺ پر ایمان لازمی ہے۔

احادیث شریفہ میں ہے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا انکار کرنے والے کے سوا میرا ہر امتی جنت میں جائے گا۔ صحابہ نے عرض کیا یا رسول

Marfat.com

اللہ ﷺ انکار کرنے والا کون ہے؟ فرمایا۔

من اطاعنی دخل الجنة ومن عصانی فقد ابی

جس نے میری طاعت کی وہ جنت میں داخل ہو گا اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے انکار کیا۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے قصہ ملائکہ میں ہے۔

فالله هو الملک والدار الاسلام والبیت الجنة وانت یا محمد رسول الله من اجابک دخل الاسلام ومن دخل الاسلام دخل الجنة

اللہ مالک' دار اسلام اور گھر جنت' اور رسول اللہ ﷺ' آپ ﷺ اللہ کے رسول' جس نے آپ ﷺ کی بات مان لی وہ مسلمان اور جو مسلمان ہو گیا وہ جنت میں داخل ہو گیا۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے ہے۔

اما السید فهو رب العالمین واما البنیان فهو الاسلام والطعام الجنة و محمد الداعی فمن اتبعه کان فی الجنة ومن لم یتبعه عذب

مالک اللہ رب العالمین ہے' مکان اسلام' کھانا جنت اور حضور ﷺ داعی ہیں جس نے آپ ﷺ کی اتباع کر لی' وہ جنتی اور جس نے اتباع نہ کی عذاب میں گرفتار ہو گا۔

اسے امام احمد' ترمذی' ابن خزیمہ نے نقل کر کے صحیح قرار دیا۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا' قسم مجھے اس ذات اقدس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے تم تمام جنت میں داخل ہوں گے مگر جس نے انکار کیا اور سرکش اونٹ کی طرح ہو گیا۔ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ

ومن یابیٰ ان یدخل الجنة؟

جنت کے داخلہ کا کون منکر ہو سکتا ہے؟

Marfat.com

آپ ﷺ نے فرمایا۔

من اطاعنی دخل الجنة ومن عصانی فقد ابی

(ابن حبان' ا ۔ ۱۱۱)

جس نے میری طاعت کر لی وہ جنتی اور جس نے میری نافرمانی کر دی اس نے انکار کر دیا۔

اسے طبرانی نے رجال صحیح سے نقل کیا ہے۔

۱۹ ۔ دائمی جنت

اللہ تعالیٰ کا یہ کس قدر فضل ہے کہ وہ جسے جنت میں داخل فرما دے گا اسے پھر نکالے گا نہیں۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے اس امت کے اپنے اور رسول اللہ ﷺ کے متبعین کو دائمی جنتی ہونے کا اعزاز عطا فرمایا ہے۔ خواہ وہ بغیر حساب اس میں داخل ہوں یا تھوڑے حساب کے بعد ہوں یا شفاعات کے واسطہ سے داخل ہوں۔ آخر جنت کا داخلہ ہے اور وہ بھی دائمی' بخلاف سابقہ امم کے۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ ؕ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ يُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِىْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ

(النساء ۔ ۱۳)

یہ اللہ کی حدیں ہیں اور جو حکم مانے اللہ اور اللہ کے رسول کا اللہ اسے باغوں میں لے جائے گا جن کے نیچے نہریں رواں ہمیشہ ان میں رہیں گے۔

ایمان اور عمل صالح پر دائمی جنت کا تذکرہ کثیر آیات میں ہے۔ ایمان سے مراد اللہ اور اس کے رسول ﷺ دونوں پر ہے' عمل صالح وہی ہو گا جو آپ ﷺ کے طریق پر ہو گا۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان سنئے۔

وَاُدْخِلَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِىْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا بِاِذْنِ رَبِّهِمْ ؕ تَحِيَّتُهُمْ فِيْهَا سَلٰمٌ

(ابراہیم ۔ ۲۳)

اور وہ جو ایمان لائے اور اچھے کام کرے وہ باغوں میں داخل کئے جائیں گے جن کے نیچے نہریں رواں ہمیشہ ان میں رہیں اپنے

Marfat.com

رب کے حکم سے اس میں ان کے
ملنے وقت کا اکرام سلام ہے۔

دوسرے مقام پر فرمایا۔

فَاتَّقُوا اللّٰهَ يٰٓاُولِى الْاَلْبَابِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قَدْ اَنْزَلَ اللّٰهُ اِلَيْكُمْ ذِكْرًا ۝ رَّسُوْلًا يَّتْلُوْا عَلَيْكُمْ اٰيٰتِ اللّٰهِ مُبَيِّنٰتٍ لِّيُخْرِجَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ۭ وَمَنْ يُّؤْمِنْۢ بِاللّٰهِ وَيَعْمَلْ صَالِحًا يُّدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ۭ قَدْ اَحْسَنَ اللّٰهُ لَهٗ رِزْقًا
(الطلاق ـ ۱۰' ۱۱)

تو اللہ سے ڈرو اے عقل والو وہ جو ایمان لائے ہو بیشک اللہ نے تمہارے لئے عزت اتاری ہے وہ رسول کہ تم پر اللہ کی روشن آیتیں پڑھتا ہے تاکہ انہیں جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے اندھیروں سے اجالے کی طرف لے جائے اور جو اللہ پر ایمان لائے اور اچھا کام کرے وہ اسے باغوں میں لے جائے گا جن کے نیچے نہریں بہیں جن میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں بیشک اللہ نے اس کے لئے اچھی روزی رکھی۔

تیسرے مقام پر ارشاد ہے۔

وَمَنْ يُّؤْمِنْۢ بِاللّٰهِ وَيَعْمَلْ صَالِحًا يُّكَفِّرْ عَنْهُ سَيِّاٰتِهٖ وَيُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ۭ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ

اور جو اللہ پر ایمان لائے اور اچھے کام کرے اللہ اس کی برائیاں اتار دے گا اور اسے باغوں میں لے جائے گا جن کے نیچے نہریں رواں کہ وہ ہمیشہ ان میں رہیں یہی بڑی
(التغابن ـ ۹) کامیابی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے فریقین' اتباع کرنے والے صالحین اور مخالفت کرنے والے معاندین کا حال

Marfat.com

بیان کرتے ہوئے فرمایا۔

إِنَّ الَّذِينَ يُحَادُّونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ أُولَٰئِكَ فِي الْأَذَلِّينَ ﴿٢٠﴾ كَتَبَ اللَّهُ لَأَغْلِبَنَّ أَنَا وَرُسُلِي ۚ إِنَّ اللَّهَ قَوِيٌّ عَزِيزٌ ﴿٢١﴾ لَا تَجِدُ قَوْمًا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ يُوَادُّونَ مَنْ حَادَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَلَوْ كَانُوا آبَاءَهُمْ أَوْ أَبْنَاءَهُمْ أَوْ إِخْوَانَهُمْ أَوْ عَشِيرَتَهُمْ ۚ أُولَٰئِكَ كَتَبَ فِي قُلُوبِهِمُ الْإِيمَانَ وَأَيَّدَهُمْ بِرُوحٍ مِنْهُ ۖ وَيُدْخِلُهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا ۚ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ ۚ أُولَٰئِكَ حِزْبُ اللَّهِ ۚ أَلَا إِنَّ حِزْبَ اللَّهِ هُمُ الْمُفْلِحُونَ

(المجادلہ ۔ ۲۰، ۲۱)

بیشک وہ اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کرتے ہیں وہ سب سے زیادہ ذلیلوں میں ہیں اللہ لکھ چکا کہ ضرور میں غالب آؤں گا اور میرے رسول بیشک اللہ قوت والا عزت والا ہے۔ تم نہ پاؤ گے ان لوگوں کو جو یقین رکھتے ہیں اللہ پر اور پچھلے دن پر یہ کہ دوستی کریں ان سے جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول سے مخالفت کی اگرچہ وہ ان کے باپ یا بیٹے یا بھائی یا کنبے والے ہوں یہ ہیں جن کے دلوں میں اللہ نے ایمان نقش فرمایا اور اپنی طرف کی روح سے ان کی مدد کی اور انہیں باغوں میں لے جائے گا جن کے نیچے نہریں رواں ان میں ہمیشہ رہیں اللہ ان سے راضی اور وہ اللہ سے راضی یہ اللہ کی جماعت ہے خبردار اللہ ہی کی جماعت کامیاب ہے۔

مومن صادق کسی کافر مغضوب کو دوست نہیں بناتا' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اللہ تعالیٰ کی خاطر اپنے عزیز رشتوں کو چھوڑ دیا اس کے عوض اللہ تعالیٰ نے انہیں اپنی رضا' دخول جنت' دائمی جنت اور فلاح عظیم سے نوازا' اللہ تعالیٰ سے دعا ہے ہمیں بھی

Marfat.com

اپنا فضل و کرم عطا فرمائے اور کسی کافر' فاسق اور فاجر کو غلبہ عطا نہ فرمائے اور ان کی طرف ہمارے دل ایک آنکھ جھپکنے بلکہ اس سے کم وقت کے لئے بھی متوجہ نہ فرمائے۔

۲۰۔ جنت میں اعلیٰ رفاقت

یہ فطرتی امر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مخلوق میں اپنے جلیس اور انیس سے محبت پیدا فرمائی ہے۔ جیسے جیسے ساتھی نفس کو محبوب ہو مجلس اسے زیادہ محبوب ہو جاتی ہے اور عکس کا معاملہ اس کے برعکس ہے جب جلیس و انیس کی ذات عظیم ہو' با وقار ہو' درجات میں بلند ہو' عمل میں صالح' اخلاق میں اعلیٰ اور صفات میں کامل تو اس کی مجلس تو سب سے زیادہ پسندیدہ' اور قابل قدر و غنیمت ہو گی۔ پھر وہ مجلس کتنی اعلیٰ ہو گی جس کے شرکاء مجلس حضرات انبیاء' صدیقین' شہداء و صالحین ہوں؟

اللہ تعالیٰ کی طاعت اور اس کے رسول ﷺ کی طاعت کرنے والے جنت میں ان لوگوں کی مبارک و مقدس سنگت میں ہوں گے اور یہ سنگت دائمی ہو گی۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ وَ حَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا ۝ ذٰلِكَ الْفَضْلُ مِنَ اللّٰهِ وَكَفٰى بِاللّٰهِ عَلِيْمًا

(النساء ۔ ۶۹' ۷۰)

اور جو اللہ اور اس کے رسول کا حکم مانے تو اسے ان کا ساتھ ملے گا جن پر اللہ نے فضل کیا یعنی انبیاء اور صدیق اور شہید اور نیک لوگ یہ کیا ہی اچھے ساتھی ہیں یہ اللہ کا فضل ہے اور اللہ کافی ہے جاننے والا۔

تو جس نے اللہ عزوجل کی طاعت کی اور اس کے رسول ﷺ کی طاعت کی' اللہ و رسول ﷺ نے جو حکم دیا اس پر عمل کیا جس سے منع فرمایا اس سے رک گئے اللہ تعالیٰ انہیں اس مبارک گھر (جنت) میں مقام عطا فرمائے گا۔ اور حسب مرتبہ اپنے انعام یافتہ بندوں کی سنگت و رفاقت عطا فرمائے گا۔ وہ انبیاء علیہم السلام پھر صدیقین' پھر شہداء

Marfat.com

اور صالحین۔ اللہ تعالیٰ نے اس حسین رفاقت کی تعریف ان کلمات میں فرمائی۔

وَحَسُنَ أُولٰٓئِكَ رَفِيقًا یہ کیا ہی اچھے ساتھی ہیں۔

(النساء ۔ ٦٩)

تو کیا ان سے اچھا کوئی ہے؟ ہرگز نہیں اور یہ تمام کا تمام اللہ کا فضل ہے۔ اسی لئے جب حضور ﷺ کو وصال کے وقت دنیا یا آخرت کے بارے میں اختیار دیا گیا تو آپ ﷺ نے رفیق اعلیٰ کو اختیار فرمایا۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے ہے۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا

ما من نبی یمرض الاخیر بین الدنیا والاخرة جب کوئی نبی مرض وصال میں ہوتا ہے تو اسے دنیا اور آخرت میں سے ایک کا اختیار دیا جاتا ہے۔

جب آپ ﷺ کا مرض وصال شروع ہوا تو آپ ﷺ بار بار یہ آیت پڑھتے

مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ ساتھ ملے گا جن پر اللہ نے فضل کیا یعنی انبیاء اور صدیق اور شہید اور نیک لوگ۔

تو مجھے محسوس ہو گیا آپ ﷺ کے بھی اختیار کا وقت آ پہنچا ہے۔ (البخاری' کتاب التفسیر)

انہی سے ہے کہ آپ ﷺ حالت صحت میں فرمایا کرتے۔

انه لم یقبض نبی حتی یری مقعده من الجنة ثم یخیر کسی نبی کا اس وقت تک وصال نہیں ہوتا جب تک اسے جنت میں ان کا مقام دکھا نہیں دیا جاتا اس کے بعد اس نبی کو اختیار دیا جاتا ہے۔

جب آپ ﷺ کا وصال قریب آیا۔

Marfat.com

رأسه علی فخذی غشی علیه ثم افاق فاشخص بصره الی سقف البیت ثم قال اللهم الرفیق الاعلٰی فقلت اذا لا یختارنا

تو سر اقدس میری گود میں تھا آپ ﷺ اپنے حال میں تھے افاقہ ہوا تو آپ ﷺ کی نگاہیں چھت کی طرف اٹھیں فرمایا اے اللہ رفیق اعلیٰ' میں نے محسوس کر لیا آپ ﷺ نے ہمیں ترجیح نہیں دی۔

مجھے اس وقت حالت صحت کے کلمات یاد آ گئے۔ اور آپ ﷺ کے آخری کلمات تھے۔ اللهم الرفیق الاعلٰی اے اللہ رفیق اعلیٰ کو پسند کرتا ہوں۔ (البخاری' کتاب المغازی)

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے جو کچھ محسوس کیا کہ آپ ﷺ کو اختیار عطا فرمایا گیا۔ یہی بات ان کے والد سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بھی محسوس کی تھی۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے ہے۔ آپ ﷺ نے منبر پر جلوہ افروز ہو کر خطبہ دیا اور فرمایا۔

عبد خیر الله بین ان یؤتیه زهرة الدنیا وبین ما عنده فاختار ما عنده

ایک بندہ ہے جسے اللہ نے اس بات کا اختیار دیا ہے کہ وہ دنیاوی زندگی کو اختیار کرے یا جو کچھ اللہ تعالیٰ کے پاس ہے اسے پسند کرے۔

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سن کر رو دیئے اور کہنے لگے آپ ﷺ پر ہمارے آباء اور امہات قربان و فدا ہوں۔ یہ خود رسول اللہ ﷺ مراد ہیں جنہیں اختیار سے نوازا گیا ہے۔ اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ہم سب سے زیادہ معاملہ فہم تھے۔ (البخاری' کتاب مناقب الانصار)

اسی لئے بوقت موت جب سینہ دھڑکنے لگتا ہے' آنکھیں پھٹنے لگتیں ہیں' جسم کانپتا ہے' آنکھیں آنسو بہاتی ہیں اور انگلیاں اکڑنے لگتیں ہیں تو مومن کو اللہ کی رحمت' اس کی

Marfat.com

رضا اور جنت کی بشارت دی جاتی ہے' مومن اللہ تعالیٰ سے ملاقات چاہتا ہے تو اللہ تعالیٰ بھی چاہتا ہے۔ لیکن کافر کو اللہ تعالیٰ کے عذاب و ناراضگی اور دوزخ کی بشارت دی جاتی ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کی ملاقات کو پسند نہیں کرتا۔

حضور رحمتہ للعالمین ﷺ نے فرمایا۔

من احب لقاء الله احب الله لقاءه ومن كره لقاء الله كره الله لقاءه

جو شخص اللہ تعالیٰ کی ملاقات چاہتا ہے' اللہ تعالیٰ اس سے ملاقات چاہتا ہے اور جو اللہ تعالیٰ سے ملاقات ناپسند کرتا ہے اللہ تعالیٰ بھی اس سے ملاقات ناپسند فرماتا ہے۔

بخاری و مسلم نے اسے حضرت عبادہ بن صامت اور حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہما سے' مسلم نے سیدہ عائشہؓ اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور بخاری نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اسے بطور حدیث قدسی بیان کیا کہ یہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔ (البخاری' کتاب الرقاق)

تو مومن مطیع کا ڈیرہ جنت میں ہو گا اور دائمی ہو گا اور وہاں اسے انبیاء' صدیقین' شہداء اور صالحین کی صحبت میسر آئے گی اور یہ کیا ہی حسین و مبارک سنگت و رفاقت ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں ان تمام انعامات سے نوازے۔ انه جواد كريم

فصل کا خاتمہ

ہم نے اس فصل کے تحت جو آیات و احادیث ذکر کیں ان میں ہم دو امور سے باہر نہیں نکلے' آپ ﷺ کی طاعت لازم و فرض اور آپ ﷺ کی معصیت حرام' جو رسول اللہ ﷺ کا مطیع ہے اسے حاصل ہونے والے ثواب و ثمرات اور مکافات کا ذکر' اس نے اللہ تعالیٰ کی ہی طاعت کی ہے۔ کیونکہ رسول اللہ ﷺ کی طاعت اس کے رسول بنانے والے کی طاعت ہے۔ کیونکہ اس نے آپ ﷺ کو بھیجا اور آپ ﷺ کی طاعت کا حکم دیا۔ جیسا کہ رسول اللہ ﷺ کی معصیت کرنے والے کے لئے جزا و سزا کیا ہے؟ اور

Marfat.com

آپ ﷺ کا عاصی اللہ تعالیٰ کا عاصی ہے۔ کیونکہ رسول کی معصیت اس کے بھیجنے والے کی معصیت ہے' اس نے آپ ﷺ کو بھیجا اور آپ ﷺ کی معصیت کو حرام بھی قرار دیا ہے۔ طاعت و معصیت جیسے امور جزئیہ میں ہوتی ہے ایسے ہی امور کلیہ اسامیہ میں بھی ہو سکتی ہے۔ اور یہ تمام کے تمام طاعت ہوں گے یا معصیت' اگرچہ ہر ایک کا حکم مختلف ہو گا۔ اس لئے آیات میں طاعت کی تاکید اور معصیت پر وعید کرتے ہوئے کوئی تخصیص یا تقیید نہیں کہ وہ جزوی ہو یا کلی۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اتباع و طاعت اور عدم معصیت کے انتہائی آخری درجہ پر تھے۔ خصوصاً جو شخص یہ جانتا ہو کہ اسلام لانے سے پہلے ان کا حال کیا تھا اور اسلام لانے کے بعد وہ اتباع و امتثال اور طاعت میں کس قدر آگے چلے گئے تھے۔ ہم نے اس چیز کا احاطہ اپنی کتاب "الشوق الی رسول اللہ صلی علیہ وسلم من الجزع الی ثوبان" میں کیا ہے۔ یہاں کچھ گفتگو اس پر سماعت کیجئے کہ طاعت کا باعث دو چیزیں ہوا کرتی ہیں۔

۱۔ شوق ۲۔ خوف

اگر طاعت شوق و رضا سے ہو

اگر طاعت بطور شوق' رضا اور ایمان ہو تو اس کا اثر اپنے صاحب پر نہایت ہی مفید ہوتا ہے۔ یہ دنیا و آخرت میں نافع ہو جاتی ہے۔ اس لئے کہ اس میں اخلاص' صدق' توجہ اور عمل میں دوام و پختگی ہوتی ہے ..... کیونکہ مخلص مطیع کی منزل اپنے محبوب کی رضا ہوتی ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت سلیمان علیہ السلام کی زبانی کہلایا ہے۔

وَقَالَ رَبِّ اَوْزِعْنِیْٓ اَنْ اَشْکُرَ نِعْمَتَکَ الَّتِیْٓ اَنْعَمْتَ عَلَیَّ وَعَلٰی وَالِدَیَّ وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰهُ وَاَدْخِلْنِیْ بِرَحْمَتِکَ فِیْ عِبَادِکَ الصّٰلِحِیْنَ	اور عرض کی اے میرے رب مجھے توفیق دے کہ میں شکر کروں تیرے احسان کا جو تو نے مجھ پر اور میرے ماں باپ پر کئے اور یہ کہ میں وہ بھلا کروں جو تجھے پسند آئے
(النمل ۔ ۱۹)	

Marfat.com

اور مجھے اپنی رحمت سے اپنے ان بندوں میں شامل کر جو تیرے قرب خاص کے سزاوار ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے انسان کے حوالے سے فرمایا۔

وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ اِحْسٰنًا حَمَلَتْهُ اُمُّهٗ كُرْهًا وَّ وَضَعَتْهُ كُرْهًا ؕ وَحَمْلُهٗ وَ فِصٰلُهٗ ثَلٰثُوْنَ شَهْرًا ؕ حَتّٰۤى اِذَا بَلَغَ اَشُدَّهٗ وَ بَلَغَ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً ۙ قَالَ رَبِّ اَوْزِعْنِيْۤ اَنْ اَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِيْۤ اَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَ عَلٰى وَالِدَيَّ وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰىهُ وَاَصْلِحْ لِيْ فِيْ ذُرِّيَّتِيْ ؕ اِنِّيْ تُبْتُ اِلَيْكَ وَاِنِّيْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ﴿۱۵﴾ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ نَتَقَبَّلُ عَنْهُمْ اَحْسَنَ مَا عَمِلُوْا وَنَتَجَاوَزُ عَنْ سَيِّاٰتِهِمْ فِيْۤ اَصْحٰبِ الْجَنَّةِ ؕ وَعْدَ الصِّدْقِ الَّذِيْ كَانُوْا يُوْعَدُوْنَ

(الاحقاف ـ ۱۵، ۱۶)

اور ہم نے آدمی کو حکم کیا کہ اپنے ماں باپ سے بھلائی کرے اس کی ماں نے اسے پیٹ میں رکھا تکلیف سے اور جنا اس کو تکلیف سے اور اسے اٹھائے پھرنا اور اس کا دودھ چھڑانا تیس مہینے میں ہے یہاں تک کہ جب اپنے زور کو پہنچا اور چالیس برس کا ہوا عرض کی اے میرے رب میرے دل میں ڈال کہ میں تیری نعمت کا شکر کروں جو تو نے مجھ پر اور میرے ماں باپ پر کی اور میں وہ کام کروں جو تجھے پسند ہیں اور میرے لئے میری اولاد میں نیکی رکھ میں تیری طرف رجوع لایا اور میں مسلمان ہوں یہ ہیں وہ جن کی نیکیاں ہم قبول فرمائیں گے اور ان کی تقصیروں سے درگزر فرمائیں گے جنت والوں میں سے سچا وعدہ جو انہیں دیا جاتا تھا۔

Marfat.com

تو مومن مطیع اپنے اوپر لازم کر لیتا ہے کہ اس کا عمل صالح فقط اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے ہو اور وہ آپ ﷺ کی تعلیمات اور شریعت کے موافق ہو۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

يَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ لَكُمْ لِيُرْضُوْكُمْ ج وَاللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗٓ اَحَقُّ اَنْ يُّرْضُوْهُ اِنْ كَانُوْا مُؤْمِنِيْنَ (التوبہ - ٦٢)

تمہارے سامنے اللہ کی قسم کھاتے ہیں کہ تمہیں راضی کریں اور اللہ و رسول کا حق زائد تھا کہ اسے راضی کرتے اگر ایمان رکھتے تھے۔

آپ ﷺ نے فرمایا۔

من عمل عملا ليس عليه امرنا فهورد

جس نے ہمارے امر سے ہٹ کر کام کیا وہ مردود ہے۔

بخاری و مسلم کی دوسری روایت میں ہے۔

من احدث فی امرنا ليس منه فهورد

جس نے بھی ہمارے دین میں ایجاد سے کام لیا حالانکہ وہ دین سے نہیں تو وہ مردود ہو گا۔

اس لئے مطیع جب روز قیامت اپنے رب عزوجل سے ملاقات کرے گا تو اللہ تعالیٰ اسے اپنی رضا سے نوازے گا۔ کیونکہ وہ دنیا میں اپنے ہر عمل پر اپنے رب کی رضا کا ہی طالب تھا۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

يٰٓاَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ﴿٢٧﴾ ارْجِعِيْٓ اِلٰى رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً ﴿٢٨﴾ فَادْخُلِيْ فِيْ عِبٰدِيْ ﴿٢٩﴾ وَادْخُلِيْ جَنَّتِيْ (الفجر - ٢٨، ٣٠)

اے اطمینان والی جان اپنے رب کی طرف واپس ہو یوں کہ تو اس سے راضی وہ تجھ سے راضی پھر میرے خاص بندوں میں داخل ہو اور میری جنت میں آ۔

Marfat.com

جب طاعت خوف کی وجہ سے ہو

اگر طاعت خوف کی وجہ سے ہو تو صاحب طاعت پر موثر نہیں ہوتی اور یہ نافع بھی نہیں کیونکہ اس میں نہ اخلاص ہوتا ہے اور نہ صدق' بعض اوقات اس کا باعث ریاکاری بھی ہوتا ہے۔ عمل ہوتا ہے مگر اس میں شوق و رغبت نہیں ہوتی۔ اگرچہ بعض اوقات اس سے دنیاوی فعل ساقط ہو جاتا ہے۔

جب ہم اللہ تعالیٰ کے ہاں مطیع کے لئے ثواب و اجر کو اور نافرمان پر عذاب و گرفت کو دیکھتے ہیں اور مسلمانوں کے حال پر نظر ڈالتے ہیں تو بہت فرق پاتے ہیں۔ اب سوال یہ ہے کہ کیا واقعتہ" مسلمان اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کے حکم کے مطابق ان کی طاعت بجا لا رہے ہیں۔ تاکہ وہ اس اجر عظیم کو حاصل کر سکیں یا وہ معصیت میں ڈوبے ہوئے ہیں تو پھر اس سزا و عقوبت کے لئے تیار رہنا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ التوفیق و حسن القول

Marfat.com

Marfat.com

جمادات پر انسان کی فضیلت

Marfat.com

Marfat.com

کتاب کا خاتمہ (اللہ تعالیٰ ہم سب کا خاتمہ بہتر فرمائے)

حضور ﷺ سے جمادات کی محبت اور ان کی طاعت' اس محبت و طاعت کے مختلف مناظر اور بغیر حکم کے ان سے ان چیزوں کا حصول و ثبوت' انسان پر اللہ تعالیٰ کے نبی ﷺ کی محبت کے لزوم پر قرآنی آیات و احادیث کے ذکر' وہ اسباب جو انسان میں یہ محبت پیدا کرتے ہیں' اس محبت کے اثرات و ثمرات اور نتائج جو دنیا و آخرت میں حاصل ہوتے ہیں' حضور ﷺ کی طاعت لازم ہے اور آپ ﷺ کی معصیت حرام ہے پر دلائل' عاصی کی جزا اور سزا اور اور مطیع کے اجر و ثواب کے بیان کے بعد یہ انسان اور جمادات کے درمیان ایک تقابل تھا اب خلاصتاً چند چیزوں پر گفتگو کرنی ہے۔

۱۔ یا تو انسان عاقل' مکلف' مامور' محبت و طاعت نبوی ﷺ میں' جماد کی آپ ﷺ سے محبت و طاعت میں برابر ہے۔ تو اب دونوں کا درجہ مساوی ہے۔

۲۔ یا جماد اس میں آگے ہے جو بظاہر نہ ادراک رکھتا ہے' نہ مکلف ہے اور نہ مامور حالانکہ انسان مکلف' مدرک اور محبت و طاعت نبوی ﷺ کا مامور ہے۔

۳۔ یا محبت و طاعت نبوی ﷺ میں انسان' جماد سے آگے ہے۔

یہاں دو اہم امور ہیں۔

۱۔ محبت و طاعت میں جماد' انسان سے بڑھ جائے۔

۲۔ یا دونوں برابر رہیں

ان دونوں حالتوں میں جماد' انسان سے افضل ٹھہرے گا اس لئے کہ انسان عاقل و مکلف ہے اور اسے محبت و طاعت کا حکم دیا گیا ہے اور جماد بظاہر نہ عاقل ہے نہ مکلف اور نہ مامور' باوجود اس کے وہ عاقل' مدرک' مکلف اور مامور سے بڑھ گیا یا اس کے برابر رہا۔

یہ مذکورہ تصور کوئی کافر معاند یا عاصی مکابر ہی کر سکتا ہے۔

جب کسی مومن مسلم سے عصیان کا صدور ہوتا ہے تو اغلب طور پر وہ کسی عناد یا قصد یا سابقہ مصمم ارادہ نہیں ہوتا۔ اس میں یا تو غلبہ شہوت' طیش یا حملہ

Marfat.com

شیطان و خواہش ہوتا ہے۔ لیکن مومن مسلم جلدی سے لوٹ کر نادم ہوتا ہے اور توبہ کرتا ہے اور اگر وہ عصیان اور عدم محبت پر مصر ہے تو پھر وہ ماسبق کے ساتھ لاحق ہوگا لیکن کفر کے ساتھ وہ لاحق نہیں ہوتا۔

اللہ تعالیٰ نے ان غافل مکابر اور معاندین کا تذکرہ یوں فرمایا ہے۔

وَاِذْ اَخَذَ رَبُّكَ مِنْۢ بَنِيْٓ اٰدَمَ مِنْ ظُهُوْرِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَاَشْهَدَهُمْ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ قَالُوْا بَلٰى شَهِدْنَا اَنْ تَقُوْلُوْا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِنَّا كُنَّا عَنْ هٰذَا غٰفِلِيْنَ ﴿۱۷۲﴾ اَوْ تَقُوْلُوْٓا اِنَّمَآ اَشْرَكَ اٰبَآؤُنَا مِنْ قَبْلُ وَكُنَّا ذُرِّيَّةً مِّنْۢ بَعْدِهِمْ ۚ اَفَتُهْلِكُنَا بِمَا فَعَلَ الْمُبْطِلُوْنَ ﴿۱۷۳﴾ وَكَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ وَلَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ﴿۱۷۴﴾ وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَاَ الَّذِيْٓ اٰتَيْنٰهُ اٰيٰتِنَا فَانْسَلَخَ مِنْهَا فَاَتْبَعَهُ الشَّيْطٰنُ فَكَانَ مِنَ الْغٰوِيْنَ ﴿۱۷۵﴾ وَلَوْ شِئْنَا لَرَفَعْنٰهُ بِهَا وَلٰكِنَّهٗٓ اَخْلَدَ اِلَى الْاَرْضِ وَاتَّبَعَ هَوٰىهُ ۚ فَمَثَلُهٗ كَمَثَلِ الْكَلْبِ ۚ اِنْ تَحْمِلْ عَلَيْهِ يَلْهَثْ اَوْ تَتْرُكْهُ يَلْهَثْ ۭ ذٰلِكَ مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ۚ فَاقْصُصِ الْقَصَصَ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ ﴿۱۷۶﴾ سَاۗءَ مَثَلَۨا الْقَوْمُ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَاَنْفُسَهُمْ كَانُوْا يَظْلِمُوْنَ ﴿۱۷۷﴾ مَنْ يَّهْدِ اللّٰهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِيْ ۚ وَمَنْ يُّضْلِلْ فَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿۱۷۸﴾ وَلَقَدْ ذَرَاْنَا لِجَهَنَّمَ كَثِيْرًا مِّنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ ۡ لَهُمْ قُلُوْبٌ لَّا يَفْقَهُوْنَ بِهَا وَلَهُمْ اَعْيُنٌ لَّا يُبْصِرُوْنَ بِهَا وَلَهُمْ اٰذَانٌ

تمہارے رب نے اولاد آدم کی پشت سے ان کی نسل نکالی اور انہیں خود ان پر گواہ کیا' کیا میں تمہارا رب نہیں سب بولے کیوں نہیں ہم گواہ ہوئے کہ کہیں قیامت کے دن کہو کہ ہمیں اس کی خبر نہ تھی یا کہو کہ شرک تو پہلے ہمارے باپ دادا نے کیا اور ہم ان کے بعد بچے ہوئے تو کیا ہمیں اس پر ہلاک فرمائے گا جو اہل باطل نے کہا اور ہم اس طرح آیتیں رنگ رنگ سے بیان کرتے ہیں اور اس لئے کہ کہیں وہ پھر آئیں اور اے محبوب انہیں اس کا احوال سناؤ جسے ہم نے اپنی آیتیں دیں تو وہ ان سے صاف نکل گیا تو شیطان اس کے پیچھے لگا تو گمراہوں میں ہو گیا اور ہم چاہتے تو آیتوں کے سبب اسے اٹھا لیتے مگر وہ تو زمین پکڑ گیا

Marfat.com

لَا يَسْمَعُوْنَ بِهَا اُولٰٓئِكَ كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْغٰفِلُوْنَ

اور اپنی خواہش کا تابع ہوا تو اس کا حال کتے کی طرح ہے تو اس پر حملہ کرے تو زبان نکالے اور چھوڑ دے تو زبان نکالے یہ حال ہے ان کا جنہوں نے ہماری آیتیں جھٹلائیں تو تم نصیحت سناؤ کہ کہیں وہ دھیان کریں کیا بری کہاوت ہے ان کی جنہوں نے ہماری آیتیں جھٹلائیں اور اپنی ہی جان کا برا کرتے تھے جسے اللہ راہ دکھائے تو وہی راہ پر ہے اور جسے گمراہ کرے تو وہی نقصان میں رہے اور بیشک ہم نے جہنم کے لئے پیدا کئے بہت جن اور آدمی وہ دل رکھتے ہیں جن میں سمجھ نہیں اور وہ آنکھیں جن سے دیکھتے نہیں اور وہ کان جن سے سنتے نہیں وہ چوپایوں کی طرح ہیں بلکہ ان سے بڑھ کر گمراہ وہی غفلت میں پڑے ہیں۔

دوسرے مقام پر فرمایا۔

اَرَءَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوٰىهُ اَفَاَنْتَ تَكُوْنُ عَلَيْهِ وَكِيْلًا ﴿۴۳﴾ اَمْ تَحْسَبُ اَنَّ اَكْثَرَهُمْ يَسْمَعُوْنَ اَوْ يَعْقِلُوْنَ ؕ اِنْ هُمْ اِلَّا كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ سَبِيْلًا

کیا تم نے اسے دیکھا جس نے اپنی جی کی خواہش کو اپنا خدا بنا لیا تو کیا تم اس کی نگہبانی کا ذمہ لو گے یا یہ سمجھتے ہو کہ ان میں بہت کچھ سنتے

Marfat.com

(الفرقان ۔ ۴۳' ۴۴) یا سمجھتے ہیں وہ تو نہیں مگر جیسے چوپائے بلکہ ان سے بھی برتر گمراہ ہیں۔

جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا' ان کی پشت سے ان کی اولاد کو نکالا' ان کو اپنے رب ہونے پر گواہ بنایا انہوں نے اس کی حالاً اور قالاً گواہی دی تاکہ وہ روز قیامت فطرتاً توحید وایمان کا انکار نہ کر سکیں۔

لیکن مشرکین و کافرین نے اپنے جوارح سے نفع نہ اٹھایا حالانکہ اللہ تعالیٰ نے انہیں ان کیلئے سببِ ہدایت و رہنمائی بنایا تو ان کا حال چوپایوں کی طرح بلکہ ان سے بھی بدتر ہو گیا۔

اللہ تعالیٰ کا مبارک فرمان ہے۔

وَجَعَلْنَا لَهُمْ سَمْعًا وَّاَبْصَارًا وَّاَفْئِدَةً فَمَآ اَغْنٰى عَنْهُمْ سَمْعُهُمْ وَلَآ اَبْصَارُهُمْ وَلَآ اَفْئِدَتُهُمْ مِّنْ شَيْءٍ اِذْ كَانُوْا يَجْحَدُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَحَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ

(الاحقاف ۔ ۲۶)

اور ان کے لئے کان اور آنکھ اور دل بنائے تو ان کے کان اور آنکھیں اور دل کچھ کام نہ آئے جب کہ وہ اللہ کی آیتوں کا انکار کرتے تھے اور انہیں گھیر لیا اس عذاب نے جس کی ہنسی بناتے تھے۔

ہاں ان کے لئے کان اور آنکھیں تھیں لیکن انہوں نے حقیقت کو نہ دیکھا اور نہ ہی انہوں نے ہدایت کو سنا یہ یا تو کافر تھے ایمان نہ لائے یا منافق تھے اظہار ایمان کا کرتے مگر باطن سے کافر تھے۔ اللہ تعالیٰ نے دونوں کا حال بیان فرمایا' منافقین کے بارے میں فرمایا

صُمٌّۢ بُكْمٌ عُمْيٌ فَهُمْ لَا يَرْجِعُوْنَ

(البقرہ ۔ ۱۸)

بہرے گونگے اندھے تو وہ پھر آنے والے نہیں۔

کفار کے بارے میں فرمایا۔

Marfat.com

وَمَثَلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا كَمَثَلِ الَّذِيْ يَنْعِقُ بِمَا لَا يَسْمَعُ اِلَّا دُعَآءً وَّنِدَآءً صُمٌّۢ بُكْمٌ عُمْيٌ فَهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ

اور کافروں کی مثال اس کی سی ہے جو پکارے ایسے کو کہ خالی چیخ و پکار کے سوا کچھ نہ سنے بہرے گونگے اندھے تو انہیں سمجھ نہیں۔ (البقرہ ۔ ۱۷۱)

تمام حقیقت سے بہرے اور گونگے ہو گئے اسی طرح ہدایت سے' اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَا تَوَلَّوْا عَنْهُ وَاَنْتُمْ تَسْمَعُوْنَ وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ قَالُوْا سَمِعْنَا وَهُمْ لَا يَسْمَعُوْنَ اِنَّ شَرَّ الدَّوَآبِّ عِنْدَ اللّٰهِ الصُّمُّ الْبُكْمُ الَّذِيْنَ لَا يَعْقِلُوْنَ ﴿۲۲﴾ وَلَوْ عَلِمَ اللّٰهُ فِيْهِمْ خَيْرًا لَّاَسْمَعَهُمْ وَلَوْ اَسْمَعَهُمْ لَتَوَلَّوْا وَّهُمْ مُّعْرِضُوْنَ

اے ایمان والو اللہ اور اس کے رسول کا حکم مانو اور سن سنا کر اس سے نہ پھرو اور ان جیسے نہ ہونا جنہوں نے کہا ہم نے سنا اور وہ نہیں سنتے بیشک سب جانوروں میں بدتر اللہ کے نزدیک وہ ہیں جو بہرے گونگے ہیں جن کو عقل نہیں اور اگر اللہ ان میں کچھ بھلائی جانتا تو انہیں سنا دیتا اور اگر سنا دیتا جب بھی انجام کار منہ پھیر کر پلٹ جاتے۔ (الانفال ۔ ۲۰' ۲۳)

یہ بنو آدم میں بدتر بلکہ ساری مخلوق سے بدترین ہیں۔ اس لئے فرمایا " لایعقلون" یہ چوپایوں سے بدتر ہیں کیونکہ ہر چوپایہ اللہ تعالیٰ کا مطیع ہے جبکہ انہیں اس نے عبادت کے لئے پیدا فرمایا مگر انہوں نے اس کا انکار ہی کر دیا تو یہ چوپایوں کی طرح بلکہ ان سے بھی گمراہ ہیں۔ اگر اللہ تعالیٰ ان میں خیر جانتا تو ضرور انہیں ہدایت سنا دیتا لیکن ان میں خیر تھی ہی نہیں لہٰذا انہیں نہ سمجھایا گیا اس لئے اگر انہیں کچھ سمجھایا جاتا تو یہ قصداً اس سے اعراض کرتے لہٰذا ان کا حال چوپایوں جیسا ہے جو اپنے حواس سے نفع نہیں اٹھاتے مگر فقط اتنا جس سے دنیاوی زندگی گزر جائے۔

Marfat.com

وَمَثَلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوا كَمَثَلِ الَّذِىْ يَنْعِقُ بِمَا لَا يَسْمَعُ اِلَّا دُعَاءً وَّنِدَآءً (البقرہ - ۱۷۱)

اور کافروں کی مثال اس کی سی ہے جو پکارے ایسے کو کہ خالی چیخ پکار کے سوا کچھ نہ سنے۔

چرواہا جب انہیں بلاتا ہے تو وہ اس کی آواز کو سنتے ہیں یہ نہیں جانتے وہ بات کیا کر رہا ہے۔ یہی حال کفار معاندین کا ہے بلکہ ان سے بھی بدتر ہیں کیونکہ بعض چوپائے اپنے داعی کی بات مان لیتے ہیں اور اس لئے بھی کہ جس خاطر ان کی تخلیق ہوئی ہے وہ اسے بجا لا رہے ہیں۔ خواہ وہ طبعًا بجا لا رہے ہوں یا تسخیرًا بخلاف کافر کے' اسے طاعت' ایمان اور عبادت کے لئے پیدا کیا گیا لیکن اس نے کفر' عصیان اور عناد سے کام لیا یہ جانتے ہوئے کہ اللہ تعالیٰ نے جوارح عطا فرمائے ہیں تاکہ انسان اپنے مولیٰ کی طاعت کا کام لے سکے اور اس کا شکر ادا کرے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

وَاللّٰهُ اَخْرَجَكُمْ مِّنْۢ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ شَيْـًٔا وَّجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْـِٕدَةَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ (النحل - ۷۸)

اور اللہ نے تمہیں تمہاری ماؤں کے پیٹ سے پیدا کیا کہ کچھ نہ جانتے تھے اور تمہیں کان اور آنکھ اور دل دیئے کہ تم احسان مانو۔

لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں' کانوں اور آنکھوں پر (بطور سزا) مہر لگا دی تاکہ ان سے نفع نہ اٹھا سکیں۔

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ طَبَعَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ وَسَمْعِهِمْ وَاَبْصَارِهِمْ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْغٰفِلُوْنَ ﴿۱۰۸﴾ لَا جَرَمَ اَنَّهُمْ فِى الْاٰخِرَةِ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ (النحل - ۱۰۸' ۱۰۹)

یہ ہیں وہ جن کے دل اور کان اور آنکھوں پر اللہ نے مہر کر دی ہے اور وہی غفلت میں پڑے ہیں بلاشبہ آخرت میں وہی خراب ہیں۔

جس طرح دنیا میں ان کے جوارح پر مہر لگا دی گئی اسی طرح روز قیامت یہ بہرے' گونگے اور اندھے اٹھائیں جائیں گے۔ جیسا کہ باری تعالیٰ نے فرمایا۔

وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَنْ تَجِدَ لَهُمْ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِهٖ وَنَحْشُرُهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ

اور جسے گمراہ کرے تو ان کے لئے اس کے سوا کوئی حمایت والے نہ

Marfat.com

عُمْيًا وَّ بُكْمًا وَّ صُمًّا مَاْوٰهُمْ جَهَنَّمُ كُلَّمَا خَبَتْ زِدْنٰهُمْ سَعِيْرًا ﴿۹۷﴾ ذٰلِكَ جَزَآؤُهُمْ بِاَنَّهُمْ كَفَرُوْا

(بنی اسرائیل ۔ ۹۷، ۹۸)

پاؤ گے اور ہم انہیں قیامت کے دن ان کے منہ کے بل اٹھائیں گے اندھے اور گونگے اور بہرے ان کا ٹھکانا جہنم ہے جب کبھی بجھنے پر آئے گی ہم اسے اور بھڑکا دیں گے یہ ان کی سزا ہے اس پر کہ انہوں نے انکار کیا۔

سورۃ نحل کی آیت پر غور کیجئے اس کا اختتام ان الفاظ میں ہے۔ "اولئک ھم الغفلون" یہ بالکل سورہ اعراف کی آیت "بَلْ هُمْ اَضَلُّ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْغٰفِلُوْنَ" اور اس آیت کی طرح ہے۔ "اَنْ تَقُوْلُوْا يَوْمَ الْقِيَامَةِ اِنَّا كُنَّا عَنْ هٰذَا غَافِلِيْنَ" جب تقابل کافر اور چوپائے کے درمیان ہوا۔

اُولٰٓئِكَ كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ

(الاعراف ۔ ۱۷۹)

وہ چوپایوں کی طرح ہیں بلکہ ان سے بڑھ کر گمراہ ہیں۔

تو اس سے واضح ہو گیا کہ جس انسان نے اللہ تعالیٰ کا انکار کیا اس کی اطاعت نہ کی اس کے نبی و صفی ﷺ پر ایمان نہ لایا ان کی طاعت نہ کی تو چوپائے اس سے احسن و انفع ہیں۔ جیسا کہ باری تعالیٰ نے فرمایا۔

بَلْ هُمْ اَضَلُّ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْغَافِلُوْنَ

(الاعراف ۔ ۱۷۹)

بلکہ وہ گمراہ ہیں وہ غفلت میں پڑے ہیں۔

جبکہ جو اللہ تعالیٰ او اس کے رسول ﷺ کی طاعت کرنے والے ہیں وہ تو ملا کہ سے بھی افضل ہیں۔

اس سے یہ بھی واضح ہو گیا کہ جس نے اللہ و رسول ﷺ کی طاعت نہ کی اس کے دل میں ان کی محبت نہیں تو ایسا انسان' جمادات' حیوانات اور نباتات سے کم اور پست ہے۔ کیونکہ تمام کے تمام مطیع اور فرمانبردار ہیں جبکہ یہ غافل ہے "هُمُ الْغَافِلُوْنَ" غیر عاقل ہے "لَا يَعْقِلُوْنَ" چوپایوں سے بدتر' "بَلْ هُمْ اَضَلُّ" اس لئے خسارے میں ہے۔ "هُمُ الْخَاسِرُوْنَ" اور ٹھکانہ جہنم ہے۔

Marfat.com

۲۔ انسان محبت و طاعت میں جماد سے آگے بڑھ جائے۔

انسان محبت و طاعت میں جماد سے آگے بڑھ جائے یہ ہے وہ اصل جو واجب و لازم ہے کیونکہ انسان' جمادات سے افضل ہے۔ جیسا کہ یہ نصوص اس پر دال ہیں۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِيٓ اٰدَمَ وَ حَمَلْنٰهُمْ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَرَزَقْنٰهُمْ مِّنَ الطَّيِّبَاتِ وَ فَضَّلْنٰهُمْ عَلٰى كَثِيْرٍ مِّمَّنْ خَلَقْنَا تَفْضِيْلًا (بنی اسرائیل - ۷۰)

اور بیشک ہم نے اولاد آدم کو عزت دی اور ان کو خشکی اور تری میں سوار کیا اوز ان کو ستھری چیزیں روزی دیں اور ان کو اپنی بہت مخلوق سے افضل کیا۔

یہ نص دلالت کر رہی ہے کہ انسان ان مخلوقات سے افضل ہے۔ اللہ تعالیٰ کے ہاں تکریم و عزت ہے۔

انسان کی تکریم و تفضیل کے مظاہر

جمادات پر انسان کی تفضیل و تکریم کے بہت سے مظاہر ہیں ان میں چند کا تذکرہ بغیر شرح کے بیان کر رہے ہیں۔

۱۔ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنے ہاتھ سے بنایا اور اس میں اپنی روح پھونکی

اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے۔

اِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اِنِّيْ خَالِقٌۢ بَشَرًا مِّنْ طِيْنٍ ﴿۷۱﴾ فَاِذَا سَوَّيْتُهٗ وَنَفَخْتُ فِيْهِ مِنْ رُّوْحِيْ فَقَعُوْا لَهٗ سٰجِدِيْنَ ﴿۷۲﴾ (الی قوله تعالٰی) قَالَ يٰٓاِبْلِيْسُ مَا مَنَعَكَ اَنْ تَسْجُدَ لِمَا خَلَقْتُ بِيَدَيَّ ؕ اَسْتَكْبَرْتَ اَمْ كُنْتَ مِنَ الْعَالِيْنَ

(ص - ۷۱' ۷۳)

جب تمہارے رب نے فرشتوں سے فرمایا کہ میں مٹی سے انسان بناؤں گا پھر جب میں اسے ٹھیک بنا لوں اور اس میں اپنی طرف کی روح پھونکوں تو تم اس کے لئے سجدے میں گرنا' فرمایا اے ابلیس تجھے کس چیز نے روکا کہ تو اس کے لئے سجدہ کرے جسے میں نے اپنے

Marfat.com

۳۔ انسان کو احسن تقویم بنایا۔

اللہ تعالیٰ نے انسان کی تخلیق نہایت ہی حسین کی اسے احسن تقویم بنایا' اس میں عقل و ادراک رکھا۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْٓ اَحْسَنِ تَقْوِیْمٍ (التین۔ ۹۴)

بیشک ہم نے آدمی کو اچھی صورت پر بنایا۔

اسے قامت بخشی' یہ دو قدموں پر چلتا ہے' اسے پیٹ پر رینگنے والا یا چار پاؤں پر چلنے والا نہ بنایا' اس کے تمام اعضاء کو کامل و حسین بنایا' اس میں عقل رکھا' اس عقل کی وجہ سے اسے مکلف بنایا' اگر عقل نہ رہے تو تکلیف بھی ختم ہو جاتی ہے۔

اس کی تخلیق کو اتم فرمایا' ملا ئکہ کو نور سے' شیاطین کو آگ اور انسان کو مادہ اور روح سے پیدا فرمایا' اس میں ان دونوں کی مشابہت ہے' جسمانی شہوات بھی ہیں اور قلب میں روح و نور بھی ہیں' اس لئے اس میں عالم علوی اور سفلی دونوں کا اشتراک ہے۔

۴۔ جمادات اور کائنات کو اس کے تابع بنایا

انسان کی فضیلت کے مظاہر میں سے ایک یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جمادات کو بلکہ تمام کائنات کو اس کے لئے مسخر کر دیا۔ اس پر بہت سی نصوص ہیں جن کا احاطہ ہم نے "الادراک عند الجمادات" میں کیا ہے۔ بعض کا ذکر مقدمہ کتاب میں بھی آیا تھا۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

اَللّٰهُ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَاَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَخْرَجَ بِهٖ مِنَ الثَّمَرٰتِ رِزْقًا لَّكُمْ وَ سَخَّرَ لَكُمُ الْفُلْكَ لِتَجْرِیَ فِی الْبَحْرِ بِاَمْرِهٖ وَسَخَّرَلَكُمُ الْاَنْهٰرَ

اللہ ہے جس نے آسمان اور زمین بنائے اور آسمان سے پانی اتارا تو اس سے کچھ پھل تمہارے کھانے کو پیدا کئے اور تمہارے لئے کشتی

Marfat.com

وَسَخَّرَ لَكُمُ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ دَآئِبَيْنِ وَسَخَّرَ لَكُمُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ

(ابراہیم ۔ ۳۲' ۳۳)

کو مسخر کیا کہ اس کے حکم سے دریا میں چلے۔

دوسرے مقام پر فرمایا۔

اَللّٰهُ الَّذِیْ سَخَّرَ لَكُمُ الْبَحْرَ لِتَجْرِیَ الْفُلْكُ فِیْهِ بِاَمْرِهٖ وَلِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۱۲﴾ وَسَخَّرَ لَكُمْ مَّا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا مِّنْهُ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّتَفَكَّرُوْنَ

(الجاثیہ ۔ ۱۲' ۱۳)

اللہ ہے جس نے تمہارے بس میں دریا کر دیا کہ اس میں اس کے حکم سے کشتیاں چلیں اور اس لئے کہ اس کا فضل تلاش کرو اور اس لئے کہ حق مانو اور تمہارے لئے کام میں لگائے جو کچھ آسمانوں میں ہیں اور جو کچھ زمین میں اپنے حکم سے بے شک اس میں نشانیاں ہیں سوچنے والوں کے لئے۔

تیسرے مقام پر فرمایا

هُوَ الَّذِیْ خَلَقَ لَكُمْ مَّا فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا

(البقرہ ۔ ۲۹)

وہی ہے جس نے تمہارے لئے بنایا جو کچھ زمین میں ہے۔

۵ ۔ انسان نے امانت کا بوجھ اٹھایا ہے۔

جب اللہ تعالیٰ نے امانت کو آسمانوں' زمین اور پہاڑوں پر پیش فرمایا تو انہوں نے معذرت چاہی اللہ تعالیٰ نے اسے حضرت آدم پر پیش کیا تو انہوں نے اسے اٹھا لیا تو وہ افضل ٹھہرے۔ شاید ابتدا جمادات سے ہوئی ہو کیونکہ یہ تخلیق میں اول ہیں پھر ان میں قوت و صلابت ہے اور انسان کمزور ہے۔ الغرض اس سے انسان کا جمادات بلکہ باقی مخلوقات پر افضل ہونا واضح ہو رہا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

Marfat.com

إِنَّا عَرَضْنَا الْاَمَانَةَ عَلَى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالْجِبَالِ فَاَبَيْنَ اَنْ يَّحْمِلْنَهَا وَاَشْفَقْنَ مِنْهَا وَ حَمَلَهَا الْاِنْسَانُ

(الاحزاب ۔ ۷۲)

بیشک ہم نے امانت پیش فرمائی آسمانوں او زمین اور پہاڑوں پر تو انہوں نے اس کے اٹھانے سے انکار کیا اور اس سے ڈر گئے اور آدمی نے اٹھا لی۔

۶ ۔ جنت میں مقیم رکھنا

اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم اور ان کی اہلیہ حضرت حوا علیہما السلام کو جن میں پیدا فرمایا۔ پھر اپنی قضا و قدر کے مطابق انسان کو زمین میں خلیفہ بننے کے لئے وہاں سے نکال دیا لیکن جلد ہی وہ دینی اہل ایمان ذریت کے ساتھ دوبارہ جنت میں داخل ہوں گے اور ہم اللہ کے ہاں جنت کی فضیلت و مقام سے بھی آگاہ ہیں تو واضح ہو جاتا ہے کہ اس میں اسے ٹھہرایا گیا جو مخلوق سے افضل تھے۔ جنت میں ان کے مقیم ہونے پر متعدد آیات ہیں۔

وَقُلْنَا يٰاٰدَمُ اسْكُنْ اَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ وَكُلَا مِنْهَا رَغَدًا حَيْثُ شِئْتُمَا وَلَا تَقْرَبَا هٰذِهِ الشَّجَرَةَ فَتَكُوْنَا مِنَ الظّٰلِمِيْنَ فَاَزَلَّهُمَا الشَّيْطٰنُ عَنْهَا فَاَخْرَجَهُمَا مِمَّا كَانَا فِيْهِ وَقُلْنَا اهْبِطُوْا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ وَّلَكُمْ فِي الْاَرْضِ مُسْتَقَرٌّ وَّ مَتَاعٌ اِلٰى حِيْنٍ فَتَلَقّٰى اٰدَمُ مِنْ رَّبِّهٖ كَلِمٰتٍ فَتَابَ عَلَيْهِ اِنَّهٗ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ

(البقرہ ۳۵، ۳۷)

(سورۃ الاعراف ۔ ۱۱، ۲۵)

اور ہم نے فرمایا اے آدم تو اور تیری بیوی جنت میں رہو اور کھاؤ اس میں سے بے روک ٹوک جہاں تمہارا جی چاہے مگر اس پیڑ کے پاس نہ جانا کہ حد سے بڑھنے والوں میں ہو جاؤ گے تو شیطان نے اس (جنت) سے انہیں لغزش دی اور جہاں رہتے تھے وہاں سے انہیں الگ کر دیا اور ہم نے فرمایا نیچے اترو آپس میں اک تمہارا دوسرے کا دشمن اور تمہیں ایک وقت تک

Marfat.com

اِلٰھُکُمْ اِلٰہٌ وَّاحِدٌ (الکھف ۔ ۱۱۰)

زمین میں ٹھہرنا اور برتنا ہے پھر سیکھ لئے آدم نے اپنے رب سے کچھ کلمے تو اللہ نے اس کی توبہ قبول کی بیشک وہی ہے بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان۔

اب دخول جنت' تو وہ اللہ تعالیٰ نے اہل ایمان کے لئے بنایا ہے۔

وَاللّٰہُ یَدْعُوْٓا اِلَی الْجَنَّۃِ وَالْمَغْفِرَۃِ بِاِذْنِہٖ (البقرہ ۔ ۲۲۱)

اور اللہ جنت اور بخشش کی طرف بلاتا ہے اپنے حکم سے۔

وَمَنْ یُّطِعِ اللّٰہَ وَ رَسُوْلَہٗ یُدْخِلْہُ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِہَا الْاَنْھٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْھَا (النساء۔ ۱۳)

اور جو حکم مانے اللہ اور اللہ کے رسول کا اللہ اسے باغوں میں لے جائے گا جن کے نیچے نہریں رواں ہمیشہ ان میں رہیں گے۔

وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اُولٰٓئِکَ اَصْحٰبُ الْجَنَّۃِ ھُمْ فِیْھَا خٰلِدُوْنَ (البقرہ ۔ ۸۲)

اور جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے وہ جنت والے ہیں انہیں ہمیشہ اس میں رہنا۔

۷ ۔ ان میں انبیاء و مرسلین بنائے

انسانوں کی بہت بڑی فضیلت یہ بھی ہے کہ ان میں سے اللہ تعالیٰ نے انبیاء و مرسلین' علما اور صلحا کو پیدا فرمایا۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

قَالَتْ لَھُمْ رُسُلُھُمْ اِنْ نَّحْنُ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُکُمْ (ابراہیم ۔ ۱۱)

ان کے رسولوں نے ان سے کہا ہم ہیں تو تمہاری طرح انسان۔

قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُکُمْ یُوْحٰٓی اِلَیَّ اَنَّمَآ

تو فرماؤ ظاہر صورت بشری میں تو

Marfat.com

میں تم جیسا ہوں مجھے وحی آتی ہے
کہ تمہارا معبود ایک ہی معبود ہے

وَمَا اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِکَ اِلَّا رِجَالًا نُّوْحِیْ اِلَیْھِمْ

اور ہم نے تم سے پہلے جتنے رسول بھیجے سب مرد ہی تھے جنہیں ہم وحی کرتے۔

(یوسف ۔ ۱۰۹' النحل ۴۳۔ انبیاء ۷)

جمادات اور دیگر مخلوق میں انبیاء و رسل نہیں۔

۸۔قیام قیامت پر جمادات ختم

جیسے ہی قیامت قائم ہو گی جمادات' زوال جبال' تغیر ارض' سورج بے نور' ستاروں کے گر جانے اور سمندروں کے خشک ہو جانے سے ختم ہو جائیں گے۔ جبکہ انسان کی دوسری نئی زندگی عالم آخرت میں شروع ہو گی اور یہ زندگی عالم برزخ و حساب کے بعد ہو گی۔ تو صالح مومن کا ٹھکانہ جنت ہو گا' دوزخ میں وہی رہا جو بطن ام سے شقی تھا اور اس نے اپنے رب کے ساتھ کفرو شرک کیا اور اس پر فوت ہوا۔

اللہ تعالیٰ کا مبارک فرمان ہے۔

جس دن بدل دی جائے گی زمین اس زمین کے سوا اور آسمان اور لوگ سب نکل کھڑے ہوں گے ایک اللہ کے سامنے جو سب پر غالب ہے۔

یَوْمَ تُبَدَّلُ الْاَرْضُ غَیْرَ الْاَرْضِ وَالسَّمٰوٰتُ وَبَرَزُوْا لِلّٰہِ الْوَاحِدِ الْقَھَّارِ

(ابراہیم ۔ ۴۸)

دوسرے مقام پر فرمایا۔

جب دھوپ لپیٹی جائے اور جب تارے جھڑ پڑیں اور جب پہاڑ چلائے جائیں اور جب تھلکی (گابھن) اونٹنیاں چھوٹی پھریں اور

اِذَا الشَّمْسُ کُوِّرَتْ ① وَاِذَا النُّجُوْمُ انْکَدَرَتْ ② وَاِذَا الْجِبَالُ سُیِّرَتْ ③ وَاِذَا الْعِشَارُ عُطِّلَتْ ④ وَاِذَا الْوُحُوْشُ حُشِرَتْ ⑤ وَاِذَا الْبِحَارُ سُجِّرَتْ ⑥ وَاِذَا النُّفُوْسُ

Marfat.com

زُوِّجَتْ ⑦ وَاِذَا الْمَوْءٗدَةُ سُئِلَتْ ⑧ بِاَیِّ ذَنْۢبٍ
قُتِلَتْ ⑨ وَاِذَا الصُّحُفُ نُشِرَتْ
(التکویر - ۱'۱۱)

جب وحشی جانور جمع کئے جائیں
اور جب سمندر سلگائے جائیں اور
جب جانوروں کے جوڑ بنیں اور
جب زندہ دبائی ہوئی سے پوچھا
جائے کس خطا پر ماری گئی اور جب
نامہ اعمال کھولے جائیں۔

تیسرے مقام پر فرمایا۔

وَیَسْـَٔلُوْنَکَ عَنِ الْجِبَالِ فَقُلْ یَنْسِفُهَا رَبِّیْ
نَسْفًا ⑩⑤ فَیَذَرُهَا قَاعًا صَفْصَفًا ⑩⑥ لَّا
تَرٰی فِیْهَا عِوَجًا وَّلَآ اَمْتًا
(طہ - ۱۰۵' ۱۰۷)

اور تم سے پہاڑوں کو پوچھتے ہیں تم
فرماؤ انہیں میرا رب ریزہ ریزہ کر
کے اڑا دے تو زمین کو چٹیل
میدان ہموار کر چھوڑے تو اس
میں نیچا اونچا کچھ نہ دیکھے۔

چوتھے مقام پر ہے

فَاِذَا انْشَقَّتِ السَّمَآءُ فَکَانَتْ وَرْدَةً
کَالدِّهَانِ
(الرحمٰن - ۳۷)

پھر جب آسمان پھٹ جائے گا تو
گلاب کے پھول سا ہو جائے گا جیسے
سرخ نری (بکرے کی رنگی ہوئی
کھال)

پانچویں مقام پر فرمایا۔

فَاِذَا نُفِخَ فِی الصُّوْرِ نَفْخَةٌ وَّاحِدَةٌ ⑬
وَّحُمِلَتِ الْاَرْضُ وَالْجِبَالُ فَدُکَّتَا دَکَّةً
وَّاحِدَةً ⑭ فَیَوْمَئِذٍ وَّقَعَتِ الْوَاقِعَةُ
وَانْشَقَّتِ السَّمَآءُ فَهِیَ یَوْمَئِذٍ وَّاهِیَةٌ
(الحاقہ - ۱۳' ۱۶)

پھر جب صور پھونک دیا جائے ایک
دم اور زمین اور پہاڑ اٹھا کر
دفعتہ" چورا کر دیئے جائیں وہ دن
ہے کہ ہو پڑے گی وہ ہونے والی
اور آسمان پھٹ جائے گا تو اس دن
اس کا پتلا حال ہو گا۔

Marfat.com

چھٹے مقام پر فرمایا۔

اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ ۝١ وَاَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ ۝٢ وَاِذَا الْاَرْضُ مُدَّتْ ۝٣ وَاَلْقَتْ مَا فِيْهَا وَتَخَلَّتْ (الانشقاق۔ ۱'۴)	جب آسمان شق ہو اور اپنے رب کا حکم سنے اور اسے سزاوار ہی یہ ہے اور جب زمین دراز کی جائے اور جو کچھ اس میں ہے ڈال دے اور خالی ہو جائے۔

یہ تمام جمادات متغیرو متبدل ہو جائیں گے حالانکہ یہ انسان کے لئے مسخر بھی ہیں تو ان کی زندگی کا مقصد دنیا میں پورا ہو گیا لہٰذا انہیں ختم کر دیا جائے ہاں انسان باقی رہے گا۔

۹۔ بہت سے جمادات دوزخ میں ہوں گے۔

جب اللہ تعالیٰ اہل ایمان کو جنت میں اور اہل کفرو نفاق کو دوزخ میں ڈالے گا تو بہت سے جمادات بھی دوزخ میں ہوں گے' انہیں عذاب دینے کے لئے نہیں بلکہ ان کے ذریعے کافرو منافق لوگوں کو عذاب دیا جائے گا۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے۔

فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا وَلَنْ تَفْعَلُوْا فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِیْ وَقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ اُعِدَّتْ لِلْكٰفِرِيْنَ (البقرہ ۔ ۲۴)	پھر اگر نہ لا سکو اور ہم فرمائے دیتے ہیں کہ ہرگز نہ لا سکو گے تو ڈرو اس آگ سے جس کا ایندھن آدمی اور پتھر ہیں تیار رکھی ہے کافروں کے لئے۔

دوسرے مقام پر فرمایا۔

يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْكُمْ نَارًا وَّقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ عَلَيْهَا مَلٰٓئِكَةٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ (التحریم ۔ ٦)	اے ایمان والو اپنی جانوں اور اپنے گھر والوں کو آگ سے بچاؤ جس کے ایندھن آدمی اور پتھر ہیں اس پر سخت طاقتور فرشتے مقرر

Marfat.com

ہیں۔

جنہیں آگ میں جلایا جائے گا وہ کافر و مشرک ہوں گے۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

اِنَّكُمْ وَمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ حَصَبُ جَهَنَّمَ ؕ اَنْتُمْ لَهَا وٰرِدُوْنَ لَوْ كَانَ هٰٓؤُلَآءِ اٰلِهَةً مَّا وَرَدُوْهَا وَكُلٌّ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ

(الانبیاء۔ ۹۸، ۹۹)

بیشک تم اور جو کچھ اللہ کے سوا تم پوجتے ہو سب جہنم کے ایندھن ہو تمہیں اس میں جانا اگر یہ خدا ہوتے جہنم میں نہ جاتے اور ان سب کو ہمیشہ اس میں رہنا۔

تو مشرک اور جن کی اللہ کو چھوڑ کر پوجا کی گئی وہ جہنم کا ایندھن بنیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے جنات کی زبان سے کہلوایا۔

وَاَنَّا مِنَّا الْمُسْلِمُوْنَ وَمِنَّا الْقٰسِطُوْنَ فَمَنْ اَسْلَمَ فَاُولٰٓئِكَ تَحَرَّوْا رَشَدًا ﴿۱۴﴾ وَاَمَّا الْقٰسِطُوْنَ فَكَانُوْا لِجَهَنَّمَ حَطَبًا

(الجن ۔ ۱۴، ۱۵)

اور یہ کہ ہم میں کچھ مسلمان ہیں اور کچھ ظالم تو جو اسلام لائے انہوں نے بھلائی سوچی اور رہے ظالم وہ جہنم کے ایندھن ہوئے۔

پتھر کے بارے میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے ہے' کبریت کا پتھر اللہ تعالیٰ نے پیدا فرمایا وہ اسے جیسے چاہے کر دے' اسے حاکم اور بیہقی نے نقل کیا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

الشمس والقمر مکوران یوم القیامة

(البخاری' کتاب بدء الخلق)

روز قیامت شمس و قمر بے نور ہو جائیں گے۔

امام بزار' اسماعیلی اور خطابی نے یہ اضافہ فرمایا۔

الشمس والقمر مکوران یوم القیامة فی النار

شمس و قمر' دوزخ میں بے نور ہوں گے۔

(فتح الباری' ۶ = ۲۹۹)

Marfat.com

طحاوی میں رجال صحیح سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

الشمس والقمر ثوران مکوران فی النار یوم القیامة

شمس و قمر روز قیامت بیل کی صورت میں دوزخ میں بے نور ہوں گے۔ (مسند الطیالسی' ۲۸۱)

تو یہ دوزخ میں کفار و مشرکین کے عذاب کے لئے ہوں گے جیسے وہاں ملائکہ عذاب دینے کے لئے ہوں گے۔

۱۰۔ معرفتِ بشر کامل ہے۔

جب اللہ تعالیٰ نے انبیاء و رسل' انسانوں میں سے بنائے تو انسان کو اپنے رب کی معرفت کامل ہو گی اور یہ معرفت بلاشبہ جمادات سے افضل ہے۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

اَلرَّحْمٰنُ فَسْئَلْ بِهٖ خَبِیْرًا

وہ بڑی مہر والا تو کسی جاننے والے سے اس کی تعریف پوچھ۔ (الفرقان۔ ۵۹)

یعنی جو اللہ کی معرفت رکھتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی معرفت سب سے زیادہ اس کے نبی اور رسول حضرت محمد ﷺ رکھتے ہیں۔ آپ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے۔

انی اعلمکم باللہ

میں اللہ تعالیٰ کے بارے میں تم سب سے زیادہ علم رکھتا ہوں۔ (بخاری و مسلم)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَاُولُوا الْعِلْمِ قَآئِمًا بِالْقِسْطِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ

اللہ نے گواہی دی کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں اور فرشتوں نے اور عالموں نے انصاف سے قائم ہو کر اس کے سوا کسی کی عبادت نہیں کی۔ وہی عزت والا حکمت

Marfat.com

والا ہے۔

یہاں اللہ تعالیٰ کی توحید اور اس کی معرفت میں ملائکہ کرام کے بعد اہل علم کو رکھا ہے۔ تو حضرات انبیاء و رسل علیہم السلام کا مقام اس بارے میں کتنا بلند ہو گا؟ ارشاد فرمایا۔

اِنَّمَا یَخْشَی اللّٰہَ مِنْ عِبَادِہِ الْعُلَمٰٓؤُا (فاطر ۔ ۲۸) اللہ سے اس کے بندوں میں وہی ڈرتے ہیں جو علم والے ہیں۔

دوسرے مقام پر فرمایا۔

یَرْفَعِ اللّٰہُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْکُمْ وَالَّذِیْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجٰتٍ وَاللّٰہُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرٌ (المجادلہ ۔ ۱۱) اللہ نے تمہارے ایمان والوں کے اور ان کے جن کو علم دیا گیا درجے بلند فرمائے گا۔ اور اللہ کو تمہارے کاموں کی خبر ہے۔

اس لئے عالم اور متعلم کی فضیلت میں متعدد نصوص ہیں' علماء انبیاء کے وارث ہیں عالم کے لئے سمندر کی مچھلیاں اور جنگلی وحوش دعا گو رہتے ہیں' عالم' عابد سے افضل ہوتا ہے' اللہ تعالیٰ روز قیامت علماء کو بلند مقام دے گا' قیامت کی ایک نشانی علماء کا ختم ہو جانا ہے۔ جیسا کہ یہ بھی ہے کہ اپنے رب کی معرفت میں اہل ایمان کامل ہیں' سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ کی معرفت اس کے رسولوں کو حاصل ہے۔ اس کے بعد ان کی اتباع کرنے والوں کو کیونکہ علماء انبیاء کے وارث ہیں۔

۱۱۔ مطیع کو ثواب اور عاصی کے گناہوں کی مغفرت

مطیع کے ثواب میں اضافہ اور عاصی کے گناہوں کی بخشش یہ مقام بھی بشر کو حاصل ہے۔ بشرطیکہ وہ کافر نہ ہو کیونکہ اللہ تعالیٰ مشرک کو معاف نہیں کرتا۔ اس سے نیچے گناہوں کو معاف فرما دیتا ہے۔ کیونکہ وہ تمام گناہ معاف کرنے والا ہے۔ اس موضوع پر بڑی تفصیلی گفتگو ہو چکی ہے۔ اس کے اعادہ کی ضرورت نہیں اگر انسان نیکی کا ارادہ کرے اگرچہ نہ ہو سکے اس کی نیکی لکھی جاتی ہے اگر نیکی بجا لایا تو دس سے لے کر

Marfat.com

سات سو تک یا جہاں تک اللہ تعالیٰ چاہے ثواب ملتا ہے۔ جبکہ برائی کا ارادہ کیا مگر کی نہیں تو برائی نہیں لکھی جاتی اگر برائی کر لی تو ایک ہی لکھی جائے گی اگر توبہ کرے معافی مانگ لے تو وہ بھی ختم کر دی جاتی ہے۔ یہ تمام اللہ تعالیٰ کا فضل ہے اور یہ واضح طور پر دلیل ہے کہ اللہ تعالیٰ کو اپنے صالح بندوں سے محبت و پیار ہے۔ اور انہیں اس نے دوسروں پر فضیلت و شرف عطا کر رکھا ہے۔

۱۲۔ اللہ کا لطف

بندوں کی تکریم کی ایک صورت اس کا بندوں پر لطف بھی ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

اَللّٰهُ لَطِيْفٌۢ بِعِبَادِهٖ — اللہ اپنے بندوں پر لطف فرماتا ہے۔ (الشوریٰ ۔ ۱۹)

اس کا تقرب بندوں کے ساتھ' اس کے ساتھ بندوں کے تقرب سے زیادہ ہے۔ جیسا کہ حدیث قدسی میں ہے۔

انا عند ظن عبدی بی وانا معه حین یذکرنی ومن تقرب الی شبرا تقربت الیه زراعا ومن تقرب الی زراعا تقربت الیه باعا واذا اقبل الی یمشی اقبلت الیه اهرول

(بخاری و مسلم)

میں اپنے بندے کے ظن کے مطابق اس کے پاس ہوتا ہوں جب وہ مجھے یاد کرتا ہے تو میں اس کے پاس ہوتا ہوں جو میری طرف ایک بالشت آتا ہے میں اس کی طرف ایک گز آتا ہوں جو میری طرف ایک گز آتا ہے اس کی طرف میں پورا ہاتھ بڑھتا ہوں جب بندہ میری طرف چل پڑتا ہے تو میں اس کی طرف دوڑ پڑتا ہوں۔

وہ اہل ایمان کا ولی ہے انہیں وہ ظلمات سے نور کی طرف نکالتا ہے۔

Marfat.com

اَللّٰهُ وَلِیُّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا یُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوْرِ
(البقرہ ۔ ۲۵۷)

اللہ والی ہے مسلمانوں کا انہیں اندھیروں سے نور کی طرف نکالتا ہے۔

انہیں شیطان سے ڈراتا ہے کیونکہ ان کا دشمن ہے۔ اس نے ان کے والدین کو جنت سے نکالا تاکہ وہ انہیں دوزخ میں لے جائے۔

وَلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّیْطٰنِ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِیْنٌ
(البقرہ ۔ ۱۶۸' ۲۰۸) (الانعام ۔ ۱۴۲)

اور شیطان کے قدم پر قدم نہ رکھو بیشک وہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔

اَلَمْ اَعْهَدْ اِلَیْكُمْ یٰبَنِیْٓ اٰدَمَ اَنْ لَّا تَعْبُدُوا الشَّیْطٰنَ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِیْنٌ
(یس ۔ ۶۰)

اے اولاد آدم کیا میں نے تم سے عہد نہ لیا تھا کہ شیطان کو نہ پوجنا بیشک وہ تمہارا کھلا دشمن ہے

دنیا سے انہیں ڈراتا ہے کہیں وہ انہیں سرکش نہ بنا دے

فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ الْحَیٰوةُ الدُّنْیَا وَلَا یَغُرَّنَّكُمْ بِاللّٰهِ الْغَرُوْرُ ۝ اِنَّ الشَّیْطٰنَ لَكُمْ عَدُوٌّ
(فاطر ۔ ۵' ۶)

تو ہرگز تمہیں دھوکا نہ دے دنیا کی زندگی اور ہرگز تمہیں اللہ کے حکم پر فریب نہ دے وہ بڑا فریبی بیشک شیطان تمہارا دشمن ہے۔

ان کے رزق کا کفیل ہے۔

وَفِی السَّمَآءِ رِزْقُكُمْ وَمَا تُوْعَدُوْنَ ۝ فَوَ رَبِّ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ اِنَّهٗ لَحَقٌّ مِّثْلَ مَآ اَنَّكُمْ تَنْطِقُوْنَ
(الذریت ۔ ۲۲' ۲۳)

اور آسمان میں تمہارا رزق ہے اور جو تمہیں وعدہ دیا جاتا تو آسمان اور زمین کے رب کی قسم بیشک یہ قرآن حق ہے ویسی ہی زبان میں جو تم بولتے ہو۔

پھر متقی بندوں سے وہ محبت کرتا ہے جیسا کہ گزرا ہے۔ یہ بھی اس کی محبت ہے کہ اس نے ان پر حلال و حرام بیان فرما دیا' باب تقرب ان پر کھول دیا' جب وہ

Marfat.com

نافرمانی و خطا کرتے ہیں تو ان کے لئے توبہ کا دروازہ کھول دیا' کبھی آزمائش کرتا ہے تاکہ ان کے گناہ معاف کر دے۔

تو انسان کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے تکریم و تفضیل پانے کے تین امور ہیں۔

۱ ۔ زمین میں خلافت کے قیام کا حق

۲ ۔ اللہ تعالیٰ پر ایمان اور اس کی توحید کا حق

۳ ۔ اللہ تعالیٰ کی عبودیت

۱۳ ۔ زمین میں خلیفہ بنایا

اللہ تعالیٰ نے انسان کو زمین میں خلیفہ بنایا اور ملائک، کو اس سے آگاہ فرما دیا اور اس منصب جلیل پر افضل و بہترین ہی منتخب ہو گا۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

وَاِذْ قَالَ رَبُّکَ لِلْمَلٰٓئِکَةِ اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَةً قَالُوْٓا اَتَجْعَلُ فِیْهَا مَنْ یُّفْسِدُ فِیْهَا وَیَسْفِکُ الدِّمَآءَ وَنَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِکَ وَنُقَدِّسُ لَکَ قَالَ اِنِّیْٓ اَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۳۰﴾ وَعَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ کُلَّهَا ثُمَّ عَرَضَهُمْ عَلَی الْمَلٰٓئِکَةِ فَقَالَ اَنْبِئُوْنِیْ بِاَسْمَآءِ هٰٓؤُلَآءِ اِنْ کُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ﴿۳۱﴾ قَالُوْا سُبْحٰنَکَ لَا عِلْمَ لَنَآ اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا اِنَّکَ اَنْتَ الْعَلِیْمُ الْحَکِیْمُ ﴿۳۲﴾ قَالَ یٰٓاٰدَمُ اَنْۢبِئْهُمْ بِاَسْمَآئِهِمْ فَلَمَّآ اَنْۢبَاَهُمْ بِاَسْمَآئِهِمْ قَالَ اَلَمْ اَقُلْ لَّکُمْ اِنِّیْٓ اَعْلَمُ غَیْبَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاَعْلَمُ مَا تُبْدُوْنَ وَمَا کُنْتُمْ تَکْتُمُوْنَ (البقرہ ۔ ۳۰' ۳۲)

اور یاد کرو جب تمہارے رب نے فرشتوں سے فرمایا میں زمین میں اپنا نائب بنانے والا ہوں بولے کیا ایسے کو نائب کرے گا جو اس میں فساد پھیلائے گا اور خونریزیاں کرے گا اور ہم تجھے سراہتے ہوئے تیری تسبیح کرتے اور تیری پاکی بولتے ہیں فرمایا مجھے معلوم ہے جو تم نہیں جانتے اور اللہ تعالیٰ نے آدم کو تمام (اشیاء کے) نام سکھائے پھر سب (اشیاء) کو ملائکہ پر پیش کر کے فرمایا سچے ہو تو ان کے نام تو بتاؤ بولے پاکی

Marfat.com

ہے تجھے ہمیں کچھ علم نہیں مگر جتنا
تو نے ہمیں سکھایا بیشک تو ہی
علم و حکمت والا ہے۔ فرمایا اے
آدم بتا دے انہیں سب (اشیاء
کے) نام جب اس نے (یعنی آدم
نے) انہیں سب کے نام بتا دیئے
فرمایا میں نہ کہتا تھا کہ میں جانتا
ہوں آسمانوں اور زمین کی سب
چھپی چیزیں اور میں جانتا ہوں جو
کچھ تم ظاہر کرتے اور جو کچھ تم
چھپاتے ہو۔

اس نے تخلیق کے بعد سجدے کا حکم دیا۔

۱۴۔ اللہ پر ایمان انسان کی فطرت بنایا

اللہ تعالیٰ نے اپنی ذات پر ایمان' انسان کی فطرت بنایا' اگر اس کے ایمان سے کوئی رکاوٹ بنتا ہے تو وہ خارجی عوامل ہیں۔ حضور ﷺ نے فرمایا۔

کل مولود الایولد علی الفطرة فابواه	ہر بچے کو فطرت پر پیدا کیا جاتا ہے
یهودانه او ینصرانه او یمجسانه کما تنتج	اس کے والدین اسے یہودی بنا
البهمیة ببهیمة جمعاء هل تحسون	دیاں یا نصرانی یا مجوسی بنا دیں۔
فیها من جدعاء	

پھر آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی

فِطْرَتَ اللّٰهِ الَّتِی فَطَرَ النَّاسَ عَلَیْهَا لَا	اللہ کی ڈالی ہوئی بنا جن پر لوگوں کو
تَبْدِیلَ لِخَلْقِ اللّٰهِ ذٰلِکَ الدِّیْنُ الْقَیِّمُ	پیدا کیا اللہ کی بنائی چیز نہ بدلنا ہی
(الروم ۔ ۳۰)	سیدھا دین ہے۔

Marfat.com

دوسرے مقام پر اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

وَاِذْ اَخَذَ رَبُّکَ مِنْۢ بَنِیْٓ اٰدَمَ مِنْ ظُهُوْرِهِمْ ذُرِّیَّتَهُمْ وَاَشْهَدَهُمْ عَلٰٓی اَنْفُسِهِمْ اَلَسْتُ بِرَبِّکُمْ ؕ قَالُوْا بَلٰی ۛ شَهِدْنَا اَنْ تَقُوْلُوْا یَوْمَ الْقِیٰمَةِ اِنَّا کُنَّا عَنْ هٰذَا غٰفِلِیْنَ ﴿۱۷۲﴾ اَوْ تَقُوْلُوْٓا اِنَّمَآ اَشْرَکَ اٰبَآؤُنَا مِنْ قَبْلُ وَکُنَّا ذُرِّیَّةً مِّنْۢ بَعْدِهِمْ اَفَتُهْلِکُنَا بِمَا فَعَلَ الْمُبْطِلُوْنَ

(الاعراف - ۱۷۲، ۱۷۳)

اور اے محبوب یاد کرو جب تمہارے رب نے اولاد آدم کی پشت سے ان کی نسل نکالی اور انہیں خود ان پر گواہ کیا کیا میں تمہارا رب نہیں سب بولے کیوں نہیں ہم گواہ ہوئے کہ کہیں قیامت کے دن کہو کہ ہمیں اس کی خبر نہ تھی یا کہو کہ شرک تو پہلے ہمارے باپ دادا نے کیا اور ہم ان کے بعد بچے ہوئے تو کیا تو ہمیں اس پر ہلاک فرمائے گا اہل باطل نے کیا۔

ایک اور مقام پر فرمایا

فَاَقِمْ وَجْهَکَ لِلدِّیْنِ حَنِیْفًا ؕ فِطْرَتَ اللّٰهِ الَّتِیْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَیْهَا لَا تَبْدِیْلَ لِخَلْقِ اللّٰهِ ؕ ذٰلِکَ الدِّیْنُ الْقَیِّمُ ۙ

(الروم - ۳۰)

تو اپنا منہ سیدھا کرو اللہ کی اطاعت کے لئے ایک اکیلے اسی کے ہو کر اللہ کی ڈالی ہوئی بنا جس پر لوگوں کو پیدا کیا اللہ کی بنائی چیز نہ بدلنا یہی سیدھا دین ہے۔

حضرت عیاض بن حمار المجاشی رضی اللہ عنہ سے ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

انی خلقت عبادی حنفاء کلهم وانهم اتتهم الشیاطین فاجتالتهم عن دینهم و حرمت علیهم ما احللت لهم وامرتهم ان یشرکوا بی مالم انزل به سلطانا

(المسلم' کتاب الجنتہ)

میں نے اپنے تمام بندوں کو حنیف ہی پیدا فرمایا ان کے پاس شیاطین آئے اور انہیں اپنے جال میں پھنسایا اور انہوں نے حرام کر دیا جو

Marfat.com

میں نے ان کے لئے حلال کیا تھا اور
انہیں میرے ساتھ شرک کی
ترغیب دی۔ حالانکہ میں نے اس
پر کوئی دلیل نازل نہیں کی۔

۱۵۔ فطرتاً عبادت الٰہی پر بنایا۔

جس طرح اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو فطرتاً ایمان' یقین اور عدمِ شرک پر پیدا فرمایا اسی طرح اس نے انہیں اپنی عبادت و طاعت کے لئے بنایا۔ ارشاد فرمایا۔

وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون (الذاریت۔ ۵۶) اور میں نے جن اور آدمی اس ہی لئے بنائے کہ میری بندگی کریں۔

حالانکہ اللہ تعالیٰ مخلوق کی عبادت سے مستغنی ہے اور اس کا محتاج نہیں لیکن مخلوق اللہ تعالیٰ کے حقِ عبودیت کو پورا کرنے کے لئے خوشی یا مجبوری سے اس کی عبادت کرتی ہے اور ہم سارے اس کے محتاج اور فقیر ہیں۔

جب انسان میں تین امور پائے جائیں تو اسے قیام خلافت کا حق ہے اور مکرم و معزز ہے۔ ان میں ایک کا تقاضا یہ ہے کہ کوئی نہ کوئی رہنما ہونا چاہئے جو ان میں ہر موڑ پر رہنمائی کرتا رہے تو وہ رسول اللہ ﷺ کی ذات گرامی ہے۔

اس لئے اللہ تعالیٰ نے مطیع او عاصی کے بارے میں فرمایا۔

إِنَّ اللّٰهَ يُدْخِلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِىْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا يَتَمَتَّعُوْنَ وَيَاْكُلُوْنَ كَمَا تَاْكُلُ الْاَنْعَامُ وَالنَّارُ مَثْوًى لَّهُمْ (محمد۔ ۱۲)

بیشک اللہ داخل فرمائے گا انہیں جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے باغوں میں جن کے نیچے نہریں رواں اور کافر برتتے ہیں اور کھاتے ہیں جیسے چوپائے کھائیں اور آگ میں ان کا ٹھکانا ہے۔

تو مطیع اہل ایمان کی جزا جنات ہیں اور کفار ان کا حال دنیا میں چوپایوں جیسا ہے

Marfat.com

ان کا مقصد کھانا اور پینا ہے انہوں نے حواس سے فائدہ نہ اٹھایا اور آخرت میں ان کا ٹھکانہ جہنم اور وہاں عذاب ہے۔ والعیاذ باللہ تعالٰی

Marfat.com

محبت و طاعت میں تلازم

Marfat.com

Marfat.com

محبت اور طاعت کے درمیان تلازم

محبت اور طاعت آپس میں متلازم ہیں۔ ان میں جدائی نہیں ہو سکتی' سچی محبت طاعت میں اضافہ کا سبب ہے اور طاعتِ صحیحہ نافعہ' محبت بڑھاتی ہے۔

باری تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِىْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ (آل عمران ۔ ۳۱)

اے محبوب تم فرما دو کہ لوگو اگر تم اللہ کو دوست رکھتے ہو تو میرے فرمانبردار ہو جاؤ اللہ تمہیں دوست رکھے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا۔

تو اگر محبت سچی و صادق ہو تو یہ متابعت پر مجبور کر دیتی ہے۔ اس طرح حقیقی اتباع محبت کا پیکر بنا دیتی ہے۔ اس لئے یہ ایک دوسرے کا متبادل نہیں' حضور ﷺ کے اس فعل سے بات خوب واضح ہو جاتی ہے۔ جب یہ آیت مبارک نازل ہوئی۔

اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا ۙ﴿۱﴾ لِّيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْۢبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ وَيُتِمَّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكَ وَيَهْدِيَكَ صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا ۙ﴿۲﴾ وَّيَنْصُرَكَ اللّٰهُ نَصْرًا عَزِيْزًا (الفتح ۔ ۱' ۳)

بیشک ہم نے تمہارے لئے روشن فتح فرما دی تاکہ اللہ تعالیٰ تمہارے سبب سے گناہ بخشے تمہارے اگلوں کے اور تمہارے پچھلوں کے اور اپنی نعمتیں تم پر تمام کر دے اور تمہیں سیدھی راہ دکھاوے اور اللہ تمہاری زبردست مدد فرمائے۔

اور یہ بات مسلمہ اور سابقہ انبیاء علیہم السلام میں معروف تھی کہ یہ آپ ﷺ کے خصائص میں سے ہے۔ کہ آپ ﷺ کے اگلے پچھلے تمام معاملات پر اللہ تعالیٰ نے مغفرت کا اعلان فرما دیا ہے۔ کیونکہ حدیث حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ میں ہے کہ روز قیامت لوگ آپ ﷺ کی خدمت اقدس میں آ کر کہیں گے۔

Marfat.com

یا محمد انت رسول الله و خاتم الانبیاء وقد غفرلک ما تقدم من ذنبک وما تأخر اشفع لنا الی ربک (بخاری و مسلم)	اے محمد ﷺ آپ اللہ کے رسول ہیں انبیا میں سے آخری اور اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کے اگلے پچھلے معاملات پر بخشش کی خوشخبری دی ہے۔ اپنے رب کے حضور ہماری سفارش کرو۔

شفاعت کے بارے میں ہی حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا انبیاء علیہم السلام فرمائیں گے۔

ولکن ائتوا محمدا ﷺ عبد قد غفرله ما تقدم من ذنبه و تأخر (بخاری و مسلم)	تم محمد ﷺ کی خدمت میں جاؤ وہ ایسی شخصیت ہیں جنہیں تمام معاملات پر بخشش کی خوشخبری سنا رکھی ہے۔

ان مقام پر فائز ہونے کے باوجود اپنے رب کے حضور اتنی عبادت کرتے کہ قدم مبارک سوج جاتے حالانکہ نہ آپ ﷺ سے بڑھ کر کسی سے اللہ تعالیٰ محبت فرماتا ہے اور نہ اللہ تعالیٰ سے آپ ﷺ سے بڑھ کر کوئی محبت کرتا ہے۔ لیکن عبادت و طاعت کے معاملہ میں کس قدر محنت و جدوجہد کی جا رہی ہے کہ قدم مبارک تک سوج رہے ہیں۔

بخاری و مسلم میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے ہے کہ

قام حتی تفطر رجلاه فقالوا له اتصنع هذا قد غفر الله لک ما تقدم من ذنبک وما تاخر؟	آپ ﷺ اتنا قیام فرماتے کہ مبارک پاؤں سوج جاتے عرض کیا آپ ﷺ ایسا کیوں کرتے ہیں حالانکہ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کے تمام اگلے پچھلے معاملات پر بخشش کی خوشخبری دی۔

Marfat.com

تو آپ ﷺ فرماتے۔

افلا اکون عبدا شکورا — کیا میں شکر گزار بندہ نہ بنوں۔

اگر فقط محبت کافی ہوتی تو آپ ﷺ اتنی محنت و جدوجہد کیوں فرماتے؟ حتی کہ قدم مبارک سوج رہے ہیں' اسی پر اکتفا فرما لیتے جو اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ پر فضل فرما رکھا تھا لیکن یہاں معاملہ بالکل برعکس ہے آپ ﷺ نے خوب محنت و مشقت فرمائی ہے۔

اسی طرح جو رسول اللہ ﷺ کا سچا محب ہے۔ اس پر آپ ﷺ کی کامل اتباع و طاعت بلکہ حسب استطاعت عمل کرنا لازم ہے۔ تاکہ آپ ﷺ کی معیت نصیب ہو۔

صحابہ کرامؓ نے تو اسی طرح کیا آپ ﷺ کی ظاہری حیات میں بھی اور آپ ﷺ کے وصال کے بعد بھی' بلکہ ان میں سے بعض نے طاعت میں اس قدر اضافہ اور زیادتی کی کہ آپ ﷺ کو انہیں اعتدال اور وسط کی طرف لانا پڑا کیونکہ عملِ قلیل پر دوام اور استمرار اس عملِ کثیر سے بہتر ہوتا ہے جو ترک کر دیا جائے۔

جب حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے اپنے صاحبزادے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کی شادی کی تو وہ عبادت و طاعت کی وجہ سے بیوی کے پاس نہ گئے تو رسول اللہ ﷺ نے انہیں اعتدال کا حکم فرمایا۔

انہی سے مروی ہے کہ مجھے رسول ﷺ نے فرمایا عبداللہ مجھے معلوم ہوا کہ

انک تصوم النہار و تقوم الیل؟ — تم دن کو روزہ رکھتے ہو اور رات کو قیام کرتے ہو؟

میں نے عرض کیا "ہاں یا رسول اللہ ﷺ" آپ ﷺ نے فرمایا "ایسا نہ کرو"

صم و افطر و قم و نم فان لجسدک علیک حقا وان لعینیک علیک حقا وان لزوجک علیک حقا وان لزورک علیک حقا

روزہ رکھو بھی اور چھوڑو بھی' قیام بھی کرو اور آرام بھی کیا کرو کیونکہ تیرے جسم کا تجھ پر حق ہے' تیری آنکھوں کا تجھ پر حق ہے' تیری بیوی کا تجھ پر حق ہے' اور تیرے مہمان کا تجھ پر حق ہے۔

(بخاری و مسلم)

Marfat.com

جب حضرت ابودرداء ؓ نے دنیا کو ترک کر دیا تو ان سے ملنے ان کے بھائی حضرت سلمان ؓ گئے' حضرت ام درداء رضی اللہ عنہا کو خستہ حالت میں دیکھا تو پوچھا کیا وجہ ہے؟ انہوں نے بتایا۔

اخوک ابوالدرداء لیس له حاجة فی الدنیا — تمہارے بھائی ابودرداء کو دنیا کی ضرورت ہی نہیں۔

تو حضرت سلمان ؓ نے حضرت ابودرداء کو بھی وہی کلمات کہے جو رسول اللہ ﷺ نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہے تھے' جب اس بات کا تذکرہ حضرت ابودرداء ؓ نے حضور ﷺ سے کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا۔

صدق سلمان — سلمان نے صحیح کہا۔

(البخاری' کتاب الصیام)

اسی طرح کا جواب آپ ﷺ نے ان صحابہؓ کو دیا تھا جنہوں نے آپ ﷺ کی عبادت کے بارے میں آپ ﷺ کی ازواج مطہرات سے پوچھا تھا۔ اس کے آخری الفاظ یہ ہیں۔

اما والله انی لا خشاکم لله واتقاکم لکن اصوم وافطر و اصلی و ارتقد و ازوج النساء فمن رغب عن سنتی فلیس منی (بخاری و مسلم)

اللہ کی قسم میں تم سب سے زیادہ اللہ سے خوف رکھتا ہوں میں سب سے زیادہ صاحب تقویٰ ہوں' لیکن روزہ رکھتا بھی ہوں اور چھوڑتا بھی ہوں' نماز پڑھتا ہوں' سوتا بھی ہوں نکاح بھی کئے ہیں تو جس نے میرے طریقہ کو چھوڑ دیا وہ ہمارا نہیں۔

جب حضرت عثمان بن مظعون ؓ نے عورتوں اور نکاح سے الگ ہونے اور عبادت کے لئے فارغ ہونے کا ارادہ کیا تو آپ ﷺ نے انہیں اس سے منع فرمایا۔

حضرت سعد بن ابی وقاص ؓ سے ہے۔

Marfat.com

رد رسول اللہ ﷺ علی عثمان بن مظعون التبتل ولو اذن له لا ختصينا
(بخاری و مسلم، کتاب النکاح)

عثمان بن مظعون نے مجرد ہونے کی اجازت چاہی تو آپ ﷺ نے اسے رد فرما دیا اگر اس کی اجازت ہو جاتی تو ہم اپنے آپ کو خصی کر لیتے۔

اس مذکورہ اختصا کا معنی عبادت میں کمی نہیں بلکہ عبادت میں اضافہ اور کثرت ہی مطلوب ہے، فرض، فرض و لازم جبکہ نوافل کی کثرت مستحب ہے ہاں اس قدر کثرت نہیں کہ کام انسانی طاقت سے باہر ہو جائے اور بعد میں ترکِ عبادت کا سبب بن جائے یا اس کی وجہ سے دیگر واجبات ترک ہونے لگ جائیں بلکہ اعتدال مطلوب ہے اور حقوق کے درمیان نظم و ضبط بھی مطلوب ہے، دونوں احوال میں سنت اور آپ ﷺ کے طریقہ پر قائم رہنا اور اس سے باہر نہ جانا لازم ہے۔ اتباع سنت کا التزام کرتے ہوئے نوافل میں اور طاعت و عبادت میں کثرت پر آپ ﷺ کا یہ ارشاد گرامی شاہد ہے جو آپ ﷺ نے اپنے اللہ تعالیٰ سے روایت فرمایا ہے۔

من عادی لی ولیا فقد اذنته بالحرب وما تقرب الی عبدی بشئی احب الی مما افترضته علیه وما یزال عبدی یتقرب الی بالنوافل حتی احبه فاذا احببته کنت سمعه الذی یسمع به وبصره الذی یبصر به ویده التی یبطش بها و رجله التی یمشی بها و ان سألنی لاعطینه ولئن استعاذ بی لا عیذنه
(البخاری، باب التواضع)

جس نے میرے کسی دوست سے عداوت کی میں اس کے ساتھ اعلان جنگ کرتا ہوں جن چیزوں سے میرا بندہ میرا قرب پاتا ہے ان میں فرائض سب سے اہم ہیں بندہ جب نوافل کے ذریعے قرب پاتا ہے تو وہ میرا محبوب بن جاتا ہے جب میں اس سے محبت کرتا ہوں تو میں اس کی قوتِ سمع بن جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے اس کی قوتِ بصر بن جاتا ہوں جس سے وہ

Marfat.com

دیکھتا ہے میں اس کے ہاتھ بنتا ہوں
جس سے وہ گرفت کرتا ہے۔ اگر
وہ مجھ سے مانگتا ہے تو میں عطا کرتا
ہوں اور مجھ سے سایہ رحمت مانگتا ہے
تو میں اسے دیتا ہوں۔

بندہ جتنے اعمال بجا لاتا ہے ان میں فرض تقرب کے حوالے سے سب سے زیادہ محبوب ہیں اور نوافل میں کثرت، عبد کو اللہ کا مقرب بنانے میں محبوب ہے بلکہ یہ اس مقرب بندے سے اللہ تعالیٰ کی محبت کا سبب ہے لیکن ان میں طاقت کے مطابق اور سنت کے موافق ہونا اور بدعت و ایجاد سے دور رہنا ضروری ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

ان لکل عابد من شرة ولکل شرة فترة فاما الی سنة واما الی بدعة فمن کانت فترته الی سنة فقد اهتدی ومن کانت فترته الی غیر ذلک فقد هلک

بلاشبہ ہر عابد کے لئے ذوق و شوق ہے اور ہر شوق کے لئے کمزوری رکاوٹ ہے پس یا تو سنت کی طرف رغبت ہو گی یا بدعت کی طرف جس کی رغبت سنت کی طرف ہو گی وہ ہدایت پا جائے گا اور جس کی رغبت اس کے علاوہ کی طرف ہو گی وہ ہلاک ہو گیا۔

اسے امام احمد، طبرانی، طحاوی، ابن حبان وغیرہ نے سند صحیح سے روایت کیا۔

یہ روایت حضرت ابو ہریرہ، حضرت جعدہ بن بصیرہ، ابن عباس اور حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہم سے بھی مروی ہے۔ (مسند احمد، ۲ = ۱۵۸)

عبادت میں اکمل ہونا منع ـــ نہیں یہ تو امور محمودہ میں سے ہے ہاں ایسی زیادتی جس سے بے ذوقی اور ملال ہو جائے منع ہے یا نفلی عبادت میں اتنا مبالغہ کرنا کہ اس سے افضل عمل ترک ہو جائے یا فرض کا وقت نکل جائے مثلاً ایک آدمی ساری رات

Marfat.com

قیام کرتا ہے رات کے آخری حصے میں سو جاتا ہے۔ صبح کی جماعت رہ جاتی ہے یا اس کا مستحب وقت نکل جاتا ہے یا فرض نماز فوت ہو جاتی ہے۔ اس لئے ایسی شدت جو یہاں تک پہنچا دے منع ہے۔

ان الدین یسر ولن یشاد الدین احد الاغلبه فسددوا وقاربوا وابشروا واستعینوا بالغدوة والروحة و شئی من الدلجة

(البخاری، کتاب الایمان)

دین سراپا آسانی ہے جو دین میں شدت اختیار کرے گا وہ مغلوب ہو جائے گا لہٰذا اعتدال پر قربت پیدا کرو، مژدہ سنایا کرو، صبح و شام اس سے مدد طلب کیا کرو اور رات کے کچھ حصہ سے۔

اس لئے اعتدال کی تعلیم دی گئی ہے نہ کمی اور نہ زیادتی، اوقاتِ نشاط میں عبادت کی تعلیم دی اور تین اوقات کا ذکر کیا، صبح، شام اور رات کا کچھ حصہ۔

حضور ﷺ نے واضح فرما دیا کہ اللہ تعالیٰ کو وہ عمل زیادہ پسند ہے جس پر دوام ہو اگرچہ وہ تھوڑا ہو۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

یایها الناس علیکم من الاعمال ما تطیقون فان الله لا یمل حتی تملوا وان احب الاعمال الی الله ما دوم علیه وان قل

(بخاری و مسلم، کتاب الایمان)

اے لوگو تم پر حسبِ طاقت اعمال لازم ہیں اللہ تعالیٰ اس وقت تک ملال نہیں فرماتے جب تم ملال میں نہ پڑھو، اللہ تعالیٰ کو وہ عمل زیادہ محبوب و پسند ہے جس پر دوام ہو اگرچہ وہ تھوڑا ہی کیوں نہ ہو۔

اس لئے کہ دائمی قلیل عمل سے طاعت کا سلسلہ جاری رہتا ہے کبھی ذکر سے، کبھی مراقبہ، کبھی اخلاص اور کبھی توجہ الی اللہ سے بخلاف کثیر شاق عمل کے اس میں یہ نہیں، قلیل دائمی میں اس کثیر سے اضافہ بطور ثواب ہوتا رہتا ہے۔ جو ختم ہو جانے والا ہو۔

Marfat.com

امام ابن جوزی فرماتے ہیں۔ احب الدائم (دائمی عمل زیادہ محبوب ہے) کے دو معانی ہیں۔

۱۔ عمل شروع کر کے چھوڑنے والا ایسے ہی ہے جیسے وصل کے بعد اعراض کرنے والا اور ایسا شخص قابل مذمت ہوتا ہے اس لئے اس شخص کے حق میں وعید آئی ہے۔ جس نے کسی آیت کو یاد کر کے بھلا دیا اگرچہ حفظ سے پہلے اس کی یہ ذمہ داری نہ تھی۔

۲۔ دائمی خیر کرنے والا' مالک کی خدمت میں ہی رہتا ہے جو ہر روز کسی نہ کسی وقت چوکھٹ پر آ پہنچتا ہو اس کے برابر وہ کہاں ہو سکتا ہے جو ایک مرتبہ پورا دن آئے پھر نہ آئے (فتح الباری' ۱ = ۱۰۳)

خلاصہ یہ ہے کہ محبت اور طاعت کے درمیان تلازم ہے۔ محبت صادقہ' طاعت کی طرف متوجہ کرتی ہے اور طاعتِ صحیحہ' محبت میں کمال پیدا کرتی ہے۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان پڑھ لیجئے۔

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِىْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ (آل عمران ۔ ۳۱)

اے محبوب تم فرما دو کہ لوگو اگر تم اللہ کو دوست رکھتے ہو تو میرے فرمانبردار ہو جاؤ اللہ تمہیں دوست رکھے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا۔

جیسا کہ ان کے درمیان اس طرح بھی تلازم ہے کہ محبتِ صادقہ دونوں احوال میں اتباع پر ابھارتی ہے۔ حالت اقبال' حالت فترت اور دونوں سنت کے مطابق ہوں۔ اور محب صادق سوائے حالت غفلت کے معصیت کا مرتکب نہیں ہوتا۔

دعویٰ محبت اور محبت صادقہ

اللہ تعالیٰ کی حکمت کا تقاضا ہے کہ جو شخص کسی شے کا دعویٰ کرے خصوصاً جب وہ شے مخفی ہو تو اسے وہ امتحان کے ذریعے واضح فرما دیتا ہے۔ جب یہود و نصاریٰ نے یہ عوی کیا ہم اللہ تعالیٰ کے محبوب ہیں تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا ان کا دعویٰ جھوٹا ہے۔ لہٰذا

Marfat.com

وہ خوب ذلیل و رسوا ہو گئے۔

اللہ تعالیٰ کا اس سلسلہ میں مبارک فرمان ہے۔

وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ وَالنَّصٰرٰى نَحْنُ اَبْنٰٓؤُا اللّٰهِ وَاَحِبَّآؤُهٗ قُلْ فَلِمَ يُعَذِّبُكُمْ بِذُنُوْبِكُمْ بَلْ اَنْتُمْ بَشَرٌ مِّمَّنْ خَلَقَ يَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ

(المائدۃ ۔ ۱۸)

اور یہودی اور نصرانی بولے کہ ہم اللہ کے بیٹے اور اس کے پیارے ہیں تم فرما دو پھر تمہیں کیوں تمہارے گناہوں پر عذاب فرماتا ہے بلکہ تم آدمی ہو اس کی مخلوقات میں سے جسے چاہے بخشتا ہے اور جسے چاہے سزا دیتا ہے۔

یعنی محب' محبوب کو عذاب نہیں دیتا تو اگر یہ جھوٹے نہ ہوتے تو اللہ تعالیٰ انہیں عذاب نہ دیتا' ان کی کذب بیانی یہ بھی تھی کہ ہم اللہ تعالیٰ کے بیٹے ہیں حالانکہ اللہ تعالیٰ اولاد سے پاک ہے۔

لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ

(سورہ اخلاص ۔ ۳)

نہ اس کی کوئی اولاد اور نہ وہ کسی سے پیدا ہوا۔

پھر محب' اپنے محبوب کی ملاقات چاہتا ہے تو جب انہوں نے اللہ تعالیٰ سے دوستی اور محبت کا دعویٰ کیا تھا تو یہ تو ان کا نہایت بلند مقام تھا پھر انہیں موت کی دعا کرنی چاہئے تھی لیکن وہ ایسا کیسے کر سکتے تھے؟ اللہ تعالیٰ یہود کو مخاطب کر کے فرماتے ہیں۔

قُلْ اِنْ كَانَتْ لَكُمُ الدَّارُ الْاٰخِرَةُ عِنْدَ اللّٰهِ خَالِصَةً مِّنْ دُوْنِ النَّاسِ فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۹۴﴾ وَلَنْ يَّتَمَنَّوْهُ اَبَدًا بِّمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِالظّٰلِمِيْنَ

(البقرہ ۔ ۹۴' ۹۵)

تم فرماؤ اگر پچھلا گھر اللہ کے نزدیک خالص تمہارے لئے ہو نہ اوروں کے لئے تو بھلا موت کی آرزو تو کرو اگر سچے ہو اور ہرگز کبھی اس کی آرزو نہ کریں گے ان بداعمالیوں کے سبب جو آگے کر چکے اور اللہ خوب جانتا ہے

Marfat.com

ظالموں کو۔

قُلْ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ هَادُوْٓا اِنْ زَعَمْتُمْ اَنَّكُمْ اَوْلِيَآءُ لِلّٰهِ مِنْ دُوْنِ النَّاسِ فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝٦ وَلَا يَتَمَنَّوْنَهٗٓ اَبَدًۢا بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِالظّٰلِمِيْنَ

(الجمعہ ۔ ٦' ٧)

تم فرماؤ اے یہودیو! اگر تمہیں یہ گمان ہے کہ تم اللہ کے دوست ہو اور لوگ نہیں تو مرنے کی آرزو کرو اگر تم سچے ہو اور وہ کبھی اس کی آرزو نہ کریں گے ان کو تاہیوں کے سبب جو ان کے ہاتھ آگے بھیج چکے ہیں اور اللہ ظالموں کو جانتا ہے۔

ہر مدعی کا یہ حال ہے' شواھد امتحان ہی اسے واضح کرتے ہیں' یہ یہود حضور ﷺ کو سچا سمجھتے تھے مگر آپ ﷺ کی تکذیب کی پھر اس دنیاوی زندگی کے حریص بن گئے اور موت کی تمنا سے بھاگ گئے اگر تمنا کرتے تو سب مر جاتے کوئی یہودی زمین پر باقی نہ رہتا۔

جبکہ محب صادق' محبوب کی ملاقات و وصال کے لئے تڑپتا ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ کی عادت ہے وہ اپنے بندوں کو آزمائش میں ڈالتا ہے اگر وہ سچے ہوں تو ان کے درجات بلند اور ان میں اضافہ فرماتے ہوئے ثواب کبیر عطا فرماتے ہیں اور اگر جھوٹے ہوں والعیاذ باللہ تعالیٰ تو پھر انہیں رسوا و ذلیل فرما دیتا ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

الٓمّٓ ۝١ اَحَسِبَ النَّاسُ اَنْ يُّتْرَكُوْٓا اَنْ يَّقُوْلُوْٓا اٰمَنَّا وَهُمْ لَا يُفْتَنُوْنَ ۝٢ وَلَقَدْ فَتَنَّا الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَلَيَعْلَمَنَّ اللّٰهُ الَّذِيْنَ صَدَقُوْا وَلَيَعْلَمَنَّ الْكٰذِبِيْنَ

(العنکبوت ۔ ١' ٣)

کیا لوگ اس گھمنڈ میں ہیں کہ اتنی بات پر چھوڑ دیئے جائیں گے کہ کہیں ہم ایمان لائے اور ان کی آزمائش نہ ہو گی اور بے شک ہم نے ان سے اگلوں کو جانچا تو ضرور اللہ سچوں کو دیکھے گا اور ضرور

Marfat.com

جھوٹوں کو دیکھے گا۔

یہی وجہ ہے کہ حضرات انبیاء علیہم السلام پر سب سے بڑھ کر آزمائش اور امتحانات آتے ہیں تاکہ ان کے درجات میں مزید ترقی عطا کی جائے اور خوب ثواب پائیں۔ اور جیسے جیسے انسان قرب پاتا ہے اور ان کے مشابہ ہوتا ہے تو اس پر بھی آزمائش زیادہ آتی ہے' اس لئے محبین' انبیاء علیہم السلام کے بعد زیادہ آزمائے جاتے ہیں۔ کیونکہ وہ انبیاء کے ساتھ مشابہت' امثال اور مشاکلت کے مدعی ہوتے ہیں اگر تو وہ محض لاف زنی کرنے والے ہوتے ہیں' ننگے ہو جائیں گے اور اگر سچے ہوں گے تو درجہ معیت پا لیں گے۔

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے ہے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ

ای الناس اشد بلاء؟ — سب سے بڑی آزمائش کس کی ہوتی ہے؟

آپ ﷺ نے فرمایا۔

الانبیاء ثم الصالحون ثم الامثل من الناس یبتلی الرجل علی حسب دینه فان کان فی دینه صلابة زید فی بلائه وان کان فی دینه رقة خفف عنه ولا یزال البلاء بالعبد حتی یمشی علی الارض وماله خطیئة

(مسند احمد' ۱ = ۱۷۲)

حضرات انبیاء کی پھر صالحین کی پھر جو ان کے قریب ہے۔ پھر لوگوں میں سے جو ان کے قریب ہے۔ ہر آدمی کی آزمائش اس کے دین کے مطابق ہوتی ہے اگر اس کے دین میں پختگی ہو تو اس کی آزمائش بھی کڑی ہوتی ہے اور اگر دین میں نرمی ہو تو پھر اس سے رعایت کی جاتی ہے' بندے پر آزمائش قائم رہتی ہے حتی کہ زمین پر چلتا ہے اور اسکے ذمہ خطا نہیں ہوتی۔

حدیث میں الفاظ "فان کان فی دینه صلابة" (اگر اس کے دین میں پختگی

Marfat.com

ہوئی) غیر انبیاء علیہم السلام کے لئے ہیں کیونکہ انبیاء علیہم السلام کے دین میں نرمی یا پختگی کا سوال ہی نہیں ان کا معاملہ اس سے بالاتر ہے۔ یہ بات صالحین کی ہے جب ان پر ابتلا آتا ہے اور وہ صبرو ہمت کا مظاہرہ کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان کے گناہ جھاڑ دیتا ہے۔ حتیٰ کہ وہ زمین پر چل رہے ہوتے ہیں مگر ان کے ذمہ خطا نہیں رہتی۔

اس سے یہ بھی واضح ہو گیا کہ جیسے جیسے انسان کا ایمان قوی' اس کا رتبہ بلند اور مقام اعلیٰ ہو اس پر آزمائش بھی زیادہ آتی ہے۔ تاکہ وہ درجاتِ عالیہ اور خوب قرب پا سکے۔

حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ ﷺ نے اس شخص سے فرمایا جس نے عرض کیا تھا۔ آزمائشوں کی مختلف انواع ذکر کرنے کے بعد عام فرما دیا۔

واللہ یا رسول اللہ انی لا حبک	یارسول اللہ ﷺ اللہ کی قسم مجھے آپ سے محبت ہے
فرمایا	
ان البلایا اسرع الی من یحبنی من السیل الی منتھاہ	میرے ساتھ محبت کرنے والے پر مصیبتیں اس طرح آتیں ہیں جیسے سیلاب اپنی منزل کی طرف بڑھتا ہے
(مسند احمد' ترمذی)	
اَلَّذِیْنَ اِذَآ اَصَابَتْھُمْ مُّصِیْبَۃٌ	کہ جب ان پر کوئی مصیبت پڑے۔
(البقرہ - ۱۵۶)	

تاکہ ہر آزمائش کا بیان ہو جائے اس لئے حضور ﷺ نے فرمایا

اذا انقطع شسع احدکم فلیستر جع فانہ من المصائب	اگر کسی کا تسمہ ٹوٹ جائے تو انا للہ پڑھے کیونکہ یہ بھی مصیبت ہے۔

(المستدرک' ۴ = ۳۳۱)

یہ روایت حضرت ابوہریرہ' حضرت ابو امامہ اور حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہم سے مروی ہے۔

Marfat.com

بلکہ جب کسی مسلمان کے پاؤں میں کانٹا چب جائے تو یہ مصیبت ہے' اللہ تعالیٰ اس کے درجات بلند فرما دیتا ہے' سیئات مٹا دیتا ہے اور اس کے بعض گناہ بھی معاف فرما دیتا ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

مامن مسلم یصیبه اذی شوکة فما فوقها انه کفر الله بها سیئاته ما تحط الشجرة ورقها (بخاری و مسلم' کتاب المرضی)

کسی مسلمان کو کانٹا چب جائے یا اس سے کم درجہ کی تکلیف ہو تو اللہ تعالیٰ اس کے سبب سے اس طرح اس کے گناہ معاف فرماتا جیسے درخت کے پتے جڑھتے ہیں۔

مسلم میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ الفاظ منقول ہیں۔

فی کل ما یصاب به المسلم کفارة حتی الغکبة ینکبها اوالشوکة یشاکها

(المسلم' کتاب البر)

حدیث اول میں شوکته فما فوقها" مراد جنس کانٹا نہیں' تنوین یہاں تقلیل کے لئے ہے تاکہ اس سے بڑے اور حقیر کا اس پر ترتب ہو سکے اس میں دونوں کا احتمال یعنی کانٹے سے کوئی شے بڑی ہو یا اس سے حقیر ہو۔

جب انسان' عافیت میں ہو تو ابتلا نہ مانگے' جب آرام میں ہو' مشقت نہ مانگے جب غنی ہو فقر کا سوال نہ کرے' جب صحت مند ہو مرض نہ مانگے اس لئے کہ بعض ایسی تکلیف لاحق ہو جاتی ہے جس کے نہ اٹھانے کی طاقت اور نہ اسے دفع کرنے کی طاقت ہوتی ہے۔ اسی لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم مصیبت کی تکلیف سے پناہ مانگا کرتے۔

یتعوذ من جهد البلاءودرک الشقاء (بخاری و مسلم' کتاب الدعوات)

تکلیف و معصیت کی پریشانی سے اور بدبختی سے پناہ مانگتے تھے۔

بخاری میں الفاظ ہیں۔

تعوذو اباالله من جهد البلاء

تکلیف کی پریشانی سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگو

Marfat.com

حافظ ابن حجر نے امام ابن ابطال سے نقل کیا کہ "جھد البلاء" سے مراد

كل ما اصاب المرء من شدة مشقة وما لة طاقة له بحمله ولا يقدر على دفعه (فتح الباری' ۱۱ = ۱۴۹)

ہر وہ تکلیف ہے جس کا برداشت کرنا دشوار ہو اور اس کے دور کرنے کی طاقت نہ ہو۔

اسی لئے آپ ﷺ اپنے لئے عافیت کی دعا کیا کرتے۔

اللھم انی اسالک العافیة

اے اللہ میں آپ سے عافیت مانگتا ہوں۔

صحابہ کو آپ ﷺ نے اس دعا کی تعلیم دی۔

اللھم عافنی فی بدنی اللھم عافنی فی جسدی اللھم عافنی فی بصری (المسلم' کتاب الذکر)

اے اللہ میرے بدن میں عافیت عطا فرما' اے اللہ میرے جسم کو عافیت عطا فرما اے اللہ میری آنکھوں کو عافیت عطا فرما۔

حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے ہے۔ رسول اللہ ﷺ فرمایا کرتے۔

لا تتمنوا لقاء العدو واسألوا اللّٰہ العافیة (بخاری و مسلم' کتاب الجھاد)

دشمن سے ملاقات کی تمنا نہ کرو اور اللہ تعالیٰ سے عافیت مانگتے رہا کرو۔

سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ سے ہے۔

لان اعافی فاشکر احب من ان ابتلی فاصبر (فتح الباری' ۶ = ۱۵۶)

مجھے عافیت میں شکر کرنا آسان و محبوب ہے۔ اس سے کہ مصیبت میں صبر کروں۔

بعض اوقات انسان ابتلا و تکلیف کا سوال کرتا ہے تو اس پر ایسی تکلیف آ جاتی ہے کہ اس کے اٹھانے سے وہ عاجز ہوتا ہے اور اس پر صبر نہیں کر سکتا تو وہ اس سے جزع و ضعف کے سوا کچھ نہیں پاتا تو معاملہ برعکس ہو جاتا ہے۔ البتہ اگر اس کا معاملہ صحابی رسول ﷺ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ والا ہو تو کیا ہی بات ہے' لیکن اتنا

Marfat.com

صبرو استقلال آج کس میں ہے؟

ہم اللہ تعالیٰ سے صحت و بدن اور دین و دنیا میں عافیت اور معافات مانگتے ہیں۔ اور اگر وہ ابتلا فرمائے تو اس میں صبرو تحمل عطا فرمائے اور اسے اللہ تعالیٰ مزید فضل کا سبب بنا دے کیونکہ وہ تو ثواب جزیل اور اجر عمیم کا مالک ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے ایک مسلمان کی عیادت فرمائی جو نہایت ہی چوزے کی طرح کمزور ہو چکے تھے۔ آپ ﷺ نے انہیں پوچھا۔

هل كنت تدعو بشئ	کیا تم نے اللہ سے کوئی شی مانگی تھی؟
عرض کیا ہاں میں نے یہ مانگا تھا	
اللهم ما كنت معا قبى به فى الاخرة فعجله فى الدنيا	اے اللہ جو کچھ مجھے آخرت میں دینا ہے وہ مجھے دنیا میں ہی عطا فرما دے۔
آپ ﷺ نے فرمایا ۔ سبحان اللہ	
لا تستطيعه افلا قلت اللهم اتنا فى الدنيا حسنة وفى الاخرة حسنة وقنا عذاب النار	کیا تو یہ دعا نہیں کر سکتا اے اللہ میری دنیا بھی بہتر فرما اور آخرت بھی اور ہمیں عذاب آگ سے محفوظ فرما۔

اس مسلمان نے اسی طرح دعا کی تو اسے شفاء ہو گئی (المسلم، کتاب الذکر)

تو آپ ﷺ نے اس کی علت طاقت نہ رکھنا ہی بیان فرمائی ہے۔ باقی یہ کوئی شرط نہیں کہ ہر محب کو ضروری آزمایا جاتا ہے۔ جو آرام میں ہے وہ اللہ تعالیٰ کی اس نعمت پر اس کا شکر ادا کرتا رہے کیونکہ بلا کی مختلف صورتیں ہیں۔ کبھی یہ پریشانی و غم اور کبھی قتل، بعض اوقات بڑی آزمائش معاف فرما کر چھوٹی ڈال دی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر بڑا کرم کرنے والا ہے۔

اس لئے بھی کہ بلا، نعمت کے مقابلہ میں ہوتی ہے، جس پر نعمت زیادہ ہو گی اس کی

Marfat.com

بلا بھی شدید ہو گی اس لئے انبیاء علیہم السلام پر سب سے سخت امتحان آتا ہے' آزاد کی سزا' غلام کی سزا سے دوگنی ہوتی ہے' امہات المومنین رضی اللہ عنھن سے اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

يٰنِسَآءَ النَّبِيِّ مَنْ يَّاْتِ مِنْكُنَّ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ يُّضٰعَفْ لَهَا الْعَذَابُ ضِعْفَيْنِ وَكَانَ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرًا ﴿٣٠﴾ وَمَنْ يَّقْنُتْ مِنْكُنَّ لِلّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَتَعْمَلْ صَالِحًا نُّؤْتِهَآ اَجْرَهَا مَرَّتَيْنِ وَاَعْتَدْنَا لَهَا رِزْقًا كَرِيْمًا ﴿٣١﴾ يٰنِسَآءَ النَّبِيِّ لَسْتُنَّ كَاَحَدٍ مِّنَ النِّسَآءِ (الاحزاب ـ ۳۰' ۳۲)

اے نبی کی بی بیو جو تم میں صریح حیا کے خلاف کوئی جرات کرے اس پر اوروں سے دونا عذاب ہو گا اور یہ اللہ کو آسان ہے اور جو تم میں فرمان بردار رہے اللہ اور رسول کی اور اچھا کام کرے ہم اسے اوروں سے دونا ثواب دیں گے اور ہم نے اس کے لئے عزت کی روزی تیار کر رکھی ہے۔ اے نبی کی بی بیو تم اور عورتوں کی طرح نہیں ہو۔

وہ واقعی دیگر خواتین کی طرح نہیں' ان پر اللہ تعالیٰ کی کس قدر نعمت ہے۔ کہ وہ تمام اہل ایمان کی مائیں اور حضور ﷺ کی ازواج مطہرات ہیں۔ اس نعمت کے برابر کسی کے پاس نعمت کہاں؟ تو جب ان کا ثواب دو گنا ہے تو عقاب بھی دو گنا ہو گا۔ لیکن جس کا درجہ کم ہے اس کا ابتلا بہت کم ہو گا لیکن یہ ضروری ہے کہ وہ دنیا سے بغیر خطا جائے گا کیونکہ اس امت کی سزا دنیا میں ہے بخلاف سابقہ امم کے۔

امام ابن جوزی نے حدیث حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے تحت لکھا ہے۔

حدیث اس پر دال ہے کہ قوی، بوجھ کو اٹھا لیتا ہے اور ضعیف پر نرمی کی جاتی ہے۔ مگر یہ کہ جیسے جیسے ابتلاء میں ڈالنے والے کی معرفت زیادہ ہوتی چلی جائے گی' بلا آسان ہو جائے گی' بعض کی نظر بلا کی وجہ سے اجر پر ہوتی ہے اس کے لئے بھی آسان ہو جاتی ہے۔ سب سے اعلیٰ درجہ اس شخص کا ہے جو یہ جانے مالک اپنی ملکیت میں جو

Marfat.com

چاہے کرے وہ اسے تسلیم کرے اعراض نہ کرے پھر اس سے بلند اس کا مرتبہ ہو جو محبت کی وجہ سے دفع بلاء طلب ہی نہیں کرتا پھر آخری مرتبہ اس کا ہے جو بلا میں لذت پاتا ہے۔ کیونکہ وہ اختیار سے بھی نکل چکا ہے۔ (فتح الباری' ۱۰۔ ۱۱۲)

حضرات انبیاء علیہم السلام کے امتحانات کو اسی پر محمول کرو' حضرت آدم و نوح ہوں یا حضرت ابراہیم' حضرت اسماعیل ہوں یا حضرت یعقوب یا حضرت ایوب و حضرت یوسف اور آخری ہمارے نبی علیہم و علی نبینا الصلاۃ والسلام انہوں نے اس کے ذریعے اللہ تعالیٰ سے بلند درجات پائے ہیں اور اپنے متبعین کے لئے عظیم کردار پیش کیا ہے۔ کیونکہ جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے محبت فرماتا ہے۔ تو اسے آزماتا ہے جیسا کہ آپ ﷺ کا مبارک فرمان ہے۔

جب محب صبر کا مظاہرہ کرتا ہے اس کے اندر کی طہارت' اس کے جوہر کی صفائی اس کے تعلق کی صحت' اس کی دوستی کی سچائی اور اس کی اتباع کا کمال سامنے آ جاتا ہے۔ پھر وہ محبوب کی معیت و سنگت پاتا ہے اسے اور قرب ملتا ہے اس کی محبت اس کے لئے نافع ہو جاتی ہے اگرچہ وہ عمل میں کوتاہی کرنے والا ہو' سچی محبت' قلتِ عمل کے باوجود نافع ہوا کرتی ہے' قلتِ عمل سے ہماری مراد فرائض و نوافل کی محافظت کے علاوہ ہے۔ یعنی کثرت نوافل نہ ہو۔ اس لئے کہ دائمی قلیل عمل' کثیر ختم ہونے والے عمل سے افضل ہوا کرتا ہے۔ کچھ اس کا بیان پیچھے گزر چکا اور کچھ انشاء اللہ عنقریب آ رہا ہے۔

جیسے کہ سچی محبت' گناہوں سے معصوم نہیں بنا دیتی بلکہ کبھی محب معصیت کا ارتکاب کر سکتا ہے خواہ وہ صغیرہ ہو یا کبیرہ جیسا کہ آپ ﷺ کا یہ فرمان مبارک گزرا کہ

لا تلعنه فانه يحب الله ورسوله (البخاری) — اس پر لعنت نہ کرو کیونکہ یہ اللہ اور اس کے رسول سے محبت رکھتا ہے۔

سچی محبت' عمل کے خلل' نقص اور کمی کو پورا کر دیتی ہے۔ حتیٰ کہ محب' محبوب کی معیت کو پا لیتا ہے۔ حالانکہ وہ ان جیسے اعمال کی طاقت نہیں رکھتا۔

Marfat.com

محب' عمل پر حریص ہوتا ہے لیکن اس کے اور ادا کامل کے درمیان کئی عوارضات لاحق ہوتے ہیں' مثلاً ضعف جسم' بیماریاں' قلت وقت' کسب معاش' بچوں کی پرورش' بوڑھے والدین کی خدمت' قلت رزق وغیرہ۔

اس کی اس ارشاد سے وضاحت ہو جاتی ہے۔

ان الرجل یحب القوم ولا یستطیع ان یعمل عملهم

بعض اوقات آدمی کسی سے محبت رکھتا ہے مگر ان جیسے اعمال کی طاقت نہیں رکھتا۔

"لا یستطیع" کے الفاظ بتا رہے ہیں کہ محب ادائیگی پر حریص ہے لیکن اسے طاقت نہیں۔

ولو کان له طاقة لفعل

اگر اسے طاقت ہوتی تو وہ کر گزرتا۔

اس پر بہت سے مظاہر ہیں۔

حضرت ابو کبشہ انماری سے ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

دنیا چار آدمیوں کی ہے۔

عبد رزقه الله مالا و علمًا فهو یتقی فیه ربه ویصل فیه رحمه ویعلم لله فیه حقا فهذا بافضل المنازل و عبد رزقه الله علمًا و لم یرزقه مالا فهو صادق النیة یقول لو ان لی مالا لعملت بعمل فلان فهو بنیته فاجر هما سواء

(مسند احمد' ۴ = ۲۳۰)

اسے امام احمد اور ترمذی نے صحیح کہا۔

بندہ جسے اللہ تعالیٰ نے مال اور علم عطا فرمایا اور وہ اس میں تقویٰ اختیار کرتے ہوئے صلہ رحمی سے کام لیتا ہے اور اللہ کی خاطر پھیلاتا ہے تو یہ افضل درجہ ہے دوسرا وہ بندہ جسے اللہ تعالیٰ نے علم تو دیا مگر مال نہ دیا لیکن سچی نیت والا ہے کہ اگر مجھے مال ملے تو میں بھی فلاں کی طرح راہ خدا میں خرچ کروں تو ان دونوں کا اجر برابر ہے۔

Marfat.com

یہ دونوں اجر میں برابر ٹھہرے حالانکہ دوسرے کے پاس مال نہیں لیکن جب اللہ تعالیٰ نے اسے علم دیا اور اس کی نیت صحیح ہے تو اس کا اجر پہلے کی طرح ہے کیونکہ اعمال کا مدار نیتوں پر ہے جیسا کہ آپ ﷺ کا فرمان ہے۔

انما الاعمال بالنیات — اعمال کا دار و مدار نیتوں پر ہے۔

اب محب صادق اور محض مدعی محبت کا فرق واضح ہو چکا ہے' محب صادق امتحان کے وقت ثابت قدم رہ کر محبوب کی معیت' قرب' بلند درجات اور گناہوں کی بخشش کروا لیتا ہے اور مدعیانِ محبت کو آزمائش و امتحانات زلیل و رسوا کر دیتے ہیں' وہ راستہ بھٹک جاتے ہیں' ان کے درجات ختم ہو جاتے ہیں اور اللہ ان کو رسوا فرما دیتا ہے۔ نسأله تعالیٰ مزید فضله و رضاه من غیر ابتلاء و لا محنة

Marfat.com

Marfat.com

تعالیٰ کی عبادت ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ہی آپ ﷺ کی طاعت کا حکم دے رکھا ہے۔ تو جس نے آپ ﷺ کی طاعت کر لی اس نے اللہ کی طاعت کی اور جس نے آپ ﷺ کی طاعت ترک کر دی اس نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی۔

اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر نہایت ہی رؤف و رحیم ہیں اور یہ بھی اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے کہ اس نے اپنے نبی و صفی ﷺ کو تمام جہانوں کے لئے رحمت اور اہل ایمان کے لئے رؤف و رحیم اور تمام مخلوق کے لئے سراپا رحمت بنایا۔

جیسے اللہ تعالیٰ نے اپنی منشاء و حکمت کے تحت لوگوں کو قوت' فہم' ادراک اور طول و ضخامت میں مختلف بنایا ہے اس طرح اس نے طاعت و فرمانبرداری میں بھی لوگوں کو مختلف بنایا لیکن یہاں ایک حد ہے جس سے انسان نیچے نہیں آ سکتا ہے اور بلندی کے لئے میدان کھلا چھوڑ دیا ہر کوئی اپنی بلند ہمتی' طاعت' خوشی' نیت' صدق اور محبت سے جتنا آگے بڑھ سکتا ہے بڑھ جائے۔

اللہ تعالیٰ نے اس امت کو تین حصص میں تقسیم فرما دیا ہے۔

۱۔ خیرات میں آگے بڑھ جانے والے ۲۔ معتدل ۳۔ اپنے نفس پر ظلم کرنے والے

اللہ تعالیٰ کا مقدس فرمان ہے۔

ثُمَّ اَوۡرَثۡنَا الۡكِتٰبَ الَّذِيۡنَ اصۡطَفَيۡنَا مِنۡ	پھر ہم نے کتاب کا وارث کیا
عِبَادِنَا فَمِنۡهُمۡ ظَالِمٌ لِّنَفۡسِهٖ وَمِنۡهُمۡ مُّقۡتَصِدٌ	اپنے چنے ہوئے بندوں کو تو
وَ مِنۡهُمۡ سَابِقٌۢ بِالۡخَيۡرٰتِ بِاِذۡنِ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكَ	ان میں کوئی اپنی جان پر ظلم
هُوَ الۡفَضۡلُ الۡكَبِيۡرُ ﴿۳۲﴾ جَنّٰتُ عَدۡنٍ	کرتا ہے اور ان میں کوئی
يَّدۡخُلُوۡنَهَا يُحَلَّوۡنَ فِيۡهَا مِنۡ اَسَاوِرَ مِنۡ	میانہ چال پر ہے اور ان میں
ذَهَبٍ وَّلُؤۡلُؤًا ۚ وَلِبَاسُهُمۡ فِيۡهَا حَرِيۡرٌ ﴿۳۳﴾	کوئی وہ ہے جو اللہ کے حکم
وَقَالُوا الۡحَمۡدُ لِلّٰهِ الَّذِىۡۤ اَذۡهَبَ عَنَّا الۡحَزَنَ	سے بھلائیوں میں سبقت لے
اِنَّ رَبَّنَا لَغَفُوۡرٌ شَكُوۡرٌ ﴿۳۴﴾ الَّذِىۡۤ اَحَلَّنَا	گیا یہی بڑا فضل ہے بسنے کے
دَارَ الۡمُقَامَةِ مِنۡ فَضۡلِهٖ ۚ لَا يَمَسُّنَا فِيۡهَا	باغوں میں داخل ہوں گے وہ
نَصَبٌ وَّلَا يَمَسُّنَا فِيۡهَا لُغُوۡبٌ ﴿۳۵﴾ وَالَّذِيۡنَ	ان میں سونے کے کنگن اور

Marfat.com

كَفَرُوْا لَهُمْ نَارُ جَهَنَّمَ ۚ لَا يُقْضٰى عَلَيْهِمْ فَيَمُوْتُوْا وَلَا يُخَفَّفُ عَنْهُمْ (فاطر۔ ۳۲' ۳۶)

موتی پہنائے جائیں گے اور وہاں ان کی پوشاک ریشمی ہے اور کہیں گے سب خوبیاں اللہ کو جس نے ہمارا غم دور کیا بیشک ہمارا رب بخشنے والا قدر فرمانے والا ہے۔ وہ جس نے ہمیں آرام کی جگہ اتارا اپنے فضل سے ہمیں اس میں نہ کوئی تکلیف پہنچے نہ ہمیں اس میں کوئی تکان لاحق ہو اور جنہوں نے کفر کیا ان کے لئے جہنم کی آگ ہے نہ ان کی قضا آئے کہ مر جائیں اور نہ ان پر ہلکا کیا جائے۔

پہلی آیت میں اس امت کا انتخاب' کتاب کا وارث اور تین حصص میں اس کی تقسیم بیان کی پھر ان کا ثواب بیان فرمایا' آخری آیت کے الفاظ" وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا "بتا رہے ہیں اپنے نفس پر ظلم کرنے والا اسی امت سے ہو گا اور یہ وہ تیسری قسم ہے جو دوزخ میں داخل ہو گی پھر وہاں شفاعات اور کبیر متعال رب کی رحمت پا کر جنت میں منتقل ہو گی' دوسری فصل کے آخر میں اس کا بیان آ چکا ہے۔ اس آیت میں اسی چیز کا بیان ہے جو سورۃ واقعہ میں ہے۔

وَّكُنْتُمْ اَزْوَاجًا ثَلٰثَةً ۝ فَاَصْحٰبُ الْمَيْمَنَةِ ۙ مَآ اَصْحٰبُ الْمَيْمَنَةِ وَاَصْحٰبُ الْمَشْئَمَةِ ۙ مَآ اَصْحٰبُ الْمَشْئَمَةِ وَالسّٰبِقُوْنَ السّٰبِقُوْنَ ۝ اُولٰٓئِكَ الْمُقَرَّبُوْنَ (الواقعہ ۔ ۷' ۱۱)

اور تم تین قسم کے ہو جاؤ گے تو داہنی طرف والے کیسے داہنی طرف والے اور بائیں طرف والے کیسے بائیں طرف

Marfat.com

والے اور جو سبقت لے گئے
وہ تو سبقت ہی لے گئے وہ
مقرب بارگاہ ہیں۔

تو اصحاب المیمنۃ وہ ہوں گے جو عرش کی دائیں طرف اور ان کے اعمال نامے ان کے دائیں ہاتھ میں ہوں گے' اصحاب شمال سے مراد وہ لوگ ہیں جو عرش کے بائیں طرف اور اعمال نامے بائیں ہاتھ میں ہوں گے' رہ گئے سابقون تو وہ سامنے ہوں گے ان میں انبیاء و رسل' صدیقین اور شہداء ہوں گے۔

تو قسم اول (خیرات میں سابق) وہ لوگ ہیں جو فرائض' واجبات اور مستحبات کو بجا لاتے ہیں اور محرمات' مکروہات اور بعض مباحات کے بھی تارک ہوتے ہیں۔

دوسری قسم (معتدل) وہ لوگ ہیں جو فرائض کی پابندی کرتے ہیں' محرمات سے رکتے ہیں کبھی بعض مستحبات کو ترک کر دیتے ہیں اور بعض مکروہات اپنا لیتے ہیں تیسری قسم (ظالم) جو بعض فرائض میں کوتاہی برتتے ہیں جیسا کہ وہ بعض محرمات کو بجا لاتے ہیں۔

یہی نظیر ہے اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد گرامی کی۔

وَاٰخَرُوْنَ اعْتَرَفُوْا بِذُنُوْبِهِمْ خَلَطُوْا عَمَلًا صَالِحًا وَّ اٰخَرَ سَيِّئًا ط عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّتُوْبَ عَلَيْهِمْ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ

(التوبہ ۔ ۱۰۲)

اور کچھ اور ہیں جو اپنے گناہوں کے مقر ہوئے اور ملایا اک کام اچھا اور دوسرا برا قریب ہے کہ اللہ ان کی توبہ قبول کر لے بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

جیسے کہ حضرت سمرہ جندب رضی اللہ عنہ والی حدیث اس کو واضح کر رہی ہے۔

اما القوم الذین کانوا شطر منهم حسنا و شطر منهم قبیح فانهم خلطوا عملا صالحا وآخر سیئا تجاوز الله عنهم

(البخاری' کتاب التفسیر)

قوم میں کچھ لوگ حسن اور کچھ قبیح ہوں گے کیونکہ انہوں نے اعمال صالح اور سیئات

Marfat.com

میں اختلاط کر دیا اللہ تعالیٰ ان سے درگزر فرمائے گا۔

خود اللہ تعالیٰ نے اس امت کو طاعت و مغفرت اور اپنی جنت کی طرف جلدی کرنے کی تلقین فرمائی ہے۔

وَاللّٰهُ يَدْعُوْٓا اِلٰى دَارِ السَّلٰمِ ط (یونس - ۲۵)

اور اللہ سلامتی کے گھر کی طرف پکارتا ہے۔

دوسرے مقام پر فرمایا۔

وَسَارِعُوْٓا اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ وَ الْاَرْضُ ۙ اُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِيْنَ (آل عمران - ۱۳۳)

اور دوڑو اپنے رب کی بخشش اور ایسی جنت کی طرف جس کی چوڑائی میں سب آسمان و زمین آ جائیں پرہیز گاروں کے لئے تیار رکھی ہے۔

تیسرے مقام پر فرمایا۔

وَسَابِقُوْٓا اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا كَعَرْضِ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ ۙ اُعِدَّتْ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ ۭ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ (الحدید - ۲۱)

بڑھ کر چلو اپنے رب کی بخشش اور اس جنت کی طرف جس کی چوڑائی جیسے آسمان اور زمین کا پھیلاؤ تیار ہوئی ہے ان کے لئے جو اللہ اور اس کے سب رسولوں پر ایمان لائے۔ یہ اللہ کا فضل ہے جسے چاہے دے اور اللہ بڑے فضل والا ہے۔

پیچھے گزرا حضور ﷺ جنت کی طرف داعی ہیں' اہل ایمان نے اللہ تعالیٰ کی دعوت

Marfat.com

اور اس کے رسول ﷺ کی دعوت قبول کی مگر قبولیت میں اختلاف ہے اس کی بھی تین اقسام ہیں۔

۱۔ جو ثواب کے شوق اور عقاب کے خوف سے عمل کرے

۲۔ جو مقام' قرب اور بلند درجات کے لئے عمل کرے

۳۔ جو اللہ تعالیٰ کی عبودیت کے حق کی ادائیگی اور بطور شکر عمل کرے

شیخ ابن قیم لکھتے ہیں کہ آخرت کے لئے عمل کرنے والے دو طرح کے ہیں

۱۔ جو اجر و ثواب کے لئے عمل کریں۔

۲۔ جو درجات کی بلندی کے لئے عمل کریں' یہ لوگ آپس میں مسابقت کرتے ہیں تاکہ اللہ تعالیٰ کے ہاں انہیں دوسرے سے بڑھ کر قرب نصیب ہو جائے۔

اللہ تعالیٰ نے سورۃ الحدید میں دونوں اقسام کا ذکر یوں فرمایا ہے۔

اِنَّ الْمُصَّدِّقِيْنَ وَالْمُصَّدِّقٰتِ وَاَقْرَضُوا اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا يُّضٰعَفُ لَهُمْ وَلَهُمْ اَجْرٌ كَرِيْمٌ (الحدید ۔ ۱۸)	بیشک صدقہ دینے والے مرد اور صدقہ دینے والی عورتیں اور وہ جنہوں نے اللہ کو اچھا قرض دیا ان کے دونے ہیں اور ان کے لئے عزت کا ثواب ہے۔

یہ اصحاب اجر و ثواب کا تذکرہ ہے۔ پھر فرمایا۔

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖٓ اُولٰٓئِكَ هُمُ الصِّدِّيْقُوْنَ (الحدید ۔ ۱۹)	اور وہ جو اللہ اور اس کے سب رسولوں پر ایمان لائیں وہی ہیں کامل سچے۔

یہ اصحاب منزلت و قرب کا ذکر ہے۔ اس کے بعد شہدا کا ذکر فرمایا۔

یا تو ان کا ذکر بطور وصف ہے تو اب صدیقین اور شہداء کا ایک مقام ہو گا یا بطور عطف ہے تو اب شہداء سے نیا کلام ہو گا اس کے بعد اشقیا کا تذکرہ فرمایا۔ پھر لکھا مقصود یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے یہاں اصحابِ اجر و مراتب کا ذکر کیا ہے۔ اور یہ وہی دو چیزیں

Marfat.com

ہیں جن کا ذکر فرعون نے جادوگروں سے بطور لالچ کیا تھا جب انہوں نے فرعون سے کہا۔

أَئِنَّ لَنَا لَأَجْرًا إِنْ كُنَّا نَحْنُ الْغٰلِبِيْنَ قَالَ نَعَمْ وَإِنَّكُمْ إِذًا لَّمِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ
(الشعراء ۔ ۴۱' ۴۲)

کیا ہمیں کچھ مزدوری ملے گی اگر ہم غالب آئے بولا ہاں اور اس وقت تم میرے مقرب ہو جاؤ گے۔

یعنی میں نے تمہارے لئے اجر اور اپنے ہاں مقام اور قرب مقرر کر دیا ہے۔ تو کچھ عاملین' اجر کی خاطر عمل کرتے ہیں اور عارفین مراتب' منزلت اور قرب الٰہی کے لئے عمل کرتے ہیں' ان کے اعمالِ قلب ان پہلوں سے زیادہ ہوتے ہیں اور ان کے اعمال بدنی بھی ان سے زیادہ ہوتے ہیں۔

ایک اور مرتبہ

ہم کہتے ہیں یہاں ایک اور مرتبہ بھی ہے جو ان دونوں سے بلند ہے کہ بندہ عمل اللہ تعالیٰ کی عبودیت کے حق کی ادائیگی اور اس کی غیر محدود نعمتوں پر بطور شکریہ کرے اس معنی کی وضاحت سورۃ الفتح کا نزول کر رہا ہے کیونکہ اس میں ہے۔

لِيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْۢبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ
(الفتح ۔ ۲)

تاکہ اللہ تمہارے اگلے پچھلے تمام معاملات معاف فرما دے۔

دیکھا کتنا بلند مقام حاصل ہو گیا' اب اس کے بعد آپ بذریعہ عبادت کیا حاصل کریں گے؟

حالانکہ آپ ﷺ اتنی دیر عبادت کرتے ہیں کہ پاؤں مبارک سوجھ جاتے ہیں اور فرماتے ہیں

افلا اکون عبدا شکورا — میں شکر گزار بندہ نہ بنوں؟

Marfat.com

"افلا" میں "فا" سببیت کے لئے ہے اب محذوف عبارت یوں ہو گی۔

اء ترک تہجدی لما غفر لی فلا اکون عبدا شکورا

کیا میں اس لئے تہجد ترک کر دوں کہ میری مغفرت ہو گئی ہے میں کیوں نہ شکر گزار بندہ بنوں۔

یعنی مغفرت تو اس تہجد کے بطور شکریہ پڑھنے کا سبب ہے تو میں اسے کیسے ترک کر دوں؟

اسی لئے امام قرطبی نے فرمایا۔

جن لوگوں نے آپ ﷺ سے عبادت میں مشقت کے بارے میں پوچھا تھا ان کے ذہن میں تھا کہ عبادت فقط گناہوں پر خوف اور مغفرت و رحمت کی خاطر کی جاتی ہے اور جس کے لئے اللہ تعالیٰ مغفرت کی ضمانت قرآن میں بیان کر دے وہ اب اس چیز کا محتاج نہیں رہ جاتا تو آپ ﷺ نے ان کے علم میں اضافہ کرتے ہوئے فرمایا کہ عبادت کا سبب محض یہی نہیں بلکہ ایک اور سبب بھی ہے وہ یہ ہے کہ مغفرت پر شکر ادا کیا جائے کیونکہ یہ ایسی نعمت ہے جس پر کسی کا استحقاق نہیں لہٰذا اس پر کثرتِ شکر لازم ہے اور شکر کیا ہے؟ نعمت کا اعتراف اور خدمت کے لئے حاضر رہنا' جس میں یہ صفت کثرت کے ساتھ ہو اسے "شکور" کہا جاتا ہے۔

اسی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

وَقَلِيلٌ مِّنْ عِبَادِيَ الشَّكُورُ

میرے بندوں میں کم ہیں شکر والے (سبا۔ ۱۳)

(فتح الباری' ۳ = ۱۵)

Marfat.com

دو اہم امور

حضور ﷺ کے مبارک فرمان

افلا اکون عبدا شکورا میں اللہ کا شکر گزار بندہ نہ بنوں؟

میں دو امور ہیں۔

۱۔ آپ ﷺ کا عبد ہونا

۲۔ اور آپ ﷺ کا عبد شکور ہونا

لفظ شکور' شاکر سے مبالغہ ہے یعنی بہت زیادہ شکر کرنے والے' یہی وجہ ہے اللہ تعالیٰ نے بھی اعلیٰ مقامات مثلاً آپ ﷺ پر نزول قرآن کے بیان میں' اسرا و معراج کے موقع پر اسی طرح دعوت شروع کرنے کے موقعہ آپ ﷺ کا وصف' عبدیت ہی ذکر فرمایا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْٓ اَنْزَلَ عَلٰی عَبْدِهِ الْكِتٰبَ سب خوبیاں اللہ کو جس نے اپنے
(ا لکھف ۔ ۱) بندے پر کتاب اتاری۔

تَبٰرَكَ الَّذِیْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰی عَبْدِهٖ بڑی برکت والا ہے وہ کہ جس نے
لِیَكُوْنَ لِلْعٰلَمِیْنَ نَذِیْرَا اتارا قرآن اپنے بندہ پر جو سارے
(الفرقان ۔ ۱) جہاں کو ڈر سنانے والا ہے۔

دوسرے مقام پر فرمایا۔

سُبْحٰنَ الَّذِیْٓ اَسْرٰی بِعَبْدِهٖ لَیْلًا مِّنَ تقدس ہے اسے جو اپنے بندے کو
الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَی الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا راتوں رات لے گیا مسجد حرام سے
(بنی اسرائیل ۔ ۱) مسجد اقصا تک

تیسرے مقام پر ہے۔

وَالنَّجْمِ اِذَا هَوٰی (الٰی قوله تعالٰی) فَاَوْحٰٓی اس پیارے چمکتے تارے محمد کی قسم
اِلٰی عَبْدِهٖ مَآ اَوْحٰی جب یہ معراج سے اترے اب وحی
(النجم ۔ ۱' ۱۰) فرمائی اپنے بندے کو جو وحی

Marfat.com

فرمائی۔

چوتھے مقام پر فرمایا

وَاَنَّهٗ لَمَّا قَامَ عَبْدُاللّٰهِ يَدْعُوْهُ كَادُوْا يَكُوْنُوْنَ عَلَيْهِ لِبَدًا (الجن ۔ ۱۹)

اور یہ کہ جب اللہ کا بندہ اس کی بندگی کرنے کھڑا ہوا تو قریب تھا کہ وہ جن اس پر ٹھٹھ کے ٹھٹھ ہو جائیں۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ کو یہ لقب عطا فرمایا اور ساتھ ساتھ مغفرت کا اعلان بھی فرما دیا تو پھر آپ ﷺ کی عبادت' اب اللہ تعالیٰ کی عبودیت کے حق کی ادائگی اور اس کے انعامات پر شکر ہے اور یہ آپ ﷺ کے لئے خاص نہیں ورنہ اہل بدر کے بارے میں کیا کہا جائے گا ان کے بھی اگلے پچھلے گناہوں کی مغفرت کی بشارت ہے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے قصہ حضرت حاطب رضی اللہ عنہ میں مروی ہے جس میں رسول اللہ ﷺ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو ان کے بارے میں فرمایا تھا۔

انه شهد بدرا وما يدريک لعل الله اطلع على اهل بدر فقال اعملوا انتم فقد غفرت لكم

وہ بدری ہیں تم نہیں جانتے اللہ تعالیٰ نے اہل بدر پر خصوصی کرم فرمایا اور فرمایا اب تم جو کرو میں نے تمہیں معاف فرما دیا ہے۔

بخاری کی ایک روایت میں ہے۔

فقد وجبت لكم الجنة

تمہارے لئے جنت ثابت ہو چکی ہے۔

ایک روایت میں ہے۔

ان الله اطلع على اهل بدر (البخاری' کتاب الجهاد)

اللہ تعالیٰ نے اہل بدر پر نظر رحمت فرمائی ہے۔

اسی طرح ان لوگوں کا حکم جن کے بارے میں آپ ﷺ نے فرمایا کہ فلاں عمل سے

غفرله ما تقدم من ذنبه وما تاخر

اس کے سابقہ اور آئندہ گناہ

Marfat.com

معاف ہو گئے۔

اس طرح حدیبیہ کے موقع پر آپ ﷺ کی بیعت کرنے والوں کے بارے میں فرمایا۔

لَقَدْ رَضِیَ اللّٰہُ عَنِ الْمُؤْمِنِیْنَ اِذْیُبَایِعُوْنَکَ تَحْتَ الشَّجَرَۃِ فَعَلِمَ مَا فِیْ قُلُوْبِھِمْ فَاَنْزَلَ السَّکِیْنَۃَ عَلَیْھِمْ

(الفتح ۔ ۱۸)

بیشک اللہ راضی ہوا ایمان والوں سے جب وہ اس پیڑ کے نیچے تمہاری بیعت کرتے تھے تو اللہ نے جانا جو ان کے دلوں میں ہے تو ان پر اطمینان اتارا۔

تو کیا یہ تمام لوگ گناہوں کی مغفرت کے لئے عبادت کرتے رہے؟ ان کے تو تمام گناہ معاف کر دیئے گئے تھے یا وہ اللہ تعالیٰ سے بلند درجات' مقام رفیع اور قرب الٰہی مانگتے تھے یا اس کے انعامات پر شکر اور اللہ تعالیٰ کا حق عبودیت ادا کرنے کے لئے عبادت کرتے تھے' آخری دونوں صورتوں کا احتمال ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی فضیلت دینے والا ہے کیونکہ نعمت پر شکر بھی شکر کا محتاج ہے لہٰذا انسان عاجز ہی ٹھہرتا ہے۔

خلاصہ یہ ہوا آخرت کے لئے عمل والے تین طرح کے ہیں۔

۱۔ ثواب و اجر کے طالب اور عقاب سے خائف

۲۔ اللہ تعالیٰ سے قرب' منزلت اور درجہ کی طلب اور ناراضگی و بعد کا ڈر

۳۔ اللہ تعالیٰ کی عبودیت کا حق اور اس کی نعمتوں پر شکر

یہ تینوں اقسام اپنی عبادات و طاعات میں اتباع کی پابند ہیں۔

Marfat.com

رسول اللہ ﷺ کے علاوہ تمام دروازے بند ہیں[1]

اللہ تعالیٰ نے اس امت کو کھلا نہیں چھوڑ دیا کہ وہ اپنی خواہش کے مطابق جس طرح چاہے کرے اپنے تصورات کے مطابق عبادت کرتی پھرے اور اپنی اپنی مرضی کے مطابق طاعت کرتی پھرے اور اپنی اپنی اختراعات و ایجادات کے مطابق زندگی بسر کرے بلکہ اس کو پابند کیا گیا ہے' اس پر تمام دروازے اور راستے بند کر دیئے گئے ہیں۔ صرف ایک دروازہ کھلا رکھا ہے جس سے بندہ داخل ہو کر اپنے رب تعالیٰ سے ملاقات کر پاتا ہے' اس دروازے کے لئے ایک ہی راستہ متعین کیا گیا ہے۔ اس کو سب سے چھوٹا' واضح' روشن اور مستقیم بنایا گیا ہے' جو اس پر چلے امن پائے' جو اس پر چلے اللہ کا وصال پائے' جو اس طریق کو اپنائے نجات و سعادت پائے اور وہ ہے باب النبی ﷺ' آپ ﷺ کا طریقہ واضح اور روشن ہے۔ آپ ﷺ کا راستہ ہی مستقیم ہے' آپ ﷺ کا دین ہی روشن ہے خواہ کوئی ہو آپ ﷺ کی راہ اور طریق کو چھوڑ کر جو بھی عبادت ہو گی اسے اللہ تعالیٰ قبول نہیں فرمائے گا۔ مطیع کے لئے خواہ وہ حالت خوشی و توجہ ہو یا حال فترت ہو' لازم ہے کہ وہ طریق سنت پر ہو ابھی پیچھے گزرا آپ ﷺ نے فرمایا

فمن کانت فترته الی سنة فقد اهتدی ومن کان فتره الی غیر ذلک فقدهلک

جس نے اپنی فطرت سنت بنا لی وہ کامیاب ہوا اور جس نے اس کے علاوہ راہ اپنائی وہ ہلاک ہو گیا۔

یہی وہ بات ہے جسے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ نے واضح فرما دیا ہے۔

اسی طرح اللہ تعالیٰ نے اس امت کو یوں نہیں چھوڑ دیا کہ بحث میں پڑے اور راستہ تلاش کرتی رہے کوئی رہنما ڈھونڈتی پھرے بلکہ اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے بڑا ہی مختصر اور بڑا ہی واضح راستہ عطا کیا جو اللہ تعالیٰ کا صراط مستقیم اور نبی کریم ﷺ کا طریق ہے۔ اور آپ ﷺ کا طریق نہایت ہی واضح اور روشن ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

---

[1] اس مقام سے آگے دعائیہ کلمات تک کا ترجمہ مولد النبی ﷺ کی چوکھٹ پر کیا گیا ہے۔ (قادری غفرلہ)

Marfat.com

وَاَنَّ هٰذَا صِرَاطِیْ مُسْتَقِیْمًا فَاتَّبِعُوْهُ وَلَا تَتَّبِعُوْا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِکُمْ عَنْ سَبِیْلِهٖ ذٰلِکُمْ وَصّٰکُمْ بِهٖ لَعَلَّکُمْ تَتَّقُوْنَ

(الانعام ـ ۱۵۳)

اور یہ کہ یہ ہے میرا سیدھا راستہ تو اس پر چلو اور اور راہیں نہ چلو کہ تمہیں اس کی راہ سے جدا کر دیں گی یہ تمہیں حکم فرمایا کہ کہیں تمہیں پرہیز گاری ملے۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے ہے کہ رسول اللہ ﷺ لوگوں سے بیعت لیتے تو اس اور سابقہ دو آیات پر لیا کرتے تھے۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ کی توصیف کرتے ہوئے فرمایا۔

وَاِنَّکَ لَتَهْدِیْٓ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ای صِرَاطِ اللّٰهِ

اور بیشک تم ضرور سیدھی راہ بتاتے ہو اللہ کی راہ

(الشوریٰ ـ ۵۲' ۵۳)

صراط مستقیم سے مراد "اللہ کا راستہ" ہے۔

خود حضور ﷺ نے واضح فرمایا' میں داعی ہوں' جس نے میری بات قبول کر لی وہ اسلام میں داخل ہو گیا اور جو اسلام میں داخل ہو گیا جنت میں داخل ہو گیا حدیث میں فرشتوں کی زبان سے ہے کہ اس شخص کی مثال اس جیسی ہے جس نے گھر بنایا اس میں دسترخوان بچھایا اور دعوت دینے والے کو بھیجا جس نے دعوت قبول کی وہ دار میں داخل ہو گیا اور کھانا تناول کیا اور جس نے دعوت قبول نہ کی وہ نہ گھر میں داخل ہوا اور نہ کھانا کھا سکا۔ (البخاری)

آپ ﷺ نے یہ بھی فرمایا۔

کل امتی یدخلون الجنة الامن ابی

سوائے منکر کے ہر امتی جنت میں داخل ہو گا۔

صحابی نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ انکار کرنے والا کون ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا۔

Marfat.com

من اطاعنی دخل الجنة ومن عصانی فقد ابی
(البخاری)

جس نے میری طاعت کی وہ جنت میں داخل ہوا اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے انکار کیا۔

آپ ﷺ نے یہ بھی واضح فرما دیا کہ ہر وہ عمل جو میری سنت' طریق' منہج سے ہٹ کر ہو خواہ عمل کرنے نے اس کو اختراع و ایجاد کیا ہو یا کسی غیر نے ایجاد کیا ہو وہ رد کر دیا جائے گا۔

ان الباب مغلق الا من طریقه

آپ ﷺ کے طریق کے علاوہ ہر دروازہ بند کر دیا گیا ہے۔

آپ ﷺ کے طریق کے علاوہ یہاں کوئی راستہ نہیں۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

من احدث فی امرنا لیس منه فهو رد
(بخاری و مسلم)

جس نے ہمارے دین میں کوئی اختراع کی وہ مردود ہو گی۔

دوسری روایت کے الفاظ ہیں۔

من عمل عملا لیس علیه امرنا فهو رد

جس نے ایسا عمل کیا جو ہمارے حکم کے تحت نہیں وہ مردود ہے۔

پہلی حدیث کے الفاظ صرف اس معاملہ کو شامل تھے دوسرے الفاظ عامل کو بھی شامل ہیں۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی محبت و طاعت میں یہی شان تھی۔ اس کائنات میں محبت و طاعت میں ان کی کوئی مثال نہیں' ہم نے اس کی تفصیل اپنی کتاب "نشأة علم المصطلح" اور الشوق الی رسول اللہ ﷺ" میں دی ہے۔

مسلمانوں پر لازم ہے۔ اگر وہ صحابہؓ کے ساتھ حشر و قرب چاہتے ہیں۔ ان کی اتباع کریں' ان کے مسلک کو اپنائیں' ان کے نقش قدم پر چلیں' رسول اللہ ﷺ کی محبت و طاعت میں ان کا طریق اپنا اوڑھنا بچھونا بنا لیں تاکہ ہم صحابہؓ کے ساتھ آپ ﷺ کے جھنڈے کے نیچے ہوں۔

Marfat.com

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

وَالسّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهٰجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ وَالَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَ رَضُوْا عَنْهُ وَاَعَدَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ تَحْتَهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ

(التوبہ - ۱۰۰)

اور سب میں اگلے مہاجر اور انصار اور جو بھلائی کے ساتھ ان کے پیرو ہوئے اللہ ان سے راضی اور وہ اللہ سے راضی اور ان کے لئے تیار کر رکھے ہیں باغ جن کے نیچے نہریں بہیں ہمیشہ ہمیشہ ان میں رہیں یہی بڑی کامیابی ہے۔

لیکن جو لوگ ان کے طریق نہیں اپنائیں گے محبت و طاعت اور عقیدہ میں اہلْ ایمان نہیں ان کے لئے عذاب شدید ہو گا۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

وَمَنْ يُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدٰى وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ نُوَلِّهٖ مَاتَوَلّٰى وَ نُصْلِهٖ جَهَنَّمَ وَسَآءَتْ مَصِيْرًا

(النساء' ۱۱۵)

اور جو رسول کا خلاف کرے بعد اس کے کہ حق راستہ اس پر کھل چکا اور مسلمانوں کی راہ سے جدا راہ چلے ہم اسے اس کے حال پر چھوڑ دیں گے اور اسے دوزخ میں داخل کریں گے اور کیا ہی بری جگہ پلٹنے کی۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے وہ ہمارے اس کام اور دیگر کاموں کو خالصتاً اپنی رضا کے لئے بنا دے' ہمارے لئے اس دن میں ذخیرہ بنا دے جس میں مال و اولاد نفع نہ دے گی' وہ ہمارے گناہ اور سیاہ کاریوں کو معاف فرما دے' وہ ہماری اور ہماری اولاد کی اصلاح فرما دے' ہمارے باطن کو ہمارے ظاہر سے بہتر بنا دے اور ہمارے ظاہر کو صالح کر دے' یہ بھی دعا ہے اللہ تعالیٰ ہمیں' ہماری اولاد' اہل کو اپنی محبت اور اپنے حبیب و صفی ﷺ کی محبت کی ایسی سرشاری عطا فرما دے کہ وہ ہمیں اپنی ذات' اہل اور پیاس کے وقت

Marfat.com

ٹھنڈے پانی سے بھی زیادہ محبوب ہو جائے' ہم تمام کو اپنی طاعت و غلامی اور اپنے حبیب و صفی ﷺ کی طاعت کا شرف بخشے' آپ ﷺ کی شفاعت نصیب ہو' آپ ﷺ کی امت میں حشر ہو' آپ ﷺ کی صحبت و قرب میسر آئے' حوض مبارک پر جانا نصیب ہو اور آپ ﷺ کے مقدس ہاتھوں سے مبارک مشروب نصیب ہو جس کے بعد پیاس نہیں لگے گی' اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی رضا عطا فرمائے' اپنے عذاب سے محفوظ و مامون کر دے' ہمیں سچی توبہ کی توفیق عطا فرما دے' ہمیں فوز عظیم اور فضل کریم سے نواز دے' بلا شبہ وہ جواد و کریم ہے۔

اس ذات اقدس و اکرم سے دعا ہے (جس نے بغیر کسی استحقاق کے ہم پر نعمتیں کیں' ہماری کوتاہیوں کے باوجود اپنے فضل کا دروازہ ہم پر ہمیشہ کھلا رکھا' ہمیں سب سے بہتر امت میں پیدا فرمایا) کہ وہ ہمارے کانوں' دلوں زبانوں اور تمام اعضاء کو اپنی طاعت و فرمانبرداری کی توفیق دے' ہر اس عمل سے محفوظ فرما دے جو اس کی تعلیمات کے خلاف ہو' ہمیں ہمارے نفس کے سپرد نہ فرمائے کیونکہ اگر اس کے سپرد کر دیا تو وہ ہمارے لئے کہاں کافی ہے؟ ہمیں گناہوں سے دوری اور خصوصی توفیق نصیب ہو' ہماری زبانیں ایسی حق گو ہو جائیں کہ اس کی باتوں میں کسی شبہ و شک کی گنجائش نہ رہے' اس میں خواہش نفس اور غفلت کا دخل نہ رہے۔

اللہ تعالیٰ سے یہ بھی عرض و دعا ہے ہمیں قول میں صدق اور عمل میں اخلاص عطا فرمائے' ہمیں اور ہمارے احباب کو روز قیامت حبیب مصطفیٰ ﷺ کے مبارک جھنڈے کے نیچے جگہ عطا فرمائے' وہ ہمیں معاف فرما دے' ہمارے والدین' آباء' مشائخ اور احباب تمام کو معاف فرما دے' ہماری اہل' اولاد اور ذریت کے حوالے سے حفاظت فرمائے۔

رَبِّ اَوْزِعْنِیْٓ اَنْ اَشْکُرَ نِعْمَتَکَ الَّتِیْٓ	میرے رب میرے دل میں ڈال کہ
اَنْعَمْتَ عَلَیَّ وَ عَلٰی وَالِدَیَّ وَاَنْ اَعْمَلَ	میں تیری نعمت کا شکر کروں جو تو
صَالِحًا تَرْضٰهُ وَ اَصْلِحْ لِیْ فِیْ ذُرِّیَّتِیْ اِنِّیْ	نے مجھ پر اور میرے ماں باپ پر
تُبْتُ اِلَیْکَ وَاِنِّیْ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ	کی اور میں وہ کام کروں جو تجھے

Marfat.com

(الاحقاف' ۱۵) پسند آئے اور میرے لئے میری اولاد میں اصلاح رکھ میں تیری طرف رجوع لایا اور میں مسلمان ہوں۔

رَبِّ اَوْزِعْنِیْٓ اَنْ اَشْکُرَ نِعْمَتَکَ الَّتِیْٓ اَنْعَمْتَ عَلَیَّ وَعَلٰی وَالِدَیَّ وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰهُ وَاَدْخِلْنِیْ بِرَحْمَتِکَ فِیْ عِبَادِکَ الصّٰلِحِیْنَ

(النمل ۔ ۱۹) اے میرے رب مجھے توفیق دے کہ میں شکر کروں تیرے احسان کا جو تو نے مجھ پر اور میرے ماں باپ پر کئے اور یہ کہ میں وہ بھلا کام کروں جو تجھے پسند آئے اور مجھے اپنی رحمت سے ان بندوں میں شامل فرما جو تیرے قرب خاص کے سزاوار ہیں۔

اے اللہ ہمیں بدبخت اور محروم نہ بنا' اے اللہ ہماری زبان کو عذاب سے بچا جو تیرے بارے میں اور تیرے حبیب ﷺ کے بارے میں تیری مخلوق کو آگاہ کرتی ہے' ہماری آنکھوں کو عذاب سے بچا جو ان علوم کو دیکھتی ہیں جو تیری طرف رہنمائی کرتے ہیں' ہمارے قدموں کو عذاب سے بچا جو تیری طاعت و بارگاہ کی طرف چل کر آتے ہیں۔ ان ہاتھوں کو بچا جو تیرے حبیب ﷺ کی احادیث لکھتے ہیں' ہمارے دل کو بچا جو تیرے ساتھ اور تیرے حبیب ﷺ کے ساتھ محبت رکھتا ہے اور اس جسم کو بچا جو تیری ہی بارگاہ اقدس میں جھکتا ہے۔ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ

اے اللہ ہمیں آگ میں داخل نہ فرما اور نہ مجھے اس میں رسوا فرما' ہمارے خاندان یہی جانتے ہیں کہ ہم نے تیرے دین اور شریعت کا دفاع کیا ہے' تیرے کلام وحی کو واضح کیا ہے' تیرے نبی و خلیل اور صفی ﷺ کی عظمت کو آشکار کیا ہے۔

اے اللہ ہمارے ایمان اور دین کی ہماری ذات' ہمارے اہل' ازواج' اولاد' ذریات اور احباب میں حفاظت فرما یا ارحم الراحمین

Marfat.com

اے اللہ ہمیں' ہماری نظروں میں حقیر بنا دے' ہمیں اس سے بہتر بنا دے جو ہمارے بارے میں گمان کیا جاتا ہے' ہمارے دشمن و حاسد کو ہمارے بارے میں خوش نہ فرما' ہمارے مخفی معاملات کو معاف فرما' جس طرح تو نے سابقہ زندگی میں پردہ ڈالا اسی طرح بقیہ زندگی میں بھی پردہ نصیب فرما' میرے باطن کو میرے ظاہر سے بہتر بنا دے اور میرے ظاہر کو صالح کر دے یا ارحم الراحمین

وصلی اللہ وسلم ویارک وعظم و شرف علی سیدنا و مولانا و حبیبنا محمد و علی الہ و صحبہ و ذریتہ واتباعہ وسلم تسلیما کثیرا

والحمد للہ رب العالمین

المدینۃ المنورۃ صفر الخیر ۱۴۱۳ھ

الراقم

ابو ابراہیم

خلیل بن ابراہیم بن ملا خاطر العزامی

مقیم مدینہ منورہ

Marfat.com

Marfat.com

﴿ مصادر الكتاب ومراجعه ﴾

١- القرآن الكريم .

- أ -

٢- آداب الشافعي ومناقبه ، لابن أبي حاتم ، ت الشيخ عبد الغني عبد الخالق ، ط القاهرة .

٣- الآداب ، للإمام البيهقي ، ت محمد عبد القادو عطا ، دار الكتب العلمية ، بيروت .

٤- إتحاف ذوي الفضائل المشتهرة ، للشيخ عبد العزبز الغماري ، مطبوع مع الأزهار المتناثرة

٥- الأحاديث الطوال ، للإمام الطبراني ، ت الشيخ حمدي السلفي ، نشر وزارة الأوقاف ، بغداد

٦- أخبار أصبهان ، للحافظ أبي نعيم . نشر الدار العلمية - الهند .

٧- أخلاق النبي صلى الله عليه وآله وسلموآدابه ، لأبي الشيخ ، ت أحمد محمد مرسي ، القاهرة .

٨- الأدب المفرد ، للإمام البخاري ، تقديم وترتيب كمال يوسف الحوت ، ط عالم الكتب ، بيروت .

٩- الإدراك عند الجمادات - مخطوط - خليل إبراهيم ملا خاطر .

Marfat.com

١٠- إرشاد الساري شرح صحيح البخاري ، للإمام القسطلاني ، ط الميرية ، وبحاشيتها شرح صحيح مسلم للنووي .

١١- الأزهار المتناثرة في الأحاديث المتواترة ، للحافظ السيوطي ، نشر مكتبة دار التأليف ، القاهرة .

١٢- الاستيعاب ، لنحافظ ابن عبد البر ، بحاشية الإصابة .

١٣- أسد الغابة ، لابن الأثير الجزري ، دار الفكر ، بيروت .

١٤- الإصابة في معرفة الصحابة ، للحافظ ابن حجر العسقلاني ، دار نهضة مصر ، القاهرة .

١٥- الاكتفاء في مغازي رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم والثلاثة الخلفاء ، للكلاعي ، ت الدكتور مصطفى عبد الواحد ، نشر مكتبة الخانجي ، القاهرة .

١٦- الأم ، للإمام الشافعي ، ط مطابع الشعب ، القاهرة .

١٧- الإلماع ، لنقاضي عياض ، ت السيد أحمد صقر ، نشر دار التراث ، والمكتبة العتيقة .

- ب -

١٨- البحر الزاخر = مسند البزار ، ت الدكتور محفوظ الرحمن زين الله ، نشر مؤسسة علوم القرآن ، ومكتبة العلوم والحكم .

١٩- البحر المحيط ، للإمام أبي حيان ، نشر مكتبة النصر الحديثة ، الرياض .

٢٠- البداية والنهاية ، للحافظ ابن كثير الدمشقي ، تصوير مكتبة المعارف بيروت ، ومكتبة النصر بالرياض .

٢١- بذل الماعون في فضل الطاعون ، للحافظ ابن حجر العسقلاني ، ت أحمد عصام

Marfat.com

الكاتب ، نشر دار العاصمة ، الرياض .

٢٢- البعث والنشور ، للإمام البيهقي ، ت الشيخ عامر أحمد حيدر ، مؤسسة الكتب الثقافية ، بيروت .

- ت -

٢٣- تاريخ بغداد ، للإمام الخطيب البغدادي ، طبعة الخانجي ، مصر .

٢٤- التاريخ الكبير ، للإمام البخاري ، ط دائرة المعارف العثمانية ، الهند .

٢٥- تحفة الأشراف بمعرفة الأطراف ، للحافظ المزي ، ت عبد الصمد شرف الدين ، ط دار القيمة .

٢٦- التذكرة في أحوال الموتى وأمور الآخرة ، للإمام القرطبي ، ت الدكتور أحمد حجازي ، دار الكتب العلمية ، بيروت .

٢٧- الترغيب والترهيب ، للحافظ المنذري ، دار الفكر ، بيروت .

٢٨- تفسير الآلوسي = روح المعاني ، دار إحياء التراث العربي .

٢٩- تفسير الرازي = التفسير الكبير ، تصوير دار إحياء التراث العربي ، بيروت .

٣٠- تفسير أبي السعود، ت عبد القادر عطا ، نشر مكتبة الرياض الحديثة ، الرياض.

٣١- تفسير الطبري = جامع البيان ، دار المعرفة ، ونسخة دار المعارف بتحقيق الشيخ أحمد شاكر ، القاهرة .

٣٢- تفسير القرطبي = جامع أحكام القرآن ، نشر دار الكاتب العربي ، القاهرة .

٣٣- تفسير ابن كثير ، دار الفكر ، بيروت .

٣٤- تفسير الكشاف ، للإمام الزمخشري ، دار المعرفة ، بيروت .

٣٥- تفسير النسائي ، للإمام النسائي ، ت سيد الجليمي وصبري الشافعي ، نشر

Marfat.com

مكتبة السنة ، القاهرة .

٣٦- التقصي للحافظ ابن عبد البر =تجريد التمهيد لما في الموطأ من المعالي والأسانيد ، مكتبة القدسي . القاهرة .

٣٧- التلخيص الحبير في تخريج أحاديث الرافعي الكبير ، للحافظ ابن حجر ، نشر السيد عبد الله هاشم اليماني ، المدينة المنورة .

٣٨- تلخيص المستدرك ، للإمام الذهبي ، بحاشية المستدرك .

٣٩- التمهيد ، للحافظ ابن عبد البر ، نشر وزارة الأوقاف والشؤون الإسلامية ، المغرب .

٤٠- تهذيب الكمال ، للحافظ المزي ، ت الدكتور بشار عواد ، مؤسسة الرسالة .

- ج -

٤١- جامع بيان العلم وفضله ، للحافظ ابن عبد البر النمري ، نشر المكتبة السلفية ، المدينة المنورة .

٤٢- الجامع لأخلاق الراوي وأداب السامع ، للإمام الخطيب البغدادي ، ث الدكتور محمود طحان ، دار المعارف ، الرياض .

٤٣- جزء الحسن بن عرفة ، ت عبد الرحمن عبد الجبار الفريواتي ، نشر الكويت .

٤٤- جلاء الأفهام في الصلاة على خير الأنام صلى الله عليه وآله وسلم، لابن القيم الجوزية .

Marfat.com

- ح -

٤٥- حجة الله على العالمين ، للشيخ يوسف النبهاني . دار الجندي ، القاهرة .
٤٦- حلية الأولياء ، للحافظ أبي نعيم ، ط مكتبة الخانجي والسعادة ، مصر .

- خ -

٤٧- الخصائص التي انفرد بها النبي صلى الله عليه وآله وسلم عن غيره من الأنبياء ، خليل إبراهيم ملا خاطر ، مخطوط .
٤٨- الخصائص الكبرى ، للحافظ السيوطي ، دار الكتب العلمية ، بيروت .
٤٩- الخصال المكفرة للذنوب المتقدمة والمتأخرة ، للحافظ ابن حجر ، ت الشيخ أحمد حسن جابر رجب .

- د -

٥٠- الدر المنثور ، للحافظ السيوطي ، دار الفكر ، بيروت .
٥١- دلائل النبوة ، للإمام البيهقي ، ت الدكتور عبد المعطي القلعجي ، دار الكتب العلمية ، بيروت .
٥٢- دلائل النبوة ، للإمام التيمي ، ت محمود الحداد ، نشر دار طيبة ، الرياض .
٥٣- دلائل النبوة ، للحافظ أبي نعيم ، ت الدكتور محمد رواس القلعجي ، ط المطبعة العربية ، حلب .
٥٤- ديوان الإمام الشافعي ، جمع الأستاذ محمد عفيف الزعبي ، ط دار النور ، بيروت .

Marfat.com

- ر -

٥٥- الرسالة ، للإمام الشافعي ، ت الشيخ أحمد شاكر ، ط مصطفى البابي الحلبي ، القاهرة .

٥٦- رياض الصالحين ، للإمام النووي ، ت عبد العزيز رباح ، أحمد الدقاق ، نشر دار المأمون للتراث ، دمشق .

- ز -

٥٧- الزرقاني على المواهب = شرح المواهب اللدنية ، دار المعرفة ، بيروت .

٥٨- الزهد ، للإمام أحمد بن حنبل . دار الباز - مكة المكرمة .

٥٩- الزهد ، لابن أبي عاصم .

٦٠- الزهد ، للإمام هناد بن السري ، ت الدكتور عبد الرحمن عبد الجبار ، دار الخلفاء ، الكويت .

٦١- الزهد والرقائق ، للإمام عبد الله بن المبارك ، ت الشيخ حبيب الرحمن الأعظمي

٦٢- زوائد البزار ، للحافظ ابن حجر . ت صبري عبد الخالق . مؤسسة الكتب الثقافية . بيروت

- س -

٦٣- سبل الهدى والرشاد، للإمام الصالحي ، نشر المجلس الأعلى للشؤون الإسلامية ، القاهرة .

Marfat.com

٦٤- السنة ، لابن أبي عاصم ، ت الشيخ ناصر الألباني ، نشر المكتب الإسلامي .
٦٥- سنن الترمذي ، ت الشيخ أحمد شاكر وآخرين ، تصوير المكتبة الإسلامية .
٦٦- سنن الدارقطني ، نشر السيد عبد الله هاشم اليماني ، المدينة المنورة .
٦٧- سنن الدارمي ، نشر السيد عبد الله هاشم اليماني ، المدينة المنورة .
٦٨- سنن أبي داود ، ت الشيخ محمد محيي الدين عبد الحميد ، نشر دار إحياء السنة النبوية .
٦٩- السنن الصغرى، للإمام البيهقي ، ت الدكتور عبد المعطي قلعجي ، ط القاهرة.
٧٠- السنن الكبرى ، للإمام البيهقي ، ط دائرة المعارف العثمانية ، الهند .
٧١- السنن الكبرى ، للإمام النسائي . ت الدكتور عبد الغفار البنداري ، وسيد كسروي . دار الكتب العلمية - بيروت .
٧٢- سنن ابن ماجه ، ت الأستاذ محمد فؤاد عبد الباقي ، ط دار إحياء الكتب العربية، القاهرة .
٧٣- سنن النسائي ، بحاشيتي السيوطي والسندي .
٧٤- سير أعلام النبلاء ، للحافظ الذهبي ، نشر مؤسسة الرسالة .
٧٥- السيرة النبوية ، لابن كثير . ت مُصطفى عبد الواحد . دار المعرفة .
٧٦- السيرة النبوية ، لابن هشام ، بشرح الروض الأنف ، مكتبة الباز، مكة المكرمة.

- ش -

٧٧- شرح السنة ، للإمام البغوي ، نشر المكتب الإسلامي ، بيروت .
٧٨- شرح الشفا ، للإمام ملا علي القاري . مصطفى البابي الحلبي ، القاهرة .

Marfat.com

٧٩- شرح صحيح مسلم ، للإمام النووي ، مطبعة حجازي ، القاهرة .
٨٠- شرح معاني الآثار ، للإمام الطحاوي ، ت محمد زهدي النجار .
٨١- شرف أصحاب الحديث ، للإمام الخطيب البغدادي ، ت الدكتور محمد سعيد خطيب أوغلي ، تركيا .
٨٢- شعب الإيمان للإمام البيهقي ، ت الدكتور عبد المعطي قلعجي ، دار الكتب العلمية ، بيروت .
٨٣- شعب الإيمان للإمام البيهقي ، ت مختار أحمد الندوي ، دار السلفية ، الهند .
٨٤- الشفا ، للقاضي عياض ، ت البجاوي ، ط عيسى البابي الحلبي ، القاهرة .
٨٥- شوق الجمادات واستجابتها له صلى الله عليه وآله وسلم، خليل إبراهيم ملا خاطر ، مخطوط.
٨٦- الشمائل المحمدية ، للإمام البغوي ، ت الشيخ إبراهيم اليعقوبي ، نشر دار الضياء ، بيروت .
٨٧- الشمائل المحمدية ، للإمام الترمذي ، بشرح ملا علي العقاري ، والمناوي ، مصطفى البابي الحلبي ، القاهرة .
٨٨- الشمائل المحمدية ، لابن كثير الدمشقي ، نشر دار القبلة ، ومؤسسة علوم القرآن .

- ص -

٨٩- الصحاح للجوهري ، ت الأستاذ أحمد عبد الغفوز عطار . دار العلم للملايين بيروت .
٩٠- صحيح البخاري ، بشرح فتح الباري ، المطبعة السلفية ، القاهرة .

Marfat.com

٩١- صحيح ابن حبان = الإحسان بترتيب صحيح ابن حبان ، ت الأستاذ كمال يوسف الحوت ، ط دار الكتب العلمية ، بيروت .
٩٢- صحيح ابن خزيمة ، ت الدكتور مصطفى الأعظمي ، نشر المكتب الإسلامي .
٩٣- صحيح مسلم ، ت الأستاذ محمد فؤاد عبد الباقي ، ط عيسى البابي الحلبي ، القاهرة .
٩٤- الصِلات والبُشر في الصلاة على خير البشر ، للإمام الفيروز أبادي . ت محمد نور الدين الجزائري وآخرين . دمشق .

- ط -

٩٥- الطبقات الكبرى ، لابن سعد ، ت الدكتور إحسان عباس ، نشر دار صادر ، دار بيروت ببيروت .

- ع -

٩٦- عارضة الأحوذي ، للقاضي أبي بكر ابن العربي المعافري ، دار الكتب العلمية ، بيروت .
٩٧- العاقبة في ذكر الموت والآخرة ، للإمام الإشبيلي ، ت الشيخ خضر محمد خضر ، نشر مكتبة دار الأقصى ، الكويت .
٩٨- عشرة النساء ، للإمام النسائي ، ت عمرو علي عمر ، نشر مكتبة السنة ، القاهرة .

Marfat.com

٩٩- عظيم قدره صلى الله عليه وآله وسلمورفعة مكانته عند ربه عز وجل ، خليل إبراهيم ملا خاطر ، ط٦ نشر دار القبلة بجدة .

١٠٠- علامات النبوة ، للإمام البوصيري ، وهو جزء من ((إتحاف الخيرة ...)) نشر مكتبة السوادي .

١٠١- علل الحديث ، للإمام ابن أبي حاتم ، تصوير مكتبة المثنى ، بغداد .

١٠٢- العلل ، للإمام الدارقطني . ت الدكتور محفوظ الرحمن زين الله . دار طيبه . الرياض .

١٠٣- عمل اليوم والليلة ، للإمام ابن السني ، ت عبد الرحمن البرني، نشر دار القبلة، ومؤسسة علوم القرآن .

١٠٤- عمل اليوم والليلة ، للإمام النسائي ، ت الدكتور فاروق حمادة ، الرباط .

١٠٥- عيون الأثر في فنون المغازي والشمائل والسير، لابن سيد الناس ، دار المعرفة ، بيروت .

- غ -

١٠٦- غريب الحديث ، لأبي عبيد ، نشر دائرة المعارف العثمانية ، الهند .

١٠٧- غريب الحديث ، لابن قتيبة ، ت الدكتور عبد الله الجبوري ، نشر وزارة الأوقاف ، بغداد .

- ف -

١٠٨- فتح الباري شرح صحيح البخاري ، للحافظ ابن خجر ، ط المطْبعة السلفية ،

Marfat.com

القاهرة .
١٠٩- فتح القدير ، للشوكاني . ط مصطفى البابي الحلبي . القاهرة .
١١٠- فضائل الصحابة ، للإمام أحمد بن حنبل ، ت وصي الله محمد عباس ، نشر مركز البحث العلمي بجامعة أم القرى ، مكة المكرمة .
١١١- فضائل الصحابة للإمام النسائي ، ت الدكتور فاروق حمادة ، المغرب .
١١٢- فضائل المدينة ، للإمام الجندي ، ت محمد مطيع الحافظ ، وغزوة بدير ، ط دار الفكر ، دمشق .
١١٣- فضائل المدينة المنورة ، خليل إبراهيم ملا خاطر ، نشر دار القبلة بجدة ، ودار التراث بالمدينة المنورة ، ومؤسسة علوم القرآن .
١١٤- فضائل النبي الكريم كما وردت في القرآن العظيم ، خليل إبراهيم ملا خاطر ، مخطوط .
١١٥- فضل الصلاة على النبي صلى الله عليه وآله وسلم، للقاضي إسماعيل ، ت الشيخ ناصر الدين الألباني ، نشر المكتب الإسلامي ، بيروت .
١١٦- الفقيه والمتفقه ، للإمام الخطيب البغدادي ، ت الشيخ إسماعيل الأنصاري ، الرياض .

- ق -

١١٧- القاموس المحيط ، للفيروز أبادي ، مطبعة السعادة ، مصر .
١١٨- قطف الأزهار المتناثرة في الأخبار المتواترة ، للحافظ السيوطي ، المكتب الإسلامي ، بيروت .
١١٩- القول البديع في الصلاة على الحبيب الشفيع صلى الله عليه وآله وسلم،

Marfat.com

للحافظ السخاوي . دار الكتاب العربي بيروت .

- ك -

١٢٠- الكاشف ، للإمام الذهبي ، ت عطية عطية ، وموسى محمد علي الموشي ، دار الكتب الحديثة ، القاهرة .

١٢١- الكامل ، للإمام ابن عدي ، دار الفكر ، بيروت .

١٢٢- كتاب التوحيد ، للإمام ابن خزيمة .

١٢٣- كتاب الحدائق في علم الحديث والزهديات ، لابن الجوزي . ت مصطفى السبكي . دار الكتب العلمية ، بيروت .

١٢٤- كتاب العظمة ، لأبي الشيخ . ت رضاء الله محمد إدريس المباركفوري ، دار العاصمة ، الرياض .

١٢٥- كتاب الغريبَيْن ، لأبي عبيد الهروي ، ط لجنة إحياء التراث الإسلامي ، القاهرة .

١٢٦- كتاب المجروحين ، للإمام ابن حبان البستي ، ت محمود إبراهيم زايد ، دار الوعي ، حلب .

١٢٧- كتاب المرض والكفارات ، لابن أبي الدنيا . ت عبد الوكيل الندوي ، نشر الدار السلفية . الهند .

١٢٨- كشف الأستار عن زوائد البزار ، للحافظ الهيثمي ، ت الشيخ حبيب الرحمن الأعظمي ، مؤسسة الرسالة .

١٢٩- كشف الخفاء ، للإمام العجلوني، ط ثانية ، تصوير دار إحياء التراث العربي ، بيروت .

١٣٠- كنز العمال ، للمتقي الهندي ، نشر مكتبة التراث الإسلامي ، حلب .

Marfat.com

- ل -

١٣١- لامع الدراري على جامع البخاري . للشيخ رشيد الكنكوهي . ضبط الشيخ محمد يحيى الصديقي . المكتبة الإمدادية ، مكة المكرمة .

١٣٢- لسان العرب ، لابن منظور ، دار صادر ، بيروت .

١٣٣- لقط اللآلئ المتناثرة في الأحاديث المتواترة ، للإمام الزبيدي ، دار الكتب العلمية ، بيروت .

- م -

١٣٤- مجمع البحرين بزوائد المعجمين ، للحافظ الهيثمي . ت عبد القدوس محمد نذير ، مكتبة الرشد ، الرياض .

١٣٥- مجمع الزوائد ، للحافظ الهيثمي ، نشر دار الكتاب ، بيروت .

١٣٦- مجمل اللغة ، لابن فارس ، مؤسسة الرسالة .

١٣٧- المحدث الفاصل ، للرامهرمزي ، ت الدكتور محمد عجاج الخطيب .

١٣٨- المحرر الوجيز ، لابن عطية ، نشر وزارة الأوقاف ، المغرب .

١٣٩- المختارة . للمقدسي ، ت الدكتور عبد الملك بن دهيش ، مكتبة النهضة الحديثة ، مكة المكرمة .

١٤٠- مختصر سنن أبي داود . للحافظ المنذري . مع معالم السنن للخطابي .

١٤١- مرقاة المفاتيح شرح مشكاة المصابيح ، لملا علي القاري . المكتبة الإمدادية - باكستان .

Marfat.com

١٤٢- المستدرك ، للإمام الحاكم النيسابوري ، نشر مكتبة النصر بالرياض عن النسخة الهندية .

١٤٣- مسند الإمام أحمد، ت الشيخ أحمد شاكر ، ط دار المعارف ، مصر .

١٤٤- مسند الإمام أحمد ، تصوير بيروت ، دار صادر والمكتب الإسلامي .

١٤٥- مسند أبي بكر الصديق للمروزي .

١٤٦- مسند الحميدي ، ت الشيخ حبيب الرحمن الأعظمي ، ط باكستان .

١٤٧- مسند سعد بن أبي وقاص ، للإمام الدورقي ، ت عامر حسن صبري ، نشر دار البشائر الإسلامية ، بيروت .

١٤٨- مسند الشاشي ، لأبي سعيد الهيثم بن كليب الشاشي ، ت الدكتور محفوظ الرحمن زين الله ، نشر مكتبة العلوم والحكم ، المدينة المنورة .

١٤٩- مسند الإمام الشافعي ، ط بيروت .

١٥٠- مسند الشهاب للقضاعي ، ت الأستاذ حمدي السلفي ، مؤسسة الرسالة .

١٥١- مسند الطيالسي ، تصوير دار الكتاب اللبناني ، ودار التوفيق ، بيروت ، عن الطبعة الهندية.

١٥٢- مسند عبد بن حميد = المنتخب ، ت السيد صبحي السامرائي . مكتبة السنة . القاهرة .

١٥٣- مسند علي بن الجعد ، ت الدكتور عبد المهدي عبد الهادي ، نشر مكتبة الفلاح ، الكويت .

١٥٤- مسند ابن المبارك ، ت السيد صبحي السامرائي . مكتبة المعارف - الرياض

١٥٥- مسند أبي عوانة ، دائرة المعارف العثمانية ، الهند .

١٥٦- مسند أبي يعلى الموصلي ، ت الأستاذ حسين أسد ، ط دار المأمون للتراث ،

Marfat.com

دمشق .
١٥٧- مسند أبي يعلى الموصلي ، ت الأستاذ إرشاد الحق الأثري ، نشر دار القبلة ، ومؤسسة علوم القرآن .
١٥٨- مشكل الآثار ، للإمام الطحاوي ، دائرة المعارف العثمانية ، الهند .
١٥٩- مصنف ابن أبي شيبة ، نشر الدار السلفية ، الهند .
١٦٠- مصنف عبد الرزاق ، ت الشيخ حبيب الرحمن الأعظمي ، ط بيروت .
١٦١- المطالب العالية بزوائد المسانيد الثمانية ، ت الشيخ حبيب الرحمن الأعظمي ، نشر الكويت .
١٦٢- معالم السنن، للإمام الخطابي ، ت الشيخ أحمد شاكر وحامد الفقي ، القاهرة.
١٦٣- معاني الآثار ، للإمام الطحاوي ، بشرحه .
١٦٤- المعجم الصغير = الروض الداني ، ت الأستاذ محمد شكور مرير . المكتب الإسلامي . ودار عمار .
١٦٥- المعجم الكبير ، للإمام الطبراني ، ت الأستاذ حمدي السلفي ، نشر وزارة الأوقاف ، بغداد .
١٦٦- معجم مقاييس اللغة . أحمد بن فارس بن زكريا ، ت عبد السلام هرون . دار الكتب العلمية ، ايران .
١٦٧- معرفة السنن والآثار ، للإمام البيهقي . طبعتان .
١٦٨- معرفة الصحابة ، للحافظ أبي نعيم ، ت الدكتور محمد راضي بن حاج عثمان ، نشر مكتبة الدار ومكتبة الحرمين .
١٦٩- المعرفة والتأريخ ، للإمام الفسوي ، ت الدكتور أكرم العمري . مؤسسة الرسالة .
١٧٠- المغني عن حمل الأسفار في الأسفار ، للحافظ العراقي ، بحاشية إحياء علوم

Marfat.com

الدين .

١٧١- المقصد العلي ، للحافظ الهيثمي ، ت الدكتور نايف الدعيس . نشر تهامة . جدة .

١٧٢- المقاصد الحسنة ، للإمام السخاوي ، ت الشيخ عبد الله بن الصديق ، نشر مكتبة الخانجي والمثنى .

١٧٣- المقامات العلية في الكرامات الجلية ، للحافظ ابن سيد الناس . ت عفت وصال حمزة . دار الملاح بدمشق .

١٧٤- منال الطالب في شرح طوال الغرائب ، لابن الأثير الجزري ، ت الدكتور الطناحي ، نشر جامعة أم القرى ، مكة المكرمة .

١٧٥- المناهل السلسلة في الأحاديث المسلسلة ، للشيخ عبد الباقي الأنصاري . دار الكتب العلمية بيروت .

١٧٦- منحة المعبود إلى ترتيب مسند الطيالسي أبي داود ، للشيخ الساعاتي ، ط القاهرة .

١٧٧- المنهاج في شعب الإيمان، للإمام الحليمي . ت حلمي محمد فودة . دار الفكر.

١٧٨- موارد الظمآن إلى زوائد ابن حبان ، للحافظ الهيثمي ، المطبعة السلفية ، القاهرة .

١٧٩- المواهب اللدنية ، للإمام القسطلاني ، بشرح الزرقاني .

١٨٠- موطأ الإمام مالك ، ت الأستاذ محمد فؤاد عبد الباقي ، مطبعة عيسى البابي الحلبي ، القاهرة .

Marfat.com

– ن –

١٨١- نصب الراية للإمام الزيلعي ، دار المأمون ، القاهرة .

١٨٢- النظم المتناثر في الحديث المتواتر ، السيد جعفر الكتاني ، دار الكتب العلمية ، بيروت .

– و –

١٨٣- الوابل الصيب ورافع الكلم الطيب ، لابن القيم الجوزية ، ت الشيخ إسماعيل الأنصاري ، نشر إدارة الإفتاء بالرياض .

١٨٤- الوفا بأحوال المصطفى صلى الله عليه وآله وسلم ، لابن الجوزي . ت مصطفى عبد الواحد . دار الكتب الحديثية ، القاهرة .

Marfat.com

امیر کاروانِ اسلام

مفتی محمد خان قادری

کا دینی، علمی اور تحقیقی لٹریچر

- شرح اج سک متراں دی
- حضور ﷺ کے آباء کی شانیں
- والدین مصطفےٰ ﷺ کا زندہ ہو کر ایمان لانا
- علماء نجد کے نام اہم پیغام
- جسم نبوی ﷺ کی خوشبو
- کیا سگ مدینہ کہلوانا جائز ہے؟
- ہر مکاں کا اُجالا ہمارا نبی ﷺ
- سب رسولوں سے اعلیٰ ہمارا نبی ﷺ
- صحابہ اور بوسہ جسم نبوی ﷺ
- محبت اور اطاعت نبوی ﷺ
- نعل پاک حضور ﷺ
- صحابہ اور علم نبوی ﷺ
- امام احمد رضا اور مسئلہ ختم نبوت ﷺ
- قصیدہ بردہ پر اعتراضات کا جواب
- خواب کی شرعی حیثیت
- علم نبوی ﷺ اور امور دنیا
- معراج حبیب خدا
- محافل میلاد اور شاوارہل
- حضور ﷺ کی رضاعی مائیں
- ترک روزہ پر شرعی وعیدیں
- عورت کی امامت کا مسئلہ
- عورت کی کتابت کا مسئلہ

- معارف الا...
- ترجمہ فتاویٰ رضویہ...
- ترجمہ فتاویٰ رضویہ...
- ترجمہ فتاویٰ رضویہ...
- ترجمہ فتاویٰ رضویہ...
- فتاویٰ رضویہ...
- ترجمہ فتاویٰ...
- ترجمہ اشعۃ اللمعات...
- ترجمہ اشعۃ اللمعات...
- صحابہ اور محافل...
- صحابہ کے معمولات...
- علم نبوی ﷺ اور مبا...
- حضور رمضان کیسے گ...
- سدرہ تھری راہ...
- منہاج اصول...
- ذخائر محمدیہ ﷺ
- مسلک صدیق...
- شرح سلام رضا...
- نور خدا سیدہ حلیمہ...
- اسلام اور تحد...
- اسلام میں مجسمہ...
- فضائل و فضلین...

- اسلام...
- اسلام...
- والدین...
- نب...
- وسعت...
- اسلام...
- اسلام...
- نظام حکو...
- فضیلت...
- شان نبو...
- تفسیر سور...
- شاہکار...
- ایمان دا...
- حضور ﷺ...
- اقبال...
- دورِ ح...
- صحابہ...
- رفعت...
- مزاح...
- تبسم...
- منہا...

- کیا رسول اللہ ﷺ نے اجرت پر بکریاں چرائیں؟
- آنکھوں میں بس گیا سراپا حضور ﷺ کا
- ...کے سی مال کو بُرا کہنے والے کی عجیب مسئلہ ترک
- ...الدین کے بارے میں اسلاف کا مذہب
- ...کے والدین کے بارے میں حضور کا فیصلہ خطا نہیں
- ...کے چند اہم مقام

- حضور ﷺ نے متعدد نکاح کیوں فرمائے؟
- نماز میں خشوع وخضوع کیسے حاصل کیا جائے؟
- حدیث شریک پر اعتراضات کی حقیقت
- احوال وآثار۔ مولانا عبدالحی لکھنوی
- والدین مصطفےٰ ﷺ کے بارے میں صحیح عقیدہ
- تحریک تحفظ ناموس رسالت کی تاریخی کامیابی

- محفل...
- اللہ اللہ...
- میلاد النبی...
- مشاہدات بعالم...
- تفسیر کبیر (آخری...
- حضور ﷺ کے ظاہر اور باطن پر...

Marfat.com